بسم اللہ الرحمن الرحیم

''آپ کے مسائل اور ان کا حل''

مقبول عام اور گراں قدر تصنیف

ہمارے دادا جان شہیدِ اسلام حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی نور اللہ مرقدہ کو اللہ رب العزت نے اپنے فضل و احسان سے خوب نوازا تھا، آپ نے اپنے اکابرین کے مسلک و مشرب پر سختی سے کاربند رہتے ہوئے دین متین کی اشاعت و ترویج، درس و تدریس، تصنیف و تالیف، تقاریر و تحریر، فقہی و اصلاحی خدمات، سلوک و احسان، ردِ فرق باطلہ، قادیانیت کا تعاقب، مدارس دینیہ کی سرپرستی، اندرون و بیرون ملک ختم نبوت کانفرنسوں میں شرکت، اصلاح معاشرہ ایسے میدانوں میں گراں قدر خدمات سرانجام دی ہیں۔

آپؒ کی شہرہ آفاق کتاب ''آپ کے مسائل اور ان کا حل'' بلاشبہ اردو ادب کا شاہکار ہونے کے ساتھ ساتھ علمی و صحافتی دنیا میں آپ کی تبحرِ علمی، قلم کی روانی و سلاست، تبلیغی و اصلاحی انداز تحریر جیسی خداداد صلاحیتوں اور محاسن و کمالات کا منہ بولتا ثبوت ہے۔

حضرت شہیدِ اسلام نور اللہ مرقدہ روزنامہ جنگ کراچی کے اسلامی صفحہ اقرأ میں ۲۲ سال تک دینی و فقہی مسائل پر مشتمل کالم ''آپ کے مسائل اور ان کا حل'' کے ذریعہ مسلمانوں کی رہنمائی فرماتے رہے۔ یہ سلسلہ آپؒ کی شہادت تک چلتا رہا۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کے اخلاص و للّٰہیت کی برکت سے عوام الناس میں اس کالم کو بڑی مقبولیت عطا فرمائی۔ بلامبالغہ لاکھوں مسلمان اس چشمہ فیض سے مستفید ہوئے۔ دس ہزار سے زائد سوالات و جوابات کو فقہی ترتیب کے مطابق چار ہزار صفحات پر مشتمل دس جلدوں میں شائع کیا گیا ہے۔

عرصہ دراز سے ہمارے دوست و احباب، معزز قارئین اور ہمارے بعض کرم فرماؤں کا شدت سے تقاضا تھا کہ حضرت شہیدِ اسلامؒ کی تصانیف آن لائن پڑھنے

بقیہ صفحہ نمبر ۴۹۷ پر ملاحظہ فرمائیں۔۔۔

فہرست

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمدللہ وسلام علی عبادہ الذین اصطفیٰ!

الحمدللہ ''آپ کے مسائل اور ان کا حل'' کی جلد ثانی پیش کرنے کی سعادت حاصل ہورہی ہے۔ جلد اوّل ماہِ مقدس رمضان المبارک ۱۴۰۹ھ میں جب بفضلہٖ تعالیٰ منظرِ عام پر آئی تو علمائے کرام، مشائخِ عظام اور مخلص مسلمانوں کی طرف سے اس کی خوب پذیرائی ہوئی، اور پہلا ایڈیشن ہاتھوں ہاتھ ختم ہوگیا۔ اور ہر طرف سے مطالبہ ہونے لگا کہ اس کتاب کا دُوسرا ایڈیشن اور بقایا حصے بھی جلد از جلد تشنگانِ علم کی پیاس بجھانے کے لئے مکمل ہوجائیں۔ اندازہ بھی یہی تھا کہ پہلی جلد کے بعد دُوسری جلد جس کا ایک معتد بہ حصہ تیاری کے مراحل طے کرچکا تھا جلد طباعت کے مراحل سے گزر کر قارئین کے ہاتھوں میں ہوگی، لیکن ''عرفت ربی بفسخ العزائم'' کے مصداق تقدیر تدبیر پر غالب رہی اور عجلت کی تمام کوششوں اور علمائے کرام و مشائخِ عظام اور مخلصین و محبین کے اصرار کے باوجود جلد ثانی کی تکمیل میں دو سال کا عرصہ لگ گیا، یہ بھی خالص اللہ تعالیٰ کا فضل و کرم و احسان ہے کہ اس کی توفیق و عنایت شاملِ حال رہی اور علم کا اتنا عظیم ذخیرہ تشنگانِ علم کے ہاتھوں تک پہنچ گیا، فالحمدللہ علیٰ منہ و احسانہ۔

۱۹۷۸ء میں روزنامہ جنگ نے انقلابی میدان میں قدم رکھا جب میر شکیل الرحمٰن صاحبزادہ میر خلیل الرحمٰن نے صحافت کے میدان میں عملی حصہ لیا اور روزنامہ جنگ کراچی کی ذمہ داری سنبھالی، اس نوجوان نے صحافتی دُنیا میں نت نئے تجربات شروع کئے، ان تجربات میں ایک تجربہ اسلامی صفحہ کا آغاز تھا، مسئلۂ ختمِ نبوّت سے دِلچسپی کی بنا پر قدوۃ الاتقیاء شیخ المشائخ رئیس المحدثین شیخنا حضرت مولانا سیّد محمد یوسف بنوری نوّر اللہ مرقدہٗ سے تعلق و محبت

تھی، اس بنا پر اس صفحہ کی ترتیب وتدوین کے لئے حضرت شیخ محترم کے متعلقین کی طرف نگاہ اُٹھی، اور اس عظیم خدمت کے لئے ہمارے شیخ و مربی و مولائی مولانا محمد یوسف لدھیانوی سے درخواست کی، تصنیف وتألیف، درس وتدریس، مجلس تحفظ ختم نبوّت، ماہنامہ بینات اور دیگر علمی مشاغل اور اخباری کام سے طبعی میلان نہ ہونے کی بنا پر حضرتِ شیخ نے اس ذمہ داری سے معذرت کی، لیکن جانشینِ حضرت شیخ بنوریؒ بقیة السّلف حضرتِ اقدس مولانا مفتی احمد الرحمٰن کے اصرار پر آپ نے اس ذمہ داری کو قبول فرمایا اور مئی ۱۹۷۸ء سے آپ نے اسلامی صفحہ اقرأ میں تحریری کام کا آغاز فرمایا۔ ''نورِ بصیرت''، ''آپ کے مسائل اور ان کا حل''، ''افتتاحیہ'' کے عنوان سے مستقل سلسلے شروع کئے گئے، ''افتتاحیہ'' ادارتی کالم پر مشتمل ایک قلمی جہاد تھا، جس میں آپ ہر ہفتے حکمرانوں کے افعال و اعمال کی گرفت اور مختلف لادینی نظریات کے خلاف اپنا نقطۂ نظر مسلمانوں کے سامنے پیش کرکے حالات کا تجزیہ اور اُمتِ مسلمہ کی ذمہ داریوں کا احساس دلاتے، یہ کالم بہت ہی مقبول و بے حد پسند کیا گیا۔ خاص طور پر آپ کا ایک اداریہ ''کیا اسلام نافذ ہوچکا ہے؟'' بہت ہی پسند کیا گیا، لیکن کلمۂ حق، حکمرانوں نے کب پسند کیا کہ اس سلسلے کو پسند کیا جاتا، اخبار جنگ کے اس اداریہ پر سخت نوٹس لئے گئے، بارہا اشتہار بند ہوئے، اخبار بند کرنے کی دھمکیاں دی گئیں، بالآخر میر خلیل الرحمٰن صاحب ان دھمکیوں کی تاب نہ لاسکے اور یہ سلسلہ مجبوراً بند کردیا گیا۔

''نورِ بصیرت'' احادیثِ نبویہؐ اور الفاظِ قدسیہ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کی تشریح وتوضیح سے متعلق تھا، چونکہ حدیث شریف کے الفاظ کی طباعت اخبار میں مشکل اور بے حرمتی کا باعث ہوتی تھی اور صرف ترجمہ پر اکتفا گوارا نہ تھا، اس لئے یہ سلسلہ بھی بند ہوگیا۔ ''آپ کے مسائل اور ان کا حل'' اخبار جنگ کا سب سے پسندیدہ سنجیدہ کالم ہے، جو ہر جمعہ کو سب سے پہلے پڑھا جاتا ہے، اور اللہ تعالیٰ نے اس سلسلے کو وہ مقبولیت عطا فرمائی کہ لاکھوں افراد ہر جمعہ کو نہ صرف اس کے منتظر بلکہ اپنی اپنی زندگیوں کے لئے لازمی حصہ تصوّر کرتے ہیں اور بے شمار زندگیوں میں اس سلسلے نے انقلاب پیدا کیا۔ ہزاروں افراد نے اس کالم کی بنا پر اپنی صورتوں کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم والی صورت کے مطابق ڈھال لیا، سوال و جواب پر

مشتمل یہ فقہی سلسلہ موجود دور کا وہ انقلابی سلسلہ ہے جس نے لاکھوں افراد کو "طلب العلم فریضة علی کل مسلم" پر عمل پیرا کردیا، اللہ تعالیٰ اس سلسلے کو اسی طرح قبولیتِ عامہ کے ساتھ تا دیر جاری و ساری رکھے۔

جیسا کہ اُوپر ذکر کیا گیا، اس سلسلے کے آغاز ہی سے علمائے کرام و مشائخ عظام اور قارئین کا اصرار تھا کہ کتابی شکل میں اس کو محفوظ کرلیا جائے تاکہ آئندہ قیامت تک آنے والی نسلیں اس سے استفادہ کرسکیں۔ قارئین کے اصرار پر پہلی جلد تقریباً دس سال بعد نظرِ ثانی کے بعد منظرِ عام پر آسکی اور اس کے ٹھیک دو سال بعد یہ دُوسری جلد فقہ کی ترتیب کے لحاظ سے کتاب الطہارت اور کتاب الصلوٰۃ کے اَحکام پر مشتمل ہے۔ اگرچہ دیگر فقہی کتابوں کی طرح اس میں بالترتیب مسائل نہیں، لیکن جن جزئیات سے متعلق سوالات کئے گئے ہیں ان کی ترتیب کا خاص خیال اور اہتمام کیا گیا ہے۔

اس کتاب کی تدوین و طباعت کے مراحل میں جناب ڈاکٹر شہیرالدین علوی صاحب، مولانا محمد جمیل خان (انچارج اسلامی صفحہ اقرأ)، مولانا محمد نعیم امجد سلیمی، عبداللطیف طاہر، مولانا سعید احمد جلال پوری اور محمد وسیم غزالی نے بہت تعاون کیا، اللہ تعالیٰ ان تمام حضرات کو اپنی طرف سے بہترین جزائے خیر عطا فرمائے اور میرے لئے اور میرے ادارہ کے لئے اس کتاب کو صدقۂ جاریہ بنائے۔ وما توفیقی الا باللہ

ناشر

فہرست

نوٹ: کسی بھی موضوع تک رسائی کے لیے اس پر کلک کریں

آپ کے مسائل
اور اُن کا حل

سجدۂ سہو ۴۳۰

وضو کے مسائل

غسل سے پہلے وضو کرنے کی تفصیل

س...... ایک قاری کے ایک سوال کے جواب میں آپ نے غسل اور وضو کے متعلق تحریر فرمایا ہے کہ غسل کرنے سے وضو ہو جاتا ہے، اس لئے غسل کے بعد وضو کرنے کی ضرورت نہیں، نماز پڑھی جاسکتی ہے، بلکہ جب تک اس غسل سے کم از کم دو رکعت نہ پڑھ لی جائیں دوبارہ وضو کرنا گناہ ہے۔

میں نے خود بارہا یہ مسئلہ کتابوں میں پڑھا ہے، لیکن آپ جیسے اہلِ علم حضرات سے کبھی استفادہ نہیں کیا اور اب تک شکوک وشبہات میں مبتلا رہا، برائے کرم میری تسلی وتشفی کے لئے اور دیگر مجھ جیسے قارئین کی بھلائی کی خاطر ذرا تفصیلاً اس مسئلے کی وضاحت فرمائیں۔

جیسا کہ آپ کے علم میں ہے کہ وضو میں ایک مرتبہ چوتھائی سر کا مسح کرنا فرض ہے، اب اگر ایک شخص پر غسل کرنا فرض ہے تب تو وہ وضو بھی کرے گا، لیکن ایک شخص پاکی کی حالت میں غسل کرتا ہے تو ظاہر ہے وہ وضو نہیں کرے گا۔ پھر چوتھائی سر کا مسح چہ معنی؟ اور وہ کس طرح صرف غسل سے نماز پڑھ سکتا ہے، ایک حدیث پیشِ خدمت ہے:

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم غسل کے بعد وضو نہیں کرتے تھے اور غسل سے پہلے جو وضو کرتے تھے اسی پر اکتفا فرماتے تھے۔ (ترمذی، ابوداؤد، ابنِ ماجہ) مندرجہ بالا حدیث سے یہ بھی ثابت ہوا کہ حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم غسل سے پہلے کے وضو پر اکتفا فرماتے تھے، یعنی وضو ضرور فرماتے تھے، لہٰذا مندرجہ بالا حدیث کی روشنی میں تحریر فرمائیں کہ بغیر وضو کے غسل سے نماز پڑھی جاسکتی ہے یا نہیں، جبکہ سر کا مسح وضو میں فرض ہے؟

ج...... وضو نام ہے تین اعضاء (منہ، ہاتھ اور پاؤں) کے دھونے اور سر کے مسح کرنے کا۔ اور

فہرست

جب آدمی نے غسل کرلیا تو اس کے ضمن میں وضو بھی ہوگیا۔ غسل سے پہلے وضو کرلینا سنت ہے، جیسا کہ آپ نے حدیث شریف نقل کی ہے، لیکن اگر کسی نے غسل سے پہلے وضو نہیں کیا تب بھی غسل ہوجائے گا، اور غسل کے ضمن میں وضو بھی ہوجائے گا، مسح کے معنی تر ہاتھ سر پر پھیرنے کے ہیں، جب سر پر پانی ڈال کر مل لیا تو مسح سے بڑھ کر غسل ہوگیا۔ بہرحال عوام کا یہ طرزِ عمل کہ وہ غسل کے بعد پھر وضو کرتے ہیں، بالکل غلط ہے، وضو غسل سے پہلے کرنا چاہئے تاکہ غسل کی سنت ادا ہوجائے، غسل کے بعد وضو کرنے کا کوئی جواز نہیں۔

نہانے کے بعد وضو غیر ضروری ہے

س…… نہانے کے بعد بعض آدمیوں سے سنا ہے کہ وضو کرنے کی ضرورت نہیں رہتی، قرآن وحدیث کی روشنی میں جواب دیں کہ آیا نہانے کے بعد وضو کے نہ کرنے کا طریقہ دُرست ہے یا نہیں؟

ج…… نہانے سے وضو بھی ہوجاتا ہے، بعد میں وضو کی ضرورت نہیں۔

جمعہ کی نماز کے لئے غسل کے بعد وضو کرنا

س…… جمعہ کی نماز کے لئے غسل کرنے کے بعد وضو کرنا ضروری ہوتا ہے یا نہیں؟

ج…… نہیں! غسل کے بعد جب تک وضو نہ ٹوٹے دوبارہ وضو کرنے کی ضرورت نہیں۔

وضو میں نیت شرط نہیں

س…… وضو کرنے کے لئے نیت کرنا ضروری ہے، ہم نے کتاب میں پڑھا ہے کہ منہ ہاتھ دھونے میں وہی کام کیا جاتا ہے جو وضو کرنے میں کرتے ہیں۔ اگر وضو کی نیت نہیں کی گئی تو وضو نہیں ہوگا، بلکہ صرف منہ ہاتھ دھونا ہوا، اس کے علاوہ وضو میں جو فرائض ہیں وہی اگر چھوٹ گئے تو پھر وضو کیسے ہوا؟

ج…… نیت کرنا وضو میں فرض نہیں، اگر منہ، ہاتھ، پاؤں دھولئے جائیں اور سر کا مسح کرلیا جائے (کہ یہی چار چیزیں وضو میں فرض ہیں) تو وضو ہوجاتا ہے، البتہ وضو کا ثواب تب ملے گا جب وضو کی نیت بھی کی ہو۔

بغیر وضو کئے محض نیت سے وضو نہیں ہوتا

س......اکثر مقامات پر مساجد میں پانی کا انتظام نہیں ہوتا، اور پھر وضو کے لئے کافی تکلیف ہوجاتی ہے، میں نے سنا ہے کہ اگر کہیں پانی دستیاب نہ ہو تو وضو کی نیت کرنے سے وضو ہوجاتا ہے۔ کیا ایسا ہوسکتا ہے؟ اگر وضو ہوسکتا ہے تو اس کی نیت بھی ایسے ہی کرنی ہوتی ہے جیسے ہم پانی کے ساتھ وضو کرتے وقت کرتے ہیں؟

ج......محض وضو کی نیت کرنے سے وضو نہیں ہوتا، آپ نے غلط سنا ہے۔ شریعت کا حکم یہ ہے کہ اگر کسی جگہ وضو کے لئے پانی دستیاب نہ ہو تو پاک مٹی سے تیمّم کیا جائے، اور پانی دستیاب نہ ہونے کا مطلب یہ ہے کہ پانی کم سے کم ایک میل دُور ہو، اس لئے شہر میں پانی کی دستیاب نہ ہونے کی کوئی وجہ نہیں، جنگل میں ایسی صورت پیش آسکتی ہے۔

اعضائے وضو کا تین بار دھونا کامل سنت ہے

س...... ہمارے اسلامیات کے اُستاد نے بتایا ہے کہ وضو کرتے وقت ہاتھ دھونا، کلی کرنا، ناک میں پانی ڈالنا، منہ دھونا وغیرہ جو کہ تین دفعہ دھویا جاتا ہے، دو دفعہ بھی دھویا جاسکتا ہے، کیا یہ دُرست ہے؟

ج......کامل سنت تین تین بار دھونا ہے، وضو دو بار دھونے بلکہ ایک ہی بار دھونے سے بھی ہوجائے گا، بشرطیکہ ایک بال کی جگہ بھی خشک نہ رہے۔

گھنی داڑھی کو اندر سے دھونا ضروری نہیں صرف خلال کافی ہے

س......کیا وضو کرتے وقت تین دفعہ منہ دھونے کے بعد داڑھی کو اندر سے، باہر سے تر کرنے کے لئے بار بار ہاتھوں میں پانی لے کر دھونا ضروری ہے؟

ج......داڑھی اگر گھنی ہو، کہ اندر کی جلد نظر نہ آئے تو اس کو اُوپر سے دھونا فرض ہے اور اس کا خلال کرنا سنت ہے، اور اگر ہلکی ہو تو پوری داڑھی کو پانی سے تر کرنا ضروری ہے۔

آبِ زمزم سے وضو اور غسل کرنا

س......مولانا صاحب! میں مکہ مکرّمہ میں رہتا ہوں، کئی دنوں سے اس مسئلے پر دِل میں

اُلجھن رہتی ہے، برائے مہربانی اس کا شرعی حال بتائیں، آپ کا شکرگزار ہوں گا۔ مولانا صاحب! ہم پاکستان میں تھے تو آبِ زمزم کے لئے اتنی محبت تھی کہ کچھ بتا نہیں سکتے، اب بھی وہی ہے، ایک قطرے کے لئے ترستے تھے، یہاں لوگ وضو کرتے ہیں، کیا یہ جائز ہے یا نہیں؟ نماز کے لئے وضو کرلینا جائز ہے یا ادب کے خلاف ہے؟ تفصیل سے جواب لکھیں۔

ج...... جو شخص باوضو اور پاک ہو، وہ اگر محض برکت کے لئے آبِ زمزم سے وضو یا غسل کرے تو جائز ہے۔ اسی طرح کسی پاک کپڑے کو برکت کے لئے زمزم سے بھگونا بھی دُرست ہے، لیکن بے وضو آدمی کا زمزم شریف سے وضو کرنا یا کسی جنبی کا اس سے غسل کرنا مکروہ ہے، ضرورت کے وقت (جبکہ دُوسرا پانی نہ ملے) زمزم شریف سے وضو کرنا تو جائز ہے، مگر غسلِ جنابت بہرحال مکروہ ہے۔ اسی طرح اگر بدن یا کپڑے پر نجاست لگی ہو اس کو زمزم شریف سے دھونا بھی مکروہ ہے، بلکہ بقول بعض حرام ہے۔ یہی حکم زمزم سے استنجا کرنے کا ہے۔ نقل کیا گیا ہے کہ بعض لوگوں نے آبِ زمزم سے استنجا کیا تو ان کو بواسیر ہوگئی۔ خلاصہ یہ کہ زمزم نہایت متبرک پانی ہے، اس کا ادب ضروری ہے، اس کا پینا موجبِ خیر و برکات ہے، اور چہرے پر، سر پر اور بدن پر ڈالنا بھی موجبِ برکت ہے، لیکن نجاست زائل کرنے کے لئے اس کو استعمال کرنا ناروا ہے۔

پہلے وضو سے نماز پڑھے بغیر دوبارہ وضو کرنا گناہ ہے

س...... اگر کسی شخص کو غسلِ جنابت کی حاجت نہیں ہے، یعنی وہ پاک ہے، وہ صرف نہاتا ہے، ظاہر ہے نہانے میں اس کا جسم سر سے لے کر پیر تک بھیگے گا، اس صورت میں وہ شخص بغیر وضو کے نماز پڑھ سکتا ہے یا نہیں؟ یاد رہے کہ وہ شخص صرف نہایا ہے اس نے نہ نہانے سے پہلے اور نہ نہانے کے بعد وضو بنایا ہے، لیکن سر سے پیر تک پانی ضرور بہایا ہے۔

ج...... غسل کرنے سے وضو ہوجاتا ہے، اس لئے غسل کے بعد وضو کرنے کی ضرورت نہیں، نماز پڑھ سکتا ہے، بلکہ جب تک اس غسل سے کم سے کم دو رکعت نہ پڑھ لی جائیں یا کوئی دُوسری عبادت جس میں وضو شرط ہے ادا نہ کرلی جائے، دوبارہ وضو کرنا مکروہ ہے۔

س...... اخبار جنگ میں آپ کے کالم میں ایک سوال کے جواب میں کہ نہانے سے قبل یا بعد

وضو نہ کرنے کے باوجود نہا لینے سے وضو ہو جاتا ہے اور اس سے نماز پڑھی جاسکتی ہے، بلکہ غسل کے بعد اگر دو رکعت نہ پڑھی جائے اور وضو کیا جائے تو گناہ گار ہوگا، یہ بات سمجھ میں نہیں آتی، مہربانی فرما کر ذرا وضاحت سے سمجھا دیں۔

ج…… دو باتیں سمجھ لیجئے! اوّل یہ کہ غسل میں جب پورے بدن پر پانی بہا لیا تو وضو ہوگیا، دُوسرے لفظوں میں غسل کے اندر وضو خود بخود داخل ہو جاتا ہے۔ دُوسری بات یہ کہ وضو کے بعد جب تک اس وضو کو استعمال نہ کرلیا جائے، دوبارہ وضو کرنا مکروہ ہے۔ اور وضو کو استعمال کرنے کا مطلب یہ ہے کہ اس وضو سے کم از کم دو رکعت نماز پڑھ لیا جائے، یا کوئی ایسی عبادت کرلی جائے جس کے لئے وضو شرط ہے، مثلاً: نمازِ جنازہ، سجدۂ تلاوت۔

س…… جب ہم غسل کرتے ہیں تو ہم صرف انڈرویئر استعمال کرتے ہیں، میں نے کافی حضرات سے دریافت کیا کہ ہم جو پہلے وضو کرتے ہیں وہ ہو جاتا ہے یا نہیں؟ تو ہر ایک نے یہی جواب دیا کہ کپڑے پہننے کے بعد دوبارہ وضو کرنا ضروری ہے، ورنہ نماز نہیں ہوتی۔

ج…… خدا جانے آپ نے کس سے پوچھا ہوگا! کسی عالم سے دریافت فرمائیے۔ غسل کر لینے کے بعد دوبارہ وضو کرنے کا جہاں تک مجھے معلوم ہے کوئی عالمِ دین قائل نہیں، اور یہ جو مشہور ہے کہ برہنہ ہونے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے یا کہ برہنہ ہونے کی حالت میں وضو نہیں ہوتا، یہ محض غلط ہے۔

ایک وضو سے کئی عبادات

س…… اگر وضو قرآنِ پاک پڑھنے کی نیت سے کیا، تو اس وضو سے نماز جائز ہے یا نہیں؟

ج…… وضو خواہ کسی مقصد کے لئے کیا ہو، اس سے نماز جائز ہے، اور نہ صرف نماز، بلکہ اس وضو سے وہ تمام عبادات جائز ہیں جن کے لئے طہارت شرط ہے۔

ایک وضو سے کئی نمازیں

س…… میں عصر کے وقت وضو کر لیتی ہوں اور اسی وضو سے مغرب اور عشاء کی نماز پڑھ لیتی ہوں، ہماری پڑوسن کہتی ہے کہ ہر نماز کے لئے الگ الگ وضو کرنا چاہئے، دونوں میں سے کیا صحیح ہے؟

ج...... اگر وضو نہ ٹوٹے تو ایک وضو سے کئی نمازیں پڑھ سکتے ہیں، ہر نماز کے لئے وضو ضروری نہیں، کرلے تو اچھا ہے۔

پاکی کے لئے کئے گئے وضو سے نماز پڑھنا

س...... پاکی کے لئے جو وضو کیا جاتا ہے، کیا اس وضو سے نماز بھی پڑھی جاسکتی ہے؟

ج...... وضو خواہ کسی مقصد کے لئے کیا ہو، اس سے نماز جائز ہے۔

کیا نمازِ جنازہ والے وضو سے دُوسری نمازیں پڑھ سکتے ہیں؟

س...... جو وضو نمازِ جنازہ پڑھنے کے لئے کیا گیا تھا، اس وضو سے نمازِ پنج گانہ پڑھ سکتے ہیں یا نہیں؟

ج...... پڑھ سکتے ہیں! مگر نمازِ جنازہ کے لئے جو تیمّم کیا جائے، اس سے دُوسری نمازیں نہیں پڑھ سکتے۔

غسل کے دوران وضو ٹوٹ جانا

س...... غسل کرنے سے پہلے وضو کیا، لیکن غسل کے دوران اگر وضو ٹوٹ جائے اور غسل کے بعد کوئی نماز بھی نہ پڑھنی ہو (کسی نماز کا وقت قریب نہ ہو) تو کیا غسل کے بعد وضو دوبارہ کرنا چاہئے؟

ج...... اگر وضو ٹوٹنے کے بعد غسل کیا اور اس سے وضو کے اعضاء دوبارہ دُھل گئے، اس کے بعد وضو توڑنے والی کوئی چیز پیش نہیں آئی تو اس کا وضو ہوگیا، نماز بھی پڑھ سکتا ہے۔

جس غسل خانے میں پیشاب کیا ہو اس میں وضو

س...... ہمارے گھر میں ایک غسل خانہ ہے، جہاں ہم سب نہاتے ہیں، اور رات کو اُٹھ کر پیشاب بھی کرتے ہیں، اور مجھے نماز پڑھنی ہوتی ہے، کیا اس غسل خانے میں وضو کرنا جائز ہے؟

ج...... غسل خانے میں پیشاب نہیں کرنا چاہئے، اس سے وسوسے کا مرض ہوجاتا ہے، اور اگر اس میں کسی نے پیشاب کردیا ہو تو وضو سے پہلے اس کو دھوکر پاک کرلینا چاہئے۔

گرم پانی سے وضو کرنا

س......گرم پانی سے وضو کرنا چاہئے یا نہیں؟

ج......کوئی حرج نہیں!

س......اگر وضو کے دوران کوئی حصہ خشک رہ جائے تو دوبارہ وضو کرنا چاہئے یا اس حصے پر پانی ڈالنا چاہئے؟

ج......صرف اتنے حصے کا دھولینا کافی ہے، لیکن اس خشک حصے پر پانی کا بہانا ضروری ہے، صرف گیلا ہاتھ پھیر لینا کافی نہیں۔

وضو کے بچے ہوئے پانی سے وضو جائز ہے

س......اگر ایک نمازی وضو کرتا ہے، اور جس برتن میں پانی لے کر وضو کیا اس برتن میں کچھ پانی بچ جاتا ہے، اس بچے ہوئے پانی کو دُوسرا آدمی وضو کے لئے استعمال کرسکتا ہے یا نہیں؟

ج......وضو کا بچا ہوا پانی پاک ہے، دُوسرا آدمی اس کو استعمال کرسکتا ہے۔

مستعمل پانی سے وضو

س...... مستعمل پانی اور غیرمستعمل پانی جبکہ یکجا جمع ہوں، کوئی اور پانی برائے وضو نہ ملے اور مستعمل اور غیرمستعمل برابر ہوں، مثلاً: ایک لوٹا مستعمل اور ایک لوٹا غیرمستعمل ہو، اب فرمائیں کہ اس صورت میں کیا کریں، وضو یا تیمّم؟

ج...... مستعمل اور غیرمستعمل پانی اگر مل جائیں تو غالب کا اعتبار ہے، اور اگر دونوں برابر ہوں تو احتیاطاً غیرمستعمل کو مغلوب قرار دیا جائے گا، اور اس سے وضو صحیح نہیں۔

نوٹ:...... مستعمل پانی وہ کہلاتا ہے جو وضو اور غسل کرتے وقت اعضاء سے گرے، اور جس برتن سے وضو یا غسل کر رہے ہوں، وضو اور غسل کے بعد جو پانی بچ جاتا ہے وہ مستعمل پانی نہیں کہلاتا۔

بوجہ عذر کھڑے ہوکر وضو کرنا

س......کیا کھڑے ہوکر وضو کیا جاسکتا ہے، جبکہ بیٹھ کر وضو کرنے میں تکلیف ہو؟

ج……کھڑے ہوکر وضو کرنے میں چھینٹے پڑھنے کا احتمال ہے، اس لئے حتی الوسع وضو بیٹھ کر کرنا چاہئے، لیکن اگر مجبوری ہو تو کھڑے ہوکر وضو کرنے میں بھی کوئی مضائقہ نہیں۔

کھڑے ہوکر بیسن میں وضو کرنا

س……آج کل گھروں میں بیسن لگے ہوئے ہیں، اور لوگ زیادہ تر بیسن سے ہی کھڑے ہوکر وضو کرلیتے ہیں، وضو کھڑے ہوکر کرنے سے نماز ہوجاتی ہے؟؟

ج……وضو تو اس طرح بھی ہوجاتا ہے (اور وضو صحیح ہو تو اس سے نماز پڑھنا بھی صحیح ہے) لیکن افضل یہ ہے کہ قبلہ رُخ بیٹھ کر وضو کرے۔

کپڑے خراب ہونے کا اندیشہ ہو تو کھڑے ہوکر وضو کرنا

س……کھڑے ہوتے ہوئے آدمی وضو کرلے، بیٹھنے سے کپڑے خراب ہونے کا اندیشہ ہو، اور اکثر اوقات آدمی کھڑے ہوکر وضو کرتے ہیں تو کیا نماز ہوجاتی ہے یا کہ نہیں؟ کیونکہ اس جگہ میں صرف شینک سسٹم ہے اور بیٹھنے کی جگہ نہیں ہے۔

ج……اگر بیٹھنے کا موقع نہ ہو تو کھڑے ہوکر وضو کرنے میں کوئی حرج نہیں، چھینٹوں سے پرہیز کرنا چاہئے۔

قرآن مجید کی جلدسازی کے لئے وضو

س…… میں بنیادی طور پر جلدساز ہوں، میری دُکان پر ہر قسم کی اسٹیشنری وغیرہ کی جلدسازی ہوتی ہے، جس میں سرِفہرست قرآنِ کریم کی جلدسازی ہے۔ میرا طریقۂ کار یہ ہے کہ جلدسازی سے قبل صرف ہاتھوں کو دھوکر جلدسازی کرتا ہوں، تاہم بحیثیت مسلمان میرے دِل و دماغ میں یہ بات ہمیشہ نیسکو رہتی ہے کہ قرآنِ کریم جیسی عظیم المرتبت کتاب کی جلدسازی اگر باوضو کی جائے تو زیادہ بہتر رہے گا، مگر کام کی زیادتی کی وجہ سے میرے لئے یہ مشکل ہے۔ اس موقع پر یہ سوچتا ہوں کہ جہاں قرآنِ کریم کی کتابت، طباعت و دیگر مراحل طے پاتے ہیں، تو کیا سارے افراد باوضو ہوکر اس کام کو پایۂ تکمیل تک پہنچاتے ہیں؟ اس سلسلے میں کئی لوگوں سے مشورہ کیا تو انہوں نے کہا: میاں! آپ صرف نماز پڑھا کریں،

یہ کوئی اہم مسئلہ نہیں اور نہ ہی فرض! براہِ کرم میری اُلجھن دُور فرمائیں۔

ج…… قرآنِ کریم کے اوراق کو بغیر وضو کے ہاتھ لگانا جائز نہیں، آپ ''کئی لوگوں سے مشورہ'' نہ کریں، قرآنِ کریم کی جلدسازی کے لئے وضو کا اہتمام کریں، اگر معذور ہے تو مجبوری ہے، تاہم اس کو ہلکی اور معمولی بات نہ سمجھا جائے۔

وضو کرنے کے بعد ہاتھ منہ پونچھنا

س…… وضو کرنے کے بعد ہاتھ، منہ پونچھنے سے ثواب میں کوئی کمی بیشی تو نہیں ہوجاتی؟

ج…… نہیں!

وضو سے پہلے اور کھانے کے بعد مسواک کرنا

س…… مسواک کرکے عصر کا وضو کیا، پھر مغرب کی نماز کے لئے وضو کرنے سے پہلے دوبارہ مسواک کرنا ضروری ہے؟ حالانکہ عصر اور مغرب کے درمیان کچھ نہ کھایا اور نہ پیا ہو؟

ج…… وضو کرتے وقت مسواک کرنا سنت ہے، خواہ وضو پر وضو کیا جائے، اور کھانے کے بعد مسواک کرنا الگ سنت ہے۔

مسواک کرنا خواتین کے لئے بھی سنت ہے

س…… کیا نماز سے پہلے وضو میں مسواک کرنا عورتوں کے لئے بھی اسی طرح سنت ہے جیسے مردوں کے لئے؟

ج…… مسواک خواتین کے لئے بھی سنت ہے، لیکن اگر ان کے مسوڑھے مسواک کے متحمل نہ ہوں تو ان کے لئے دنداسہ کا استعمال بھی مسواک کے قائم مقام ہے، جبکہ مسواک کی نیت سے استعمال کریں۔

وضو کے بعد عین نماز سے پہلے مسواک کرنا کیسا ہے؟

س…… میں اپنی پھوپھی کے ہاں ریاض گیا تھا، وہاں میں نے مسجد میں دیکھا، لوگ صفوں میں بیٹھے مسواک کررہے ہیں، جب مکبّر نے تکبیر کہنی شروع کی تو انہوں نے پہلے مسواک کی اور کھڑے ہوکر نماز پڑھنی شروع کردی، جب نماز ختم ہوئی تو میں نے دریافت کیا کہ کیا اس

طرح مسواک کرنا جائز ہے؟ تو امام صاحب نے فرمایا: یہ حدیث نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ہے کہ نماز شروع کرنے سے پہلے اور وضو کرنے سے پہلے مسواک کرلیا کرو۔ میرے خیال میں نماز سے پہلے مسواک کرنے کا مفہوم یہ ہے کہ جو لوگ عصر سے مغرب تک باوضو رہتے ہیں اور درمیان میں کچھ کھاتے پیتے رہتے ہیں تو ان کے لئے حکم یہ ہے کہ نماز سے پہلے مسواک کرکے کلی وغیرہ کرلیں۔

ج...... ان امام صاحب نے جس حدیثِ پاک کا حوالہ دیا ہے، وہ یہ ہے:

”لو لا ان اشق علی امتی لأمرتهم بالسواک عند کل صلوة.“

ترجمہ:...... ”اگر یہ اندیشہ نہ ہوتا کہ میں اپنی اُمت کو مشقت میں ڈال دوں گا، تو ان کو ہر نماز کے وقت مسواک کا حکم کرتا۔“

اس حدیث کے راویوں کا الفاظ کے نقل کرنے میں اختلاف ہے، بعض حضرات ”عند کل صلوٰة“ کے الفاظ نقل کرتے ہیں، اور بعض اس کے بجائے ”عند کل وضوء“ نقل کرتے ہیں، (صحیح بخاری ص:۲۵۹،۱۲) یعنی ہر وضو کے وقت مسواک کا حکم کرتا۔

ان دونوں الفاظ کے پیشِ نظر حضرت امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کے نزدیک حدیث کا مطلب یہ نکلتا ہے کہ ہر نماز سے پہلے وضو کرنے اور ہر وضو کی ابتدا مسواک سے کرنے کی ترغیب دی گئی ہے، اور ہر نماز کے وقت مسواک کا حکم دینے سے مقصود یہ ہے کہ ہر نماز کے وضو سے پہلے مسواک کی جائے۔ عین نماز کے لئے کھڑے ہونے کے وقت مسواک کی ترغیب مقصود نہیں۔ اگر آدمی نماز کے لئے کھڑے ہوتے وقت مسواک کرے تو اندیشہ ہے کہ دانتوں سے خون نکل آئے جس سے وضو ساقط ہوجائے گا، اور جب وضو نہ رہا تو نماز بھی نہ ہوگی، اس لئے حضرت امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ہر نماز کے وضو سے پہلے مسواک کرنا سنت ہے، عین نماز کے وقت مسواک نہیں کی جاتی۔

علاوہ ازیں مسواک، منہ کی نظافت اور صفائی کے لئے کی جاتی ہے اور یہ مقصود اسی وقت حاصل ہوسکتا ہے جبکہ وضو کرتے ہوئے مسواک کی جائے اور پانی سے کلی کرکے

منہ کو اچھی طرح صاف کرلیا جائے، نماز کے لئے کھڑے ہوتے وقت بغیر پانی اور کلی کے مسواک کرنے سے منہ کی نظافت اور صفائی حاصل نہیں ہوتی، جو مسواک سے مقصود ہے۔

سعودی حضرات چونکہ امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ کے مقلد ہیں، اور ان کے نزدیک خون نکل آنے سے وضو نہیں ٹوٹتا، اس لئے نماز کے لئے کھڑے ہوتے وقت مسواک کرتے ہیں، اور حدیث شریف کا یہی منشا سمجھتے ہیں۔

کیا ٹوتھ برش مسواک کی سنت کا بدل ہے؟

س...... کیا برش اور ٹوتھ پیسٹ کے استعمال سے مسواک کا ثواب مل جاتا ہے جبکہ برش سے دانت اچھی طرح صاف ہوجاتے ہیں؟ یا پھر مخصوص مسواک ہی سنتِ نبوی کی برکات سے فیض حاصل کرنے کے لئے استعمال کی جائے؟

ج...... بہتر تو یہی ہے کہ ادائے سنت کے لئے مسواک کا استعمال کیا جائے، برش استعمال کرنے سے بعض اہلِ علم کے نزدیک مسواک کی سنت ادا ہوجاتی ہے اور بعض کے نزدیک نہیں ہوتی۔

وگ کا استعمال اور وضو

س...... اگر ایک شخص بوجہ مجبوری سر پر ''وگ'' کا استعمال کرتا ہے تو وہ شخص وضو کے دوران سر کا مسح وگ پر ہی کرسکتا ہے یا کہ اس کو مسح وگ اُتار کرنا چاہئے؟

ج...... مصنوعی بالوں کا استعمال جائز نہیں، نہ اس کے استعمال میں کوئی مجبوری ہے، مسح ان کو اُتار کر کرنا چاہئے، اگر ان پر مسح کیا تو وضو نہیں ہوگا۔

رات کو سوتے وقت وضو کرنا افضل ہے

س...... کیا رات کو سوتے وقت وضو کرنا افضل ہے؟

ج...... جی ہاں! افضل ہے۔

جن چیزوں سے وضوٹوٹ جاتا ہے

زخم سے خون نکلنے پر وضو کی تفصیل

س...... میرے ہاتھ پر زخم ہوگیا ہے، اور اکثر خون کا قطرہ ٹپکتا رہتا ہے، اور بسا اوقات حالتِ صلوٰۃ میں بھی خون گرنے کا اندیشہ ہوتا ہے، کیا اس کو تر کئے بغیر مسح کی صورت میں نماز پڑھ لیا کروں یا جب قطرہ ٹپکے تو وضو تازہ کرلیا کروں؟ محقق جواب دے کر ممنون فرماویں۔

ج...... یہاں دو مسئلے ہیں، ایک یہ کہ اگر زخم کو پانی نقصان دیتا ہے تو آپ زخم کی جگہ کو دھونے کے بجائے اس پر مسح کرسکتے ہیں۔ دُوسرا مسئلہ یہ ہے کہ اگر اس میں سے خون ہر وقت رِستا رہتا ہے اور کسی وقت بھی موقوف نہیں ہوتا تو آپ کو ہر نماز کے پورے وقت کے اندر ایک بار وضو کرلینا کافی ہے، اور اگر کبھی رِستا ہے اور کبھی نہیں تو جب بھی خون نکل کر بہہ جائے آپ کو دوبارہ وضو کرنا ہوگا۔

دانت سے خون نکلنے پر کب وضو ٹوٹے گا

س...... اگر دانت میں سے خون نکلتا ہو اور وضو بھی ہو تو کیا وضو ٹوٹ جائے گا؟

ج...... اگر اس سے خون کا ذائقہ آنے لگے یا تھوک کا رنگ سرخی مائل ہوجائے تو وضو ٹوٹ جائے گا، ورنہ نہیں۔

دانت سے خون نکلنے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے

س...... کلی کرتے وقت منہ سے خون نکل جاتا ہے، خون حلق میں نہیں جاتا، بس دانت میں سے نکل جاتا ہے اور میں فوراً تھوک دیتا ہوں، تو آپ سے یہ معلوم کرنا ہے کہ منہ میں خون آنے کی وجہ سے وضو ٹوٹ جاتا ہے یا نہیں؟؟ کیا دوبارہ وضو کرنا چاہئے؟

ج...... خون نکلنے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے، بشرطیکہ اتنا خون نکلا ہو کہ تھوک کا رنگ سرخی مائل

ہو جائے یا منہ میں خون کا ذائقہ آنے لگے۔

ہوا خارج ہونے پر صرف وضو کرے استنجا نہیں

س......میرا مسئلہ یہ ہے کہ اگر ایک آدمی نہا کر نماز پڑھنے کے لئے جائے اور بے خیالی میں اس کی صرف ہوا خارج ہو جائے تو کیا ایسے آدمی کے لئے استنجا کرنا لازمی ہے یا صرف وضو کرے؟

ج......صرف وضو کر لینا کافی ہے، پیشاب پاخانہ کے بغیر استنجا کرنا بدعت ہے۔

نکسیر سے وضو ٹوٹ جاتا ہے

س......نماز پڑھتے ہوئے نکسیر اگر نکل آئے تو نماز چھوڑنے کی اجازت ہوتی ہے؟

ج......نکسیر سے وضو ٹوٹ جاتا ہے، اس لئے وضو کر کے دوبارہ نماز پڑھے۔

دُکھتی آنکھ سے نجس پانی نکلنے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے

س......وہ پانی جو آنکھ میں درد سے نکلے، اس کا کیا حکم ہے، پاک یا پلید؟

ج......دُکھتی ہوئی آنکھ سے جو پانی نکلتا ہے اُس سے وضو نہیں ٹوٹتا، البتہ اگر آنکھ میں کوئی پھنسی وغیرہ ہو اور اس سے پانی نکلتا ہو تو اس سے وضو ٹوٹ جاتا ہے، اس لئے کہ یہ نجس ہے۔

جن چیزوں سے وضو نہیں ٹوٹتا

لیٹنے یا ٹیک لگانے سے وضو کا حکم

س......سونے سے تو وضو ٹوٹ جاتا ہے، کیا لیٹنے سے یا ٹیک لگا کر بیٹھنے سے بھی وضو ٹوٹ جاتا ہے؟

ج......اگر لیٹنے اور ٹیک لگا کر بیٹھنے سے نیند نہیں آئی تو وضو قائم ہے۔

بوسہ لینے سے وضو ٹوٹتا ہے یا نہیں؟

س......مؤطا امام مالکؒ میں پڑھا ہے کہ بیوی کا بوسہ لینے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے، کیا یہ حنفی مسلک میں بھی ہے کہ بیوی کا بوسہ لینے سے وضو ٹوٹ جائے گا؟ یا بیوی خاوند کا بوسہ لے تو اس کا وضو ٹوٹ جائے گا، اس کی شرعی حیثیت کیا ہے؟

ج...... حنفیہ کے نزدیک بیوی کا بوسہ لینے سے وضو نہیں ٹوٹتا، اِلَّا یہ کہ مذی خارج ہوجائے، حدیث کو استحباب پر محمول کرسکتے ہیں۔

کپڑے بدلنے اور اپنا سراپا دیکھنے سے وضو نہیں ٹوٹتا

س...... اکثر بزرگ خواتین یہ کہتی ہیں کہ اگر گھر کے کپڑے پہنے وضو کرلیا اور پھر قرآن خوانی میں جانا ہے یا نماز پڑھنی ہے تو ہم وضو کرنے کے بعد دُوسرے کپڑے بدلتے وقت اپنے سراپا کو نہ دیکھیں، اپنا سراپا دیکھنے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے۔ آپ اس سلسلے میں وضاحت فرمائیں۔

ج...... خواتین کا یہ مسئلہ صحیح نہیں، کپڑے بدلنے سے وضو نہیں ٹوٹتا اور نہ اپنا سراپا (ستر) دیکھنے سے وضو ٹوٹتا ہے۔

برہنہ بچے کو دیکھنے سے وضو نہیں ٹوٹتا

س...... کسی بچے کو برہنہ دیکھنے سے وضو ٹوٹتا ہے یا نہیں؟

ج...... نہیں!

برہنہ تصویر دیکھنے کا وضو پر اثر

س...... کیا کسی کی برہنہ تصویر دیکھنے سے وضو باطل ہوجاتا ہے؟

ج...... برہنہ تصویر دیکھنا گناہ ہے، اس سے وضو ٹوٹتا تو نہیں لیکن دوبارہ کرلینا بہتر ہے۔

پاجامہ گھٹنے سے اُوپر کرنا گناہ ہے، لیکن وضو نہیں ٹوٹتا

س...... ہم نے عام طور پر لوگوں سے سنا ہے کہ جب پاجامہ گھٹنے سے اُوپر ہوجائے تو وضو ٹوٹ جاتا ہے، کیا یہ صحیح ہے؟

ج...... کسی کے سامنے پاجامہ گھٹنوں سے اُوپر کرنا گناہ ہے، مگر اس سے وضو نہیں ٹوٹتا۔

کسی حصۂ بدن کے برہنہ ہونے سے وضو نہیں ٹوٹتا

س...... میں نے سنا ہے کہ جب پاؤں پنڈلی تک برہنہ ہوجائے تو وضو ٹوٹ جاتا ہے، جبکہ ہم بعض دفعہ غسل کے بعد یا ویسے کپڑے بدلتے ہیں تو ظاہر ہے کہ پنڈلی برہنہ ہوجاتی ہے، کیا اس حالت میں بھی وضو ٹوٹ جاتا ہے؟

فہرست

ج…… کسی حصۂ بدن کے برہنہ ہونے سے وضو نہیں ٹوٹتا۔

ننگا ہونے یا مخصوص جگہ ہاتھ لگانے سے وضو نہیں ٹوٹتا

س…… غسل خانے میں ننگا ہوگیا، مکمل وضو کیا اس کے بعد غسل کیا، صابن وغیرہ تمام جسم پر لگایا، ہاتھ بھی جگہ جگہ (مخصوص جگہ) لگایا، اس کے بعد کپڑے تبدیل کرکے باہر آگیا، کیا نماز ادا کرسکتا ہوں یا کپڑے بدل کر وضو کروں پھر نماز ادا کروں؟

ج…… وضو ہوگیا، دوبارہ وضو کرنے کی ضرورت نہیں، کیونکہ برہنہ ہونے یا اپنے اعضا کو ہاتھ لگانے سے وضو نہیں ٹوٹتا۔

جوتے پہننے سے دوبارہ وضو لازم نہیں

س…… اکثر نمازی جب نماز پڑھنے کے بعد فارغ ہوتے ہیں تو جوتے پہن کر گھر چلے جاتے ہیں، ابھی ان کا وضو برقرار ہوتا ہے کہ دُوسری نماز کے لئے آجاتے ہیں، بغیر وضو کے نماز پڑھتے ہیں۔ مسئلہ یہ ہے کہ جب وہ اپنے پاؤں جوتے میں ڈالتے ہیں تو جوتے پلید اور غلیظ جگہوں پر پڑتے ہیں، کیا یہ ضروری نہیں ہوتا کہ پھر نماز کے لئے وضو کیا کریں؟

ج…… جوتوں کے اندر نجاست نہیں ہوتی، اس لئے وضو کے بعد جوتے پہننے سے دوبارہ وضو لازم نہیں ہوتا۔

شرم گاہ کو ہاتھ لگانے سے وضو نہیں ٹوٹتا

س…… حدیث پاک نظروں سے گزری کہ ذَکر کو چھونے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے (مؤطا امام مالکؒ)۔ یعنی نماز میں یا ویسے، قرآن مجید کی تلاوت کرتے وقت چھولے اس بارے میں ضرور آگاہ کریں؟

ج…… شرم گاہ کو ہاتھ لگانے سے وضو نہیں ٹوٹتا، حدیث میں وضو کا حکم یا تو استحباب کے طور پر ہے یا لغوی وضو یعنی ہاتھ دھونے پر محمول ہے۔

کھانا کھانے یا برہنہ ہونے سے وضو نہیں ٹوٹتا

س…… اگر کوئی شخص وضو کرکے کھانا کھالے تو کیا وضو ٹوٹ جائے گا؟ وضو کے دوران اگر

کوئی شخص برہنہ ہوکر کپڑے تبدیل کرے تو کیا وضو ٹوٹ جائے گا؟

ج...... دونوں صورتوں میں وضو نہیں ٹوٹتا۔

آگ پر پکی ہوئی یا گرم چیز کھانے سے وضو نہیں ٹوٹتا

س...... میں نماز باقاعدگی کے ساتھ ادا کرتی ہوں، اور میرا سب سے بڑا مسئلہ یہ ہے کہ میں چائے کثرت سے استعمال کرتی ہوں، لوگ کہتے ہیں کہ گرم چیز کھانے سے، مثلاً: چائے، کھانا یا ایسی چیزیں جو آگ پر پکی ہوں، سے وضو ٹوٹ جاتا ہے اور دوبارہ وضو کیا جائے۔

ج...... آگ پر پکی ہوئی چیز کھانے سے وضو نہیں ٹوٹتا۔

باوضو حقہ، بیڑی، سگریٹ، پان استعمال کرکے نماز پڑھنا

س...... ہم دیکھتے ہیں کہ ہمارے بہت سے بزرگ ایسا کرتے ہیں کہ نماز کے لئے وضو کیا، نماز ادا کی، اس کے بعد سگریٹ، بیڑی، حقہ نوشی کرتے ہیں، جب دُوسری نماز کا وقت آجاتا ہے تو صرف دو تین بار کلی کی اور نماز پڑھ لیتے ہیں اور تسبیح و وظائف بھی کرتے رہتے ہیں۔ اب جبکہ رمضان شریف خدا کے فضل و کرم سے شروع ہوچکا ہے، اس میں بھی اکثر دیکھتے ہیں کہ ایک شخص تمام دن روزہ رکھتا ہے، روزہ اِفطار کرنے سے قبل وضو کرتا ہے، روزہ اِفطار کرتا ہے اور اس کے بعد بیڑی، سگریٹ یا حقہ نوشی کرتا ہے، پھر کلی کرنے کے بعد نمازِ مغرب میں جماعت میں شامل ہوجاتا ہے، اس سے وضو تو خراب نہیں ہوتا؟ وظائف میں تو خلل نہیں آتا؟ برائے مہربانی اس اہم مسئلے سے آگاہ فرمائیں۔

ج...... حقہ، بیڑی، سگریٹ، پان سے وضو تو نہیں ٹوٹتا، لیکن نماز سے پہلے منہ کی بدبو کا دُور کرنا ضروری ہے، اگر منہ سے حقہ، سگریٹ کی بو آتی ہو تو نماز مکروہ ہوجاتی ہے۔

سگریٹ نوشی اور ٹیلی ویژن، ریڈیو دیکھنے سننے کا وضو پر اثر

س...... سگریٹ نوشی، ٹیلی ویژن دیکھنے اور ریڈیو پر موسیقی سننے سے کیا وضو ٹوٹ جاتا ہے؟

ج...... سگریٹ نوشی سے وضو نہیں ٹوٹتا، لیکن منہ کی بدبو کا پوری طرح دُور کرنا ضروری ہے، اور گناہوں کے کاموں سے وضو نہیں ٹوٹتا، لیکن مکروہ ضرور ہوتا ہے، اس لئے دوبارہ وضو کرلینا مستحب ہے۔

فہرست

آئینہ یا ٹی وی دیکھنے کا وضو پر اثر

س......کیا آئینہ دیکھنے یا ٹی وی دیکھنے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے؟

ج......آئینہ دیکھنے سے تو وضو نہیں ٹوٹتا، البتہ ٹی وی دیکھنا گناہ ہے، اور گناہ کے بعد دوبارہ وضو کرلینا مستحب ہے۔

گڑیا دیکھنے سے وضو نہیں ٹوٹتا

س...... کیا گڑیا دیکھنے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے؟ میں نے سنا ہے کہ وضو سے گڑیا پر نظر پڑ جائے تو وضو ٹوٹ جاتا ہے، کیا یہ صحیح ہے؟

ج......گڑیا دیکھنے سے وضو نہیں ٹوٹتا۔

ناخنوں میں میل ہونے پر بھی وضو ہو جاتا ہے

س......کام کرنے کے دوران ناخنوں میں میل چلا جاتا ہے، اگر ہم میل صاف کئے بغیر وضو کریں تو وہ ہوگا یا نہیں؟

ج......وضو ہو جائے گا، مگر ناخن بڑھانا خلافِ فطرت ہے۔

کان کا میل نکالنے سے وضو نہیں ٹوٹتا

س...... باوضو آدمی کان کی کھجلی کی وجہ سے اُنگلی سے کھجلی کرے اور کان کا موم اُنگلی پر لگے اور اُنگلی کو اپنی قمیص سے صاف کرے تو اس صورت میں وضو ٹوٹ جائے گا یا نہیں؟ نیز قمیص پر موم لگنے سے وہ قمیص پاک رہے گی یا نہیں؟

ج......کان کے میل سے وضو نہیں ٹوٹتا، البتہ کانے بہتے ہوں اور کان میں اُنگلی ڈالنے سے اُنگلی کو پانی لگ جائے تو وضو ٹوٹ جائے گا، اور وہ پانی بھی نجس ہے۔

بال بنوانے، ناخن کٹوانے سے وضو نہیں ٹوٹتا

س...... باوضو شخص اگر بال بنوائے یا داڑھی کا خط بنوائے یا ناخن ترشوائے، تو کیا اسے دوبارہ وضو کرنا پڑے گا؟ میرا مطلب ہے بال بنوانے، خط بنوانے یا ناخن ترشوانے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے؟

ج…… بال بنوانے یا ناخن اُتارنے سے وضو نہیں ٹوٹتا، اس لئے دوبارہ وضو کرنے کی ضرورت نہیں۔

سر یا داڑھی پر مہندی ہو تو وضو کا حکم

س…… کوئی شخص سر یا داڑھی پر مہندی کا استعمال کرتا ہے، مہندی خشک ہوجانے کے بعد اس کو دھوکر اُتارنے سے پہلے کیا صرف وضو کرکے نماز ادا کرسکتا ہے یا پہلے مہندی کو بھی دھوکر صاف کرلے؟

ج…… وضو صحیح ہونے کے لئے مہندی کا اُتارنا ضروری ہے۔

بچے کو دُودھ پلانے سے وضو نہیں ٹوٹتا

س…… اگر وضو ہو اور بچے کو دُودھ پلایا جائے تو کیا وضو ٹوٹ جائے گا؟

ج…… نہیں!

دانت میں چاندی بھری ہونے پر غسل اور وضو

س…… زید نے اپنی داڑھ چاندی سے بھروائی ہے، کیا اس طرح اس کا غسل اور وضو ہوجاتا ہے جبکہ پانی اندر تک نہیں جاتا؟

ج…… غسل اور وضو ہوجاتا ہے۔

مصنوعی دانت کے ساتھ وضو

س…… مصنوعی دانت لگاکر وضو ہوجاتا ہے یا ان کا اُتارنا ضروری ہے؟

ج…… نکالنے کی ضرورت نہیں، ان کے ساتھ وضو دُرست ہے۔

وضو کے وقت عورت کے سر کا ننگا رہنا

س…… کیا وضو کرتے وقت عورت کا سر پر دوپٹہ اوڑھنا ضروری ہے؟

ج…… عورت کو حتی الوسع سر ننگا نہیں کرنا چاہئے، مگر وضو ہوجائے گا۔

سرخی، پاؤڈر، کریم لگاکر وضو کرنا

س…… عورت کے لئے ناخن پر پالش لگانا گناہ ہے کہ یہ لگانے سے وضو نہیں ہوتا، اور وضو

نہیں تو نماز بھی نہیں، مگر مروّجہ کریم، پاؤڈر یا سرخی لگانا کیسا ہے؟ کیونکہ اس سے ناخن پالش کی طرح کوئی قباحت نہیں کہ وضو کا پانی اندر نہ جائے۔

ج……ان میں اگر کوئی ناپاک چیز ملی ہوئی نہ ہو تو کوئی حرج نہیں، مگر ناخن پالش کی طرح سرخی کی تہ جم جاتی ہے، اس لئے وضو اور غسل کے لئے اس کا اُتارنا ضروری ہے؟

سینٹ اور وضو

س……غسل کرنے کے بعد یا وضو کرنے کے بعد ناخن کاٹنے، شیو بنانے اور سینٹ لگانے سے وضو تو نہیں ٹوٹتا اور نماز ہوجاتی ہے یا نہیں؟ سنا ہے کہ سینٹ لگانے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے اور نماز نہیں ہوتی، کیونکہ اس میں اسپرٹ ہوتی ہے، اور اگر سینٹ لگا بھی لیا جائے تو کیا وضو کرلینا ہی کافی ہے یا کپڑے بھی دُوسرے پہنے جائیں اور غسل کیا جائے، کیونکہ سینٹ کی خوشبو سارے بدن اور کپڑوں میں بس جاتی ہے؟

ج……وضو کرنے کے بعد بال کاٹنے یا ناخن تراشنے سے وضو نہیں ٹوٹتا، اسی طرح سینٹ لگانے سے بھی وضو نہیں ٹوٹتا، البتہ سینٹ میں کوئی ناپاک چیز ہوتی ہے یا نہیں؟ اس کی مجھے تحقیق نہیں۔ میں نے بعض معتبر لوگوں سے سنا ہے کہ اس میں کوئی ناپاک چیز نہیں ہوتی، اگر یہ صحیح ہے تو سینٹ لگانا جائز ہے۔

وضو کے درمیان سلام کا جواب دینا

س……وضو کرتے ہوئے اور کھانے کے دوران سلام کا جواب دینا ضروری ہے یا نہیں؟ جبکہ سلام کرنے والے کو مسئلہ معلوم نہ ہو تو وضو میں مصروف ہونے کی وجہ سے ناراضی اور غلط فہمی ہوسکتی ہے۔

ج……وضو کے دوران سلام اور جواب میں کوئی حرج نہیں، کھانے کے دوران سلام نہیں کہنا چاہئے، اور کھانے والے کے ذمہ سلام کا جواب دینا واجب نہیں۔

وضو کرنے کے بعد منہ ہاتھ صاف کرنا

س……کیا وضو کرنے کے بعد منہ ہاتھ وغیرہ پونچھ لینے سے وضو باقی رہتا ہے یا نہیں؟

ج……وضو کے بعد تولیہ استعمال کرنا جائز ہے، اس سے وضو نہیں ٹوٹتا۔

پانی کے اَحکام

سمندر کا پانی ناپاک نہیں ہوتا

س...... کیا سمندر کے پانی سے وضو کرکے نماز پڑھی جاسکتی ہے؟ چونکہ سمندر میں ہر جانور پانی پیتا ہے تو وہ پانی ناپاک ہوجاتا ہے۔

ج...... سمندر کا پانی پاک ہے، جانوروں کے پینے یا کسی اور چیز سے وہ ناپاک نہیں ہوتا۔

کنویں کے جراثیم آلودہ پانی کا حکم

س...... ہمارے محلے کی مسجد میں کنواں کھودا گیا، یہ کنواں چالیس فٹ نیچے کھودا گیا ہے، اس کنویں کا پانی ہم نے لیبارٹری والوں کو بھیجا تھا تاکہ معلوم ہوجائے کہ آیا پانی ہم استعمال کرسکتے ہیں یا نہیں؟ وہ یہ کہتے ہیں کہ پانی میں جراثیم وغیرہ ہیں، جبکہ پانی کا نہ تو رنگ بدلا ہے اور نہ ہی کسی قسم کی بو وغیرہ ہے۔ آیا ہم اس پانی سے وضو کرسکتے ہیں اور پی بھی سکتے ہیں؟

ج...... اس پانی کے ساتھ وضو یا غسل کرنا، کپڑے دھونا وغیرہ بالکل دُرست ہے، شرعاً اس کے پینے میں بھی کوئی حرج نہیں، البتہ اگر صحت کے لئے مضر ہو تو نہ پیا جائے۔

کنویں میں پیشاب گرنے سے کنواں ناپاک ہوجاتا ہے

س...... اگر لڑکی یا لڑکے کا پیشاب کنویں میں گرجائے تو فقہِ اسلامی کی رُو سے کیا حکم ہے؟

ج...... کنواں ناپاک ہوجائے گا، اور اس کو پاک کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ اس کا پورا پانی نکال دیا جائے، پانی نکال دینے سے ڈول، رسّی، کنویں کا گارہ اور کنویں کی دیواریں سب پاک ہوجائیں گی۔

گٹر لائن کی آمیزش اور بدبو والے پانی کا استعمال

س...... بعض مرتبہ ہم کسی مسجد میں جاتے ہیں اور وضو کے لئے نلکا کھولتے ہیں تو شروع میں

بدبودار پانی آتا ہے، پانی بظاہر صاف نظر آتا ہے اور کوئی رنگ کی آمیزش نہیں ہوتی، لیکن پانی میں بدبوسی محسوس ہوتی ہے، ایسی صورت میں کیا اس پانی سے وضو کیا جاسکتا ہے یا یہ پانی ناپاک تصوّر ہوگا اور اس پانی سے وضو نہیں ہوگا؟

ج...... نلوں کے ذریعہ جو بدبودار پانی آتا ہے اور پھر صاف پانی آنے لگتا ہے اس بارے میں جب تک بدبودار پانی کی حقیقت معلوم نہ ہو یا رنگ اور بو سے ناپاکی کا پتہ نہ چلتا ہو، اس وقت تک اس کے ناپاک ہونے کا حکم نہیں دیا جائے گا، کیونکہ پانی کا بدبودار ہونا اور چیز ہے اور ناپاک ہونا دُوسری چیز ہے، اور اگر تحقیق ہوجائے یہ پانی گٹر کا ہے تو نل کھول دینے کے بعد وہ ''جاری پانی'' کے حکم میں ہوجائے گا اور پاک ہوجائے گا، بس بدبودار پانی نکال دیا جائے بعد میں آنے والے صاف پانی سے وضو اور غسل صحیح ہے۔

ناپاک گندا پانی صاف شفاف بنادینے سے پاک نہیں ہوتا

س...... آج کل سائنس دانوں نے ایسا آلہ ایجاد کیا ہے کہ گندی نالیوں کے پانی کو صاف و شفاف بنادیتے ہیں، بظاہر اس میں کوئی خرابی نظر نہیں آتی، اب کیا یہ پانی پلید ہوگا یا نہیں؟

ج...... صاف ہوجائے گا، پاک نہیں ہوگا، صاف اور پاک میں بڑا فرق ہے۔

ناپاک چھینٹے والے لوٹے کو پاک کرنا

س...... اگر لوٹے میں پانی رکھا ہوا ہو اور اس پر کسی نے چھینٹے مار دیئے ہوں تو پاک کرنے کے لئے اگر تین مرتبہ لوٹے کی ٹونٹی سے پانی گرادیا جائے تو پانی پاک ہوجائے گا یا پانی پھینک دیا جائے گا؟

ج...... محض چھینٹے پڑنے سے تو پانی ناپاک نہیں ہوتا، البتہ اگر چھینٹے ناپاک ہوں تو پانی ناپاک ہوجائے گا، اور اس کے پاک کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ اس کے اُوپر سے اور پانی ڈال دیا جائے یہاں تک کہ ٹونٹی اور کناروں سے پانی بہ نکلے، بس پاک ہوجائے گا۔

بارش کے پانی کے چھینٹے

س...... بارش کا وہ پانی جو سڑکوں پر جمع ہوجاتا ہے، کیا یہ نجاستِ غلیظہ ہے یا خفیفہ؟ اگر نمازی

فہرست

کے کپڑوں پر لگ جائے تو کتنی مقدار کے موجود ہوتے ہوئے نمازی نماز پڑھ سکتا ہے؟

ج...... بارش کا پانی جو سڑکوں پر ہوتا ہے، اس کے چھینٹے پڑ جائیں تو ان کو دھولینا چاہئے، تاہم بہ ضرورت ان کپڑوں میں نماز پڑھنے کو جائز لکھا ہے۔

ٹنکی میں پرندہ گر کر پھول جائے تو کتنے دن کی نمازیں لوٹائی جائیں؟

س...... پانی کی ٹنکی میں اگر پرندہ گر کر مر جائے اور پھول جائے یا پھٹ جائے اور اس کے گرنے کا وقت بھی معلوم نہ ہو تو کتنے روز کی نمازیں لوٹائی جائیں گی؟

ج...... اس میں دو قول ہیں، ایک یہ کہ اگر جانور پھولا پھٹا ہوا پایا جائے تو اس کو تین دن کا سمجھا جائے گا، اور تین دن کی نمازیں لوٹائی جائیں گی۔ دُوسرا قول یہ ہے کہ جس وقت علم ہوا، اسی وقت سے نجاست کا حکم کیا جائے گا، پہلے قول میں احتیاط ہے، اور دُوسرے میں آسانی ہے۔

ناپاک کنویں کا پانی استعمال کرنا

س...... ایک کنویں میں کافی وقت پہلے خنزیر گر کر مر گیا، کسی نے بھی پانی اور خنزیر نہیں نکالا، لیکن اب کچھ مزدور کچی اینٹیں بناتے ہیں اور قریب ہونے کی وجہ سے اس کنویں کا پانی استعمال کرتے ہیں۔ اب کیا یہ مٹی پاک ہوگی یا نہیں؟ اور اس پانی کی وجہ سے جو جسم اور کپڑوں پر چھینٹے لگ جاتے ہیں، کیا بغیر دھوئے اور نہائے نماز پڑھ سکتا ہے یا نہیں؟

ج...... یہ کنواں جب تک پاک نہیں کیا جاتا، اس کا پانی ناپاک ہے! اس سے جو کچی اینٹیں بنائی جاتی ہیں وہ بھی ناپاک ہیں، اس کے چھینٹے دھوئے بغیر نماز دُرست نہیں۔ اسے پاک کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ کنویں سے خنزیر کی ہڈیاں وغیرہ نکال دی جائیں، اس کے بعد کنویں کا سارا پانی نکال دیا جائے، اگر سارا پانی نکالنا مشکل ہے تو دو سو ڈول سے تین سو ڈول تک پانی نکال دینے سے کنواں پاک ہو جائے گا۔

غسل کے مسائل

غسل کا طریقہ

س...... مولانا صاحب! میں آپ سے یہ پوچھنا چاہتی ہوں کہ ہمارے مذہب میں غسل کرنے کا طریقۂ کار کیا ہے؟ یہ ایک ایسا مسئلہ ہے جس سے ہر مسلمان عورت کا واقف ہونا ضروری ہے، لیکن افسوس کہ بہت ہی کم مسلمان ایسے ہیں جو اس کی اہمیت اور صحیح طریقے سے واقف ہیں۔ اس لئے میں چاہتی ہوں کہ آپ اپنے کالم میں اس مسئلے پر روشنی ڈالیں۔ جواب دیتے وقت ان باتوں کی بھی وضاحت کردیں کہ کیا غسل کرتے وقت پہلے وضو کرنا ضروری ہے؟ دوم یہ کہ غسل کرتے وقت کیا زیرِ ناف کپڑا باندھنا بھی ضروری ہے؟ اور سوم یہ کہ غسل کرتے وقت کون سی دُعائیں پڑھتے ہیں؟ کیا پانچوں کلمے پڑھنا ضروری ہیں یا صرف دُرود شریف پڑھ کر مقصد پورا ہوجاتا ہے؟ اور غسل لینے کا صحیح طریقہ اسلام میں کیا ہے؟

ج...... غسل کا طریقہ یہ ہے کہ پہلے ہاتھ دھوئے اور استنجا کرے، پھر بدن پر کسی جگہ نجاست لگی ہو، اُسے دھوڈالے، پھر وضو کرے، پھر تمام بدن کو تھوڑا سا پانی ڈال کر ملے، پھر سارے بدن پر تین مرتبہ پانی بہالے۔

غسل میں تین چیزیں فرض ہیں۔ ۱: کلی کرنا۔ ۲:- ناک میں پانی ڈالنا۔ ۳: پورے بدن پر پانی بہانا۔ بدن کا اگر ایک بال بھی خشک رہ جائے تو غسل نہیں ہوگا اور آدمی بدستور ناپاک رہے گا۔ ناک، کان کے سوراخوں میں پانی پہنچانا بھی فرض ہے، انگوٹھی چھلّہ اگر تنگ ہوں تو اس کو ہلاکر اس کے نیچے پانی پہنچانا بھی لازم ہے، ورنہ غسل نہ ہوگا۔ بعض بہنیں ناخن پالش وغیرہ ایسی چیزیں استعمال کرتی ہیں جو بدن تک پانی پہنچنے نہیں دیتیں، غسل میں ان چیزوں کو اُتار کر پانی پہنچانا ضروری ہے۔ بعض اوقات بے خیالی میں ناخنوں کے اندر آٹا لگا رہ جاتا ہے، اس کو نکالنا بھی ضروری ہے۔ الغرض! پورے جسم پر پانی

بہانا اور جو چیزیں پانی کے بدن تک پہنچنے میں رُکاوٹ ہیں ان کو ہٹانا ضروری ہے، ورنہ غسل نہیں ہوگا۔ عورتوں کے سر کے بال اگر گندھے ہوئے ہوں تو بالوں کو کھول کر ان کو تر کرنا ضروری نہیں، بلکہ بالوں کی جڑوں تک پانی پہنچالینا کافی ہے، لیکن اگر بال گندھے ہوئے نہ ہوں (آج کل عموماً یہی ہوتا ہے) تو سارے بالوں کو اچھی طرح تر کرنا بھی ضروری ہے۔

اب آپ کے سوالات کا جواب لکھتا ہوں:

* غسل سے پہلے وضو کرنا سنت ہے، اگر نہ کیا تب بھی غسل ہوجائے گا۔
* کپڑا باندھنا ضروری نہیں، مستحب ہے۔
* غسل کے وقت کوئی دُعا، کوئی کلمہ پڑھنا ضروری نہیں، نہ دُرود شریف ضروری ہے، بلکہ اگر جسم پر کوئی کپڑا نہ ہو تو اس حالت میں دُعا، کلمہ اور دُرود شریف جائز ہی نہیں، برہنگی کی حالت میں خاموش رہنے کا حکم ہے، اس وقت کلمہ پڑھنا ناواقف عورتوں کی ایجاد ہے۔

مسنون وضو کے بعد غسل

س...... جیسا کہ معلوم ہے کہ غسل میں تین چیزیں فرض ہیں۔ ۱: کلی کرنا، ۲: ناک میں پانی ڈالنا، ۳: سارے بدن پر پانی ڈالنا۔ اور غسل سے پہلے وضو سنت ہے۔ مولانا صاحب! میرا سوال آپ سے یہ ہے کہ اگر کسی آدمی نے غسل سے پہلے وضو کرلیا اور اس میں کلی بھی کی اور ناک میں پانی بھی ڈالا، لیکن وضو کے بعد غسل سے پہلے نہ دوبارہ کلی کی اور نہ ناک میں پانی ڈالا، جو کہ فرض ہے، اور اس نے سوچا کہ یہ تو میں نے وضو میں کیا ہے، اور سارے بدن پر پانی ڈالا، تو کیا اس کا غسل صحیح ہے؟

ج...... جب غسل سے پہلے وضو کیا اور وضو میں کلی بھی کی اور ناک میں پانی بھی ڈالا تو وضو کے بعد دوبارہ کلی کرنے اور ناک میں پانی ڈالنے کی ضرورت نہیں، غسل صحیح ہوگیا۔

غسل میں کلی کرنا اور ناک میں پانی ڈالنا پاک ہونے کے لئے شرط ہے

س...... جس شخص پر غسل فرض ہو وہ غسل نہیں کرتا، صرف نہانے پر اکتفا کرتا ہے، کیا وہ نہانے سے پاک ہوجاتا ہے یا نہیں؟

ج…… غسل، نہانے ہی کو تو کہتے ہیں، البتہ کلی کرنا اور ناک میں پانی ڈالنا اور پورے بدن پر پانی بہانا پاک ہونے کے لئے شرط ہے۔

غسل کے آخر میں کلی اور غرارے کرنا یاد آئے

س…… کوئی شخص حالتِ جنابت میں ہے اور وہ غسل کرتا ہے، جب وہ تمام بدن پر پانی ڈالتا ہے تو بعد میں اسے کلی اور غرارے یاد آتے ہیں، اور اسی وقت وہ کلی اور غرارے کرتا ہے، اس وقت اس شخص کا غسل مکمل ہوجاتا ہے یا دوبارہ پانی ڈالنا پڑے گا؟

ج…… غسل ہوگیا، دوبارہ غسل کی ضرورت نہیں۔

خلافِ سنت غسل سے پاکی

س…… غسل اگر سنت کے مطابق ادا نہ کیا جائے تو کیا اس سے ناپاکی دُور نہیں ہوتی؟

ج…… اگر کلی کرلی، ناک میں پانی ڈالا اور پورے بدن پر پانی بہالیا تو طہارت حاصل ہوگئی، کیونکہ غسل میں یہی تین چیزیں فرض ہیں۔

رمضان میں غرارہ اور ناک میں پانی ڈالے بغیر غسل کرنا

س…… رمضان المبارک کے مہینے میں دن کو کسی کو احتلام ہوا، روزے کی وجہ سے ناک میں اُوپر تک پانی نہیں ڈال سکتا اور نہ غرارہ کرسکتا ہے، بعد افطاری کے غرارہ کرنا اور ناک میں پانی ڈالنا فرض ہے، واجب ہے یا مستحب ہے؟ اگر کسی نے افطاری کے بعد غرارہ اور ناک میں پانی نہیں ڈالا تو کیا اس کا غسل جو دن میں کیا ہوا تھا کافی ہے؟

ج…… غسل صحیح ہوگیا، افطاری کے بعد غرارہ کرنے یا ناک میں پانی چڑھانے کی ضرورت نہیں۔

غسل کھڑے ہوکر یا بیٹھ کر، کھلے میدان میں غسل

س…… مردوں کو غسل کھڑے ہوکر کرنا چاہئے یا بیٹھ کر؟ دُوسری بات یہ کہ برہنہ یا کچھ پہن کر کرنا چاہئے؟ مثلاً: دھوتی، پاجامہ۔ کیا مردوں کا کھلے میدانوں میں، صحن میں، سڑکوں پر نہانا صحیح یا جائز ہے جبکہ وہاں سے نامحرم عورتیں اور چھوٹے بڑے بچے اور دُوسرے لوگ گزرتے ہوں؟

ج…… پردہ کی جگہ کپڑے اُتار کر غسل کرنا جائز ہے، اور اس صورت میں بیٹھ کر غسل کرنا زیادہ بہتر ہے، مرد اگر کھلے میدان میں ناف سے گھٹنوں تک کپڑا باندھ کر غسل کرے تو جائز ہے، اور ناف سے گھٹنوں تک ستر کھولنا حرام ہے۔

جانگیہ پہن کر غسل اور وضو کرنا

س…… یہاں پھانسی وارڈ میں بلکہ پورے جیل کے اندر ہم قیدی لوگ غسل کرنے کے لئے انڈرویئر یا چڈی پہنتے ہیں، کیا غسل ہوجائے گا، اگرچہ جنبی بھی ہو؟ اگر غسل ہوتا ہے تو وضو بھی ہوگیا؟

ج…… اگر نیکر، جانگیہ پہن کر کپڑے کے نیچے پانی پہنچ جائے اور بدن کا پوشیدہ حصہ دُھل جائے تو غسل صحیح ہوگا، غسل میں وضو خود ہی ہوجاتا ہے، غسل کے بعد جب تک کم از کم دو رکعت نماز نہ پڑھ لی جائے یا کوئی دُوسری ایسی عبادت ادا نہ کرلی جائے جس میں وضو شرط ہے، دوبارہ وضو کرنا مکروہ ہے۔

گہرے اور جاری پانی میں غوطہ لگانے سے پاکی

س…… میرے ایک دوست نے کہا ہے کہ اگر پانی گہرا ہو اور جاری ہو، یعنی بہتا ہوا ہو، اس میں ایک مرتبہ ڈُبکی لگانے سے جسم پاک ہوجاتا ہے، کیا یہ صحیح ہے؟

ج…… صحیح ہے! مگر کلی کرنا اور ناک میں پانی ڈالنا بھی فرض ہے، اگر یہ دونوں فرض ادا کرلے تو پانی میں ڈُبکی لگانے سے غسل ہوجائے گا۔

حیض کے بعد پاک ہونے کے لئے کیا کرے؟

س…… حیض کے بعد پاک ہونے کے لئے کیا کیا کرنا چاہئے؟

ج…… بس نجاست سے صفائی حاصل کرنا اور غسل کرلینا۔

عورت کو تمام بالوں کا دھونا ضروری ہے

س…… کیا میاں بیوی والے حقوق ادا کرنے کے بعد پاک ہونے کے لئے غسل میں سر کے بال دھونا بھی شامل ہے یا بال گیلے کئے بغیر بھی غسل کرنے سے عورت پاک ہوجاتی ہے؟

ج……سر کے بال دھونا فرض ہے، اس کے بغیر غسل نہیں ہوگا، بلکہ اگر ایک بال بھی سوکھا رہ گیا تو غسل ادا نہیں ہوا۔ پرانے زمانے میں عورتوں سر گوندھ لیا کرتی تھیں، ایسی عورت جس کے بال گندھے ہوئے ہوں، اس کے لئے یہ حکم ہے کہ اگر وہ اپنی مینڈھیاں نہ کھولے اور پانی بالوں کی جڑوں تک پہنچالے تو غسل ہو جائے گا، لیکن اگر سر کے بال کھلے ہوئے ہوں جیسا کہ آج کل عام طور پر عورتیں رکھتی ہیں تو پورے بالوں کا تر کرنا غسل کا فرض ہے، اس کے بغیر عورت پاک نہیں ہوگی۔

پیتل کے دانت کے ساتھ غسل اور وضو صحیح ہے

س……مؤدّبانہ گزارش ہے کہ چونکہ میرے سامنے ایک مسئلہ پیچیدہ زیرِ غور ہے، وہ یہ ہے کہ میرے سامنے والے دو چوڑے دانتوں میں سے ایک دانت آدھا ٹوٹا ہوا تھا اور آدھا باقی تھا، اس آدھے دانت کے اُوپر میں نے پیتل کا کور چڑھایا ہوا ہے، جو دُوسرے دانتوں کی طرح مضبوط ہے اور علیحدہ کرنے سے جدا نہیں ہوتا، لیکن بعض حضرات یہ کہتے ہیں کہ تمہارے دانت تک پانی نہیں پہنچتا ہے، لہٰذا تمہارا وضو صحیح نہیں ہوتا ہے اور اسی لئے نماز بھی صحیح نہیں ہوتی۔

ج……آپ کا غسل اور وضو صحیح ہے۔

چاندی سے داڑھ کی بھروائی کروانے والے کا غسل

س……زید نے اپنی داڑھ کی چاندی سے بھروائی کروائی ہے، کیا اس طرح اس کا غسل اور وضو ہو جاتا ہے جبکہ پانی اندر تک نہیں جاتا؟

ج……غسل اور وضو ہو جاتا ہے۔

دانت بھروانے سے صحیح غسل میں رُکاوٹ نہیں

س……میرے ایک دانت میں سوراخ ہے جس کی وجہ سے دانت درد کرتا ہے اور منہ سے بدبو بھی آتی ہے، میں اس کو ڈاکٹر سے بھروانا چاہتا ہوں، لیکن بعض لوگوں کی رائے ہے کہ ایسا کرنے سے غسل نہیں ہوتا؟

ج……"بعض لوگوں" کی یہ رائے صحیح نہیں، دانت بھروا لینے کے بعد جب مسالہ دانت کے

فہرست

ساتھ پیوست ہوجاتا ہے تو اس کا حکم اجنبی چیز کا نہیں رہتا، اس لئے وہ غسل کے صحیح ہونے سے مانع نہیں۔

دانتوں پر کسی دھات کا خول ہو تو غسل کا جواز

س…… ”آپ کے مسائل اور ان کا حل“ میں مجھے آپ کے دیئے ہوئے ایک سوال کے جواب پر اعتراض ہے، سوال مندرجہ ذیل ہے:

”س……دانتوں کے اُوپر سونا یا اس کے ہم شکل دھات سے بنائے ہوئے کور چڑھانا جائز ہے یا نہیں؟ اور ایسی حالت میں اس کا وضو اور غسل ہوجاتا ہے یا نہیں؟

ج……جائز ہے اور غسل ہوجاتا ہے۔“

جہاں تک میرا تعلق ہے، تو آپ کا جواب غسلِ جنابت کے لئے غلط ہے، ہاں! عام غسل ہوسکتا ہے، جبکہ غسلِ جنابت کے لئے حکم یہ ہے کہ ہونٹوں سے حلق تک ہر ذرّے ذرّے پر پانی کا پہنچانا فرض ہے، اتنی حد تک کہ دانتوں میں کوئی ایسی سخت چیز پھنسی ہوئی ہے جس کی وجہ سے اس جگہ پانی نہ پہنچ سکا ہو تو غسلِ جنابت میں ایسی چیز کو دانتوں سے چھڑا کر پانی بہایا جائے ورنہ دیگر صورت میں غسل نہیں ہوگا۔ مگر آپ نے دانتوں کے اُوپر تو پورا کور چڑھانے کی اجازت دے دی اور سونے کا کور چڑھنے کی صورت میں پانی اس دانت تک نہیں پہنچ سکتا، اور پانی نہ پہنچنے کی صورت میں غسلِ جنابت ادا نہ ہوگا، اور اگر غسل ادا نہ ہوا تو نماز اکارت ہوجاتی ہے۔

ج……آپ نے صحیح لکھا ہے کہ اگر دانتوں کے اندر کوئی چیز ایسی پھنسی ہوئی ہو جو پانی کے پہنچنے میں رُکاوٹ ہو تو غسلِ جنابت کے لئے اس کا نکالنا ضروری ہے، ورنہ غسل نہیں ہوگا۔ مگر یہ حکم اسی وقت ہے جبکہ اس کا نکالنا بغیر مشقت کے ممکن بھی ہو، لیکن جو چیز اس طرح پیوست ہوجائے کہ اس کا نکالنا ممکن نہ رہے، مثلاً: دانتوں پر سونے چاندی کا خول اس طرح جمادیا جائے کہ وہ اُتر نہ سکے تو اس کے ظاہری حصے کو دانت کا حکم دیا جائے گا اور اس کو اُتارے بغیر غسل جائز ہوگا۔

مہندی کے رنگ کے باوجود غسل ہوجاتا ہے

س…… ہماری بزرگ خواتین کا یہ فرمانا ہے کہ اگر ایام کے دوران مہندی لگائی جائے تو جب حنا کا رنگ مکمل طور پر اُتر نہ جائے پاکی کا غسل نہیں ہوگا۔

ج……عورتوں کا یہ مسئلہ بالکل غلط ہے، غسل ہوجائے گا، غسل کے صحیح ہونے کے لئے مہندی کے رنگ کا اُتارنا کوئی شرط نہیں۔

اٹیچ باتھ رُوم میں غسل سے پاکی

س……آج کل ایک فیشن ہوگیا ہے کہ مکانوں میں ''اٹیچ باتھ رُوم'' بنائے جاتے ہیں، یعنی یہ کہ بیت الخلاء اور غسل خانہ ایک ساتھ ہوتا ہے، تو کیا ایسی جگہ غسل کرنے سے انسان پاک ہوجاتا ہے؟

ج……جس جگہ غسل کر رہا ہے، اگر وہ پاک ہے اور ناپاک جگہ سے چھینٹے بھی نہیں آتے، تو پاک نہ ہونے کی کیا وجہ ہے؟ اگر وہ جگہ مشکوک ہو تو پانی بہاکر پہلے اس کو پاک کرلیا جائے، پھر غسل کیا جائے۔

ٹرین میں غسل کیسے کریں؟

س……گزارش ہے کہ کراچی سے لاہور بذریعہ ٹرین آتے ہوئے رات غسل کی حاجت پیش آگئی، جس سے کپڑے بھی خراب ہوگئے، براہِ کرم تحریر فرمائیں کہ بقیہ سفر میں فرض نماز کی ادائیگی کی کیا صورت ہوسکتی ہے؟ ٹرین میں پانی وضو کی حد تک تو موجود ہوتا ہے، غسل کے لئے نہ تو پانی میسر ہوتا ہے اور نہ غسل کرنا ممکن ہی ہوتا ہے۔

ج……عموماً ٹرین میں اتنا پانی موجود ہوتا ہے، لیکن بالفرض وضو کے لئے پانی ہو، مگر غسل کے لئے بقدرِ کفایت پانی نہ ہو تو غسل کے لئے تیمّم کیا جاسکتا ہے، لیکن اس کے لئے مندرجہ ذیل شرائط ہیں:

۱:……ٹرین کے کسی ڈبے میں بھی اتنا پانی نہ ہو جس سے غسل کے فرائض ادا ہوسکیں۔

۲:……راستے میں ایک میل شرعی کے اندر اسٹیشن نہ ہو جہاں پانی کا موجود ہونا معلوم ہو۔

۳:......ٹرین کے تختوں پر اتنی مٹی جمی ہوئی ہو جس سے تیمّم ہوسکے۔

اگر مندرجہ بالا شرائط میں سے کوئی شرط نہ پائی جائے تو جس طرح بن پڑے اس وقت تو نماز پڑھ لے، مگر بعد میں غسل کر کے نماز کا اعادہ ضروری ہے۔

ضرورت سے زیادہ پانی استعمال کرنا مکروہ ہے

س...... پانی ضرورت سے زیادہ استعمال کرنا غلط ہے، چاہے وہ وضو میں کیوں نہ ہو، تو جناب آپ یہ بتائیں کہ کیا بڑے سائز کی چار بالٹی پانی سے غسل کرنا قرآن وحدیث کی روشنی میں دُرست ہے یا نہیں؟ جبکہ وہی شخص ایک بالٹی پانی سے اچھی طرح غسل کرسکتا ہے۔

ج...... پاک ہونے کے لئے تو تقریباً چار سیر پانی کافی ہے، جسم کی صفائی یا ٹھنڈک حاصل کرنے کی نیت سے زیادہ پانی کے استعمال کا مضائقہ نہیں، بلاضرورت زیادہ پانی استعمال کرنا مکروہ ہے۔

پانی میں سونا ڈال کر نہانا

س...... میرے بڑے بھائی گھر میں آکر سونے کی انگوٹھی پانی میں ڈال کر نہالئے، وجہ پوچھنے پر معلوم ہوا کہ ان کے اُوپر چھپکلی گرگئی تھی، ان کو مشورہ دیا گیا کہ آپ جاکر سونے کی کوئی چیز پانی میں ڈال کر نہالیں، ورنہ آپ پاک نہیں ہوں گے۔ تو میں آپ سے یہ معلوم کرنا چاہتا ہوں کہ جب مرد کے لئے سونا پہننا حرام ہے تو آپ یہ وضاحت کردیں کہ سونے کے پانی سے نہانا دُرست ہے یا نہیں؟

ج...... پانی میں سونے کی چیز ڈال کر نہانے میں تو گناہ نہیں، مگر ان کو کسی نے مسئلہ غلط بتایا کہ جب تک سونے کی چیز پانی میں ڈال کر نہ نہائیں، پاک نہ ہوں گے۔

قضائے حاجت اور غسل کے وقت کس طرف منہ کرے؟

س...... غسل کرتے وقت کون سی سمت ہونی چاہئے؟ آج کل غسل خانہ اور بیت الخلاء ایک ساتھ ہی ہوتے ہیں، ایسے میں غسل کے لئے کس طرح سمت کا اندازہ لگایا جائے؟ نیز بیت الخلاء کے لئے کون سی سمت مقرّر ہے؟

ج…… قضائے حاجت کے وقت نہ تو قبلہ کی طرف منہ ہونا چاہئے اور نہ قبلہ کی طرف پیٹھ ہونی چاہئے، قضائے حاجت کے وقت قبلہ کی طرف منہ یا پیٹھ کرنا مکروہِ تحریمی ہے۔ غسل کی حالت میں اگر غسل بالکل برہنہ ہوکر کیا جارہا ہو تو اس صورت میں قبلہ کی طرف منہ یا پیٹھ کرنا مکروہِ تنزیہی ہے، بلکہ رُخ شمالاً جنوباً ہونا چاہئے، اور اگر ستر ڈھانک کر غسل کیا جارہا ہو تو اس صورت میں کسی بھی طرف رُخ کرکے غسل کیا جاسکتا ہے۔

جنابت کی حالت میں وضو کرکے کھانا بہتر ہے

س…… جنابت کی حالت میں کھانا پینا، حلال جانور ذبح کرنا دُرست ہے؟

ج…… جنابت کی حالت میں کھانا پینا اور دُوسرے ایسے تصرفات جن میں طہارت شرط نہیں، جائز ہیں، مگر کھانے پینے سے پہلے استنجا اور وضو کرلینا اچھا ہے، صحیحین میں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے:

”کان النبی صلی اللہ علیه وسلم اذا کان جنبًا فأراد أن یأکل أو ینام توضأ وضوءه للصلٰوۃ.“ (مشکوٰۃ ص:۴۹)

ترجمہ:…… ”آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جنابت کی حالت میں جب کھانے یا سونے کا ارادہ فرماتے تو وضو فرمایا کرتے تھے۔“

حالتِ جنابت میں کھانے پینے کی اجازت

س…… کافی دنوں سے سنتے آئے ہیں کہ احتلام کے بعد یعنی جنابت کی حالت میں غسل کرنے سے پہلے کھانا پینا حرام ہے، باقی جب کوئی مجبوری ہو، یعنی پانی وغیرہ غسل کے لئے نہ ہو تو اس حالت میں، یا زیادہ بھوک یا پیاس لگنے کی حالت میں آدمی وضو کرے، جس میں غرارے کرے اور ناک میں پانی پہنچائے پھر کچھ کھاپی سکتا ہے۔

ج…… جنابت کی حالت میں کھانے پینے کی اجازت ہے، البتہ بغیر کلی کئے پانی پینا مکروہِ تنزیہی ہے اور اس میں صرف پہلا گھونٹ مکروہ ہے، کیونکہ یہ پانی منہ کی جنابت زائل کرنے میں استعمال ہوا ہے، اسی طرح ہاتھ دھونے سے قبل کچھ کھانا پینا مکروہِ تنزیہی ہے۔

فہرست

غسل کی حاجت ہو تو روزہ رکھنا اور کھانا پینا

س...... اگر آدمی کو غسل کی حاجت ہو اور اسے روزہ بھی رکھنا ہو تو کیا غسل سے پہلے روزہ رکھنا جائز ہے؟ اور ایسی حالت میں کھانا پینا مکروہ تو نہیں؟

ج...... ہاتھ منہ دھوکر کھاپی لے اور روزہ رکھ لے، غسل بعد میں کرلے، جنابت کی حالت میں کھانا پینا مکروہ نہیں۔

غسلِ جنابت میں تأخیر کرنا

س...... میں نے آپ کے کالم میں پڑھا تھا کہ حالتِ جنابت میں کھانے پینے کی اجازت ہے، معلوم یہ کرنا ہے کہ حالتِ جنابت میں کتنی دیر تک کھانے پینے کی اجازت ہے؟ اور حالتِ جنابت میں کتنی دیر تک رہ سکتے ہیں؟

ج...... جنابت کی حالت میں ہاتھ منہ دھوکر کھانا پینا جائز ہے، لیکن غسل میں اتنی تأخیر کرنا کہ نماز فوت ہوجائے سخت گناہ ہے۔

غسل نہ کرنے میں دفتری مشغولیت کا عذر قابلِ قبول نہیں

س...... ایک شخص پر غسل فرض ہے، لیکن دفتر کو بھی دیر ہو رہی ہے، ایسی صورت میں اوقاتِ کار کے دوران تیمّم کرکے نمازیں پڑھنا جائز ہے یا اس وقت تک نماز ترک کرتا رہے جب تک غسل نہ کرلیتا؟

ج...... شہر میں پانی کے موجود ہوتے ہوئے تیمّم کیسے کیا جاسکتا ہے؟ اور یہ عذر کہ دفتر جانے میں دیر ہو رہی ہے، لائقِ سماعت نہیں، جب اس شخص پر غسل فرض ہے تو اس کو نمازِ فجر سے پہلے اُٹھ کر غسل کا اہتمام کرنا چاہئے، غسل میں اتنی تأخیر کرنا کہ نماز قضا ہوجائے حرام اور سخت گناہ ہے۔

غسل اور وضو میں شک کی کثرت

س...... غسل اور وضو کرتے ہوئے پانی کافی بہاتا ہوں اور غسل اور وضو سے فراغت کے بعد بے انتہا شک کرتا ہوں کہ کہیں بال برابر جگہ خشک نہ رہ گئی ہو، آپ کچھ اس شک کے بارے

میں حل بتلادیں۔

ج…… غسل اور وضو سنت کے مطابق کریں، یعنی تین تین بار اعضاء پر پانی بہالیں، اس کے بعد شک کرنا غلط ہے، خواہ کتنے ہی وسوسے آئیں کہ کوئی بال خشک رہ گیا ہوگا، مگر اس کو شیطانی خیال سمجھیں اور اس کی کوئی پروا نہ کریں۔

غسلِ جنابت کے بعد پہلے والے کپڑے پہننا

س…… یہ بتائیں کہ اگر ایک شخص کو غسل کی حاجت ہوجائے یا اس پر غسلِ جنابت فرض ہوجائے تو کیا وہ غسل کرکے دوبارہ وہی کپڑے پہن سکتا ہے جبکہ وہ کپڑے مثلاً: سوئٹر یا قمیص وغیرہ ہوں، جن پر کوئی نجاست نہ لگی ہو۔

ج…… بلاشبہ پہن سکتا ہے۔

ناپاکی میں ناخن اور بال کاٹنا مکروہ ہے

س…… یہ بھی وضاحت فرمادیں کہ ناخن اور بال، ناپاکی کی حالت میں کاٹ سکتے ہیں یا نہیں؟ یا اس میں وقت، جگہ کی کوئی قید ہے؟

ج…… ناپاکی کی حالت میں ناخن اور بال کاٹنا مکروہ ہے، لیکن اگر ناخن یا بال دھونے کے بعد کاٹے تو مکروہ بھی نہیں۔

ناپاکی میں استعمال کئے گئے کپڑوں، برتنوں وغیرہ کا حکم

س…… اگر ایک ناپاک آدمی کسی شے کا استعمال کرے، مثلاً: بستروں، کپڑوں، برتنوں کا تو یہ اشیاء ناپاک ہوجاتی ہیں یا نہیں؟ کیونکہ رات کو مجھے احتلام ہوگیا، میں نے دُوسری دوپہر کو غسل کیا مگر رات اسی وقت غلاظت صاف کرلی تھی۔

ج…… ناپاکی کی حالت میں کھانا پینا اور دیگر اُمور جائز ہیں، اور جنبی آدمی کے استعمال کرنے سے یہ چیزیں ناپاک نہیں ہوتیں، لیکن غسل میں اتنی تأخیر کرنا کہ نماز کا وقت قضا ہوجائے، حرام اور سخت گناہ ہے۔

فہرست

جنابت کی حالت میں ملنا جلنا اور سلام کا جواب

س...... آدمی حالتِ جنابت میں کسی سے مل سکتا ہے؟ اور سلام کا جواب دے سکتا ہے یا سلام کرسکتا ہے؟

ج...... جنابت کی حالت میں کسی سے ملنا، سلام کہنا، سلام کا جواب دینا اور کھانا پینا جائز ہے۔

ننگے بدن غسل کرنے والا بات کرلے تو غسل جائز ہے

س...... اگر ننگے بدن غسل کرتے وقت کسی سے بات چیت کرلی جائے تو غسل دوبارہ کرنا ہوگا؟

ج...... برہنگی کی حالت میں بات چیت نہیں کرنی چاہئے، لیکن غسل دوبارہ کرنے کی ضرورت نہیں۔

زیرِ ناف بال کہاں تک مونڈنا چاہئیں؟

س...... بال زیرِ ناف کہاں تک مونڈنے چاہئیں؟ ان کی حد کہاں سے کہاں تک ہے؟

ج...... ناف سے لے کر رانوں کی جڑوں تک، اور پیشاب پاخانہ کی جگہ کے اردگرد جہاں تک ممکن ہو۔

غیرضروری بال کتنی دیر بعد صاف کریں؟

س...... آپ سے معلوم یہ کرنا ہے کہ غیرضروری بال کتنے دنوں کے بعد صاف کرنے چاہئیں؟

ج...... غیرضروری بالوں کا ہر ہفتے صاف کرنا مستحب ہے، چالیس دن تک صفائی مؤخر کرنے کی اجازت ہے، اس کے بعد گناہ ہے، نماز اس حالت میں بھی ہوجاتی ہے۔

ہر ہفتہ صفائی افضل ہے

س...... زیرِ ناف بالوں کا حدودِ اربعہ کہاں سے کہاں تک ہے؟

ج...... ناف سے لے کر رانوں کی جڑ تک اور شرم گاہ (آگے، پیچھے) کے اردگرد جہاں تک ممکن ہو صفائی کرنا ضروری ہے، ہر ہفتہ صفائی افضل ہے، چالیس دن تک چھوڑنے کی اجازت ہے، اس سے زیادہ وقفہ ممنوع ہے۔

سینے کے بال بلیڈ سے صاف کرنا

س...... سینے کے بال بلیڈ یا اُسترے سے صاف کئے جاسکتے ہیں؟

ج...... جی ہاں! جائز ہے۔

پنڈلیوں اور رانوں کے بال خود صاف کرنا یا نائی سے صاف کروانا

س...... ٹانگوں یعنی رانوں اور پنڈلیوں کے بال بلیڈ یا اُسترے سے بنائے یا نائی سے بنوائے جاسکتے ہیں یا نہیں؟

ج...... صاف کرنے کا تو مضائقہ نہیں، مگر رانیں ستر ہیں، نائی سے صاف کرانا جائز نہیں۔

کٹے ہوئے بال پاک ہوتے ہیں

س...... سنا ہے جسم کے بال جب جسم کے اُوپر ہوتے ہیں تو پاک ہوتے ہیں، لیکن ترشوا یعنی کٹوا دیئے جاتے ہیں تو یہ ناپاک ہوجاتے ہیں، اگر یہ صحیح ہے تو پھر بال کٹوا کر بغیر نہائے نماز پڑھ لے کہ جماعت کی نماز جارہی ہے، تو کیا ایسی صورت میں نماز ہوجائے گی؟

ج...... بال کٹوانے سے نہ غسل واجب ہوتا ہے، نہ وضو ٹوٹتا ہے، کٹے ہوئے بال بھی پاک ہوتے ہیں، آپ نے غلط سنا ہے۔

کن چیزوں سے غسل واجب ہوجاتا ہے اور کن سے نہیں؟

سونے میں ناپاک ہوجانے کے بعد غسل

س...... اگر کوئی شخص سوتے میں ناپاک ہوجائے تو کیا اس پر غسل ضروری ہے؟ اور کیا وہ اس حالت میں کھاپی سکتا ہے؟ اگر کسی چیز کو ہاتھ لگادے تو کیا وہ ناپاک ہوجائے گی؟

ج...... سوتے میں آدمی ناپاک ہوجائے تو اس سے غسل فرض ہوجاتا ہے، مگر اس سے روزہ نہیں ٹوٹتا، جب غسل فرض ہو تو اس حالت میں کھانا پینا جائز ہے اور ہاتھ صاف کرکے کسی چیز کو ہاتھ لگایا جائے تو وہ ناپاک نہیں ہوتی۔

ہم بستری کے بعد غسلِ جنابت مرد، عورت دونوں پر واجب ہے

س...... ہم بستری کے بعد کیا عورت پر بھی غسلِ جنابت واجب ہوجاتا ہے؟

ج...... مرد اور عورت دونوں پر غسل واجب ہے۔

خواب میں خود کو ناپاک دیکھنا

س...... خواب میں اگر کوئی اپنے آپ کو ناپاک حالت میں دیکھے، مثلاً: حیض وغیرہ تو کیا غسل فرض ہوجاتا ہے یا صرف وضو سے نماز ہوجائے گی؟

ج...... محض خواب میں اپنے آپ کو ناپاک دیکھنے سے غسل واجب نہیں ہوتا، جب تک جسم پر کوئی نجاست ظاہر نہ ہو۔

انیما کے عمل سے غسل واجب نہیں

س...... پتہ کے ایکسرے کے لئے مریض کا ایکسرے سے قبل انیما کیا جاتا ہے، یعنی اجابت کی جانب سے ایک خاص نلکی کے ذریعہ مریض کی آنتوں میں پانی پہنچایا جاتا ہے، پانی اتنا

پہنچایا جاتا ہے کہ آنتیں خوب بھر جاتی ہیں اور پانی اسی دوران واپس آنے لگتا ہے، جس سے مریض کی ٹانگیں، کپڑے وغیرہ بھیگ جاتے ہیں، اس حالت میں مریض کو طہارت خانہ پہنچا دیا جاتا ہے جہاں مریض کو پہنچایا ہوا پانی اجابت کے ذریعہ خارج ہو جاتا ہے، شاید اس طریقے کا مقصد آنتوں کی صفائی ہو۔

الف......کیا اس صورت میں غسل واجب ہے؟

ب......اگر غسل واجب نہیں ہوتا تو ٹانگیں وغیرہ دھونا اور کپڑے تبدیل کرنا ضروری ہے؟

ج......اگر غسل واجب نہیں ہے تو کیا اس حالت میں نماز ہو جائے گی؟

ج......انیما کے عمل سے غسل واجب نہیں ہوتا، مگر خارج شدہ پانی چونکہ نجس ہے، اس لئے بدن اور کپڑوں پر جو نجاست لگ جاتی ہے اس کا دھونا ضروری ہے، نجاست سے پاکی حاصل کرنے کے بعد بغیر غسل کئے نماز پڑھی جاسکتی ہے۔

لاش کی ڈاکٹری چیر پھاڑ کرنے سے غسل لازم نہیں

س......میں میڈیکل کالج کا طالبِ علم ہوں، چونکہ ہمیں تعلیم کے دوران ڈائی سیکشن بھی کرنا ہوتا ہے، اس لئے یہ بتائیں کہ انسانی لاش کے گوشت کو ہاتھ لگانے کے بعد کیا غسل لازمی ہو جاتا ہے؟

ج......نہیں! بلکہ ہاتھ دھولینا کافی ہے۔

عورت کو بچہ پیدا ہونے پر غسل فرض نہیں

س......عورت کے جب بچہ پیدا ہوتا ہے، کیا اسی وقت غسل کرنا واجب ہے؟ چونکہ ہم نے سنا ہے کہ اگر عورت غسل نہ کرے گی تو اس کا کھانا پینا حرام اور گناہ ہے، جبکہ کراچی کے ہسپتالوں میں کوئی نہیں نہاتا؟

ج......حیض و نفاس والی عورت کے ہاتھ کا کھانا جائز ہے، جب تک وہ پاک نہ ہو جائے اس پر غسل فرض نہیں، اور یہ خیال بالکل غلط ہے کہ بچہ پیدا ہونے کے بعد اسی وقت غسل کرنا واجب ہے، بلکہ جب خون بند ہو جائے تو اس کے بعد غسل واجب ہوگا۔

پیشاب کے ساتھ قطرے خارج ہونے پر غسل واجب نہیں

س…… پیشاب کے دوران اگر چند قطرے بھی خارج ہوجائیں تو کیا ایسی صورت میں غسل واجب ہوگا یا نہیں؟

ج…… پیشاب کے دوران قطرے خارج ہونے سے غسل واجب نہیں ہوتا، بعض لوگوں کو یہ بیماری ہوتی ہے کہ پیشاب سے پہلے یا بعد، دُودھ کی شکل کا مادّہ خارج ہوتا ہے، اس کو ’’ودی‘‘ کہتے ہیں اور اس کے خارج ہونے سے غسل واجب نہیں ہوتا۔

وضو یا غسل کے بعد پیشاب کا قطرہ آنے پر وضو دوبارہ کریں، غسل نہیں

س…… وضو کے بعد اگر پیشاب کا قطرہ آجائے تو کیا دوبارہ وضو کرنا چاہئے؟ غسل کے بعد اگر کبھی پیشاب کا قطرہ آجائے تو کیا دوبارہ غسل کرنا ضروری ہے؟

ج…… پیشاب کا قطرہ آنے پر وضو ٹوٹ جاتا ہے، دوبارہ استنجا اور وضو کرنا چاہئے، غسل دوبارہ کرنے کی ضرورت نہیں۔ اور اگر غسل کے بعد منی خارج ہوجائے تو اس میں یہ تفصیل ہے کہ اگر غسل سے پہلے سولیا ہو، یا پیشاب کرلیا ہو یا چل پھر لیا ہو تو دوبارہ غسل کی ضرورت نہیں، اور اگر صحبت سے فارغ ہوکر فوراً غسل کرلیا، نہ پیشاب کی، نہ سویا، نہ چلا پھرا، بعد میں منی خارج ہوئی تو دوبارہ غسل لازم ہے۔

اگر غسل کے بعد منی یا پیشاب کا قطرہ آجائے تو کیا غسل واجب ہے؟

س…… اگر غسل کے بعد یا نماز پڑھنے کے بعد منی یا پیشاب وغیرہ کا قطرہ آجائے تو غسل ہوگا یا نہیں؟

ج…… اگر غسل کرنے سے قبل سوگیا تھا یا پیشاب کرلیا تھا، یا چل پھر لیا تھا، تو دوبارہ غسل واجب نہیں، اور اگر ان اُمور سے پہلے غسل کیا تھا اور منی کا قطرہ نکل آیا تو غسل دوبارہ کرے، لیکن قطرہ نکلنے سے پہلے جو نماز پڑھی وہ ہوگئی، اور اگر پیشاب کا قطرہ آیا تو غسل واجب نہیں، صرف وضو کرلینا کافی ہے، اور کپڑے میں جہاں نجاست لگی ہو اس کا دھونا کافی ہے۔

نوٹ: معذور کے اَحکام صفحہ نمبر: ۳۹۱ پر ملاحظہ فرمائیں۔

تیمّم

پانی نہ ملنے پر تیمّم کیوں؟

س...... پانی نہ ملنے کی صورت میں تیمّم کرایا جاتا ہے، اس میں کیا مصلحت ہے؟

ج...... میرے بھائی! ہمارے لئے سب سے بڑی مصلحت یہی ہے کہ اللہ پاک کا حکم ہے اور رضائے الٰہی کا ذریعہ ہے۔ ویسے قرآنِ کریم نے اس کی مصلحتوں کی طرف بھی اشارہ کیا ہے، چنانچہ ارشاد ہے:

”اللہ یہ نہیں چاہتا کہ تم پر کوئی تنگی ڈالے، بلکہ وہ یہ چاہتا ہے کہ تم کو پاک کردے اور تم پر اپنی نعمت پوری کردے تاکہ تم شکر کرو۔“ (سورۂ مائدہ ع۲)

اس آیت کریمہ سے معلوم ہوا کہ حق تعالیٰ شانہ نے پانی نہ ملنے کی صورت میں مٹی کو پاک کرنے والی بنایا ہے، جس طرح پانی انسانی بدن کو پاک کرنے والا ہے، اسی طرح پانی پر قدرت نہ ہونے کی حالت میں مٹی سے تیمّم کرنا بھی پاک کرنے والا ہے، حضرت شیخ الہند محمود حسن دیوبندیؒ اپنے ترجمے کے فوائد میں لکھتے ہیں:

”مٹی طاہر ہے اور بعض چیزوں کے لئے مثل پانی کے مطہر بھی ہے، مثلاً خف (چمڑے کا موزہ)، تلوار، آئینہ وغیرہ۔ اور جو نجاست زمین پر گر کر خاک ہوجاتی ہے وہ بھی پاک ہوجاتی ہے۔ اور نیز ہاتھ اور چہرہ پر مٹی ملنے میں عجز بھی پورا ہے، جو گناہوں سے معافی مانگنے کی اعلیٰ صورت ہے۔ سو جب مٹی ظاہری اور باطنی دونوں طرح کی نجاست کو زائل کرتی ہے، تو اس لئے بوقتِ معذوری پانی کے قائم مقام کی گئی، اس کے سوا مقتضائے آسانی و سہولت جس پر حکمِ تیمّم مبنی ہے، یہ ہے کہ پانی کی قائم مقام ایسی چیز کی جائے جو پانی

سے زیادہ سہل الوصول ہو۔ سو زمین کا ایسا ہونا ظاہر ہے، کیونکہ وہ سب جگہ موجود ہے، مع ہذا خاک انسان کی اصل ہے اور اپنی اصل کی طرف رُجوع کرنے میں گناہوں اور خرابیوں سے بچاؤ ہے، کافر بھی آرزو کریں گے کہ کسی طرح خاک میں مل جائیں، جیسا کہ پہلی آیت میں مذکور ہوا۔" (ترجمہ شیخ الہندؒ، سورۂ نساء آیت:۴۳)

تیمّم کرنا کب جائز ہے؟

س…… ہمارے خاندان کی اکثر خواتین تیمّم کرکے نماز پڑھتی ہیں، جبکہ گھر میں پانی بھی موجود ہوتا ہے، اور خواتین کو کوئی ایسی بیماری بھی نہیں ہے، جس میں پانی سے نقصان پہنچنے کا اندیشہ ہو، کیا ایسی نمازیں قبول ہوں گی؟ ایسی نمازوں کے بارے میں کیا حکم ہے؟

ج…… تیمّم کی اجازت صرف ایسی صورت میں ہے کہ پانی کے استعمال پر قدرت نہ ہو، جو شخص پانی استعمال کرسکتا ہے اس کا تیمّم جائز نہیں، نہ اس کی نماز صحیح ہوگی، اور پانی کے استعمال پر قدرت نہ ہونے کی دو صورتیں ہیں، ایک یہ کہ پانی میسر ہی نہ آئے، یہ صورت عموماً سفر میں پیش آسکتی ہے، پس اگر پانی ایک میل دُور ہو، یا کنواں تو ہے مگر کنویں سے پانی نکالنے کی کوئی صورت نہیں، یا پانی پر کوئی درندہ بیٹھا ہے، یا پانی پر دُشمن کا قبضہ ہے اور اس کے خوف کی وجہ سے پانی تک پہنچنا ممکن نہیں، تو ان تمام صورتوں میں اس شخص کو گویا پانی میسر نہیں اور وہ تیمّم کرکے نماز پڑھ سکتا ہے۔

دُوسری صورت یہ ہے کہ پانی تو موجود ہے مگر وہ بیمار ہے اور وضو یا غسل سے جان کی ہلاکت کا یا کسی عضو کے تلف ہوجانے کا یا بیماری کے طول پکڑ جانے کا اندیشہ ہے، یا خود وضو یا غسل کرنے سے معذور ہے اور کوئی دُوسرا آدمی وضو اور غسل کرانے والا موجود نہیں، تو ایسا شخص تیمّم کرسکتا ہے۔

جو خواتین ان معذوریوں کے بغیر تیمّم کرلیتی ہیں ان کا تیمّم کیسے جائز ہوسکتا ہے؟ اور طہارت کے بغیر نماز کیسے صحیح ہوسکتی ہے؟

فہرست

تیمّم کرنے کا طریقہ

س…… تیمّم کا طریقہ کیا ہے؟

ج…… پاک ہونے کی نیت کرکے دونوں ہاتھ پاک مٹی پر پھیر کر ان کو جھاڑ لیجئے اور اچھی طرح منہ پر مل لیجئے کہ ایک بال کی جگہ بھی خالی نہ رہے، پھر دوبارہ مٹی پر ہاتھ مار کر دونوں ہاتھوں پر کہنیوں تک مل لیجئے۔

پانی ہوتے ہوئے تیمّم کرنا جائز نہیں

س…… میرے ایک دوست ہیں، نماز روزے کے بڑے پابند ہیں، ان کا کہنا ہے کہ بعض لوگ نماز روزے کی پابندی اس لئے نہیں کرسکتے کہ اس معاملے میں انتہا پسند ہوجاتے ہیں، اور پھر پوری طرح اس پر عمل پیرا نہیں ہوسکنے کی وجہ سے اسے چھوڑ دیتے ہیں، اس لئے ہمیں اعتدال سے کام لینا چاہئے، اسی لئے وہ اکثر رات کے وقت پانی ہوتے ہوئے بھی تیمّم کرکے نماز ادا کرتے ہیں۔ ٹی وی ڈراموں سے فارغ ہوجاتے ہیں تب عشاء کی نماز ادا کرتے ہیں، وغیرہ، وغیرہ۔ جبکہ میرا اپنا ذاتی خیال یہ ہے کہ اگر ہم کوئی فرض ادا کریں تو اسے پورے لوازمات کے ساتھ ادا کریں، اس کی تمام شرائط پوری کریں۔ بتایئے آپ اس بارے میں کیا کہتے ہیں؟

ج…… آپ کی بات صحیح ہے، پانی ہوتے ہوئے تیمّم نہیں ہوسکتا، آپ کے دوست کا یہ کہنا تو بجا ہے کہ ''ہمیں اعتدال سے کام لینا چاہئے'' لیکن ہمیں ''اعتدال کا پیمانہ'' اپنے پاس سے ایجاد کرنے کی اجازت نہیں کہ جس چیز کو ہماری طبیعت ''اعتدال'' کہے، بس اس کو ''اعتدال'' سمجھا جائے۔ اعتدال کا پیمانہ خود شریعتِ مطہرہ ہے، چنانچہ قرآنِ کریم میں ہے: ''پھر نہ پاؤ تم پانی تو قصد کرو پاک مٹی کا''، آپ دیکھ رہے ہیں کہ قرآنِ کریم نے پانی نہ مل سکنے کو تیمّم کی شرط ٹھہرایا، پس یہ تو اعتدال ہوا، اور جو شخص پانی کے ہوتے ہوئے بغیر کسی عذر کے تیمّم سے نماز ٹرخا لیتا ہے وہ بے اعتدالی کا مرتکب ہے۔

وضو اور غسل کے تیمّم کا ایک ہی طریقہ ہے

س...... کیا وضو اور غسل کے تیمّم میں کچھ فرق ہے؟ جنابت کے غسل کے لئے میں نے پڑھا ہے کہ زمین پر لیٹ کر ایک کروٹ دائیں طرف مکمل کرو، دُوسری کروٹ بائیں طرف مکمل کرو، یہ جنابت کا تیمّم ہوگیا۔ یہ کہاں تک دُرست ہے؟

ج...... وضو اور غسل کے تیمّم میں کوئی فرق نہیں، دونوں کا ایک طریقہ ہے، جنابت کے غسل کے لئے آپ نے زمین پر لیٹنے اور مٹی سے لت پت ہونے کی جو بات سنی ہے، وہ غلط ہے۔

تیمّم کن چیزوں سے جائز ہے؟

س...... تیمّم کن چیزوں سے ہوسکتا ہے؟ مثلاً: سیمنٹ والا فرش، صاف کپڑا، مٹی وغیرہ۔

ج...... تیمّم پاک مٹی سے ہوسکتا ہے، یا جو چیز مٹی کی جنس سے ہو، لکڑی، کپڑا، لوہا جیسی چیزوں سے تیمّم نہیں ہوگا، البتہ اگر کپڑے، لکڑی وغیرہ پر غبار پڑا ہو تو اس سے تیمّم جائز ہے۔

وقت کی تنگی کی وجہ سے بجائے غسل کے تیمّم جائز نہیں

س...... زید جماعت سے نماز پڑھتا ہے، زید کو فجر کی نماز سے پہلے غسل کی حاجت ہے، زید کی آنکھ اُس وقت کھلی جب سورج کے طلوع ہونے میں صرف ۱۵، ۲۰ منٹ باقی ہیں، زید اتنی دیر میں غسل کرے گا تو نماز کا وقت جاتا رہے گا، ایسی صورت میں کیا زید تیمّم کرکے نماز پڑھ سکتا ہے؟

ج...... محض وقت کی تنگی کی وجہ سے تیمّم کرنا جائز نہیں، غسل کرکے نماز پڑھے اور اگر وقت نکل جائے تو قضا پڑھے، البتہ بہتر یہ ہے کہ اس وقت تیمّم کرکے نماز پڑھ لے، بعد میں غسل کرکے قضا کرے۔

تیمّم مرض میں صحیح ہے، کم ہمتی سے نہیں

س...... میں ٹی بی کی دائمی مریض ہوں، اگست سے لے کر اپریل مئی تک مجھے مسلسل بخار، نزلہ، زکام اور جسم میں کہیں نہ کہیں درد رہتا ہے، اس تکلیف کی وجہ سے میں عصر سے عشاء تک تیمّم کرتی ہوں، اسلامی رُو سے یہ طریقہ صحیح ہے یا غلط، تحریر فرمائیں؟

ج…… اگر پانی نقصان دیتا ہو اور اس سے مرض کے بڑھ جانے کا اندیشہ ہو تو آپ وضو کی جگہ تیمّم کرسکتی ہیں، لیکن محض کم ہمتی کی وجہ سے وضو ترک کرکے تیمّم کرلینا صحیح نہیں۔

غسل کے بجائے تیمّم کب جائز ہے؟

س…… اگر غسل واجب ہوجائے اور مرض بڑھنے یا بیمار ہوجانے کا خدشہ ہو تو کیا اس صورت میں تیمّم ہوجائے گا اور غسل کے لئے تیمّم کا طریقۂ کار کیا ہوگا؟

ج…… محض وہم کا اعتبار نہیں، اگر کسی شخص کی واقعی حالت ایسی ہو کہ وہ گرم پانی سے بھی غسل کرلے تو بیماری بڑھ جانے یا بیمار پڑ جانے کا غالب گمان ہو تو اس کو غسل کی جگہ تیمّم کی اجازت ہے، اور غسل کا تیمّم وہی ہے جو وضو کا ہوتا ہے۔

طبیب بیماری کی تصدیق کردے تو تیمّم کرے

س…… اگر کوئی شخص بیمار ہو اور غسل کرنے سے بیماری کے بڑھ جانے کا اندیشہ ہو تو وہ کیا کرے؟

ج…… اگر واقعی اندیشہ ہو اور طبیب اس کی تصدیق کردے تو تیمّم کرے، بشرطیکہ طبیب ماہر اور دین دار ہو۔

غسل کے لئے ایک ہی تیمّم کافی ہے

س…… آدمی جتنے دن بیمار رہے ہر نماز سے پہلے وضو کرنے سے پہلے غسل کے طور پر تیمّم ضروری ہے یا ایک بار تیمّم کرنا ہی کافی ہوتا ہے؟

ج…… غسل کے لئے تیمّم صرف ایک بار کرلینا کافی ہے، جب تک دوبارہ غسل کی حاجت پیش نہ آجائے۔

پانی لگنے سے مہاسوں سے خون نکلنے پر تیمّم جائز ہے

س…… میری عمر ۱۸ سال ہے اور میرے تمام چہرے پر مہاسے ہیں جن میں خون اور پیپ ہے، جب میں وضو کرتا ہوں تو چہرے پر پانی لگنے سے مہاسوں میں سے خون نکلنے لگتا ہے، کیا میں ایسی حالت میں تمام اوقات میں تیمّم کرکے نماز پڑھ سکتا ہوں؟

ج…… اگر تکلیف واقعی اتنی سخت ہے جتنی آپ نے لکھی ہے، اور مسح بھی نہیں کرسکتے تو تیمّم جائز ہے۔

مستعمل پانی کے ہوتے ہوئے تیمّم

س…… مستعمل پانی اور غیر مستعمل پانی جبکہ یکجا جمع ہوں کوئی اور پانی برائے وضو نہ ملے اور مستعمل اور غیر مستعمل برابر ہوں، مثلاً ایک لوٹا مستعمل اور ایک لوٹا غیر مستعمل ہو، اب فرمائیں کہ اس صورت میں کیا کریں وضو یا تیمّم؟

ج…… مستعمل اور غیر مستعمل پانی اگر مل جائیں تو غالب کا اعتبار ہے، اگر دونوں برابر ہوں تو احتیاطاً غیر مستعمل کو مغلوب قرار دیا جائے گا، اور اس سے وضو صحیح نہیں بلکہ تیمّم کرنا ہوگا۔

ریل گاڑی میں پانی نہ ہونے پر تیمّم

س…… ریل گاڑی کے سفر میں اگر وضو کے لئے پانی دستیاب نہ ہوسکے اور وقت قضا ہو رہا ہو تو کیا عمل کریں؟

ج…… ریل گاڑی میں پانی دستیاب نہ ہو تو تیمّم کرسکتا ہے، مگر شرط یہ ہے کہ ریل کے کسی ڈبے میں بھی پانی نہ ہو، اور ایک میل شرعی کے اندر پانی کے موجود ہونے کا علم نہ ہو جہاں ریل رُکتی ہو۔

موزوں پر مسح

کن موزوں پر مسح جائز ہے؟

س…… سردیوں کے موسم میں اکثر افراد نائیلون کے موزوں پر مسح کرتے ہیں، میں نے بھی فقہ کی بعض کتابوں میں پڑھا ہے کہ ہر ایسے موزے پر مسح جائز ہے، جس سے پیر نہ جھلکتے ہوں۔ مگر بعض لوگ پھر بھی مخالفت کرتے ہیں۔ آپ قرآن وسنت کی روشنی میں بتائیں کہ کس قسم کے موزوں پر مسح کرنا جائز ہے؟

ج…… ایسی جرابوں پر مسح جائز ہے جو خوب موٹی ہوں اور کسی چیز سے باندھے بغیر تین چار میل ان کو پہن کر چل سکتا ہو۔ امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک اس کے لئے ایک شرط یہ بھی ہے کہ ایسی جرابوں پر مردانہ جوتے کی مقدار کا چمڑا چڑھا ہوا ہو، پس اگر جرابیں پتلی ہوں تو ان پر ہمارے فقہاء میں سے کسی کے نزدیک مسح جائز نہیں، اور اگر موٹی ہوں لیکن ان پر چمڑا نہ

چڑھا ہوا تو امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک مسح جائز نہیں، صاحبین (امام محمدؒ اور امام ابویوسفؒ) کے نزدیک جائز ہے۔

مسح کرنے والے موزے میں پاک چمڑا

س…… موزوں کے بارے میں احادیث سے ثابت ہے کہ ان پر مسح کرلیا جائے، مسئلہ یہ ہے کہ ان موزوں کا جو کہ پہن رکھے ہیں ان کا پتہ کیسے لگایا جائے کہ یہ حلال جانور کے ہیں یا حرام جانور کے؟ کیا حلال و حرام دونوں جانوروں کے چمڑے سے بنے ہوئے موزوں پر مسح کرنے سے وضو ہوجاتا ہے یا نہیں؟

ج…… کھال دباغت سے پاک ہوجاتی ہے، اور موزے پاک چمڑے ہی کے بنائے جاتے ہیں، اس لئے اس وسوسے کی ضرورت نہیں۔

حیض ونفاس

پاکی سے متعلق عورتوں کے مسائل

دس دن کے اندر آنے والا خون حیض ہی میں شمار ہوگا

س…… ایک عورت کو ہر مہینے چھ یا سات دن حیض رہتا ہے، لیکن کبھی کبھار پانچ دن گزرنے کے بعد جب صبح اُٹھتی ہے تو کوئی خون وغیرہ نہیں ہوتا، اس طرح وہ غسل کرلیتی ہے، لیکن غسل کرنے کے بعد پھر خون جاری ہوجاتا ہے، اسی طرح دُوسرے دن بھی ہوتا ہے، ۴، ۵ گھنٹے کچھ نہیں ہوتا ہے، لیکن اس کے بعد پھر خون جاری ہوجاتا ہے۔ تو پوچھنا یہ ہے کہ جن دنوں میں وقفے وقفے سے جو خون آتا رہا، یہ حیض میں شمار ہوگا یا استحاضہ میں؟ یعنی اگر کسی عورت کو ۵، ۶ گھنٹے یا کم و بیش وقت کے بعد پھر خون جاری ہوجائے تو وہ حیض شمار ہوگا یا نہیں؟ دوسرا ہر مہینے جو دن مقرّر ہیں اور ان مقرّرہ دنوں کے بعد ایسا ہوجائے تو پھر کیا حکم ہے؟

فہرست

ج……حیض کی کم سے کم مدّت تین دن ہے، اور زیادہ سے زیادہ مدّت دس دن ہے، حیض کی مدّت کے دوران جو خون آئے وہ حیض ہی شمار ہوگا، خواہ ۳، ۴ گھنٹے کے وقفے ہی سے آئے۔

عورت ناپاکی کے ایام میں نہا سکتی ہے

س…… میں نے سنا ہے کہ ناپاکی کے دنوں میں نہانا نہیں چاہئے، کیونکہ نہانے سے جسم جنت میں داخل نہیں ہوگا، اگر گرمی کی وجہ سے صرف سر بھی دھولیا جائے تو سر جنت میں داخل نہیں ہوگا۔ مسئلہ یہ ہے کہ کم سے کم سات دن میں ناپاکی دُور ہوتی ہے، اور گرمیوں میں سات دن بغیر نہائے رہنا بہت مشکل ہے، برائے مہربانی آپ یہ بتائیں کہ واقعی مجبوری کے دنوں میں بالکل نہیں نہانا چاہئے؟

ج……عورت کو ناپاکی کے ایام میں نہانے کی اجازت ہے، اور یہ نہانا ٹھنڈک کے لئے ہے، طہارت کے لئے نہیں، یہ کسی نے بالکل جھوٹ کہا ہے کہ اس حالت میں نہانے سے جسم جنت میں داخل نہیں ہوگا۔

حیض سے پاک ہونے کی کوئی آیت نہیں

س……حیض کے بعد پاک ہونے کی کیا کوئی مخصوص آیت ہوتی ہے؟

ج……نہیں! عورتوں میں یہ جو مشہور ہے کہ فلاں فلاں آیتیں یا کلمے پڑھنے سے عورت پاک ہوتی ہے، یہ قطعاً غلط ہے، ناپاک آدمی پانی سے پاک ہوتا ہے، آیتوں یا کلموں سے نہیں۔

خاص ایام میں مقاربت کا گناہ کرنے پر توبہ، اِستغفار اور صدقہ

س……ہم نے سنا ہے کہ جب عورت کو ایام آئیں تو مرد کو اس کے پاس جانے کی ممانعت ہے، مگر پھر بھی اگر مرد اپنے آپ کو قابو میں نہ رکھ سکے اور اس سے یہ کام سرزد ہوجائے تو اس کے لئے کیا حکم ہے؟ اس کے نکاح میں کوئی فرق آیا یا نہیں؟ اور یہ گناہِ کبیرہ ہے یا صغیرہ ہے؟

ج……ایسی حالت میں بیوی سے ملنا جبکہ وہ ایامِ ماہواری میں ہو، ناجائز اور حرام اور گناہِ کبیرہ ہے۔ توبہ، اِستغفار کرے اور اگر گنجائش ہو تو تقریباً چھ گرام چاندی یا اس کی قیمت صدقہ کرے، ورنہ توبہ، اِستغفار ہی کرتا رہے، مگر اس ناجائز فعل سے نکاح میں کوئی فرق نہیں آتا۔

خاص ایام کے دوران شوہر کا مس کرنا

س…… کیا ماہواری میں شوہر اپنی بیوی سے مقاربت یا گھٹنوں سے لے کر زیرِ ناف کے حصے کو مس کرسکتا ہے؟

ج…… ایام کی حالت میں وظیفۂ زوجیت سخت حرام ہے، بلکہ ناف سے لے کر گھٹنوں تک کے حصۂ بدن کو شوہر کا ہاتھ لگانا اور مس کرنا بھی بغیر پردہ کے جائز نہیں۔

اسلام میں عورت کے لئے خصوصی ایام میں مراعات

س…… مجبوری کے دنوں میں عورت کے ہاتھ کا پکا ہوا کھانا جائز ہے یا نہیں؟

ج…… زمانۂ جاہلیت اور خاص کر یہودیوں کے معاشرے میں عورت، ایامِ مخصوصہ میں بہت نجس چیز سمجھی جاتی تھی، اور اس کو ایک کمرے میں بند کردیتے تھے، نہ وہ کسی چیز کو ہاتھ لگاسکتی تھی، نہ کھانا پکاسکتی تھی اور نہ کسی سے مل سکتی تھی۔ لیکن اسلام کے معتدل نظام نے ایسی کوئی چیز باقی نہیں رکھی سوائے روزہ نماز اور تلاوتِ کلامِ پاک کے۔ باقی تمام چیزیں اس کے لئے جائز قرار دیں حتیٰ کہ وہ ذکراللہ اور دُرودشریف اور دیگر دُعائیں پڑھ سکتی ہے، اور وظائف سوائے قرآن کے کرسکتی ہے۔ خاص ایام میں وظیفۂ زوجیت کی اجازت نہیں، نماز روزہ بھی نہیں کرسکتی، اس کے ذمہ روزہ کی قضا ہے، نماز کی قضا نہیں، الغرض! ان ایام میں عورت کا کھانا پکانا، کپڑے دھونا اور دیگر گھریلو خدمات بجالانا جائز ہے۔

نفاس کے اَحکام

س…… نفاس کسے کہتے ہیں؟ کیا حیض کی طرح نفاس میں بھی نماز معاف ہوجاتی ہے یا بعد میں قضا پڑھنی پڑتی ہے؟ نفاس سے پاک ہونے کا کیا طریقہ ہے؟ نفاس کے دوران اگر رمضان آجائے تو روزہ رکھے گی یا بعد میں قضا روزہ رکھے گی؟

ج…… بچہ پیدا ہونے کے بعد جو خون آتا ہے اس کو نفاس کہتے ہیں، جس طرح حیض میں نماز معاف ہوجاتی ہے، اسی طرح نفاس میں بھی نماز معاف ہے، اور جس طرح حیض میں روزہ معاف نہیں اسی طرح نفاس میں بھی معاف نہیں، بلکہ بعد میں قضا رکھنا ہوگا، نفاس کا خون بند ہوجانے کے بعد نہانے سے عورت پاک ہوجاتی ہے۔

نفاس والی عورت کے ہاتھ سے کھانا پینا

س……نفاس والی عورت کی جب تک نفاس کی مدّت پوری نہ ہو، اس کے ہاتھ سے کھانا پینا شریعت کی رُو سے جائز ہے کہ نہیں؟

ج……جائز ہے۔

کیا بچے کی پیدائش سے کمرہ ناپاک ہوجاتا ہے؟

س……بچہ کی پیدائش کے بعد ماں اور بچے کو جس کمرہ یا گھر میں رکھا جاتا ہے، چالیس دن بعد اس کو اچھی طرح صاف کیا جاتا ہے اور اس میں رنگ و روغن کیا جاتا ہے، اور جب تک ایسا نہیں کیا جاتا وہ گھر یا کمرہ ناپاک رہتا ہے، جبکہ براہِ راست عورت کی ناپاکی سے اس گھر یا کمرہ کا تعلق بھی نہیں ہوتا، آپ اس غیراسلامی رسم کا قرآن و حدیث کی رُو سے جواب عنایت فرمائیں۔

ج……صفائی تو اچھی چیز ہے، مگر گھر یا کمرے کے ناپاک ہونے کا تصوّر غلط اور توہم پرستی ہے۔

مخصوص ایام میں مہندی لگانا جائز ہے

س……اکثر بزرگ خواتین کا کہنا ہے کہ مہندی ایام شروع ہونے کے بعد یعنی ایام کے دوران مہندی نہ لگائی جائے، کیونکہ اس وقت تک ہاتھ پاک نہیں ہوتے، جب تک مہندی بالکل نہ اُتر جائے، اور ان کا کہنا یہ بھی ہے کہ اگر ایام شروع ہونے سے پہلے لگائی تو کوئی حرج نہیں، پھر چاہے لگی ہو یا نہ لگی ہو پاک ہوسکتے ہیں۔

ج……عورتوں کے خاص ایام میں مہندی لگانا شرعاً جائز ہے، اور یہ خیال غلط ہے کہ ایام میں مہندی ناپاک ہوجاتی ہے۔

حیض کے دوران پہنے ہوئے کپڑوں کا حکم

س……مخصوص دنوں میں جو لباس پہنے جاتے ہیں کیا انہیں بغیر دھوئے نماز پڑھی جاسکتی ہے یا نہیں؟ یا صرف ان حصوں کو جہاں غلاظت لگی ہو دھولیا جائے، تمام چیزیں یعنی قمیص، شلوار، دوپٹہ، چادر، سوئٹر، شال وغیرہ سب کو دھونا چاہئے؟

ج...... کپڑے کا جو حصہ ناپاک ہوا ہے اسے پاک کرکے پہن سکتے ہیں، اور جو پاک ہوں ان کے استعمال میں کوئی حرج نہیں۔

عورت کو غیرضروری بال لوہے کی چیز سے دُور کرنا پسندیدہ نہیں

س...... کیا عورتوں کو کسی لوہے کی چیز سے غیرضروری بالوں کا دُور کرنا گناہ ہے؟

ج...... غیرضروری بالوں کے لئے عورتوں کو چونا، پاؤڈر، صابن وغیرہ استعمال کرنے کا حکم ہے، لوہے کا استعمال ان کے لئے پسندیدہ نہیں، مگر گناہ بھی نہیں۔

دورانِ حیض استعمال کئے ہوئے فرنیچر وغیرہ کا حکم

س...... ان چیزوں کے پاک کرنے کے بارے میں ضرور بتایئے جن کو دورانِ حیض استعمال کرچکے ہیں، مثلاً: صوفہ سیٹ، نئے کپڑے، چارپائی یا ایسی چیز جن کو پانی سے پاک نہیں کرسکتے ہیں؟

ج...... یہ چیزیں استعمال سے ناپاک تو نہیں ہوجاتیں جب تک نجاست نہ لگے۔

خاص ایام میں عورت کا زبان سے قرآنِ کریم پڑھنا جائز نہیں

س...... ہم نے بچپن میں قرآنِ پاک نہیں پڑھا تھا، اس لئے اب پڑھ رہے ہیں، ہماری اُستانی کہتی ہیں کہ تم قرآن شریف مخصوص دنوں میں بھی پڑھا کرو، سپارہ کے صفحے میں پلٹ دیا کروں گی، کیونکہ پڑھتے تو زبان سے ہیں اور زبان پاک ہوتی ہے۔ اب آپ سے یہ پوچھنا ہے کہ کیا ہم ان دنوں میں قرآن شریف پڑھ سکتے ہیں؟

ج...... ایام کی حالت میں عورت کا زبان سے قرآنِ کریم پڑھنا جائز نہیں، اسی طرح جس مرد یا عورت پر غسل فرض ہو اس کے لئے بھی قرآنِ کریم کی تلاوت جائز نہیں۔ آپ کی اُستانی کا بتایا ہوا مسئلہ صحیح نہیں، اس حالت میں زبان کھانے پینے کے لئے تو پاک ہوتی ہے، مگر تلاوت کے حق میں پاک نہیں۔ جس طرح بے وضو آدمی کے اعضاء تو پاک ہوتے ہیں لیکن جب تک وضو نہ کرلے نماز کے لئے پاک نہیں ہوتے، اس کو نجاستِ حکمی کہتے ہیں۔ جنابت اور حیض و نفاس کی حالت میں بھی زبان حکماً ناپاک ہوتی ہے، ہاں ذکر و تسبیح اور دُعا کی اس حالت میں بھی اجازت ہے۔

فہرست

کیا عورت ایامِ مخصوصہ میں زبانی الفاظِ قرآن پڑھ سکتی ہے؟

س…… "مخصوص ایام" میں عورت کو اگر کچھ قرآنی آیات یاد ہوں تو کیا وہ پڑھ سکتی ہے یا نہیں؟

ج…… عورتوں کے مخصوص ایام میں قرآنِ کریم کی آیات پڑھنا جائز نہیں، البتہ بطورِ دُعا کے الفاظِ قرآن پڑھ سکتی ہے، اس حالت میں حافظہ کو چاہئے کہ زبان ہلائے بغیر ذہن میں پڑھتی رہے اور کوئی لفظ بھولے تو قرآن مجید کسی کپڑے کے ساتھ کھول کر دیکھ لے۔

حیض کے دنوں میں حدیث یاد کرنا اور قرآن کا ترجمہ پڑھنا

س…… میں ریاض الصالحین عربی جلدِ اوّل کی حدیث پڑھتی اور یاد کرتی ہوں، کیا میں خاص ایام میں بھی ان عربی احادیث کو پڑھ اور یاد کرسکتی ہوں؟ نیز قرآن کا ترجمہ بغیر عربی پڑھے، بغیر ہاتھ لگائے صرف اُردو ترجمہ دیکھ کر پڑھ سکتی ہوں؟ اور ان کو خاص ایام میں یاد کرسکتی ہوں؟

ج…… دونوں مسئلوں میں اجازت ہے۔

خاص ایام میں امتحان میں قرآنی سورتوں کا جواب کس طرح لکھے؟

س…… قرآنی سورتیں نصاب میں شامل ہیں، امتحان میں ان کا متن، تشریح اور دُوسری آیات کے حوالے تحریر کرنے ہوتے ہیں، ان ایام میں یہ تحریر کرنا کیسا ہے؟

ج…… ترجمہ، تشریح لکھنے کی اجازت ہے، مگر آیاتِ کریمہ کا متن نہ لکھے، آیت کا حوالہ دے کر اس کا ترجمہ لکھ دیں۔

خواتین اور معلّمات خاص ایام میں تلاوت کس طرح کریں؟

س……۱: خواتین اپنے خاص ایام میں قرآن شریف کی تلاوت کرسکتی ہیں یا نہیں؟

س……۲: بعض معلّمات جو کہ قاعدہ، ناظرہ یا حفظ کی تعلیم دیتی ہیں، کیا وہ اس وجہ سے کہ بچوں کی تعلیم کا حرج ہوگا، بچوں کو پڑھانے کے لئے قرآن شریف کی تلاوت کرسکتی ہیں؟ اگر نہیں تو پھر تعلیم کا سلسلہ کس طرح جاری رکھا جائے؟

س……۳: خواتین اپنے خاص ایام میں کسی شخص کی، یا کیسٹ، ریڈیو اور ٹیلی ویژن سے تلاوتِ قرآن سن سکتی ہیں؟

ج……۱: خواتین کے لئے خاص ایام میں قرآنِ کریم کی تلاوت اوراس کو چھونا جائز نہیں ہے، چاہے قرآنِ کریم کی ایک آیت کی تلاوت کی جائے یا ایک آیت سے بھی کم، ہرصورت میں تلاوتِ قرآن جائز نہیں۔ البتہ قرآن کی بعض وہ آیات جو کہ دُعا اوراذکار کے طور پر پڑھی جاتی ہیں ان کو دُعا یا ذکر کے طور پر پڑھنا جائز ہے۔ مثلاً کھانا شروع کرتے وقت ''بسم اللہ'' یا شکرانہ کے لئے ''الحمدللہ'' کہنا، اسی طرح قرآن کے وہ کلمات جو کہ عام بول چال میں استعمال میں آجاتے ہیں ان کا کہنا بھی جائز ہے۔

ج……۲: قرآنِ کریم کی تعلیم دینے والی معلّمات کے لئے بھی قرآنِ کریم کی تلاوت اور قرآنِ کریم کو چھونا جائز نہیں، باقی یہ کہ تعلیم کا سلسلہ کس طرح جاری رکھا جائے؟ اس کے لئے فقہاء نے یہ طریقہ بتلایا ہے کہ وہ آیتِ قرآنی کلمہ کلمہ الگ الگ کرکے پڑھیں، مثلاً: الحمد…… للہ……رب……العالمین۔ اس طرح معلّمہ کے لئے قرآنی کلمات کے ہجے کرنا بھی جائز ہے۔

ج……۳: خواتین کے لئے خاص ایام میں تلاوتِ قرآن کی ممانعت تو حدیث شریف میں آتی ہے، لیکن قرآن سننے کی ممانعت نہیں آتی، لہٰذا ان خاص ایام میں کسی شخص سے یا ریڈیو اور کیسٹ وغیرہ سے تلاوتِ قرآن سننا جائز ہے۔

دورانِ حفظ ناپاکی کے ایام میں قرآنِ کریم کس طرح یاد کیا جائے؟

س……قرآن شریف حفظ کرنے کے دوران ناپاکی کی حالت میں کسی پین وغیرہ کی مدد سے قرآن پاک کے صفحے پلٹ کر یاد کرنا جائز ہے کہ ناجائز؟

ج……عورتوں کے خاص ایام میں قرآنِ کریم کا زبان سے پڑھنا جائز نہیں، حافظہ کو بھولنے کا اندیشہ ہو تو بغیر زبان ہلائے دِل میں سوچتی رہے، زبان سے نہ پڑھے، کسی کپڑے وغیرہ سے صفحے اُلٹنا جائز ہے۔

مخصوص ایام میں قرآنی آیات والی کورس کی کتاب پڑھنا اور چھونا

س……ہم سیکنڈ ایئر کی طالبات ہیں اور ہمارے پاس اسلامک اسٹڈیز ہے جس میں قرآن کے شروع کے بارہ رُکوع ہمارے کورس میں شامل ہیں۔ ہماری مشکل یہ ہے کہ خدانخواستہ

اگر امتحان کے زمانے میں ہماری طبیعت خراب ہوجائے تو ہم اسلامک اسٹڈیز کی کتاب کو کس طرح پڑھ سکتے ہیں، کیونکہ مخصوص ایام میں قرآن چھونا حرام ہے اور بغیر کتاب پڑھے ہم امتحان نہیں دے سکتے، کیونکہ کتاب میں پوری تشریح وتفسیر ہوتی ہے، جسے پڑھ کر ہی امتحان دیا جاسکتا ہے، تو آپ سے عرض ہے کہ ان دنوں کس طرح ہم اس کتاب سے مستفید ہوسکتے ہیں؟

ج...... قرآن مجید کے الفاظ کو ہاتھ نہ لگایا جائے، نہ ان الفاظ کو زبان سے پڑھا جائے، کتاب کو ہاتھ لگانا اور پڑھنا جائز ہے۔

مخصوص ایام میں اسلامی کتب میں درج شدہ آیات کس طرح پڑھیں؟

س...... اسلامی کتب میں جگہ جگہ حوالوں کے لئے قرآنی آیات درج ہیں، اگر ان کا اُردو ترجمہ بھی تحریر نہ ہو تو اس حالت میں اس قرآنی آیت کا پڑھنا کیسا ہے؟

ج...... قرآنِ کریم کی آیات کو دِل میں پڑھ سکتے ہیں۔

حیض کی حالت میں قرآن وحدیث کی دُعائیں پڑھنا

س...... مخصوص ایام میں قرآنِ پاک کی وہ سورتیں جو کہ روز پڑھنے کا معمول ہے، زبانی یاد ہوں تو پڑھ سکتے ہیں؟ اور روزانہ کا ۵۰۰ مرتبہ دُرودشریف پڑھنے کا معمول ہے، کیا ان ایام میں ۵۰۰ مرتبہ دُرودشریف اور چند سورتیں زبانی پڑھ سکتے ہیں؟ اور عام طور سے جو وظیفے مثلاً: چہرے کی روشنی کے لئے ''اللہ نور السمٰوٰت والارض'' اوّل آخر دُرودشریف پڑھ سکتے ہیں؟

ج...... خاص ایام میں عورتوں کو قرآنِ کریم کی تلاوت جائز نہیں، قرآن وحدیث کی دُعائیں دُعا کی نیت سے پڑھی جاسکتی ہیں، دیگر ذکر اذکار، دُرودشریف پڑھنا جائز ہے۔

عورتوں کا ایامِ مخصوص میں ذکر کرنا

س...... عورتیں اپنے مخصوص ایام میں ذکر کرسکتی ہیں، مثلاً: سوم کلمہ، دُرودشریف، اِستغفار، کلمہ طیبہ وغیرہ؟

ج...... قرآن مجید کی تلاوت کے علاوہ سب ذکر کرسکتی ہیں۔

مخصوص ایام میں عملیات کرنا

س……اگر کوئی عمل اسلامی ماہ کی پہلی تاریخ سے شروع کیا جائے اور وہ ۲۱ یا ۴۱ دن تک مکمل کرنا ہو، تو کیا حیض کی حالت میں بھی عمل جاری رکھنا چاہئے؟

ج……اگر عمل قرآن مجید کی آیت کا ہو تو ماہواری کے دنوں میں جائز نہیں۔

عورت سر سے اُکھڑے بالوں کو کیا کرے؟

س…… جب عورت سر میں کنگھا کرتی ہے تو عورتیں کہتی ہیں کہ سر کے بال پھینکنا نہیں چاہئے، ان کو اکٹھا کر کے قبرستان میں دبا دینا چاہئے؟

ج……عورتوں کے سر کے بال بھی ستر میں داخل ہیں، اور جو بال کنگھی میں آجاتے ہیں ان کا دیکھنا بھی نامحرم کو جائز نہیں، اس لئے ان بالوں کو پھینکنا نہیں چاہئے، بلکہ کسی جگہ دبا دینا چاہئے۔

ناخن پالش کی بلا

ناخن پالش لگانا کفار کی تقلید ہے، اس سے نہ وضو ہوتا ہے، نہ غسل، نہ نماز

س……آج کل نوجوان لڑکیاں اس کشمکش میں مبتلا ہیں کہ آیا لڑکیاں جو ناخنوں کو پالش لگاتی ہیں اس کو صاف کرنے کے بعد وضو کریں یا پالش کے اُوپر سے ہی وضو ہو جائے گا؟ کئی سمجھدار اور تعلیم یافتہ لڑکیاں اور معزّز نمازی عورتیں یہ کہتی ہیں کہ ناخنوں کی پالش صاف کئے بغیر ہی وضو ہو جائے گا۔

ج……ناخنوں سے متعلق دو بیماریاں عورتوں میں، خصوصاً نوجوان لڑکیوں میں بہت ہی عام ہوتی جارہی ہیں، ایک ناخن بڑھانے کا مرض اور دُوسرا ناخن پالش کا۔ ناخن بڑھانے سے آدمی کے ہاتھ بالکل درندوں جیسے ہوتے ہیں اور پھر ان میں گندگی بھی رہ سکتی ہے، جس

سے ناخنوں میں جراثیم پیدا ہوتے ہیں اور مختلف النوع بیماریاں جنم لیتی ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دس چیزوں کو "فطرت" میں شمار کیا ہے، ان میں ایک ناخن تراشنا بھی ہے، پس ناخن بڑھانے کا فیشن انسانی فطرت کے خلاف ہے، جس کو مسلم خواتین کافروں کی تقلید میں اپنا رہی ہیں، مسلم خواتین کو اس خلافِ فطرت تقلید سے پرہیز کرنا چاہئے۔

دُوسرا مرض ناخن پالش کا ہے۔ حق تعالیٰ شانہ نے عورت کے اعضاء میں فطری حسن رکھا ہے، ناخن پالش کا مصنوعی لبادہ محض غیر فطری چیز ہے، پھر اس میں ناپاک چیزوں کی آمیزش بھی ہوتی ہے، وہی ناپاک ہاتھ کھانے وغیرہ میں استعمال کرنا طبعی کراہت کی چیز ہے، اور سب سے بڑھ کر یہ کہ ناخن پالش کی تہ جم جاتی ہے اور جب تک اس کو صاف نہ کردیا جائے، پانی نیچے نہیں پہنچ سکتا۔ پس نہ وضو ہوتا ہے، نہ غسل، آدمی ناپاک کا ناپاک رہتا ہے۔ جو تعلیم یافتہ لڑکیاں اور معزّز نمازی عورتیں یہ کہتی ہیں کہ ناخن پالش کو صاف کئے بغیر ہی وضو ہوجاتا ہے وہ غلط فہمی میں مبتلا ہیں، اس کو صاف کئے بغیر آدمی پاک نہیں ہوتا، نہ نماز ہوگی، نہ تلاوت جائز ہوگی۔

ناخن پالش والی میّت کی پالش صاف کرکے غسل دیں

س...... اگر کہیں موت آگئی تو ناخن پالش لگی ہوئی عورت کی میّت کا غسل صحیح ہوجائے گا؟

ج...... اس کا غسل صحیح نہیں ہوگا، اس لئے ناخن پالش صاف کرکے غسل دیا جائے۔

نیل پالش اور لپ اسٹک کے ساتھ نماز

س...... چند روز قبل ہمارے گھر "آیتِ کریمہ" کا ختم تھا، جن میں چند رشتہ دار عورتیں آئیں، جن میں کچھ فیشن میں ملبوس تھیں، فیشن سے مراد ناخن میں نیل پالش، بدن میں پرفیوم، ہونٹوں میں لپ اسٹک وغیرہ تھا۔ جب نماز کا وقت ہوا تو نماز کے لئے کھڑی ہوگئیں، جب ان سے کہا گیا کہ ان چیزوں سے وضو نہیں رہتا تو نماز کیسے ہوگی؟ تو انہوں نے کہا کہ اللہ تعالیٰ نیت دیکھتا ہے۔ تو کیا مولانا صاحب! نیل پالش، پرفیوم، لپ اسٹک وغیرہ سے وضو برقرار رہتا ہے؟ کیا ان سب چیزوں کے استعمال کے بعد نماز ہوجاتی ہے؟ برائے مہربانی تفصیل سے جواب دیں، نوازش ہوگی۔

فہرست

ج…… خدا تعالیٰ صرف نیت کو نہیں دیکھتا، بلکہ یہ بھی دیکھتا ہے کہ جو کام کیا گیا وہ اس کی شریعت کے مطابق بھی ہے یا نہیں؟ مثلاً کوئی شخص بے وضو نماز پڑھے اور یہ کہے کہ خدا نیت کو دیکھتا ہے تو اس کا یہ کہنا خدا اور رسول کا مذاق اُڑانے کے ہم معنی ہوگا، اور ایسے شخص کی عبادت، عبادت ہی نہیں رہتی۔ اس لئے فیشن ایبل خواتین کا یہ استدلال بالکل مہمل ہے کہ خدا نیت کو دیکھتا ہے، ناخن پالش اور لپ اسٹک اگر بدن تک پانی کو نہ پہنچنے دے تو وضو نہیں ہوگا، اور جب وضو نہ ہوا تو نماز بھی نہیں ہوئی۔

ناخن پالش کو موزوں پر قیاس کرنا صحیح نہیں

س…… جس طرح وضو کرکے موزہ پہن لیا جائے تو دُوسرے وضو کے وقت پاؤں دھونے کی ضرورت نہیں ہوتی، صرف جراب کے اُوپر مسح کرلیا جاتا ہے، اسی طرح وضو کرکے ناخن پالش لگالیا جائے تو دُوسرا وضو کرتے وقت اسے چھڑانے کی ضرورت تو نہیں ہے؟

ج…… چمڑے کے موزوں پر تو مسح بالاتفاق جائز ہے، جرابوں پر مسح امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک جائز نہیں، اور ناخن پالش کو موزوں پر قیاس کرنا صحیح نہیں، اس لئے اگر ناخن پالش لگی ہو تو وضو اور غسل نہیں ہوگا۔

ناخن پالش اور لبوں کی سرخی کا غسل اور وضو پر اثر

س…… جیسے کہ ناخن پالش لگانے سے وضو نہیں ہوتا، اگر کبھی ہونٹوں پر ہلکی سی لالی لگی ہو تو کیا وضو ہوجاتا ہے؟ یا اگر وضو کے بعد لگائی جائے تو اس سے نماز دُرست ہے؟

ج…… ناخن پالش لگانے سے وضو اور غسل اس لئے نہیں ہوتا کہ ناخن پالش پانی کو بدن تک پہنچنے نہیں دیتی، لبوں کی سرخی میں بھی اگر یہی بات پائی جاتی ہے کہ وہ پانی کے جلد تک پہنچنے میں رُکاوٹ ہو تو اس کو اُتارے بغیر غسل اور وضو نہیں ہوگا، اور اگر وہ پانی کے پہنچنے سے مانع نہیں تو غسل اور وضو ہوجائے گا، ہاں! اگر وضو کے بعد ناخن پالش یا سرخی لگاکر نماز پڑھے تو نماز ہوجائے گی، لیکن اس سے بچنا بہتر ہے۔

خوشی سے یا جبراً ناخن پالش لگانے کے مضمرات

س…… میں نے غسل کے فرائض میں پڑھا ہے کہ سارے جسم پر پانی اس طرح بہایا جائے کہ جسم کا کوئی حصہ بال برابر بھی خشک نہ رہے۔ آج کل یہ بات عام فیشن میں آگئی ہے کہ ہمارے گھروں میں عورتیں ناخنوں پر پالش کرتی ہیں جو زیادہ گاڑھی ہوتی ہے اور ناخنوں پر اس کی ایک تہہ جم جاتی ہے، اور ایسے ہی بعض مرد حضرات رنگ کا کام کرتے ہیں جو جسم کے کسی حصے پر لگ جائے تو آسانی سے نہیں اُترتا۔ ایسی صورت میں ہر دو کس غسلِ جنابت سے پاکی حاصل کرسکتے ہیں یا نہیں؟ اسلام نے عورت کو اپنے شوہر کے سامنے زینت، بناؤ سنگھار کی اجازت دی ہے، کیا ناخن پالش لگانا جائز ہے؟ اگر ناجائز ہے تو ایسی حالت والی عورت کے لئے نماز، تلاوت اور کھانے پینے کے لئے کیا حکم ہے؟

ج…… ناخن پالش کی اگر تہہ جم گئی ہو تو اس کو چھڑائے بغیر وضو اور غسل نہیں ہوگا، یہی حکم اور چیزوں کا ہے جو پانی کے بدن تک پہنچنے سے مانع ہوں۔

س…… اگر شوہر کی خوشنودی کے لئے ناخن پالش لگائی جائے اور شوہر نہ لگانے پر سختی کرے تو ایسی عورت کے لئے کیا حکم ہے؟ اگر اسلامی تعلیمات کی رُو سے ناخن پالش لگانا گناہ ہے تو یہ گناہ کس کے سر پر ہے، بیوی پر یا شوہر پر؟ اگر یہ بات گناہ ہے تو اس گناہ کو گناہ سمجھانے کے لئے یہ ذمہ داری کس پر عائد ہوتی ہے، شوہر پر یا بیوی پر؟ حکومت کے پاس ذرائع ابلاغ ہیں، ان کے ذریعہ اگر اس کی تشہیر کی جائے تو کیسا رہے گا؟

ج…… اگر ناخن پالش لگانے سے نمازیں غارت ہوتی ہیں اور شوہر باوجود علم کے اس سے منع نہ کرے تو مرد و عورت دونوں گناہگار ہوں گے، اگر شوہر کی خوشنودی کے لئے ناخن پالش لگالے تو وضو کرنے سے پہلے اس کو چھٹائے اور پھر وضو کرکے نماز پڑھے، ورنہ نماز نہیں ہوگی۔

کیا مصنوعی دانت اور ناخن پالش کے ساتھ غسل صحیح ہے؟

س…… کسی مسلمان مرد یا عورت کے سونے کے دانت یا ناخن پالش لگانے کی صورت میں غسل ہوجاتا ہے یا نہیں؟

فہرست

ج...... مصنوعی دانتوں کے ساتھ غسل ہوجاتا ہے، ان کو اُتارنے کی ضرورت نہیں، ناخن پالش لگی ہوئی ہو تو غسل نہیں ہوتا، جب تک اسے اُتار نہ دیا جائے۔

عورتوں کے لئے کس قسم کا میک اَپ جائز ہے؟

س...... ہماری خواتین اس بات پر بحث کرتی ہیں کہ انسان اپنی خوبصورتی کے لئے میک اَپ کرسکتا ہے، معلوم یہ کرنا ہے کہ مذہبِ اسلام کی رُو سے خواتین کو یہ بات زیب دیتی ہے کہ وہ بحیثیت مسلمان میک اَپ کریں جس میں سرخی، پاؤڈر، نیل پالش شامل ہے؟ کیا اس حالت میں محفلِ وعظ میں شرکت کرنا، قرآن خوانی اور نماز وغیرہ پڑھنا صحیح ہے؟

ج...... عورت کے لئے ایسا میک اَپ کرنا جس سے اللہ تعالیٰ کی فطری تخلیق میں تغیر کرنے کی کوشش ہو، جائز نہیں۔ مثلاً: اپنے فطری اور خلقی بالوں کے ساتھ دُوسرے انسانوں کے بالوں کو ملانا، ہاں انسانوں کے علاوہ دُوسرے مصنوعی بالوں کو ملانا جائز ہے، اس کے علاوہ میک اَپ فطری تخلیق میں تغیر کرنے کے مترادف نہ ہو، وہ اس صورت میں جائز ہے جبکہ اس میک اَپ کے ساتھ عورت غیرمحرَم مردوں کے سامنے نہ جائے، چنانچہ اس قسم کے میک اَپ میں سرخی، پاؤڈر شامل ہے۔ ہاں! البتہ ناخن پالش سے احتراز کیا جائے کیونکہ ناخن پالش دُور کئے بغیر نہ وضو ہوتا ہے اور نہ ہی غسل، ناخن پالش کو ہر وضو کے لئے ہٹانا کارِ مشکل ہے، اور جب ناخن پالش کو ہٹائے بغیر وضو یا غسل صحیح نہ ہوگا تو نماز بھی نہ ہوگی، اس لئے ناخن پالش کی لعنت سے احتراز لازم ہے۔

پاکی اور ناپاکی میں تلاوت، دُعا و اذکار

ناپاکی اور بے وضو کی حالت میں قرآن شریف پڑھنا

س...... ناپاکی کی حالت میں یا بغیر وضو کے قرآن شریف کی تلاوت کی جاسکتی ہے یا نہیں؟

ج...... اگر غسل کی ضرورت ہو تو نہ قرآن شریف کو ہاتھ لگانا جائز ہے اور نہ پڑھنا ہی جائز

ہے، اور بغیر وضو کے ہاتھ لگانا جائز نہیں، البتہ پڑھنا جائز ہے۔

ناپاکی کی حالت میں قرآنی آیات کا تعویذ استعمال کرنا

س…… ہم نے سنا ہے کہ آدمی اگر ناپاک ہو تو اس کو قرآنی آیات تعویذ بنا کر نہیں پہننی چاہئیں، یہ بات دُرست ہے یا غلط؟

ج…… جس کاغذ پر آیت لکھی ہو، ناپاکی کی حالت میں اس کو چھونا جائز نہیں، لیکن کپڑے وغیرہ میں لپٹا ہو تو چھونا جائز ہے، اس سے معلوم ہوا کہ ناپاکی کی حالت میں تعویذ پہننا جائز ہے، جبکہ وہ کاغذ میں لپٹا ہوا ہو۔

غسل لازم ہونے پر کن چیزوں کا پڑھنا جائز ہے

س…… اگر غسل لازم ہو تو کیا تسبیح مثلاً: دُرود شریف، کلمہ طیبہ، اِستغفار وغیرہ پڑھ سکتے ہیں؟

ج…… اس حالت میں قرآنِ کریم کی تلاوت جائز نہیں، ذکر و دُعا، دُرود شریف وغیرہ سب جائز ہے۔

قرآنی آیات اور احادیث والے مضمون کو بے وضو چھونا

س…… دینِ اسلام کی کتابوں میں اور رسائل میں جہاں جہاں (کہیں کہیں) قرآن مجید کی آیات اور احادیث اکثر لکھی ہوتی ہیں، ایسی کتب اور ایسے رسائل کو بے وضو چھونا اور پڑھنا کیسا ہے؟

ج…… جائز ہے، مگر آیاتِ کریمہ پر ہاتھ نہ لگے۔

پتی والا پان کھا کر قرآن شریف پڑھ سکتا ہے

س…… پتی والا پان کھا کر قرآن شریف پڑھ سکتا ہے یا نہیں؟

ج…… پڑھ سکتا ہے، البتہ بدبودار چیز کھا کر تلاوت کرنا مکروہ ہے۔

غسل فرض ہونے پر اسمِ اعظم کا ورد

س…… کیا غسل فرض ہونے کی صورت میں اسمِ اعظم یا کسی سورت کا ورد کیا جا سکتا ہے یا نہیں؟ اور تلاوت بھی کی جا سکتی ہے یا نہیں؟

ج…… جب غسل فرض ہوتو قرآنِ کریم کی تلاوت جائز نہیں، دُوسرے اذکار جائز ہیں۔

بے وضو قرآن چھونا اور کھاتے ہوئے تلاوت کرنا

س…… کیا قرآن بے وضو پڑھنا جائز ہے؟ اگر تلاوت کے دوران وضو ہو، لیکن منہ سے کچھ کھا بھی رہے ہوں تو کیا تلاوت ہوجاتی ہے؟

ج…… بے وضو تلاوت جائز ہے، قرآن مجید کو ہاتھ نہ لگایا جائے، کھاتے ہوئے تلاوت کرنا خلافِ ادب ہے۔

بغیر وضو تلاوتِ قرآن کا ثواب

س…… آپ نے ایک سوال کے جواب میں تحریر فرمایا ہے کہ قرآنِ حکیم کو بغیر وضو چھوتے نہیں اور قرآنِ کریم میں دیکھ کر پڑھنا بلاوضو بھی منع ہے، البتہ بغیر دیکھے بلاوضو پڑھ سکتے ہیں، اس طرح تلاوت کا ثواب ہے؟

ج……بغیر وضو کے قرآن کو ہاتھ لگانا منع ہے، تلاوت کرنا منع نہیں، اگر ہاتھ پر کوئی کپڑا لپیٹ کر یا کسی چاقو وغیرہ کے ذریعہ قرآنِ کریم کے اوراق اُلٹتا رہے تو دیکھ کر بھی پڑھ سکتا ہے، تلاوت کا ثواب اس صورت میں بھی ملے گا، ثواب میں کمی بیشی اور بات ہے۔

بغیر وضو کے دُرود شریف پڑھ سکتے ہیں

س…… کیا بغیر وضو کے چلتے پھرتے، اُٹھتے بیٹھتے دُرود شریف کا ورد کر سکتے ہیں؟ جبکہ خدا کا ذکر تو ہر حال میں جائز ہے، تو ذکرِ حبیبؐ بھی جائز ہونا چاہئے، ذرا وضاحت فرمادیں کیونکہ میں نے لوگوں سے سنا ہے کہ بغیر وضو کے دُرود شریف نہ پڑھا جائے، فرض کریں اگر حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا نامِ مبارک آجائے تو اگر بغیر وضو کے ہوں تو کیا دُرود نہ پڑھیں؟ حالانکہ نامِ مبارک پر تو دُرود پڑھنا واجب ہے۔

ج……بغیر وضو کے دُرود شریف کا ورد جائز ہے، اور وضو کے ساتھ نورٌ علیٰ نور ہے۔

بے وضو ذکرِ الٰہی

س…… ایک آدمی دفتر میں بیٹھا ہے اور بالکل تنہا ہے اور فارغ ہے، بعض اوقات پیشاب

فہرست

وغیرہ کے لئے بھی جاتا ہے اور ہاتھ وغیرہ صحیح طریقے سے دھوتا ہے، مگر مکمل وضو کسی وجوہات کی بنا پر نہیں کرتا، یا غفلت سمجھ لیں، تو اس حالت میں فارغ وقت میں کیا وہ اللہ تعالیٰ کا ذکر اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر یا کوئی اور آیتِ کریمہ وغیرہ کا ورد کرسکتا ہے یا نہیں؟

ج…… ذکرِ الٰہی کے لئے باوضو ہونا شرط نہیں، بغیر وضو کے تسبیحات پڑھ سکتے ہیں، ہاں! باوضو ذکر کرنا افضل ہے۔

بیت الخلاء میں کلمہ زبان سے پڑھنا جائز نہیں

س…… بیت الخلاء میں استنجے کے وقت بھی کلمہ طیبہ پڑھنا چاہئے یا نہیں؟

ج…… بیت الخلاء میں زبان سے پڑھنا جائز نہیں۔

بیت الخلاء میں دُعا زبان سے نہیں بلکہ دِل میں پڑھے

س…… اگر کوئی شخص بیت الخلاء میں داخل ہونے سے پہلے دُعا اور بائیں پاؤں کو داخل کرنا بھول جائے، اور اندر جاکر یاد آجائے تو کیا کرنا چاہئے؟

ج…… زبان سے نہ پڑھے، دِل میں پڑھ لے۔

لفظ ''اللہ'' والا لاکٹ پہن کر بیت الخلاء میں جانا

س…… ایسے لاکٹ جن پر لفظ ''اللہ'' کندہ ہوتا ہے، انہیں ہر وقت گلے میں پہنے رہنا اور پہن کر باتھ رُوم وغیرہ میں جانا جائز ہے؟ کیا اس طرح خدائے بزرگ و برتر کے نام کی بے ادبی نہیں ہوتی؟

ج…… بیت الخلاء میں جانے سے پہلے ان کو اُتار دینا چاہئے۔

میدان میں قضائے حاجت سے پہلے دُعا کہاں پڑھے؟

س…… شہروں میں تو بیت الخلاء ہوتے ہیں، مگر دیہات میں نہیں ہوتے، تو دیہات میں کھلی جگہ قضائے حاجت کے لئے جائے تو دُعا پڑھنی چاہئے یا نہیں؟

ج…… بیت الخلاء میں قدم رکھنے سے پہلے اور جنگل میں ستر کھولنے سے پہلے دُعا پڑھی جائے۔

ناپاکی کی حالت میں ناخن کاٹنا

س...... ناپاکی کی حالت میں اگر ناخن کاٹ لئے جائیں تو کیا جب تک وہ بڑھا کر دوبارہ نہ کاٹے جائیں پاک نہ ہوسکے گی؟

ج...... ناپاکی کی حالت میں ناخن نہیں اُتارنے چاہئیں، مگر یہ غلط ہے کہ جب تک ناخن نہ بڑھ جائیں آدمی پاک نہیں ہوتا۔

نجاست اور پاکی کے مسائل

نجاستِ غلیظہ اور نجاستِ خفیفہ کی تعریف

س...... میں نے بزرگوں سے سنا ہے کہ اگر تین حصے بدن کے کپڑے ناپاک ہوں اور ایک حصہ پاک ہو تب بھی نماز قبول ہوجاتی ہے، کیا یہ صحیح ہے؟

ج...... جی نہیں! مسئلہ سمجھنے سمجھانے میں غلطی ہوئی ہے۔ دراصل یہاں دو مسئلے الگ الگ ہیں، ایک یہ کہ کپڑے کو نجاست لگ جائے تو کس حد تک معاف ہے؟ اس کا جواب یہ ہے کہ نجاست کی دو قسمیں ہیں: غلیظہ اور خفیفہ۔

نجاستِ غلیظہ:...... مثلاً آدمی کا پاخانہ، پیشاب، شراب، خون، جانوروں کا گوبر اور حرام جانوروں کا پیشاب وغیرہ یہ سب سیال ہو تو ایک روپے کے پھیلاؤ کے بقدر معاف ہے، اور اگر گاڑھی ہو تو پانچ ماشے وزن تک معاف ہے، اس سے زیادہ ہو تو نماز نہیں ہوگی۔

نجاستِ خفیفہ:...... مثلاً (حلال جانوروں کا پیشاب) کپڑے کے چوتھائی حصے تک معاف ہے، چوتھائی کپڑے سے مراد کپڑے کا وہ حصہ ہے جس پر نجاست لگی ہو، مثلاً: آستین الگ شمار ہوگی، دامن الگ شمار ہوگا، اور معاف ہونے کا مطلب ہے کہ اسی حالت میں نماز پڑھ لی تو نماز ہوجائے گی، دوبارہ لوٹانے کی ضرورت نہیں، لیکن اس نجاست کا دُور

کرنا اور کپڑے کا پاک کرنا بہرحال ضروری ہے۔

اور دُوسرا مسئلہ یہ ہے کہ اگر کسی کے پاس پاک کپڑا نہ ہو اور ناپاک کپڑے کو پاک کرنے کی بھی کوئی صورت نہ ہو تو آیا ناپاک کپڑے کے ساتھ نماز پڑھنی چاہئے یا کپڑا اُتار کر برہنہ نماز پڑھے؟ اس کی تین صورتیں ہیں۔ اوّل یہ کہ وہ کپڑا ایک چوتھائی پاک ہے اور تین چوتھائی ناپاک ہے، ایسی صورت میں اسی کپڑے میں نماز پڑھنا ضروری ہے، برہنہ ہوکر پڑھنے کی اجازت نہیں۔ دُوسری صورت یہ ہے کہ کپڑا چوتھائی سے کم پاک ہو، اس صورت میں اختیار ہے کہ خواہ اس ناپاک کپڑے کے ساتھ نماز پڑھے، یا کپڑا اُتار کر بیٹھ کر رُکوع سجدہ کے اشارے سے نماز پڑھے۔ تیسری صورت یہ ہے کہ کپڑا کل کا کل ناپاک ہے، تو اس صورت میں ناپاک کپڑے کے ساتھ نماز نہ پڑھے، بلکہ کپڑا اُتار کر نماز پڑھے، لیکن برہنہ آدمی کو بیٹھ کر نماز پڑھنے کا حکم ہے، رُکوع سجدہ کی جگہ اشارہ کرے تاکہ جہاں تک ممکن ہو ستر چھپا سکے۔ الغرض آپ نے جو مسئلہ بزرگوں سے سنا ہے وہ یہ ہے کہ آدمی کے پاس پاک کپڑا نہ ہو، بلکہ صرف ایسا کپڑا ہو جس کے تین حصے ناپاک ہوں اور ایک حصہ پاک ہو تو اسی کپڑے سے نماز پڑھنا ضروری ہے۔

کتنی نجاست لگی رہ گئی تو نماز ہوگئی؟

س...... اگر گندے پانی کے چھینٹے لگ جائیں تو دھولینا چاہئے، مگر ایک صاحب یہ فرماتے ہیں کہ اگر ایک روپیہ سکے جتنا گول نشان ہو تو نہیں دھونا چاہئے، اگر اس سے بڑے ہوں تو دھونا چاہئے، جواب دے کر مشکور فرمائیں۔

ج...... آپ کو مسئلہ سمجھنے میں غلطی ہوئی ہے، مسئلہ یہ ہے کہ اگر کپڑے کو گندے پانی کے یا کسی اور نجاست کے چھینٹے لگے ہوئے تھے، اور بے خیالی میں نماز پڑھ لی تو یہ دیکھیں گے کہ اگر روپیہ کے سکے جتنا گول نشان تھا یا اس سے بھی کم تھا تو نماز ہوگئی، اس کو لوٹانے کی ضرورت نہیں، اور اگر اس سے زیادہ تھا تو نماز نہیں ہوئی، دوبارہ لوٹانی پڑے گی، یہ مطلب نہیں کہ اگر نجاست تھوڑی ہو تو اس کو دھونا نہیں چاہئے۔

دیر تک قطرے آنے والے کے لئے طہارت کا طریقہ

س...... آج کل کے جدید دور کی وجہ سے لیٹرین میں فراغت کے بعد پانی استعمال کیا جاتا ہے، اور پھر وضو کرلیا جاتا ہے، مگر جب پیشاب کسی کھلی جگہ پر کیا جاتا ہے اور استنجا کے لئے مٹی کے ڈھیلے استعمال کئے جاتے ہیں تو کافی دیر تک پیشاب کے قطرے آتے رہتے ہیں، تو پھر کیا پانی سے استنجا کرلینا اور وضو بنالینا دُرست ہوگا، حالانکہ قوی گمان ہے کہ پیشاب کے قطرے بعد میں بھی آئے ہوں گے؟

ج...... جس شخص کو یہ مرض ہو کہ دیر تک اسے قطرے آتے رہتے ہیں، اسے پانی کے ساتھ استنجا کرنے سے پہلے ڈھیلے یا ٹشو کا استعمال لازم ہے، جب اطمینان ہوجائے تب پانی سے استنجا کرے۔

ریح کے ساتھ اگر نجاست نکل جائے تو وضو سے پہلے استنجا کرے

س...... نماز میں اگر ریح خارج ہو تو بغیر طہارت کئے دُوسرا وضو کرکے نماز پڑھنی جائز ہے، اگر نماز کے بغیر حالت میں ریح خارج ہوتی رہے تو کیا طہارت واجب ہے یا صرف وضو کرکے نماز پڑھ لینی جائز ہے، طہارت نہ کرے؟

ج...... ریح صادر ہونے سے صرف وضو لازم آتا ہے، استنجا کرنا صحیح نہیں، البتہ اگر ریح کے ساتھ نجاست نکل گئی ہو تو استنجا کیا جائے۔

سوکر اُٹھنے کے بعد ہاتھ دھونا

س...... میں نے بہشتی زیور میں یہ پڑھا تھا کہ آدمی جب صبح سوکر اُٹھتا ہے تو اس کے ہاتھ ناپاک ہوتے ہیں، اور اس کو ہاتھ پاک کئے بغیر کوئی نم چیز نہیں پکڑنی چاہئے، پوچھنا یہ تھا کہ اگر آدمی کے ہاتھ پسینے سے بھیگے ہوئے یا نم ہوں یا اس نے سوتے میں یا غنودگی میں جسم کے ایسے حصے کو ہاتھ لگایا جو پسینے سے بھیگا ہوا یا نم ہو تو کیا ایسی صورت میں بھی وہ اور اس کا جسم ناپاک ہوجائیں گے؟ محترم! مجھے پسینہ کچھ زیادہ ہی آتا ہے، اور خاص طور پر سونے میں کسی ایک کروٹ پڑے رہنے میں وہ حصہ بھیگ جاتا ہے، اب میں اپنے ہاتھ سے جو پسینے

سے نم ہوتے ہیں اپنا منہ بھی کھجاتا ہوں، اور چادر بھی ٹھیک کرتا ہوں، غرض جسم کو، کپڑوں کو، بستر کو ہاتھ لگاتا ہوں؟

ج……آپ نے بہشتی زیور کے جس مسئلے کا حوالہ دیا ہے وہ یہ ہے:

''مسئلہ:…… جب سوکر اُٹھے تو جب تک گٹے تک ہاتھ نہ دھولے تب تک ہاتھ پانی میں نہ ڈالے، چاہے ہاتھ پاک ہو اور چاہے ناپاک ہو۔''

آپ نے بہشتی زیور کا حوالہ دینے میں دو غلطیاں کی ہیں، ایک یہ کہ جب آدمی سوکر اُٹھتا ہے تو اس کے ہاتھ ناپاک ہوتے ہیں، حالانکہ بہشتی زیور کے مذکورہ بالا مسئلے میں سوکر اُٹھنے والے کے ہاتھوں کو ناپاک نہیں کہا گیا۔ دُوسری غلطی یہ کہ آپ نے لکھا کہ: ''ہاتھ پاک کئے بغیر کوئی چیز نہیں پکڑنی چاہئے'' حالانکہ بہشتی زیور کے مذکورہ بالا مسئلے میں یہ لکھا ہے کہ ہاتھ خواہ پاک ہوں یا ناپاک، ان کو پانی کے برتن میں نہیں ڈالنا چاہئے، نہ یہ کہ کسی چیز کو پکڑنا نہیں چاہئے۔

سونے سے پہلے اگر بدن پاک تھا اور نیند میں جنابت کی وجہ سے ناپاک نہیں ہوا، تو پسینہ آنے سے نہ بدن ناپاک ہوتا ہے اور نہ سونے والے کے ہاتھ ناپاک ہوتے ہیں، لیکن نیند سے اُٹھ کر جب تک ہاتھ نہ دھوئے جائیں ان کو پانی کے برتن میں نہیں ڈالنا چاہئے۔

وضو کے پانی کے قطرے ناپاک نہیں ہوتے

س……وضو کرنے کے بعد مسجد میں داخل ہوتے ہیں تو فرش پر وضو کے پانی کے قطرے گرتے ہیں، اس سے گناہ ملتا ہے، کیا یہ صحیح ہے کہ نماز کی جگہ پر پانی کے قطرے نہیں گرنے چاہئیں؟

ج……جی نہیں! یہ مسئلہ صحیح نہیں، وضو کے قطرے ناپاک نہیں ہوتے۔

وضو کے چھینٹوں سے حوض ناپاک نہیں ہوتا

س……بعض لوگوں سے سنا ہے کہ وضو کے پانی کے چھینٹوں سے بچنا چاہئے کیونکہ گرنے والا پانی ناپاک ہو جاتا ہے، جبکہ بعض مساجد میں بڑے حوض ہوتے ہیں، وضو کرتے وقت وضو کا پانی حوض میں گرتا ہے، اس صورت میں پانی ناپاک ہو جاتا ہے یا نہیں؟

ج……حوض سے وضو کرتے وقت احتیاط سے کام لینا چاہئے کہ چھینٹے حوض پر نہ گریں، لیکن ان چھینٹوں سے حوض ناپاک نہیں ہوتا۔

زکام میں ناک سے نکلنے والا پانی پاک ہے

س……نزلہ اور زکام کی وجہ سے جو پانی ناک سے خارج ہوتا ہے، وہ پاک ہے یا نہیں؟ اگر پاک ہے تو کس دلیل کے تحت؟ اور ناپاک ہے تو کس دلیل کے پیشِ نظر؟

ج……نزلہ اور زکام کی وجہ سے جو پانی ناک سے بہتا ہے وہ نجس اور ناپاک نہیں ہے، کیونکہ یہ کسی زخم سے خارج نہیں ہوتا، نہ کسی زخم پر سے گزر کر آتا ہے، یہی وجہ ہے کہ اس سے وضو نہیں ٹوٹتا۔

شیرخوار بچے کا پیشاب ناپاک ہے

س……شیرخوار بچہ اگر کپڑوں پر پیشاب کردے تو کپڑوں کو دھونا چاہئے یا کہ ویسے پانی گرادینے سے صاف ہوجائیں گے؟

ج…… بچے کا پیشاب ناپاک ہے، اس لئے کپڑے کا پاک کرنا ضروری ہے، اور پاک کرنے کے لئے اتنا کافی ہے کہ پیشاب کی جگہ پر اتنا پانی بہادیا جائے کہ اتنے پانی سے وہ کپڑا تین مرتبہ بھیگ سکے۔

بچے کا پیشاب پڑنے پر کہاں تک چیز پاک ہوسکتی ہے؟

س……اگر مٹی کے برتن پر بچہ پیشاب کردے تو کیا اس برتن کو ضائع کردینا چاہئے یا نہیں؟ اکثر یہ دیکھا گیا ہے کہ کسی معمولی غذا پر بچہ پیشاب کردے تو لوگ اسے ضائع کردیتے ہیں، لیکن اگر غذا قیمتی ہو تو دھوکر کھالیتے ہیں، حالانکہ پیشاب لازمی طور پر غذا کی گہرائی تک گیا ہوگا، ایسے موقعوں پر کیا حکم ہے؟

ج……مٹی کا برتن تین مرتبہ دھونے سے پاک ہوجائے گا، یعنی اس طرح دھوئے کہ ہر مرتبہ پانی ٹپکنا بند ہوجائے۔ جس غذا پر بچہ پیشاب کردے اس کا کھانا دُرست نہیں، البتہ اسے ایسی جگہ رکھ دیا جائے کہ کوئی جانور خود آکر اسے کھالے۔

ایک ہی مشین پر غیرمسلموں کے کپڑوں کے ساتھ دُھلائی

س…… کپڑے دھونے کی مشین مشترکہ طور پر کمپنی کی طرف سے ملی ہے، جس پر اکثر غیرمسلم کپڑے دھوتے ہیں، اگر کسی وقت کوئی مسلمان بھی اس مشین پر کپڑے دھوئے تو کیا مسلمان کے لئے ان کپڑوں میں نماز پڑھنا جائز ہے یا نہیں؟

ج…… غیرمسلموں کے کپڑے دھونے سے تو کچھ نہیں ہوتا، آپ جب کپڑے دھولیں تو ان کو تین بار پانی میں سے نکال کر ہر بار خوب نچوڑ لیا کریں، پاک ہوجائیں گے۔

ڈرائی کلینرز کے دھلے کپڑوں کا حکم

س…… یہاں گرم کپڑے دھونے کی جو دُکانیں اور فیکٹریاں ہیں، جنہیں ڈرائی کلینرز کہتے ہیں، وہ خاص قسم کی مشین ہوتی ہے، ان میں پیٹرول کی قسم کا خاص سیال مادّہ ڈالا جاتا ہے جو کہ ان کپڑوں کو دھوتا ہے، وہ مادّہ ایک دفعہ نیا ڈال کر بار بار اسی کو صاف کرکے دوبارہ استعمال کیا جاتا ہے، ایک دو ہفتے کے بعد نیا ڈالا جاتا ہے، اسی دوران دسیوں مرتبہ اس مشین میں کپڑے ڈالے جاتے ہیں، اب دریافت طلب امر یہ ہے کہ آیا اس طرح دُھلے ہوئے کپڑے پاک ہوں گے یا ناپاک؟ چونکہ اس میں ہر قسم کے کپڑے پاک، ناپاک ڈالے جاتے ہیں اور ان مشینوں کو پانی سے کبھی دھویا نہیں جاتا، اس لئے شبہ ہوتا ہے کہ اس میں دھوئے ہوئے سارے کپڑے ناپاک ہوجاتے ہوں گے، البتہ یقین کے درجے میں معلوم نہیں کہ اس میں ناپاک کپڑے بھی ڈالے گئے؟ جواب مفصل تحریر فرمائیں کہ یہ مسئلہ یہاں موضوعِ بحث بنا ہوا ہے۔

ج…… یہ تو ظاہر ہے کہ ان مشینوں میں جو کپڑے ڈالے جاتے ہیں ان میں بہت سے ناپاک بھی ہوں گے، پاک و ناپاک مل کر سبھی ناپاک ہوجائیں گے، اور جیسا کہ معلوم ہے کہ ناپاک کپڑے کو پاک کرنے کے لئے یہ شرط ہے کہ تین مرتبہ پاک پانی میں ڈالا جائے اور ہر مرتبہ خوب نچوڑا جائے، ڈرائی کلینرز دُکانوں میں اس تدبیر پر عمل نہیں ہوتا، اس لئے وہاں کے دُھلے ہوئے کپڑے پاک نہیں، اگر کبھی وہاں دُھلانے کی نوبت آئے تو ان کو اپنے طور پر پاک کرلیا جائے۔

یہ تو اس صورت میں ہے کہ اس امر کا ظن غالب ہو کہ مشین میں پاک اور ناپاک سبھی قسم کے کپڑے ڈالے گئے، اور اگر ناپاک کپڑوں کے ڈالے جانے کا ظن غالب نہ ہو تو محض شک یا تردّد ہو تو اس کا حکم یہ ہے کہ جس حالت میں آپ نے کپڑا دیا تھا، اسی حالت میں رہے گا۔ یعنی اگر پاک کپڑا دیا تھا تو پاک رہے گا، اور ناپاک دیا تھا تو ناپاک رہے گا۔

کیا واشنگ مشین سے دُھلے ہوئے کپڑے پاک ہوتے ہیں؟

س...... کیا واشنگ مشین سے دُھلے ہوئے ناپاک کپڑے پاک ہوجاتے ہیں؟ اور کیا ان سے نماز ہوسکتی ہے؟

ج...... دُھلائی مشین میں صابن کے پانی میں کپڑوں کو دھویا جاتا ہے اور پھر اس پانی کو نکال کر اُوپر سے نیا پانی ڈالا جاتا ہے اور یہ عمل بار بار کیا جاتا ہے، یہاں تک کہ کپڑوں سے صابن نکل جاتا ہے، اس لئے دُھلائی مشین میں دُھلے ہوئے کپڑے پاک ہیں۔

دھوبی کے دُھلے ہوئے کپڑے پاک ہیں

س...... دھوبی ہمارے کپڑے اور جائے نماز بھی دھوتا ہے، ہمیں نہیں معلوم کہ وہ پاک دھوتا ہے کہ نہیں؟ کیا دُھلے ہوئے کپڑے اور جائے نماز بسم اللہ پڑھ کر تین بار جھاڑنے سے پاک ہوجائیں گے؟ یا ہمیں اس کے دھونے کے بعد خود پاک کرنے کے لئے دھونا ہوگا؟

ج...... دھوبی کے دُھلے ہوئے کپڑے پاک ہیں۔

پلاسٹک کے برتن بھی دھونے سے پاک ہوجاتے ہیں

س...... آپ جانتے ہی ہیں کہ کراچی میں کثرت سے پلاسٹک کے برتن بنتے اور استعمال ہوتے ہیں، ہم نے یہ سن رکھا ہے کہ پلاسٹک نجس ہوجائے (یعنی ایک نجس چھینٹ بھی پڑجائے) تو پھر پاک نہیں ہوسکتا، جبکہ تمام گھروں میں پلاسٹک کے برتن اور تمام غسل خانوں میں پلاسٹک کی بالٹیاں، کپ اور لوٹے وغیرہ استعمال ہوتے ہیں، اور غسل خانے میں آپ جانتے ہی ہیں کہ چھینٹ وغیرہ ضرور پڑ ہی جاتی ہے۔

ج...... یہ کس عقل مند نے کہا ہے کہ پلاسٹک کے برتن پاک نہیں ہوتے؟ جس طرح

دُوسرے برتن دھونے سے پاک ہوجاتے ہیں، اسی طرح پلاسٹک کے برتن بھی دھونے سے پاک ہوجاتے ہیں۔

برتن پاک کرنے کا طریقہ

س...... اگر کچا برتن (گھڑا) وغیرہ ناپاک ہوجائے یا پکا برتن (دیگچی، بالٹی) وغیرہ ناپاک ہوجائے تو کیسے پاک کریں؟

ج...... برتن کچا ہو یا پکا، تین بار دھونے سے پاک ہوجاتا ہے۔

گندگی میں گرجانے والی گھڑی کو پاک کرنے کا طریقہ

س...... میری دستی گھڑی قیمتی واٹر پروف رات کے نو بجے فلش پاخانہ میں گرگئی، قیمتی ہونے کی وجہ سے بہت زیادہ فکر اور پریشانی ہوئی، صبح نو بجے جمعدار نے فلش سے گھڑی نکال دی، یعنی بارہ گھنٹے کے بعد گھڑی نکالی گئی، اس وقت بھی وہ بالکل صحیح وقت پر چل رہی تھی۔ سوال یہ ہے کہ اسے دھوکر استعمال کی جاسکتی ہے اور اس کو پاک کرنے کا صحیح طریقہ کیا ہے؟ اسے ہاتھ پر باندھ کر نماز، تلاوت کرسکتے ہیں؟

ج...... اگر اطمینان ہے کہ پانی اس کے اندر نہیں گیا تو صرف اُوپر سے دھوکر پاک کرلینا کافی ہے، ورنہ کھول کر دھولیا جائے اور پانی کے بجائے پٹرول سے پاک کرلینا بھی صحیح ہے۔

رُوئی اور فوم کا گدا پاک کرنے کا طریقہ

س...... فوم اور رُوئی کے گدے کو کس طرح پاک کیا جائے؟ اگر بستر کے طور پر استعمال کرنے سے وہ ناپاک ہوجائے، کیونکہ عموماً چھوٹے بچے پیشاب کردیتے ہیں۔

ج...... ایسی چیز جس کو نچوڑنا ممکن نہ ہو، اس کے پاک کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ اس کو دھوکر رکھ دیا جائے، یہاں تک کہ اس سے قطرے ٹپکنا بند ہوجائیں، اس طرح تین بار دھولیا جائے۔

ناپاک کپڑے دُھوپ میں سکھانے سے پاک نہیں ہوتے

س...... کہا جاتا ہے کہ نئے یا پرانے کپڑے کو حیض کے دنوں میں استعمال کرنے کے بعد دُھوپ میں سکھانے کے بعد وہ پاک ہوجاتے ہیں۔

ج……اگر ناپاک ہوگئے تھے تو صرف دُھوپ میں سکھانے سے پاک نہیں ہوں گے، ورنہ ضرورت نہیں، کیونکہ حیض کے ایام میں پہنے ہوئے کپڑے ناپاک نہیں ہوتے، سوائے اس کپڑے کے، جس کو نجاست لگ گئی ہو۔

ہاتھ پر ظاہری نجاست نہ ہونے سے برتن ناپاک نہ ہوگا

س……جس شخص پر غسل واجب ہو، اگر وہ نجاست والی جگہ اور ہاتھ وغیرہ صابن سے اچھی طرح دھولے اور اس کے بعد اگر ہاتھ کسی برتن کو لگائے یا کسی برتن میں کھانا کھائے تو وہ برتن ناپاک ہوجاتا ہے یا نہیں؟

ج……جب اس کے ہاتھ پر ظاہری نجاست نہیں تو برتن کیوں ناپاک ہوگا؟

ناپاک چھینٹوں سے کپڑے ناپاک ہوں گے

س……اگر پاک کپڑے پہن کر ناپاک کپڑے دھوئے جائیں تو کیا ناپاک کپڑوں کے چھینٹوں سے پاک کپڑے ناپاک ہوجائیں گے؟

ج……ناپاک چھینٹوں سے کپڑے ضرور ناپاک ہوں گے۔

ناپاک کپڑا دھونے کے چھینٹے ناپاک ہیں

س……کپڑے دھوتے وقت ہم پر چھینٹے پڑتے ہیں تو ہمارے کپڑے پاک رہتے ہیں یا نہیں؟ جواب دے کر شکریہ کا موقع دیجئے۔

ج……کپڑے اگر ناپاک ہوں تو چھینٹے بھی ناپاک ہوں گے، اس لئے یا تو کپڑا دھوتے وقت ایسے کپڑے پہنے جائیں جو عام استعمال کے نہ ہوں، یا ناپاک کپڑوں کو پہلے احتیاط کے ساتھ پاک کرلیا جائے، جس کا طریقہ یہ ہے کہ جتنی جگہ نجاست لگی ہے اس کو تین بار دھودیا جائے۔

گندے لوگوں سے مس ہونے پر کپڑوں کی پاکی

س……میں ایک کمپونڈر ہوں اور ہمارے علاقے میں ہندو قوموں کی اکثریت ہے، اور میں ڈسپنسری میں کام کرتا ہوں، وہاں پر ۹۰ فیصد ہندو مریض آتے ہیں، اور یہ قومیں ہندو ہونے کے ساتھ ساتھ رہن سہن میں کافی گندی ہیں، ڈسپنسری چھوٹی ہونے کی وجہ سے کافی کھچ پچ ہوجاتی

ہے، اوران کے جسم اور کپڑے میرے کپڑوں سے لگتے ہیں، کیونکہ میں ایک کمپونڈر ہوں اس لئے کافی گھل مل کر کام کرنا پڑتا ہے، اس لئے آپ یہ بتائیں کہ اس طرح میں ان کپڑوں میں نماز ادا کرسکتا ہوں یا نہیں؟ کوئی حل بتائیں کہ میں اپنے کپڑے پاک رکھ سکوں۔

ج...... اگران کے جسم پر بظاہر کوئی نجاست نہ ہوتو ان کے ساتھ آپ کے خلط ملط ہونے سے آپ کے کپڑے ناپاک نہیں ہوتے ، بغیر کسی وسوسے کے ان کپڑوں میں نماز پڑھئے۔

ناپاک جگہ خشک ہونے کے بعد پاک ہوجاتی ہے

س...... بعض گھرانوں میں بلکہ اکثر گھرانوں میں چھوٹے چھوٹے بچے ہوتے ہیں، جو جگہ جگہ پیشاب کردیتے ہیں، کیا ایسی صورت میں اس جگہ بیٹھنے یا سونے والا نماز پڑھنے کے قابل رہتا ہے؟ یادرہے کہ وہ جگہ سائے میں خشک ہوئی ہو، جواب دے کر تسلی فرمائیں۔

ج...... ناپاک زمین خشک ہونے کے بعد نماز کے لئے پاک ہوجاتی ہے، اور ایسی جگہ کے خشک ہونے کے بعد وہاں بغیر کپڑا بچھائے بھی نماز پڑھنا جائز ہے، تاہم اگر طبعاً کراہت آئے تو وہاں کپڑا بچھا کر نماز پڑھ لی جائے۔

س...... ناپاک جگہ زمین وغیرہ کو کس طرح پاک کیا جاسکتا ہے؟ کیونکہ پختہ ہونے کی صورت میں دھوکر پاک ہوجائے گی، لیکن کچی جگہ مثلاً کچا صحن یا کچی چھت وغیرہ، تو اس کے لئے کیا حکم ہے؟

ج...... زمین خشک ہونے سے پاک ہوجاتی ہے، اس پر نماز پڑھنا دُرست ہے، مگر اس سے تیمّم کرنا دُرست نہیں۔

جس چیز کا ناپاک ہونا یقینی یا غالب نہ ہو وہ پاک سمجھی جائے گی

س...... سائل اکثر کپڑے یا کوئی ناپاک چیز دھوتے وقت شک میں پڑجاتا ہے، بعد میں یہ خیال آتا ہے کہ یہ شک کی بنا پر دھویا ہے، اسی طرح کوئی چیز واقعتاً ناپاک ہوجائے تب بھی پریشانی ہوتی ہے۔

ج...... جس چیز کا ناپاک ہونا یقینی یا غالب نہ ہو اس کو پاک ہی سمجھا کیجئے، خواہ کتنے ہی

وسوسے آئیں، ان کی پروا نہ کیجئے، اور جس چیز کے بارے میں غالب گمان ہو کہ یہ ناپاک ہوگی اس کو پاک کرلیا کیجئے، اس کے بعد وسوسہ نہ کیجئے۔

پاکی میں شیطان کے وسوسے کو ختم کرنے کی ترکیب

س...... اگر سائل یقینی طور پر کسی ناپاک چیز کو دھوتا ہے، مگر ایک شک ختم نہیں ہوتا کہ دُوسرا شروع ہوجاتا ہے، اس وجہ سے سائل تقریباً ہر وقت پریشان رہتا ہے، قرآن و سنت کی روشنی میں واضح فرماویں۔

ج...... اس شک کا علاج یہ ہے کہ آپ کپڑا یا چیز تین بار دھولیا کیجئے اور (کپڑے کو ہر بار نچوڑا بھی جائے) بس پاک ہوگئی، اس کے بعد اگر شک ہوا کرے تو اس کی کوئی پروا نہ کیجئے، بلکہ شیطان کو یہ کہہ کر دُھتکار دیا کیجئے کہ: او مردود! جب اللہ اور رسول اس کو پاک کہہ رہے ہیں تو میں تیری شک اندازی کی پروا کیوں کروں؟ اگر آپ نے میری اس تدبیر پر عمل کیا تو ان شاء اللہ آپ کو شک اور وہم کی بیماری سے نجات مل جائے گی۔

جن کپڑوں کو کتا چھوجائے ان کا حکم

س...... آج کل مسلمان، انگریزوں کی طرح کتے پالتے ہیں، تو اگر یہ کتے کپڑوں یا اعضاء کے ساتھ لگ جائیں تو کیا وہ جگہ ناپاک ہوجائے گی، اگرچہ کتے کا بدن گیلا نہ ہو؟

ج...... جو لوگ شوقیہ کتے پالتے ہیں، ان کے لئے پاک، ناپاک کا سوال ہی نہیں، اگر ان کو ناپاک سمجھتے تو ان سے نفرت بھی کرتے، کتے کے بدن سے اگر کپڑا یا کوئی اور چیز مس ہوجائے تو وہ ناپاک نہیں ہوتی، جبکہ اس کے بدن پر کوئی ظاہری نجاست نہ ہو، خواہ اس کا بدن خشک ہو یا گیلا، البتہ کتے کا لعاب جس چیز کو لگ جائے وہ ناپاک ہے، اور کتا عموماً کپڑوں کو منہ لگا دیتا ہے، پس جس کپڑے کو کتے نے منہ لگا دیا ہو وہ ناپاک ہوجائے گا۔

کتے کا لعاب ناپاک ہے

س...... اگر کتا ہاتھ یا پاؤں پر زبان پھیر دے تو کیا بدن بھی پلید ہوجائے گا؟
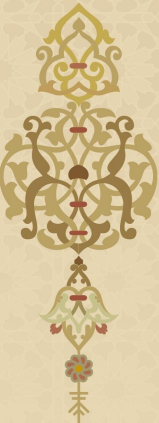
ج...... کتے کا لعاب نجس بھی ہے اور زہر بھی، اس لئے جس جگہ کتے کا لعاب لگے وہ ناپاک ہے اور اس کا صاف کرنا لازم ہے۔

کیا چھوٹا کتا بھی پلید ہے؟

س...... اگر بڑا کتا پلید ہے تو چھوٹا کتا یعنی کتے کا کم عمر بچہ پلید ہے یا پاک؟

ج...... چھوٹے اور بڑے کتے کا ایک ہی حکم ہے، اللہ تعالیٰ آپ کو کتوں کے شوق کے بجائے ان سے نفرت نصیب فرمائے۔

بلی کے جسم سے کپڑے چھو جائیں تو؟

س...... میری ایک دوست ہے، جو میرے گھر آئی تھی، بلی سے بھاگ کر کرسی پر پیر اُٹھا کر بیٹھ گئی، میں نے پوچھا کیوں؟ تو کہنے لگی کہ: بلی اگر کپڑوں سے لگ جائے تو کپڑے ناپاک ہوجاتے ہیں اور نماز نہیں ہوتی۔ جبکہ میری دادی نے کہا کہ: بلی اگر سوکھی ہو تو نماز ہوسکتی ہے، ہاں! اگر بلی گیلی ہو تو کپڑے ناپاک ہوجاتے ہیں۔ آپ اسلام کی روشنی میں اس کے بارے میں کیا کہتے ہیں؟

ج...... بلی کے ساتھ کپڑے لگنے سے ناپاک نہیں ہوتے، خواہ بلی سوکھی ہو یا گیلی ہو، بشرطیکہ اس کے بدن پر کوئی ظاہری نجاست نہ ہو۔

ناپاک چربی والا صابن

س...... مردار اور حرام جانوروں کی چربی کے صابن سے طہارت ہوجاتی ہے اور نمازیں وغیرہ دُرست اور ٹھیک ہیں یا نہیں؟

ج...... ناپاک چربی کا استعمال جائز نہیں، تاہم ایسے صابن کا استعمال کرنا جس میں یہ چربی ڈالی گئی ہو جائز ہے، کیونکہ صابن بن جانے کے بعد اس کی ماہیت تبدیل ہوجاتی ہے۔

نماز کی فرضیت واہمیت

علامتِ بلوغت نہ ظاہر ہونے پر پندرہ سال کے لڑکے، لڑکی پر نماز فرض ہے

س…… یہ بات تفصیل سے بتایئے کہ نماز کب فرض ہوتی ہے؟ بہت سے حضرات کہتے ہیں کہ اس وقت نماز فرض ہوتی ہے جب احتلام ہوتا ہے، اس سے پہلے نماز فرض نہیں ہوتی۔

ج……نماز بالغ پر فرض ہوتی ہے، اگر بالغ ہونے کی علامتیں ظاہر ہوجائیں تو نماز اسی وقت سے فرض ہوتی ہے، اور اگر کوئی علامت ظاہر نہ ہو تو لڑکا، لڑکی پندرہ سال کی عمر پوری ہونے پر بالغ سمجھے جائیں گے، اور جس دن سولھویں سال میں قدم رکھیں گے اس دن سے ان پر نماز روزہ فرض ہوں گے۔

سن بلوغت یاد نہ ہونے پر قضا نماز، روزہ کب سے شروع کرے؟

س……اکثر کتابوں میں پڑھا ہے کہ نماز بالغ ہونے پر فرض ہوجاتی ہے، اور لڑکا، لڑکی کے بالغ ہونے کی عمر مختلف کتابوں میں مختلف لکھی ہے، یعنی کہیں بارہ سال ہے اور کہیں تیرہ، چودہ سال، اور کہیں پندرہ سال ہے۔ میں نے چودہ یا پندرہ سال کی عمر میں نماز پڑھنی شروع کی، آپ یہ فرمائیں کہ مجھے کتنی عمر کی نمازیں قضا پڑھنی چاہئیں؟ مجھے نہیں یاد کہ میں بالغ کس عمر میں ہوا تھا؟

ج……لڑکے اور لڑکی کا بالغ ہونا علامات سے بھی ہوسکتا ہے، (مثلاً: لڑکے کو احتلام ہوجائے، یا لڑکی کو حیض آجائے، وغیرہ)، اگر پندرہ سال سے پہلے بالغ ہونے کی علامتیں ظاہر ہوجائیں تو ان پر بالغوں کے اَحکام جاری ہوں گے، اور اگر کوئی علامت ظاہر نہ ہو تو پندرہ برس کی عمر پورا ہونے پر ان کو بالغ شمار کیا جائے گا اور ان پر نماز، روزہ وغیرہ فرائض لازم ہوجائیں گے۔

اگر کسی نے بالغ ہونے کے بعد بھی نماز، روزہ میں کوتاہی کی، اب وہ توبہ کرکے نماز، روزہ قضا کرنا چاہتا ہے، اور اسے یہ یاد نہیں کہ وہ کب بالغ ہوا تھا؟ تو لڑکے کے لئے حکم یہ ہے کہ وہ تیرہویں سال کے شروع ہونے سے نماز، روزہ قضا کرے، کیونکہ بارہ سال کا لڑکا بالغ ہوسکتا ہے، اور لڑکی کے لئے حکم یہ ہے کہ وہ نو برس پورے ہونے اور دسویں سال کے شروع ہونے سے نماز، روزہ قضا کرے، کیونکہ نو برس کی لڑکی بالغ ہوسکتی ہے۔

بے نمازی کو کامل مسلمان نہیں کہہ سکتے

س…… ایک آدمی پورا سال نماز نہ پڑھے تو اسے کامل مسلمان کہا جاسکتا ہے، جو جمعہ اور عید کی نماز بھی نہیں پڑھتا؟

ج…… اگر وہ شخص اللہ اور رسولؐ پر ایمان رکھتا ہے اور نماز کی فرضیت کا بھی قائل ہے، مگر سستی یا غفلت کی بنا پر نماز نہیں پڑھتا تو ایسا شخص مسلمان تو ہے لیکن کامل مسلمان اسے نہیں کہا جاسکتا، کہ وہ نماز جیسے اہم اور بنیادی رُکن کا تارک ہونے کی وجہ سے سخت گناہگار اور بدترین فاسق ہے، قرآن واحادیث میں نماز کے چھوڑنے پر سخت وعیدیں وارد ہوئی ہیں۔

تارکِ نماز کا حکم

س…… مجھے اس چیز کی سمجھ نہیں آرہی ہے کہ بے نمازی کے لئے اسلام کے کیا اَحکامات ہیں؟ کچھ کہتے ہیں کہ وہ کافر ہوجاتا ہے، اور کچھ کہتے ہیں کہ وہ کافر نہیں ہوتا۔ میں نے سنا ہے کہ امام مالکؒ اور امام شافعیؒ کے نزدیک یہ ہے کہ اسے قتل کیا جائے، کیا یہ سچ ہے؟ اور اسی طرح سنا ہے کہ عبدالقادر جیلانیؒ اس کے بارے میں یہ کہتے ہیں کہ اسے (بے نمازی کو) مار ڈالا جائے، اس کی لاش کو گھسیٹ کر شہر سے باہر پھینک دیا جائے، کیا یہ بھی حقیقت ہے؟ ویسے زیادہ لوگوں سے میں نے یہ سنا ہے کہ وہ اس وقت تک کافر نہیں ہوتا جب تک کہ وہ اپنی زبان سے یہ نہ کہہ دے کہ میں نماز نہیں پڑھتا، یعنی اگر وہ زبان سے کہہ دے کہ میں نماز نہیں پڑھتا تو کافر ہوجاتا ہے، ورنہ چاہے نماز پڑھے یا نہ پڑھے، وہ کافر نہیں ہوتا۔ مسئلہ یہ ہے کہ اگر وہ کافر یا مرتد نہیں ہوتا تو اسے قتل کا حکم کیوں دیا جاتا ہے؟ جبکہ قرآن مجید میں بھی کسی مسلمان کے قتل کو جائز قرار نہیں دیا گیا۔ برائے مہربانی مجھے امام مالکؒ، امام شافعیؒ، امام احمد

بن حنبلؒ، امام ابوحنیفہؒ اور شیخ عبدالقادر جیلانیؒ کے بے نمازی کے بارے میں جو صحیح صحیح اَحکامات ہیں، بتادیں، مع حوالہ کے، بہت مہربانی ہوگی۔

ج…… تارکِ صلوٰۃ اگر نماز کی فرضیت ہی کا منکر ہو تو باجماعِ اہلِ اسلام کافر و مرتد ہے، (اِلَّا یہ کہ نیا مسلمان ہوا ہو اور اسے فرضیت کا علم نہ ہوسکا ہو، یا کسی ایسے کوردہ میں رہتا ہو کہ وہ فرضیت سے جاہل رہا ہو، اس صورت میں اس کو فرضیت سے آگاہ کیا جائے گا، اگر مان لے تو ٹھیک، ورنہ مرتد اور واجب القتل ہوگا)۔ اور جو شخص فرضیت کا تو قائل ہو، مگر سستی کی وجہ سے پڑھتا نہ ہو، تو امام ابوحنیفہؒ، امام مالکؒ، امام شافعیؒ اور ایک روایت میں امام احمد بن حنبلؒ کے نزدیک وہ مسلمان تو ہے، مگر بدترین فاسق ہے۔ اور امام احمدؒ سے ایک روایت یہ ہے کہ وہ مرتد ہے، اس کو تین دن کی مہلت دی جائے اور نماز پڑھنے کے لئے کہا جائے، اگر نماز پڑھنے لگے تو ٹھیک ورنہ ارتداد کی وجہ سے اس کو قتل کیا جائے اور مسلمانوں کے قبرستان میں اسے دفن نہ کیا جائے، غرض اس کے اَحکام مرتدین کے ہیں۔

امام مالکؒ، امام شافعیؒ کے نزدیک اور امام احمدؒ کی ایک روایت کے مطابق اگرچہ بے نمازی مسلمان ہے، مگر اس جرم یعنی ترکِ صلوٰۃ کی سزا قتل ہے، اِلَّا یہ کہ وہ شخص توبہ کرلے، لہٰذا اس کو تین دن کی مہلت دی جائے اور ترکِ نماز سے توبہ کرنے کا حکم دیا جائے، اگر توبہ کرلے تو اس سے قتل کی سزا ساقط ہوجائے گی، ورنہ اس کو قتل کردیا جائے گا، اور قتل کے بعد اس کا جنازہ پڑھا جائے گا اور اس کو مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کیا جائے گا، الغرض اگر بے نمازی توبہ نہ کرے تو ان حضرات کے نزدیک اس کی سزا قتل ہے۔ اور حضرت امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک بے نمازی کو قتل نہیں کیا جائے گا، بلکہ اس کو ہمیشہ قید رکھا جائے گا اور روزانہ اس کے جوتے لگائے جائیں گے، یہاں تک کہ وہ ترکِ نماز سے توبہ کرلے۔ ان مذاہب کی تفصیل فقہِ شافعی کی کتاب شرح مہذب (ج:۳ ص:۱۲)، اور فقہِ حنبلی کی کتاب المغنی (ج:۲ ص:۲۹۸ مع الشرح الکبیر)، اور فقہِ حنفی کی کتاب فتاویٰ شامی (ج:۱ ص:۳۹۲) میں ہے۔ جو حضرات بے نمازی کے قتل کا فتویٰ دیتے ہیں، ان کا استدلال یہ ہے کہ یہ سب سے بڑا جرم ہے، اس کے علاوہ ان کے اور بھی دلائل ہیں۔ حضرت پیرانِ پیر

شاہ عبدالقادر جیلانی رحمہ اللہ کی کتاب دیکھنے کا موقع نہیں ملا، مگر وہ امام احمد بن حنبلؒ کے مقلد ہیں، اور میں اُوپر لکھ چکا ہوں کہ امام احمدؒ کی ایک روایت میں یہ مرتد ہے، اور اس کے ساتھ مرتدین جیسا سلوک کیا جائے گا۔ اس لئے اگر حضرت پیرانِ پیرؒ نے یہ لکھا ہو کہ بے نمازی کا کفن دفن نہ کیا جائے، بلکہ مردار کی طرح گھسیٹ کر اس کو کسی گڑھے میں ڈال دیا جائے تو ان کے مذہب کی روایت کے عین مطابق ہے۔

نماز چھوڑنا کافر کا فعل ہے

س…… احادیث میں آتا ہے کہ جس نے ایک نماز جان بوجھ کر چھوڑ دی اس نے کفر کیا، آپ مہربانی فرما کر یہ بتائیں کہ کفر سے مراد اللہ نہ کرے، آدمی کافر ہوگیا یا یہ کہ کفر کیا ہے یہ چھوڑی جانے والی نماز کے بعد جو نماز پڑھی، تو درمیان میں جو وقت گزرا وہ کفر کی حالت میں رہا، حالانکہ جس نے ایک دفعہ کلمہ طیبہ پڑھا اسے کافر نہیں کہنا چاہئے۔

ج…… جو شخص دینِ اسلام کی تمام باتوں کو سچا مانتا ہو، اور تمام ضروریاتِ دین میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تصدیق کرتا ہو، اہلِ سنت کے نزدیک وہ کسی گناہ کی وجہ سے کافر نہیں قرار دیا جائے گا۔ اس حدیث شریف میں جس کفر کا ذکر ہے وہ کفرِ اعتقادی نہیں، بلکہ کفرِ عملی ہے، حدیث شریف کا قریب ترین مفہوم یہ ہے کہ اس شخص نے کفر کا کام کیا، یعنی نماز چھوڑنا مؤمن کا کام نہیں، کافر کا فعل ہے، اس لئے جو مسلمان نماز چھوڑ دے اس نے کافروں کا کام کیا۔ اس کی مثال ایسی ہے جیسے کسی کو بھنگی کہہ دیا جائے، یہ مطلب نہیں ہوتا کہ وہ واقعتاً بھنگی ہے، بلکہ یہ کہ وہ بھنگیوں کے سے کام کرتا ہے، اسی طرح جو شخص نماز نہ پڑھے، وہ اگرچہ کافر نہیں، لیکن اس کا یہ عمل کافروں جیسا ہے۔

کیا بے نمازی کے دیگر اعمالِ خیر قبول ہوں گے؟

س…… بعض حضرات ایسے ہیں کہ غریبوں کی مدد کرتے ہیں، زکوٰۃ دیتے ہیں، ہر طرح غرباء کی مدد کرتے ہیں، صلہ رحمی کرتے ہیں، لیکن جب ان سے کہا جائے کہ بھائی! نماز بھی پڑھ لیا کرو، تو کہتے ہیں: یہ بھی تو فرض عبادت ہے! کیا بے نمازی کے یہ سارے اعمال قبول ہوجاتے ہیں؟

ج…… کلمۂ شہادت کے بعد اسلام کا سب سے بڑا رُکن نماز ہے، نمازِ پنج گانہ ادا کرنے سے بڑھ کر کوئی نیکی نہیں اور نماز نہ پڑھنے سے بڑھ کر کوئی گناہ نہیں، زنا، چوری وغیرہ بڑے بڑے گناہ، نماز نہ پڑھنے کے گناہ کے برابر نہیں، پس جو شخص نماز نہیں پڑھتا وہ اگر خیر کے دُوسرے کام کرتا ہے تو ہم یہ تو نہیں کہہ سکتے کہ وہ قبول نہیں ہوں گے، لیکن ترکِ نماز کا وبال اتنا بڑا ہے کہ یہ اعمال اس کا تدارک نہیں کرسکتے۔

ان حضرات کا یہ کہنا کہ ''یہ بھی تو فرض عبادت ہے'' بجا ہے، لیکن ''بڑا فرض'' تو نماز ہے، اس کو چھوڑنے کا کیا جواز ہے؟

جو فرض نماز کی اجازت نہ دے اس کی ملازمت جائز نہیں

س…… میں ایک ایسی جگہ پر دُکانداری کی مزدوری کرتا ہوں جہاں پر مجھے دوپہر بارہ بجے سے رات دس بجے تک ڈیوٹی دینی پڑتی ہے، یہ دُکان ایک چھوٹا سا کریانہ اسٹور ہے، اس ڈیوٹی کے دوران چار نمازوں کا ٹائم آتا ہے، جبکہ مالک مجھے نماز کے لئے وقفہ نہیں دیتا، اس مجبوری کی وجہ سے رات دس بجے چھٹی کے بعد نمازیں قضا پڑھتا ہوں۔ برائے مہربانی قرآن وسنت کی روشنی میں بتائیں کہ کیا میری یہ نمازیں قبول ہوں گی؟ اگر نہیں تو پھر مجھے کوئی راستہ بتائیں کہ میں کیا کروں؟

ج…… ایسا شخص جو فرض نماز کی بھی اجازت نہیں دیتا، اس کے یہاں ملازمت ہی جائز نہیں۔

اللہ تعالیٰ کو غفور رحیم سمجھ کر نماز نہ ادا کرنے والے کی سزا

س…… بعض لوگ بغیر کسی عذر کے نماز ترک کردیتے ہیں اور پھر کھیل، لغو باتوں، کام کاج اور دیگر مصروفیات میں مشغول رہتے ہیں، جب ان سے کہیں کہ نماز ترک کرنے سے خدا ناراض ہوجاتا ہے اور خدا کا عذاب بھی نازل ہوتا ہے، تو جواب ملتا ہے کہ خدا کی ذات ''غفور رحیم'' بھی ہے اور ہمیں معاف بھی کردے گا، اس لئے کوئی فرق نہیں پڑتا ہے۔

ج…… اللہ تعالیٰ بلاشبہ ''غفور رحیم'' ہیں، لیکن ایسے ''غفور رحیم'' کی نافرمانی جب ڈھٹائی سے کی جائے اور نافرمانی کرنے والے کو اپنی حالت پر شرمندگی بھی نہ ہو تو اس کا قہر بھی نازل ہوسکتا ہے۔ ایک حدیث کا مفہوم یہ ہے کہ جس شخص نے نمازِ پنج گانہ ادا کی قیامت

کے دن اس کے لئے نور بھی ہوگا، اس کے ایمان کا برہان بھی ہوگا اور اس کی نجات بھی ہوگی اور جو ان کی پابندی نہ کرے، نہ اس کے لئے نور ہوگا، نہ اس کے ایمان کی دلیل ہوگی، نہ اس کی نجات ہوگی، اس کا حشر قارون، فرعون، ہامان اور اُبیّ بن خلف کے ساتھ ہوگا۔ اللہ تعالیٰ تمام مسلمانوں کو اپنے غضب سے پناہ میں رکھے! خلاصہ یہ ہے کہ شیطان کا مکر اور دھوکا ہے کہ تم گناہ کئے جاؤ، اللہ تعالیٰ غفور رحیم ہیں، وہ خود ہی بخش دیں گے۔ مؤمن کی شان یہ ہونی چاہئے کہ وہ اَحکامِ الٰہی کی پابندی کرے، گناہوں سے بچتا رہے اور پھر اللہ تعالیٰ کی رحمت و مغفرت کی اُمید بھی رکھے، جیسا کہ ہم دُعائے قنوت میں کہتے ہیں: "نرجوا رحمتک ونخشٰی عذابک" (یا اللہ! ہم آپ کی رحمت کے اُمیدوار ہیں اور آپ کے عذاب سے ڈرتے ہیں)۔

نماز فرض ہے، داڑھی واجب ہے، دونوں پر عمل لازم ہے

س...... ایک شخص نماز نہیں پڑھتا، اس صورت میں داڑھی رکھی، کیا ثواب ملے گا؟ نماز پڑھنے والا ایک فرد جس نے داڑھی رکھی نہیں ہے، کیا اس کو نماز کا ثواب ملے گا؟ ایک شخص جس نے داڑھی رکھی تھی اب مونڈ ڈالی، لیکن اب نماز بھی پڑھتا ہے، کیا اس کو ثواب ملے گا؟

ج...... نماز پڑھنا فرض ہے، اور اس کا چھوڑنا گناہِ کبیرہ اور کفر کا کام ہے، داڑھی رکھنا واجب اور اس کا کترانا یا مونڈنا حرام اور گناہِ کبیرہ ہے، مسلمان کو چاہئے کہ تمام فرائض و واجبات کی پابندی کرے اور اپنی آخرت اور قبر کے لئے زیادہ سے زیادہ نیکیوں کا ذخیرہ جمع کرے، کیونکہ مرنے کے بعد نیکی نہیں کرسکے گا، اور یہ بھی ضروری ہے کہ حرام و ناجائز اور گناہِ کبیرہ کے تمام کاموں سے پرہیز کرے، اور اگر کوئی گناہ سرزد ہوجائے تو فوراً توبہ کرے، اللہ تعالیٰ سے معافی مانگے اور اِستغفار سے اس کا تدارک کرے تاکہ اس کی عاقبت برباد نہ ہو۔ الغرض مسلمان راہِ آخرت کا مسافر ہے، اس کو لازم ہے کہ اس راستے کے لئے توشہ جمع کرنے کا حریص ہو اور راستے کی جھاڑیوں اور کانٹوں سے دامن بچاکے نکلے۔

اب اگر ایک شخص کچھ نیک کام کرتا ہے اور کچھ بُرے، تو قیامت کے دن میزانِ عدالت میں اس کی نیکیوں اور بدیوں کا موازنہ ہوگا، اگر نیکیوں کا پلہ بھاری رہا تو کامیاب

ہوگا اور اگر خدانخواستہ بدیوں کا پلہ بھاری نکلا تو ذلت ورُسوائی اور ناکامی و بربادی کا منہ دیکھنا ہوگا، اِلَّا یہ کہ رحمتِ خداوندی کسی کی دستگیری فرمائے، اس تقریر سے آپ کے سوال کا اور اس قسم کے تمام سوالات کا جواب معلوم ہوگیا۔

بے نمازی کے ساتھ کام کرنا

س…… میں ایک ایسے آدمی کے ساتھ کام کرتا ہوں جو نماز نہیں پڑھتے، بلکہ جمعہ تک نہیں پڑھتے، کیا ایسے آدمی کے ساتھ کام کرنا جائز ہے؟

ج…… کام تو کافر کے ساتھ بھی کرسکتے ہیں، وہ صاحب اگر مسلمان ہیں تو ان کو نماز کی ترغیب دینا ضروری ہے، آپ ان کو کسی بہانے کسی نیک صحبت میں لے جایا کیجئے، اس سے انشاءاللہ تعالیٰ وہ نمازی ہوجائیں گے۔

نماز قائم کرنے اور نماز پڑھنے میں کیا فرق ہے؟

س…… قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے کہ نماز قائم کرو، جبکہ ہمارے مولوی صاحبان اور علماء ہمیشہ اس بات کو یوں کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ نماز پڑھو، نہ قرآن شریف میں یہ حکم آیا ہے کہ نماز پڑھو، اور نہ ہمارے رسولؐ کی حدیث ہے، جس سے یہ بات ثابت ہوجائے۔ آپ مہربانی کرکے اس بات کی وضاحت کردیں کہ نماز پڑھنے اور قائم کرنے میں کیا فرق ہے؟ اور کیا ہم نماز قائم کرنے کے بجائے پڑھیں تو ثواب ملتا ہے؟

ج…… نماز قائم کرنے سے مراد ہے اس کی تمام شرائط و آداب کے ساتھ خوب اِخلاص و توجہ اور خشوع و خضوع کے ساتھ اسے ادا کرنا۔ اسی کو ہماری زبان میں نماز پڑھنا کہتے ہیں، لہٰذا نماز پڑھنے اور ''نماز ادا کرنے'' کا ایک ہی مفہوم ہے، دو نہیں، کیونکہ جب ''نماز ادا کرنے'' یا ''نماز پڑھنے'' کا لفظ کہا جاتا ہے تو اس سے نماز قائم کرنا ہی مراد ہوتا ہے۔

نماز کے لئے مصروفیت کا بہانہ لغو ہے

س…… اسلام چودہ سو سال پرانا مذہب ہے، اس زمانے میں لوگوں کی ضروریات بہت کم ہوتی تھیں، مصروفیات بھی کم ہوتی تھیں، فارغ وقت لوگوں کے پاس بہت ہوتا تھا، پانچ

وقت نماز ادا کرنا ان کے لئے معمولی بات تھی، مگر اب حالات بہت مختلف ہیں، زندگی بہت مصروف ہوگئی ہے، اگر نماز صرف صبح و شام پڑھ لی جائے تو اس بارے میں آپ لوگ کیا کہیں گے؟ کیونکہ رات کو سونے سے پہلے اور صبح کو دفتر جانے سے پہلے یا دیگر کاموں سے پہلے ہی دو اوقات ذرا فرصت کے ہوتے ہیں، جن میں انسان خدا کو دِل سے یاد کرسکتا ہے۔

ج…… پانچ وقت کی نماز فرض ہے، اور ان کے جو اوقات متعین ہیں ان میں کوئی تبدیلی نہیں ہوسکتی، مصروفیت کا بہانہ لغو ہے۔ سوال کے انداز سے معلوم ہوتا ہے کہ سائل کے نزدیک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شریعت صرف آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے کے لوگوں کے لئے تھی، بعد کے لوگوں کے لئے نہیں۔ ایسا خیال کفر کے قریب ہے، آج کے دور میں لوگ تفریح پر، دوستوں کے ساتھ گپ شپ پر اور کھانے وغیرہ پر گھنٹوں خرچ کردیتے ہیں، اس وقت ان کو اپنی مصروفیات یاد نہیں رہتیں، آخر مصروفیت کا سارا نزلہ نماز ہی پر کیوں گرایا جاتا ہے؟ اور وقت میں کفایت شعاری صرف نماز ہی کے لئے کیوں روا رکھی جاتی ہے…؟

کیا پہلے اخلاق کی دُرستی ہو پھر نماز پڑھنی چاہئے؟

س…… آج کل لوگوں کا خیال ہے کہ پہلے اخلاق دُرست کئے جائیں، پھر نماز پڑھنی چاہئے۔

ج…… یہ خیال دُرست نہیں، بلکہ خود اخلاق کی دُرستی کے لئے بھی نماز ضروری ہے، اور یہ شیطان کا چکر ہے کہ وہ عبادت سے روکنے کے لئے ایسی اُلٹی سیدھی باتیں سمجھاتا ہے، مثلاً: یہ کہہ دیا کہ جب تک اخلاق دُرست نہ ہوں، نماز کا کیا فائدہ؟ اور شیطان کو پورا اطمینان ہے کہ یہ شخص مرتے دَم تک اپنے اخلاق دُرست نہیں کرسکے گا، لہٰذا نماز سے ہمیشہ کے لئے محروم رہے گا، حالانکہ سیدھی بات یہ ہے کہ آدمی نماز کی بھی پابندی کرے اور ساتھ ساتھ اصلاحِ اخلاق کی کوشش کرے، نماز چھوڑ کر اخلاق کی اصلاح کس طرح ہوسکتی ہے؟

تعلیم کے لئے عصر کی نماز چھوڑنا دُرست نہیں

س…… میں پانچوں وقت کی نماز پڑھتی ہوں، اب کالج میں داخلہ لینے والی ہوں، کالج کا

فہرست

ٹائم ایسا ہے کہ میں عصر کی نماز نہیں پڑھ سکتی، کیا میں ہمیشہ مغرب کی نماز کے ساتھ عصر کی نماز کے فرض پڑھ لیا کروں؟ کیا مجھے اتنا ہی ثواب ملے گا یا نہیں؟

ج…… حدیث میں ہے کہ جس کی نمازِ عصر قضا ہوگئی اس کا گویا گھر بار لٹ گیا اور گھر کے سارے لوگ ہلاک ہوگئے، اس لئے نماز قضا کرنا تو جائز نہیں، اب یا تو کالج ہی میں نماز ٹھیک وقت پر پڑھنے کا انتظام کیجئے، یا لعنت بھیجئے ایسے کالج اور ایسی تعلیم پر، جس سے نماز غارت ہوجائے۔

مطلب براری کے بعد نماز، روزہ چھوڑ دینا بہت غلط بات ہے

س…… جناب بہت سے دوستوں میں یہ بات زیرِ بحث ہوتی ہے کہ ہمارے کچھ دوست جب کسی مصیبت میں گرفتار ہوتے ہیں تو فوراً اللہ کو یاد کرتے ہیں، اور جب ان کا مطلب نکل جاتا ہے تو نماز پھر چھوڑ دیتے ہیں۔

میں اور میرے بہت سے دوست کہتے ہیں کہ آدمی نماز، روزہ رکھے اور پڑھے، لیکن فرض سمجھ کر، یہ نہیں کہ جب کوئی مصیبت آئی یا کوئی کام اٹک گیا تو نمازیں شروع، اور جب کام نکل گیا تو پھر اللہ کو بھول گئے۔ میں اور میرے دوست بھی کچھ ایسے ہیں جو کہ نماز نہیں پڑھتے، لوگ ہم سے کہتے ہیں کہ تم نماز پڑھو تمہارا فلاں کام ہوجائے گا، یا مثلاً ایک دو دوستوں کا ویزا نہیں مل رہا ہے سعودی عرب کا اور دُوسرے لوگ ان کو کہتے ہیں کہ نماز پڑھو اور اللہ سے دُعا کرو، تمہارا ویزا آجائے گا، لیکن میں اور میرے دوست کہتے ہیں کہ صرف ویزے کے لئے نماز پڑھنا، یعنی لالچ کے تحت اللہ کے دربار میں حاضر ہونا اور جب کام نکل جائے تو پھر نمازیں چھوڑ دینا صحیح نہیں ہے۔

ج…… دُنیوی غرض کے لئے نماز، روزہ کرنا اور کام نکل جانے کے بعد چھوڑ دینا بہت ہی غلط بات ہے، اور اس سے زیادہ غلط بات یہ ہے کہ آدمی اپنی حاجت اور ضرورت کے وقت بھی اللہ تعالیٰ کی طرف رُجوع نہ ہو۔ نماز، روزہ اور دیگر عبادات محض اللہ تعالیٰ کا حق سمجھ کر کرنی چاہئیں، خواہ تنگی ہو یا فراخی، ہر حال میں کرنی چاہئیں۔ صرف دُنیوی مفادات کو پیشِ نظر نہیں

رکھنا چاہئے، بلکہ آخرت کی بھلائی اور اللہ تعالیٰ کی رضاجوئی مطمحِ نظر ہونی چاہئے۔ الغرض آپ کا اور آپ کے دوستوں کا یہ نظریہ تو صحیح ہے کہ صرف دُنیوی مشکل حل کرانے کے لئے نماز، روزہ کرنا، اور مشکل حل ہونے کے بعد چھوڑ دینا غلط ہے، لیکن یہ صحیح نہیں کہ مشکل وقت میں بھی اللہ تعالیٰ سے رُجوع نہ کیا جائے۔

کیا کوئی ایسا معیار ہے جس سے نماز مقبول ہونے کا علم ہوجائے؟

س…… کیا کوئی ایسا معیار ہے جس سے عوام کو یہ معلوم ہوجائے کہ ہماری نماز مقبول ہے، اور ہمارا ربّ ہم سے راضی ہے؟

ج…… نماز کو پوری شرائط اور مطلوبہ خشوع وخضوع کے ساتھ ادا کرنے کے بعد حق تعالیٰ کی رحمت سے اُمید کی جاتی ہے کہ وہ قبول فرمائیں گے۔

نماز قائم کرنا حکومتِ اسلامی کا پہلا فرض ہے

س…… کیا اسلامی نظام کا نفاذ بغیر قیامِ نماز کے ناممکن نہیں؟

ج…… نماز کے بغیر اسلامی نظام کا تصوّر نہیں کیا جاسکتا۔

س…… کیا جو حکومت اپنے کو اسلامی کہتی ہے، اس کا پہلا فرض نماز کا حکم اور اس پر سزا کے قانون نافذ کرنا نہیں؟

ج…… پہلا فرض یہی ہے۔

س…… اگر حکومت ایسا نہیں کرتی تو کل قیامت میں ان تمام بے نمازیوں کے گناہوں کا بوجھ کس کے سر ہوگا؟

ج…… بوجھ تو بے نمازیوں کے ذمہ ہوگا، تاہم نظامِ صلوٰۃ قائم نہ کرنے کا گناہ حکومت کو ملے گا، اللہ تعالیٰ اپنی رحمت سے معاف کردے تو اس کا کرم ہے۔

نماز کے وقت کاروبار میں مشغول رہنا حرام ہے

س…… ایک آدمی دُکان کرتا ہے یا کوئی بھی کاروبار کرتا ہے، جب اذان ہوتی ہے تو نماز نہیں پڑھتا یا جماعت سے نہیں پڑھتا، تو اس کا نماز کے وقت کاروبار کرنا کیسا ہے؟ اور جو رقم اس

نے نماز کے وقت کمائی حلال ہے یا کہ حرام؟

ج...... کمائی تو حرام نہیں، مگر کاروبار میں اس طرح مشغول رہنا کہ نماز فوت ہو جائے یا جماعت کا اہتمام نہ کرنا حرام ہے۔

اوقاتِ نماز

وقت سے پہلے نماز پڑھنا دُرست نہیں

س...... جس طرح وقت گزرنے کے بعد قضا نماز پڑھی جاتی ہے اسی طرح وقت سے پہلے پڑھی جاسکتی ہے یا نہیں؟

ج...... نماز کے صحیح ہونے کی ایک شرط یہ ہے کہ اس نماز کا وقت داخل ہو چکا ہو، پھر جو نماز وقت کے اندر پڑھی گئی وہ تو ادا ہوئی، اور جو وقت نکلنے کے بعد پڑھی گئی وہ قضا ہوئی، اور جو وقت سے پہلے پڑھی گئی وہ نہ ادا ہوئی نہ قضا، بلکہ سرے سے نماز ہوئی ہی نہیں۔

اذان کے فوراً بعد نماز گھر پر پڑھنا

س...... نمازی اگر اکیلا گھر پر نماز پڑھنا چاہتا ہے تو اذان ہوتے ہی نماز کا وقت ہو جاتا ہے کہ نہیں؟ اذان کے کتنے وقفے کے بعد نماز شروع کی جائے؟ اس طرح تو وہ نمازی مساجد میں نماز ادا ہونے سے پہلے ہی نماز پڑھ لے گا، ایسا کوئی ضروری حکم تو نہیں ہے کہ اذان کے کچھ وقفے کے بعد نماز شروع کی جائے یا کہ جیسے ہی اذان ختم ہو نماز پڑھی جاسکتی ہے؟

ج...... گھر میں اکیلے نماز پڑھنا عورتوں کے علاوہ صرف معذور لوگوں کے لئے جائز ہے، بغیر عذر کے مسجد کی جماعت کا ترک کرنا گناہِ کبیرہ ہے، اگر اس بات کا اطمینان ہو کہ اذان وقت سے پہلے نہیں ہوئی تو گھر میں نماز پڑھنے والا اذان کے فوراً بعد نماز پڑھ سکتا ہے، بلکہ اگر وقت ہو چکا ہو اور اس کو وقت ہو جانے کا پورا اطمینان ہو تو اذان سے پہلے بھی پڑھ سکتا ہے، جبکہ اذان، وقت ہونے کے کچھ دیر بعد ہوتی ہو۔

نمازِ فجر سرخی کے وقت پڑھنا

س...... نمازِ فجر اخیر وقت میں جبکہ اچھی طرح روشنی ہونے لگے کہ مشرق کی طرف سرخی نظر آئے، پڑھنا اور پڑھانا جائز ہے یا ناجائز؟

ج...... فجر کی نماز سورج نکلنے سے پہلے بلاکراہت جائز ہے، مگر امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک نمازِ فجر ایسے وقت پڑھنا افضل ہے کہ سورج نکلنے سے پہلے ایک جماعت سنت کے مطابق اور کرائی جاسکے۔

فجر کی جماعت طلوع سے آدھ گھنٹہ قبل مناسب ہے

س...... نمازِ فجر کی جماعت سورج نکلنے سے کتنے منٹ پہلے پڑھانی بہتر ہے؟ جو سست نمازیوں کی بھی جماعت میں شمولیت کا باعث بن سکے، اور نماز میں نقص ہوجانے پر دوبارہ لوٹانے کا بھی وقت رہے، تفصیل سے آگاہی فرماکر بندگانِ خدا کو ممنون فرمائیں۔

ج...... نمازِ فجر طلوع سے اتنا وقت پہلے شروع کی جائے کہ بصورتِ فساد، نماز کو بطریقِ مسنون اطمینان کے ساتھ دوبارہ لوٹایا جاسکے، اس کے لئے طلوع سے قریباً آدھا پون گھنٹہ قبل کا اندازہ کیا جاسکتا ہے۔

صبحِ صادق کے بعد وتر اور نوافل پڑھنا

س...... بعض لوگ وتر کی نماز تہجد کے ساتھ پڑھتے ہیں، یہ بتائیں کہ فجر کی اذان ہونے والی ہو یا اذان ہو رہی ہو تو اس وقت نمازِ تہجد اور وتر پڑھ سکتے ہیں کہ نہیں؟ جبکہ فجر کی نماز اذان کے آدھ گھنٹے یا چالیس منٹ کے بعد ہوتی ہے۔

ج...... وتر کی نماز تہجد کے وقت پڑھنا دُرست ہے، بلکہ جس شخص کو تہجد کے وقت اُٹھنے کا پورا بھروسا ہو اس کے لئے تہجد کے وقت وتر پڑھنا افضل ہے۔ وتر کی نماز صبحِ صادق سے پہلے پڑھ لینا ضروری ہے، صبح ہونے کے بعد وتر کی نماز قضا ہوجاتی ہے، اور اگر کبھی صبحِ صادق سے پہلے نہ پڑھ سکے تو وتر کی نماز صبحِ صادق کے بعد اور نمازِ فجر سے پہلے پڑھ لینا ضروری ہے، لیکن صبحِ صادق کے بعد تہجد پڑھنا یا کوئی اور نفل نماز پڑھنا جائز نہیں۔

فہرست

صبحِ صادق سے طلوع تک نفل نماز ممنوع ہے

س...... نمازِ فجر کی دو رکعت سنت ادا کرنے کے بعد اگر جماعت میں کچھ یا زیادہ وقت باقی ہو تو کچھ لوگ مسجد میں نوافل وغیرہ جن کی تعداد مقرّر نہیں، صرف وقت پورا ہونے تک ادا کرتے ہوئے نظر آتے ہیں، تو کیا یہ امر صحیح ہے کہ فجر کی نماز کی سنت و فرض کے درمیان دیگر نفل نماز ادا کی جاسکتی ہے؟

ج...... صبحِ صادق کے بعد فجر کی سنتوں کے علاوہ اور نفل پڑھنا ممنوع ہے، قضا نماز پڑھ سکتے ہیں، مگر وہ بھی لوگوں کے سامنے نہ پڑھیں۔

فجر کی نماز کے دوران سورج کا طلوع ہونا

س...... اگر فجر کے وقت نماز کی نیت باندھنے کے بعد طلوعِ آفتاب کا وقت شروع ہوجائے اور ہمیں یہ بات سلام پھیرنے کے بعد معلوم ہو، تو کیا ہماری یہ نماز ہوجائے گی؟ اور اگر سنت نماز پڑھنے کے بعد طلوعِ آفتاب کا وقت شروع ہوجائے اور اس کے بعد فرض نماز پڑھیں تو کیا یہ نماز ہوجائے گی یا نہیں؟ اور طلوعِ آفتاب کا وقت کتنا ہوتا ہے؟

ج...... اگر فجر کی نماز کے دوران سورج نکل آئے تو نماز فاسد ہوجائے گی، اِشراق کا وقت ہونے پر دوبارہ پڑھے۔ جب سورج کی زردی ختم ہوجائے اور دُھوپ صاف اور سفید ہوجائے تو اِشراق کا وقت ہوجاتا ہے، اُفق میں سورج کا پہلا کنارا نمودار ہونے سے طلوع کا وقت شروع ہوجاتا ہے۔

طلوعِ آفتاب سے قبل اور بعد کتنا وقت مکروہ ہے؟

س...... فجر کی نماز کے بعد جو ۲۰ منٹ مکروہ ہوتے ہیں، وہ کون سے ہیں؟ سورج کی پہلی شعاع نکلنے سے پہلے کے ۲۰ منٹ یا جب پہلی شعاع نکل آئے اس وقت سے پورا سورج نکلنے تک ۲۰ منٹ؟ مثال کے طور پر محکمہ موسمیات بتاتا ہے کہ کل چھ بجے سورج نکلے گا، تو مکروہ ۲۰ منٹ کون سے ہوں گے، ۵ بج کر ۴۰ منٹ سے ۶ بجے تک درمیان کے بیس منٹ یا ۶ بجے سے ۶ بج کر ۲۰ منٹ تک مکروہ ٹائم ہوگا؟ براہِ مہربانی اس سوال کا جواب محکمہ موسمیات

کے ٹائم کے حوالے سے ہی دیں کہ صبحِ صادق اور صبحِ کاذب کے حوالے سے جواب واضح طور پر سمجھ میں نہیں آتا، اور پھر یہ تردّد بھی رہتا ہے کہ ہوسکتا ہے ہمارا اندازہ غلط ہو، کیونکہ محکمہ موسمیات روزانہ سورج نکلنے کا ٹائم بتاتا ہے، اس لئے اگر آپ یہ جواب دے دیں کہ اس کے بتائے ہوئے ٹائم کے فوراً پہلے کے ۲۰ منٹ مکروہ ہوتے ہیں یا فوراً بعد کے، تو میرا خیال ہے ہماری ناقص عقل میں بہتر طور پر آجائے گا۔

ج…… نمازِ فجر کے بعد سورج نکلنے تک نفل پڑھنا دُرست نہیں، قضا نماز، سجدۂ تلاوت اور نمازِ جنازہ جائز ہے، پس فجر کی نماز سے لے کر سورج نکلنے تک کا وقت تو مکروہ نہیں، البتہ اس وقت نماز نفل پڑھنا مکروہ ہے۔ جب سورج کا کنارا طلوع ہوجائے اس وقت سے لے کر سورج کی زردی ختم ہونے تک کا وقت (تقریباً پندرہ، بیس منٹ) مکروہ ہے۔ اس میں فرض، نفل، سجدۂ تلاوت اور نمازِ جنازہ سب منع ہیں۔ ہاں! قرآنِ کریم کی تلاوت، ذکر و تسبیح، دُرود شریف اس وقت بھی جائز ہے۔ آپ کے سوال کے مطابق اگر محکمہ موسمیات یہ اعلان کرتا ہے کہ آج سورج چھ بجے نکلے گا تو چھ بجے سے لے کر چھ بیس تک کا وقت مکروہ کہلائے گا۔

نمازِ اِشراق کا وقت کب ہوتا ہے؟

س…… ہماری مسجد میں اکثر اِشراق کی نماز پر جھگڑا ہوتا ہے، بعض حضرات سورج نکلنے کے پانچ منٹ بعد نماز پڑھ لیتے ہیں، جبکہ بعض اعتراض کرتے ہیں، ان کا کہنا ہے کہ پورا سورج ۱۵ منٹ میں نکلتا ہے، اس لئے پورے ۱۵ منٹ بعد نماز کا وقت ہوتا ہے، آپ فرمائیں کہ اِشراق کی نماز کا وقت سورج نکلنے کے کتنی دیر بعد شروع ہوتا ہے اور کب تک رہتا ہے؟

ج…… سورج نکلنے کے بعد جب تک دُھوپ زرد رہے، نماز مکروہ ہے، اور دُھوپ کی زردی کا وقت مختلف موسموں میں کم و بیش ہوسکتا ہے، عام موسموں میں ۱۵، ۲۰ منٹ میں ختم ہوتی ہے، اس لئے اتنا وقفہ ضروری ہے، جو لوگ پانچ منٹ بعد نماز شروع کردیتے ہیں وہ غلط کرتے ہیں، البتہ بعض موسموں میں دس منٹ بعد زردی ختم ہوجاتی ہے، پس اصل مدار زردی کے ختم ہونے پر ہے۔

فہرست

رمضان المبارک میں فجر کی نماز

س……حیدرآباد میں سحری تقریباً ۴ بجے ختم ہوتی ہے، یہاں پر ایک مسجد میں ساڑھے چار بجے جماعت ہوتی ہے، مگر کچھ لوگوں کا اعتراض ہے کہ اس وقت چونکہ اندھیرا ہوتا ہے اس لئے اس وقت نماز جائز نہیں، مگر اس مسجد والے کہتے ہیں کہ نماز چونکہ صحیح حالت میں پڑھنی چاہئے اور نماز تھوڑا اُجالا پھیلنے تک یا تو کچھ لوگ سو چکے ہوتے ہیں یا اُونگھ رہے ہوتے ہیں، اس لئے جلدی نماز صحیح ہے۔

ج……صبحِ صادق ہونے پر سحر کا وقت ختم ہوجاتا ہے، اور نمازِ فجر کا وقت شروع ہوجاتا ہے، رمضان مبارک میں نمازیوں کی رعایت کے لئے صبح کی نماز عموماً جلدی ہوتی ہے، بہرحال صبحِ صادق کے بعد فجر کی نماز صحیح ہے، اُجالے کا پھیل جانا نماز صحیح ہونے کے لئے شرط نہیں۔

نصف النہار سے کیا مراد ہے؟

س……نماز کے اوقاتِ مکروہہ میں ایک وقت استوا بھی ہے، اس وقت میں نماز سے منع کیا گیا ہے، علماء اس وقت کے متعلق فرماتے ہیں کہ زوال کا جو وقت نقشوں میں دیا گیا ہے اس سے پانچ منٹ قبل اور پانچ منٹ بعد نماز منع ہے، لیکن شرعی دائمی جنتری (مرتبہ قاری شریف احمد صاحب مدظلہ العالی) میں اس حدیث کی تشریح میں جو وقت متعین کیا گیا ہے وہ تقریباً ۴۰ منٹ ہوتا ہے، اس کی وضاحت میں قاری صاحب تحریر فرماتے ہیں کہ طلوعِ صبحِ صادق سے غروبِ آفتاب تک جتنا وقت ہے اس کے برابر دو حصے کرلیں، پہلے حصے کے ختم پر ابتدا نصف النہار شرعی ہے، ایسے ہی طلوعِ آفتاب سے غروبِ آفتاب تک جتنا وقت ہے، اس کے برابر دو حصے کرلیں، پہلے حصے کے ختم پر ابتدا نصف النہار عرفی یا حقیقی ہے اور اس پر زوالِ آفتاب کا وقت ختم ہوکر ظہر کا وقت شروع ہوجاتا ہے، اپنی اس تحقیق پر دارالعلوم دیوبند کا فتویٰ (جس کی اصل قاری صاحب کے پاس موجود ہے) بھی تائید میں پیش کیا گیا ہے، جس کا خلاصہ درج ذیل ہے: ”اس عبارت سے معلوم ہوا کہ ضحوۃ کبریٰ اور زوالِ شمس کے درمیان کچھ درجوں کا فاصلہ ہوتا ہے، دونوں (یعنی ضحوۃ کبریٰ اور زوالِ شمس) ایک نہیں ہیں،

نصف النہار شرعی کا قطر اس کی فجر کے حصے کے نصف کے برابر ہے، صبحِ صادق سے غروبِ آفتاب تک جتنے گھنٹے ہوتے ہیں، اس کا نصف نہار شرعی کا آدھا ہے، وہ زوالِ آفتاب سے قبل کا وقت ہے، اس لئے جب مابین ان دو وقتوں کے نماز پڑھی جائے گی تو اس میں اختلاف ہے، اس لئے کہ زوال کے وقت نماز پڑھنے سے ممانعت آئی ہے، اس وقت سے کون سا وقت مراد ہے؟ عین وقتِ زوال یا ضحوۃ کبریٰ کے بعد سے زوال تک مراد ہے؟ شامی نے اس پر بحث کی ہے، اس کے بعد لکھتے ہیں: نصف النہار تو حدیث میں وارد ہے، اور چونکہ حدیث میں الی الزوال کی قید لگی ہے، اس بنا پر نصف النہار سے ضحوۃ کبریٰ مراد لی گئی ہے، اس کو نصف نہار شرعی کہتے ہیں، جو صبحِ صادق سے شروع ہوتا ہے، یہی حدیث اصل ہے، بے بنیاد شئے نہیں ہے۔ اسی طرح عمدۃ الفقہ کتاب الصوم کے صفحہ:۲۰ پر نیت کے ضمن میں نصف النہار عرفی کو وقتِ استوا بتلایا گیا ہے، اور نصف النہار شرعی کو ضحوۃ کبریٰ، اس طرح تو نصف النہار شرعی اور عرفی میں کافی وقت معلوم ہوتا ہے جو کم وبیش ۴۵ منٹ بنتا ہے، لہٰذا حق وصواب سے آگاہ فرمایا جائے کہ نصف النہار عرفی کے پانچ منٹ قبل اور پانچ منٹ بعد نماز منع ہے یا نصف النہار شرعی اور عرفی کے درمیان کا وقت؟ اسی ضمن میں ایک بات یہ بھی بتلائی جائے کہ جمعہ کے دن زوال کا وقت نہیں ہوتا، اس میں حق وصواب کیا ہے؟ نوافل، صلوٰۃ التسبیح وغیرہ کتنے وقت میں نہ پڑھی جائے؟ بعض علماء جمعہ کے دن عین زوال کے وقت نوافل کا اہتمام فرماتے دیکھے گئے ہیں۔

ج…… نصف النہار شرعی سے یا ضحوۃ کبریٰ سے زوالِ آفتاب تک نماز ممنوع ہونے کا قول علامہ شامیؒ نے قہستانی کے حوالے سے ائمہ خوارزم کی طرف منسوب کیا ہے، مگر احادیثِ طیبہ اور اکابرِ اُمت کے ارشاد میں غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ قول معتمد نہیں، صحیح اور معتمد قول یہی ہے کہ نصف النہار عرفی کے وقت نماز ممنوع ہے، جبکہ سورج ٹھیک خطِ استوا سے گزرتا ہے، اور یہ بہت مختصر سا وقت ہے، پس نماز کے نقشوں میں زوال کا جو وقت درج ہوتا ہے اس سے پانچ منٹ آگے پیچھے میں توقف کر لینا کافی ہے، یہاں دارالعلوم دیوبند کے مفتیٔ اوّل حضرت مولانا مفتی عزیز الرحمٰن عثمانیؒ کا فتویٰ نقل کرتا ہوں:

''سوال (۷۳)...... چاشت وغیرہ کی نوافل ۱۲ بجے پڑھنی دُرست ہے یا نہیں؟ اور جنتری اسلامیہ میں زوال یا قضا نماز کا وقت ۱۲ بج کر ۲۴ منٹ پر لکھا ہے۔

الجواب...... زوال کے وقت نوافل وغیرہ کچھ نہ پڑھنی چاہئے اور نہ ایسے وقت نوافل پڑھنی چاہئے کہ زوال کا وقت درمیان نماز میں ہو جائے، پس جس گھڑی کے مطابق زوال کا وقت ۱۲ بج کر ۲۴ منٹ پر ہے، اس کے مطابق اگر ۱۲ بجے نفل یا قضا نماز اس طرح پڑھے کہ زوال سے پہلے پہلے اس کو ختم کردے تو یہ جائز ہے، مگر جب زوال کا وقت قریب آجائے اس وقت کوئی نماز شروع نہ کرے تاکہ ایسا نہ ہو کہ درمیان نماز میں زوال کسی وقت ہو جائے، فقط۔'' (فتاویٰ دار العلوم مکمل و مدلل ج:۲ ص:۶۹)

حضرتِ اقدس مفتی صاحبؒ کے اس فتویٰ سے معلوم ہوا کہ نماز کے ممنوع ہونے میں ضحوۂ کبریٰ یا نصف النہار شرعی کا کوئی اعتبار نہیں، بلکہ عین وقتِ زوال کا اعتبار ہے، جس کو وقتِ استویٰ یا نصف النہار حقیقی کہتے ہیں۔

جمعہ کے دن نصف النہار کے وقت نماز پڑھنا امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور امام محمد رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک اسی طرح ناجائز ہے جس طرح عام دنوں میں، البتہ امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ سے ایک روایت میں اس کی اجازت نقل کی گئی ہے، جو حضرات جمعہ کے دن نصف النہار کے وقت نماز پڑھتے ہیں، غالباً وہ امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ کی روایت پر عمل کرتے ہوں گے، لیکن فقہِ حنفی میں راجح اور معتمد امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور امام محمد رحمۃ اللہ علیہ ہی کا قول ہے، اس لئے احتیاط اسی میں ہے کہ جمعہ کے دن بھی استوا کے وقت نماز پڑھنے میں توقف کیا جائے، واللہ اعلم بالصواب!

زوال کے وقت کی تعریف

س...... نماز پڑھنے کا مکروہ وقت یعنی زوال کے بارے میں مختلف لوگوں کے مختلف خیالات ہیں۔

۱:...... زوال صرف ایک یا دو منٹ کے لئے ہوتا ہے۔

۲:...... زوال بیس یا پچیّس منٹ کے لئے ہوتا ہے۔

۳:...... جمعہ کے دن زوال نہیں ہوتا۔

۴:......زوال کے لئے احتیاطاً آٹھ دس منٹ کافی ہیں۔

ج......اوقات کے نقشوں میں جو زوال کا وقت لکھا ہوتا ہے، اس کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ اس کے بعد نماز جائز ہے، زوال میں تو زیادہ منٹ نہیں لگتے، لیکن احتیاطاً نصف النہار سے ۵ منٹ قبل اور ۵ منٹ بعد نماز میں توقف کرنا چاہئے۔ امام ابویوسف رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک جمعہ کے دن استوا کے وقت نماز دُرست ہے، اور امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک مکروہ ہے، حضرت امام ابوحنیفہؒ کا قول دلیل کے اعتبار سے زیادہ قوی اور احتیاط پر مبنی ہے، اس لئے عمل اسی پر ہے۔

رات کے بارہ بجے زوال کا تصور غلط ہے

س......سندھ کے اکثر علاقوں میں لوگوں کا یہ عقیدہ ہے کہ جس طرح دوپہر کو بارہ بجے زوال کا وقت ہوتا ہے، اسی طرح رات کو بارہ بجے بھی زوال کا وقت ہوتا ہے۔ اگر کہیں کوئی میّت ہوجائے تو نہ صرف یہ کہ زوال کے وقت نمازِ جنازہ نہیں پڑھی جاتی بلکہ یوں بھی ہوتا ہے کہ میّت کو دفنانے کے لئے قبرستان پہنچے، وہاں پہنچتے پہنچتے دن کے یا رات کے بارہ بج گئے تو مردے کو دفنایا بھی نہیں جاتا، وہیں بیٹھ کر زوال کا وقت گزرنے کا انتظار کیا جاتا ہے، اور پھر بعد میں مردے کو دفن کیا جاتا ہے۔ از راہ کرم یہ بتائیے کہ کیا رات کو بارہ بجے بھی زوال کا وقت ہوتا ہے؟ اور زوال کے وقت کن کن کاموں کے کرنے کی ممانعت ہے؟

ج......زوال کا وقت دن کو ہوتا ہے، رات کو نہیں۔ رات کے کسی حصے میں نماز اور سجدہ کی ممانعت نہیں، البتہ عشاء کی نماز آدھی رات تک مؤخر کردینا مکروہ ہے۔ رات کے بارہ بجے زوال کا تصوّر غلط ہے اور دن میں بھی زوال کا وقت بارہ بجے سمجھنا غلط ہے، کیونکہ مختلف شہروں اور مختلف موسموں کے لحاظ سے زوال کا وقت مختلف ہوتا ہے اور بدلتا رہتا ہے۔

مکہ مکرّمہ میں اور جمعہ کے دن بھی زوال کا وقت ہوتا ہے

س......کیا یہ صحیح ہے کہ خانۂ کعبہ میں زوال کا وقت کبھی نہیں آتا اور عبادت کبھی نہیں رُکتی؟ اور عام جگہوں پر جمعہ کو زوال کا وقت نہیں ہوتا ہے؟

ج……زوال کے وقت (اور اسی طرح دُوسرے مکروہ اوقات میں) نماز ممنوع ہے، خواہ مکہ مکرّمہ میں ہو یا غیرِ مکہ میں، اور جمعہ کا دن ہو یا کوئی اور۔ امام شافعیؒ اور دیگر بعض ائمہ کے نزدیک تحیۃ الوضوء اور تحیۃ المسجد ہر وقت جائز ہے، اسی طرح جمعہ کے دن زوال کے وقت دوگانہ جائز ہے، ان حضرات کی دیکھا دیکھی ہمارے لوگ بھی مکروہ اوقات میں نماز شروع کردیتے ہیں، یہ نتیجہ ہے شرعی مسائل سے ناواقفی کا۔

ظہر کا وقت ایک بیس ہی پر کیوں؟

س…… ہمارے محلے میں ایک مسجد ہے، جس میں ظہر کی نماز گزشتہ دس سال سے ایک بج کر بیس منٹ پر ہوتی ہے، کیا یہ ظہر کا وقت ٹھیک ہے یا اس میں ردّ و بدل کرنا چاہئے؟

ج……زوال کے بعد ظہر کا وقت شروع ہوجاتا ہے، سردیوں کے موسم میں ظہر جلدی پڑھنا اور گرمیوں میں ذرا تأخیر سے پڑھنا افضل ہے، اگر آپ کی مسجد میں نمازیوں کی مصلحت سے نماز ایک بیس پر ہوتی ہے تو کوئی مضائقہ نہیں، اور اگر گرمیوں کے موسم میں اس سے نمازیوں کو تکلیف ہوتی ہے تو تأخیر سے پڑھنی چاہئے۔

سایہ ایک مثل ہونے پر عصر کی نماز پڑھنا

س……عصر کی نماز حنفیوں کے نزدیک ہر چیز کا سایہ دومثل ہوجائے تو پڑھنی چاہئے، اگر ایک آدمی اپنے ملک میں یا کسی دُوسرے ملک میں ایسے امام کے پیچھے نماز باجماعت پڑھتا ہے جو ایک مثل کے بعد پڑھا رہا ہے، تو کیا اس کے پیچھے نماز باجماعت پڑھ لے یا جماعت چھوڑ دے اور جب دومثل ہوجائے تو تنہا نماز ادا کرے؟ اس صورت میں ترکِ جماعت کے گناہ کا مرتکب تو نہیں ہوگا؟

ج……حنفیہ کے یہاں بھی دو قول ہیں، ایک قول یہ ہے کہ مثل دوم میں عصر کی نماز صحیح ہے، لہٰذا اگر کسی جگہ عصر کی نماز دومثل سے پہلے ہوتی ہو وہاں جماعت کے ساتھ نماز پڑھنی چاہئے، دُوسری مثل ختم ہونے کے انتظار میں جماعت کا ترک کرنا جائز نہیں۔

فہرست

غروب کے وقت عصر کی نماز

س...... ایک شخص نے عصر کی نماز کسی خاص وجہ سے وقت پر نہ پڑھی اور سورج غروب ہو رہا ہے (حالانکہ غروبِ آفتاب کے وقت سجدہ ناجائز ہے) اسی دن کی عصر کی نماز جائز ہے یا کہ نہیں؟ جبکہ یہ شخص صاحبِ ترتیب ہے۔ ایک کتاب میں لکھا ہے کہ اسی دن کی سورج غروب ہونے سے پہلے ایک رکعت پڑھ لی اور سورج غروب ہوگیا تو نماز ہو جاتی ہے، ہمیں اس اُلجھن سے نجات دلائیں۔

ج...... اسی دن کی عصر کی نماز جائز ہے، نماز ادا ہو جائے گی خواہ اس دوران سورج غروب ہو جائے، مگر تأخیر کرنے کی وجہ سے وہ سخت گناہگار ہوگا۔ حدیث میں ہے:

"تلک صلٰوة المنافق یجلس یرقب الشمس حتی اذا أصفرت وکانت بین قرنی الشیطان قام فنقر أربعًا لا یذکر الله فیها الا قلیلا." (رواہ مسلم، مشکوٰۃ ص:۶۰)

ترجمہ:...... "یہ منافق کی نماز ہے کہ بیٹھا سورج کا انتظار کرتا رہا، یہاں تک کہ جب سورج زرد ہو جائے اور شیطان کے دو سینگوں کے درمیان آجائے تو یہ اُٹھ کر چار ٹھونگے لگالے، اور اس میں اللہ تعالیٰ کا ذکر نہ کرے مگر کم۔"

اور یہ بھی یاد رہے کہ اگر کبھی وقت تنگ ہو جائے تب بھی نماز فوراً پڑھ لینی چاہئے، یہ نہیں خیال کرنا چاہئے کہ اب تو وقت بہت کم ہے اب قضا کر کے اگلی نماز کے ساتھ ہی پڑھ لیں گے، کیونکہ نماز کا قضا کر دینا بہت بڑا وبال ہے، چنانچہ حدیث شریف میں ہے:

"الذی تفوته صلٰوة العصر فکأنما وتر أهله وماله." (مشکوٰۃ ص:۶۰، بروایت بخاری و مسلم)

ترجمہ:...... "جس شخص کی عصر کی نماز فوت ہوگئی، گویا اس کا گھر بار سب کچھ ہلاک ہوگیا۔"

ایک اور حدیث میں ہے:

"من ترک صلوٰة العصر فقد حبطه عمله."
(مشکوٰۃ ص:۶۰، بروایت بخاری)

ترجمہ:...... "جس نے عصر کی نماز چھوڑ دی اس کا عمل اکارت ہوگیا۔"

بہت سے لوگ اس مسئلے میں کوتاہی کرتے ہیں، اگر کسی وجہ سے نماز میں تأخیر ہوجائے تو اس کو قضا کردیتے ہیں، خصوصاً مغرب کی نماز میں ذرا اندھیرا ہوجائے تو اس کو قضا کرکے عشاء کی نماز کے ساتھ پڑھتے ہیں، یہ بڑی سنگین غلطی اور کوتاہی ہے۔

عشاء کی نماز مغرب کے ایک آدھ گھنٹے بعد نہیں ہوتی

س...... عشاء کی نماز بحالتِ مجبوری اگر کوئی کام ہو تو مغرب کے ایک یا آدھ گھنٹے بعد ادا کی جاسکتی ہے؟ کوئی حرج تو نہیں؟

ج...... مغرب کے ایک گھنٹہ یا آدھ گھنٹہ بعد عشاء کا وقت نہیں ہوتا، اور وقت سے پہلے نماز جائز نہیں، یعنی نماز ادا نہ ہوگی۔ غروب کے بعد مغرب کی جانب جب تک سرخی باقی ہو تب تک مغرب کا وقت ہے، اس میں عشاء کی نماز صحیح نہیں ہوگی، اور جب سرخی ختم ہوجائے لیکن اُفق مغرب میں سفیدی باقی ہو تو امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک اس وقت بھی عشاء کی نماز صحیح نہیں، بلکہ سفیدی کے غائب ہونے کا انتظار ضروری ہے، اور صاحبین (امام ابویوسفؒ اور امام محمدؒ) کے نزدیک اُفق کی سرخی ختم ہوجانے کے بعد عشاء کا وقت شروع ہوجاتا ہے، اس لئے احتیاط کی بات تو یہ ہے کہ عشاء کی نماز سفیدی ختم ہونے کے بعد پڑھی جائے، تاہم سرخی ختم ہونے کے بعد بھی صاحبینؒ کے قول پر گنجائش ہے۔

مغرب کی نماز کب تک ادا کی جاسکتی ہے؟

س...... ابھی پچھلے دنوں بس کے ذریعہ کراچی سے حیدرآباد جانا ہوا، اس دوران مغرب کا وقت ہوگیا، یعنی آفتاب غروب ہوگیا، میں کچھ دیر انتظار کرتا رہا کہ ہوسکتا ہے ڈرائیور خود ہی بس روکے کہ نماز پڑھ لوں، مگر جب میں نے دیکھا کہ بس نہیں روک رہا تو میں نے ڈرائیور سے کہا کہ بس روکو نماز پڑھنا ہے، خیر اس نے نہایت نرمی کا مظاہرہ کیا اور بس روک دی۔

مسئلہ یہ پوچھنا ہے کہ اس انتظار میں تقریباً غروبِ آفتاب کو آدھا گھنٹہ گزر گیا، اور ہم نے نماز پڑھ لی، اب سارے مسافر اس بات پر بضد تھے کہ یہ نماز قضا ہوگئی، جہاں تک مجھے معلوم ہے مغرب کا وقت تقریباً ایک گھنٹہ اور پندرہ منٹ رہتا ہے، اور پھر وہ بھی ایسی حالت میں مسئلے کی تحقیق کرنی چاہی تو پتہ چلا کہ جب تک شفق کی سرخی رہے مغرب کا وقت رہتا ہے، اب اس زمانے میں جب ہم لوگ شفق کو ہی نہیں سمجھتے تو اس کی سرخی کو کیا سمجھیں گے؟ آپ برائے مہربانی اس بات کی وضاحت اخبار کے ذریعہ سے فرمادیں کہ غروبِ آفتاب کے کتنی دیر بعد تک مغرب کی نماز ادا کی جاسکتی ہے؟ میرا مطلب ہے کہ آدھ گھنٹے تک یا پونے گھنٹے تک یا ایک گھنٹے تک؟

ج...... غروب کے بعد اُفق پر جو سرخی رہتی ہے اسی کو شفق کہتے ہیں، جب تک اُفق پر سرخی موجود ہو (اور یہ وقت تقریباً سوا گھنٹہ تو ہوتا ہی ہے، کم و بیش بھی ہوسکتا ہے) تب تک مغرب کی نماز ہوسکتی ہے۔ عوام میں جو مشہور ہے کہ ذرا سا اندھیرا ہوجائے تو کہتے ہیں کہ مغرب کا وقت ختم ہوگیا، اب عشاء کے ساتھ پڑھ لینا، یہ بہت ہی غلط ہے، مغرب کی نماز میں قصداً تأخیر کرنا مکروہ ہے، لیکن اگر کسی مجبوری سے تأخیر ہوجائے تو شفق غروب ہونے سے پہلے ضرور پڑھ لینی چاہئے، ورنہ نماز قضا ہوجائے گی، اور نماز کا قصداً قضا کردینا گناہِ کبیرہ ہے۔

نمازِ عشاء سونے کے بعد ادا کرنا

س...... میری امی صبح بہت جلدی اُٹھتی ہیں، اس وجہ سے رات جلدی آنکھ لگ جاتی ہے، اور اکثر وہ عشاء کی نماز ایک نیند پوری کرکے دس گیارہ بجے تک پڑھتی ہیں، جبکہ سنا ہے کہ اگر عشاء کی نماز سے پہلے نیند آجائے اور پھر سو کر اُٹھ کر نماز پڑھی جائے تو نماز قبول نہیں ہوتی۔

ج...... عشاء کی نماز پڑھے بغیر سوجانا مکروہ ہے، اور حدیث میں اس پر بددُعا آئی ہے، چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا ارشاد ہے:

”فمن نام فلا نامت عينه، فمن نام فلا نامت عينه، فمن نام فلا نامت عينه.“

ترجمہ:...... ”پس جو عشاء کی نماز پڑھے بغیر سوجائے اللہ

کرے اس کی آنکھیں سونہ سکیں (تین بار یہ بددُعا فرمائی)۔“

تاہم اگر آدمی سوجائے اور اُٹھ کر نماز پڑھ لے تب بھی نماز ہوجائے گی۔

مغرب وعشاء ایک وقت میں پڑھنا

س……سعودی عرب خصوصاً نجد کے علاقے میں جب بھی بارش ہوتی ہے یا کسی روز شدید مسلسل بارش کی وجہ سے اکثر مساجد میں صلوٰۃ المغرب کے ساتھ صلوٰۃ العشاء بھی پڑھ لیتے ہیں، ایسی صورت میں ہم لوگ کیا کریں؟ کیا وقتی طور پر جماعت کے ساتھ مل جائیں اور بعد میں اعادہ کرلیں وقتِ عشاء آنے پر؟ ایسی صورت میں یہ نماز جو قبل از وقت ادا کی گئی ہے نوافل میں شمار ہوسکتی ہے؟

ج…… ہمارے نزدیک بارش کے عذر کی وجہ سے عشاء کی نماز مغرب کے وقت پڑھنا صحیح نہیں، آپ عشاء اپنے وقت پر پڑھا کریں، یہ جماعت جو قبل از وقت کی جارہی ہے اس میں شریک ہی نہ ہوں۔

عشاء کے فرض کے بعد سنتوں اور وتر کا افضل وقت

س……عشاء کے فرض کے بعد سنتوں اور واجب ادا کرنے کے لئے افضل وقت کون سا ہوگا؟

ج……سنتوں کو عشاء کے فرضوں کے متصل ادا کیا جائے، وتر میں افضل یہ ہے کہ اگر تہجد میں اُٹھنے کا بھروسا ہو تو تہجد کی نماز کے بعد وتر پڑھے، اور اگر بھروسا نہ ہو تو عشاء کی سنتوں کے ساتھ ہی پڑھ لینا ضروری ہے۔

دورانِ سفر دونمازوں کو اکٹھا ادا کرنا

س……کیا دورانِ سفر وقت سے پہلے ایک نماز کے ساتھ دُوسرے وقت کی نماز ادا کرسکتے ہیں؟

ج……دونمازوں کو جمع کرنا ہمارے نزدیک جائز نہیں، بلکہ ہر نماز کو اس کے وقت پر پڑھنا لازم ہے، البتہ سفر کی ضرورت سے ایسا کیا جاسکتا ہے کہ پہلی نماز کو اس کے آخری وقت میں پڑھا جائے اور پچھلی نماز کو اس کے اوّل وقت میں پڑھ لیا جائے، اس طرح دونوں نمازیں ادا تو ہوں گی اپنے اپنے وقت میں، لیکن صورۃً جمع ہوجائیں گی۔ اور اگر پہلی نماز کو اس قدر

مؤخر کردیا کہ اس کا وقت نکل گیا تو نماز قضا ہوگئی اور اگر پچھلی نماز کو اس طرح مقدم کردیا کہ ابھی تک اس کا وقت ہی نہیں داخل ہوا تھا تو وہ نماز ادا ہی نہیں ہوگی اور اس کا دوبارہ پڑھنا ضروری ہوگا۔

ہوائی سفر میں اوقات کے فرق کا نماز روزہ پر اثر

س...... ہمارے رشتہ داروں میں اس مسئلے میں اختلاف ہے کہ ایک شخص پاکستان میں فجر، ظہر، عصر، مغرب کی نمازیں کراچی میں پڑھ لیتا ہے، اور مغرب کے بعد وہ ہوائی جہاز میں سوار ہوا اور ایک گھنٹہ یا دو یا پانچ یا دس گھنٹے میں ایسے ملک میں پہنچا جہاں ظہر کی نماز کا وقت تھا، اسی طرح روزہ کی کیا صورت ہوگی؟

ج...... نماز تو جو پڑھ چکا ہے وہ ادا ہوگئی، دوبارہ پڑھنے کی ضرورت نہیں، اور روزہ وہ اس وقت کھولے گا جب اس ملک میں روزہ کھولنے کا وقت ہوگا۔

عصر اور فجر کے طواف کے بعد کی نفلوں کا وقت

س...... عصر اور فجر کے طواف کے بعد کی نفلیں واجب ہیں، دو رکعت فوراً ادا کرنا جائز ہے یا کہ نہیں؟ یہ وقت مکروہ ہے یا حرام؟ اس میں طواف کی دو رکعت پڑھنی جائز ہے؟

ج...... عصر اور فجر کے بعد چونکہ نفل پڑھنا جائز نہیں، لہٰذا عصر و فجر کے بعد دوگانہ طواف نہ پڑھے، بلکہ غروبِ شمس اور طلوعِ شمس کے بعد پڑھے، یہ وقت مکروہ ہے اور اس میں طواف کی دو رکعت پڑھنا بھی جائز نہیں ہے۔

بے وقت نفل پڑھنے کا کفارہ اِستغفار ہے

س...... میں نے ابھی نماز شروع کی ہے، تقریباً ایک سال ہوگیا ہے، آپ کی دُعا سے پابندی سے نماز ادا کرتا ہوں، مجھے ان مکروہ اوقات کا علم نہیں تھا، میں نے بے علمی کے سبب غلطی سے عصر کے بعد نفل ادا کرلی جو کہ نفل کے لئے منع ہے، اب میں نے کتابوں کا مطالعہ کیا اور آپ کے کالم کا بھی مطالعہ کرتا ہوں، بے علمی کے سبب اگر ایسا عمل ہوجائے تو اس کا کفارہ کیا ہے؟ میری راہ نمائی فرمائیں۔

ج...... اس کا کفارہ سوائے اِستغفار کے کچھ نہیں۔

فہرست

دو وقتوں کی نمازیں اکٹھی ادا کرنا صحیح نہیں

س…… کیا بارش یا کسی اور عذر کی بنا پر دو نمازیں اکٹھی پڑھ سکتے ہیں؟

ج…… سفر میں ظہر و عصر اور مغرب و عشاء کی نمازیں جمع کرنے کی متعدّد احادیث مروی ہیں، اور ابنِ عباسؓ کی ایک روایت میں یہ بھی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہر و عصر اور مغرب و عشاء کی نمازیں بغیر سفر کے، بغیر خوف کے اور بغیر بارش کے اکٹھی پڑھیں، اس قسم کی تمام احادیث ہمارے نزدیک اس پر محمول ہیں کہ ظہر کی نماز کو مؤخر کرکے اس کے اخیر وقت میں پڑھا، اور عصر کی نماز کو اس کے اوّل وقت میں ادا کیا۔ اسی طرح مغرب اس کے آخری وقت میں پڑھی اور عشاء اس کے اوّل وقت میں، گویا دونوں نمازیں اپنے اپنے وقت میں ادا کی گئیں، بارش کی وجہ سے دو نمازوں کا جمع کرنا کسی حدیث میں میری نظر سے نہیں گزرا، علامہ شوکانی نے بھی نیل الاوطار میں اس کی سختی سے تردید کی ہے۔

کن اوقات میں نفل نماز ممنوع ہے؟

س…… تحیۃ الوضوء کس نماز کے وقت پڑھنا مکروہ ہے؟ ضرور بتائیں۔ میں نے نماز کی کتاب میں پڑھا ہے کہ جس وقت نفل نماز پڑھنا مکروہ ہے اس وقت نہیں پڑھنا چاہئے، مگر میں پھر بھی یہ نہیں جانتا ہوں کہ کس وقت تحیۃ الوضوء پڑھوں اور کس وقت نہ پڑھوں؟ میں پانچوں وقت وضو کرتا ہوں، مگر یہ معلوم نہیں کہ کس نماز کے وضو کے بعد تحیۃ الوضوء پڑھوں؟

ج…… تحیۃ الوضوء اور تحیۃ المسجد نفلی نماز ہے، اور نفلی نماز درج ذیل اوقات میں مکروہ ہے:

۱:…… صبحِ صادق کے بعد سے لے کر اشراق تک۔

۲:…… عصر کی نماز کے بعد غروب تک۔

۳:…… نصف النہار کے وقت۔

۴:…… صبحِ صادق کے بعد سوائے سنتِ فجر کے دیگر نوافل مکروہ ہیں۔

تہجد کی نماز رات دو بجے ادا کرنا

س…… مجھے تہجد کی نماز پڑھنے کا از حد شوق ہے، اور اکثر میں یہ نماز دو بجے اُٹھ کر پڑھتی بھی ہوں، ماہِ رمضان میں سحری کے وقت یہ نماز ہو سکتی ہے کہ نہیں؟ (صبحِ صادق کی اذان سے پہلے)۔

ج…… صبحِ صادق سے پہلے تہجد کا وقت ہے۔

رمضان میں اذان کے اوقات

س…… ہماری مسجد کے امام صاحب فرماتے ہیں کہ روزہ اِفطار کے وقت اذان نہیں دینی چاہئے، بلکہ دس منٹ بعد اذان دو، کیونکہ اس وقت مغرب کا وقت نہیں ہوتا اور یہ بھی فرماتے ہیں کہ: سحری بند ہوتے وقت بھی اذان کی ضرورت نہیں، کیونکہ کراچی میں سحری کا وقت اگر چار بج کر پچیّس منٹ ہو تو اذان کا وقت چار بج کر چالیس منٹ پر داخل ہوتا ہے، اس سے پہلے اگر اذان ہوئی تو وہ اذان نہیں ہوگی بلکہ لوٹانی ہوگی۔

ج…… اِفطار کے وقت اذان کا وقت ہوجاتا ہے، اذان فوراً دے دینی چاہئے۔ سحری کا وقت ختم ہونے کے بعد اذان کا وقت ہوجاتا ہے، مگر انتہائے سحری کے وقت کے بعد چند منٹ احتیاط کرنی چاہئے۔

جمعہ اور ظہر کی نمازوں کا افضل وقت

س……قرآن مجید میں ارشاد ہوتا ہے کہ ہر نماز اوّل وقت میں پڑھی جائے اور کلام مجید میں ہر نماز کا وقت بتادیا گیا ہے، ہمارے ہاں اکثر مساجد میں آج کل ظہر کی نماز اور جمعہ شریف اڑھائی بجے پڑھایا جاتا ہے اور چند مساجد میں جمعہ ۲ بج کر ۵۰ منٹ پر بھی ہوتا ہے، قرآن و حدیث میں دیر سے نماز پڑھنے والوں کے لئے سزا کی وعید ہے، آپ یہ بتائیں کہ دیر سے ظہر کی نماز پڑھنا کیسا ہے؟ نیز یہ کہ کیا حدیث پاک میں دیر سے نماز پڑھنے کے متعلق آیا ہے؟

ج……امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کے نزدیک ظہر کی نماز سردیوں میں جلدی پڑھنا اور گرمیوں میں ذرا تأخیر سے پڑھنا افضل ہے، لیکن جمعہ ہمیشہ اوّل وقت میں پڑھنا ہی سنت اور اسے تأخیر سے پڑھنا خلافِ سنت ہے۔ اور اگر مثل اوّل ختم ہونے کے بعد جمعہ کی نماز ہوئی تو مفتیٰ بہ قول کے مطابق جمعہ نہیں ہوا۔ اور آپ نے جو لکھا ہے کہ: ''قرآن کریم میں ارشاد ہوتا ہے کہ ہر نماز اوّل وقت میں پڑھی جائے'' یہ ارشاد آپ نے کہاں پڑھا ہے؟ اس طرح اپنے سمجھے ہوئے مفہوم کو قرآنِ کریم کی طرف قطعیت سے منسوب کرنا بڑی جسارت ہے!!!

فہرست

مسجد کے مسائل

تمام مساجد اللہ کا گھر ہیں

س...... کیا مساجد اللہ تعالیٰ کے گھر نہیں؟ صرف سجدے کی وجہ سے مسجد کا نام رکھا گیا ہے، صرف بیت اللہ ہی اللہ کا گھر ہے؟

ج...... کعبہ شریف تو ''بیت اللہ'' کہلاتا ہی ہے، عام مسجدوں کو بھی ''اللہ کا گھر'' کہنا صحیح ہے، چنانچہ ایک حدیث میں ہے:

''ان بیوت اللہ تعالیٰ فی الأرض المساجد وان حقًا علی اللہ ان یکرم من زارہ فیھا.'' (طب، عن ابن مسعود)

ترجمہ:...... ''بے شک زمین میں اللہ تعالیٰ کے گھر مسجدیں ہیں، اور اللہ تعالیٰ کے ذمہ حق ہے کہ جو شخص ان میں اللہ تعالیٰ کی زیارت کو جائے اس کا اکرام فرمائیں۔''

ایک اور حدیث میں ہے:

''ان عمار بیوت اللہ ھم أھل اللہ.'' (عبد بن حمید)

ترجمہ:...... ''بے شک اللہ تعالیٰ کے گھروں کو آباد کرنے والے اللہ تعالیٰ کے خاص لوگ ہیں۔''

یہ دونوں حدیثیں جامع صغیر جلد:۱ صفحہ:۹۰، ۹۱ میں ہیں، اور ان میں مساجد کو ''اللہ کے گھر'' فرمایا گیا ہے۔

غیر مسلم اپنی عبادت گاہ تعمیر کرکے اس کا نام مسجد نہیں رکھ سکتا

س...... کیا غیر مسلم اپنی عبادت گاہ تعمیر کرکے اس کا نام مسجد رکھ سکتے ہیں؟

ج…… مسجد کے معنی لغت میں سجدہ گاہ کے ہیں، اور اسلام کی اصطلاح میں مسجد اس جگہ کا نام ہے جو مسلمانوں کی نماز کے لئے وقف کردی جائے، مُلَّا علی قاری رحمہ اللہ ''شرحِ مشکوٰۃ'' میں لکھتے ہیں:

''والمسجد لغة محل السجود وشرعًا المحل الموقوف للصلٰوة فيه.'' (مرقاۃ المفاتیح ج:۱ ص:۴۴۱، مطبوعہ بمبئی)

ترجمہ:…… ''مسجد لغت میں سجدہ گاہ کا نام ہے، اور شریعتِ اسلام کی اصطلاح میں وہ مخصوص جگہ جو نماز کے لئے وقف کردی جائے۔''

مسجد مسلمانوں کی عبادت گاہ کا نام ہے:

مسجد کا لفظ مسلمانوں کی عبادت گاہ کے ساتھ مخصوص ہے، چنانچہ قرآنِ کریم میں مشہور مذاہب کی عبادت گاہوں کا ذکر کرتے ہوئے ''مسجد'' کو مسلمانوں کی عبادت گاہ قرار دیا ہے:

''ولو لا دفع الله الناس بعضهم ببعض لهدّمت صوٰمع وبِيَع وصلوٰت ومسٰجد يذكر فيها اسم الله كثيرا.'' (الحج:۴۰)

ترجمہ:…… ''اور اگر اللہ تعالیٰ ایک دُوسرے کے ذریعہ لوگوں کا زور نہ توڑتا تو راہبوں کے خلوت خانے، عیسائیوں کے گرجے، یہودیوں کے معبد اور مسلمانوں کی مسجدیں جن میں اللہ کا نام کثرت سے لیا جاتا ہے، گرادی جاتیں۔''

اس آیت کے تحت مفسرین نے لکھا ہے کہ ''صوٰمع'' سے راہبوں کے خلوت خانے، ''بِيَع'' سے نصاریٰ کے گرجے، ''صلوٰت'' سے یہودیوں کے عبادت خانے، اور ''مسٰجد'' سے مسلمانوں کی عبادت گاہیں مراد ہیں۔

امام ابوعبداللہ محمد بن احمد القرطبی رحمہ اللہ (المتوفیٰ ۶۷۱ھ) اپنی مشہور تفسیر

''اَحکام القرآن'' میں لکھتے ہیں:

''وذهب خصیف الی ان القصد بهذه الأسماء تقسیم متعبدات الأمم، فالصوامع للرهبان، والبیع للنصاریٰ، والصلوات للیهودی، والمساجد للمسلمین.'' (ج:۱۲ ص:۷۲،مطبوعہ دارالکاتب العربی،القاہرۃ)

ترجمہ:...... ''امام خصیفؒ فرماتے ہیں کہ ان ناموں کے ذکر کرنے سے مقصود قوموں کی عبادت گاہوں کی تقسیم ہے، چنانچہ ''صوامع'' راہبوں کی، ''بیع'' عیسائیوں کی، ''صلوات'' یہودیوں کی، اور ''مساجد'' مسلمانوں کی عبادت گاہوں کا نام ہے۔''

اور قاضی ثناء اللہ پانی پتی رحمہ اللہ (المتوفی ۱۲۲۵ھ) ''تفسیر مظہری'' میں ان چاروں ناموں کی مندرجہ بالا تشریح ذکر کرنے کے بعد لکھتے ہیں:

''ومعنی الاٰیة: لو لا دفع الله الناس لهدمت فی کل شریعة نبی مکان عبادتهم فهدمت فی زمن موسیٰ الکنائس، وفی زمن عیسیٰ البیع والصوامع، وفی زمن محمد صلی الله علیه وسلم المساجد.''

(مظہری ج:۶ ص:۳۳۰،مطبوعہ ندوۃ المصنّفین، دہلی)

ترجمہ:...... ''آیت کے معنی یہ ہیں کہ اگر اللہ تعالیٰ لوگوں کا زور نہ توڑتا تو ہر نبی کی شریعت میں جو ان کی عبادت گاہ تھی اسے گرادیا جاتا، چنانچہ موسیٰ علیہ السلام کے زمانے میں کنیسے، عیسیٰ علیہ السلام کے دور میں گرجے اور خلوت خانے، اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں مسجدیں گرادی جاتیں۔''

یہی مضمون تفسیر ابنِ جریر ج:۹ ص:۱۱۴،تفسیر نیشاپوری برحاشیہ ابنِ جریر ج:۹ ص:۶۳،تفسیر خازن ج:۳ ص:۲۹۱،تفسیر بغوی ج:۵ ص:۵۹۴ برحاشیہ ابنِ کثیر،اور

تفسیر رُوح المعانی ج:۱۷ ص:۱۶۴ وغیرہ میں موجود ہے۔ قرآنِ کریم کی اس آیت اور حضراتِ مفسرین کی ان تصریحات سے واضح ہے کہ ''مسجد'' مسلمانوں کی عبادت گاہ کا نام ہے، اور یہ نام دیگر اقوام و مذاہب کی عبادت گاہوں سے ممتاز رکھنے کے لئے تجویز کیا گیا ہے، یہی وجہ ہے کہ ابتدائے اسلام سے لے کر آج تک یہ مقدس نام مسلمانوں کی عبادت گاہ کے علاوہ کسی غیرمسلم فرقے کی عبادت گاہ کے لئے استعمال نہیں کیا گیا، لہٰذا مسلمانوں کا یہ قانونی واخلاقی فرض ہے کہ وہ کسی ''غیرمسلم فرقے'' کو اپنی عبادت گاہ کا یہ نام نہ رکھنے دیں۔

مسجد اسلام کا شعار ہے:

جو چیز کسی قوم کے ساتھ مخصوص ہو وہ اس کا شعار اور اس کے تشخص کی خاص علامت سمجھی جاتی ہے، چنانچہ مسجد بھی اسلام کا خصوصی شعار ہے، یعنی کسی قریہ، شہر یا محلّہ میں مسجد کا ہونا وہاں کے باشندوں کے مسلمان ہونے کی علامت ہے، امام الہند شاہ ولی اللہ محدث دہلوی قدس سرہٗ (المتوفی ۱۱۷۴ھ) لکھتے ہیں:

''فضل بناء المسجد وملازمته وانتظار الصلٰوة فيه ترجع الى انه من شعائر الاسلام وهو قوله صلى الله عليه وسلم اذا رأيتم مسجدًا او سمعتم مؤذّنًا فلا تقتلوا احدًا، وانه محل الصلوة ومعتكف العابدين ومطرح الرحمة ويشبه الكعبة من وجه.''

(حجۃ اللہ البالغہ مترجم ج:۱ ص:۴۷۸، مطبوعہ نور محمد کتب خانہ کراچی)

ترجمہ:...... ''مسجد بنانے، اس میں حاضر ہونے اور وہاں بیٹھ کر نماز کا انتظار کرنے کی فضیلت کا سبب یہ ہے کہ مسجد اسلام کا شعار ہے، چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ: ''جب کسی آبادی میں مسجد دیکھو یا وہاں مؤذّن کی اذان سنو تو کسی کو قتل نہ کرو۔'' (یعنی کسی بستی میں مسجد اور اذان کا ہونا اس بات کی علامت ہے کہ وہاں کے باشندے مسلمان ہیں)، اور مسجد نماز کی جگہ اور

فہرست

عبادت گزاروں کے اعتکاف کا مقام ہے، وہاں رحمتِ الٰہی کا نزول ہوتا ہے اور وہ ایک طرح سے کعبہ کے مشابہ ہے۔“

اگر فوج کا شعار غیرفوجی کو اپنانا جرم ہے، اور جج کا شعار کسی دُوسرے شخص کو استعمال کرنے کی اجازت نہیں، تو یقیناً اسلام کا شعار بھی کسی غیرمسلم کو اپنانے کی اجازت نہیں ہوسکتی، کیونکہ اگر غیرمسلموں کو کسی اسلامی شعار مثلاً تعمیرِ مسجد اور اذان کی اجازت دی جائے تو اسلام کا شعار مٹ جاتا ہے اور مسلم و کافر کا امتیاز اُٹھ جاتا ہے۔ اسلام اور کفر کے نشانات کو ممتاز کرنے کے لئے جس طرح یہ بات ضروری ہے کہ مسلمان کفر کے کسی شعار کو نہ اپنائیں، اسی طرح یہ بھی لازم ہے کہ غیرمسلموں کو کسی اسلامی شعار کے اپنانے کی اجازت نہ دی جائے۔

تعمیرِ مسجد عبادت ہے، کافر اس کا اہل نہیں:

نیز مسجد کی تعمیر ایک اعلیٰ ترین اسلامی عبادت ہے، اور کافر اس کا اہل نہیں، چونکہ کافر میں تعمیرِ مسجد کی اہلیت ہی نہیں، اس لئے اس کی تعمیر کردہ عمارت مسجد نہیں ہوسکتی، قرآنِ کریم میں صاف صاف ارشاد ہے:

”ما کان للمشرکین ان یعمروا مساجد اللہ شٰھدین علی انفسھم بالکفر، اولئک حبطت اعمالھم وفی النار ھم خٰلدون۔“ (التوبہ:۱۷)

ترجمہ:...... ”مشرکین کو حق نہیں کہ وہ اللہ کی مسجدوں کو تعمیر کریں درآنحالیکہ وہ اپنی ذات پر کفر کی گواہی دے رہے ہیں، ان لوگوں کے عمل اکارت ہوچکے اور وہ دوزخ میں ہمیشہ رہیں گے۔“

اس آیت میں چند چیزیں توجہ طلب ہیں، اوّل یہ کہ یہاں مشرکین کو تعمیرِ مسجد کے حق سے محروم قرار دیا گیا ہے، کیوں؟ صرف اس لئے کہ وہ کافر ہیں، ”شٰھدین علی انفسھم بالکفر“ اور کوئی کافر تعمیرِ مسجد کا اہل نہیں، گویا قرآن یہ بتاتا ہے کہ تعمیرِ مسجد کی اہلیت اور کفر کے درمیان منافات ہے، یہ دونوں چیزیں بیک وقت جمع نہیں ہوسکتیں، پس جب وہ اپنے عقائدِ کفر کا اقرار کرتے ہیں تو گویا وہ خود اس امر کو تسلیم کرتے ہیں کہ وہ تعمیرِ مسجد

فہرست

کے اہل نہیں، نہ انہیں اس کا حق حاصل ہے۔

امام ابوبکر احمد بن علی الجصاص الرازی الحنفی (متوفی ۳۷۰ھ) لکھتے ہیں:

”عمارة المسجد تكون بمعنيين، احدهما زيارته والكون فيه، والاٰخر ببنائه وتجديد ما استرم منه، فاقتضت الاٰية منع الكفار من دخول المسجد ومن بنائها وتولي مصالحها والقيام بها لانتظام اللفظ لأمرين.“ (اَحکام القرآن ج:۳ ص:۸۷، سہیل اکیڈمی لاہور)

ترجمہ:...... ”یعنی مسجد کی آبادی کی دو صورتیں ہیں، ایک مسجد کی زیارت کرنا، اس میں رہنا اور بیٹھنا، دُوسرے اس کو تعمیر کرنا اور شکست و ریخت کی اصلاح کرنا، پس یہ آیت اس امر کی متقاضی ہے کہ مسجد میں نہ کوئی کافر داخل ہوسکتا ہے، نہ اس کا بانی و متولّی اور خادم بن سکتا ہے، کیونکہ آیت کے الفاظ تعمیرِ ظاہری و باطنی دونوں کو شامل ہیں۔“

دوم:...... اپنی ذات پر کفر کی گواہی دینے کا یہ مطلب نہیں کہ وہ اپنا کافر ہونا تسلیم کرتے ہیں اور خود اپنے آپ کو ”کافر“ کہتے ہیں، کیونکہ دُنیا میں کوئی کافر بھی اپنے آپ کو ”کافر“ کہنے کے لئے تیار نہیں، بلکہ آیت کا مطلب یہ ہے کہ وہ ایسے عقائد کا برملا اعتراف کرتے ہیں جنہیں اسلام، عقائدِ کفر قرار دیتا ہے، یعنی ان کا کفریہ عقائد کا اظہار اپنے آپ کو کافر تسلیم کرنے کے قائم مقام ہے۔

سوم:...... قرآنِ کریم کے اس دعویٰ پر کہ کسی کافر کو اپنے عقائدِ کفریہ پر رہتے ہوئے تعمیرِ مسجد کا حق حاصل نہیں، یہ سوال ہوسکتا تھا کہ کافر تعمیرِ مسجد کی اہلیت سے کیوں محروم ہے؟ اگلے جملے میں اس سوال کا جواب دیا گیا ہے: ”اولئک حبطت اعمالهم“ کہ ”ان کے عمل اکارت ہیں“ چونکہ کفر سے انسان کے تمام نیک اعمال اکارت اور ضائع ہوجاتے ہیں اس لئے کافر نہ صرف تعمیرِ مسجد بلکہ کسی بھی عبادت کا اہل نہیں۔ یہ کفر کی دُنیوی خاصیت

تھی، اور آگے اس کی اُخروی خاصیت بیان کی گئی ہے: ”وفی النار هم خٰلدون“ کہ: ”کافر اپنے کفر کی بنا پر دائمی جہنم کے مستحق ہیں“ اس لئے ان کی اطاعت وعبادت کی اللہ تعالیٰ کے نزدیک کوئی قیمت نہیں۔ پس یہ آیت اس مسئلے میں نصِ قطعی ہے کہ غیرمسلم کافر تعمیرِ مسجد کے اہل نہیں، اس لئے انہیں تعمیرِ مساجد کا حق حاصل نہیں، اس سلسلے میں حضراتِ مفسرین کی چند تصریحات حسبِ ذیل ہیں:

امام ابوجعفر محمد بن جریر الطبری (متوفی ۳۱۰ھ) لکھتے ہیں:

”یقول ان المساجد انما تعمر لعبادة الله فیها، لا للکفر به، فمن کان بالله کافرًا فلیس من شأنه أن یعمر مساجد الله.“ (تفسیر ابن جریر ج:۱۰ ص:۹۳، مطبوعہ دار الفکر، بیروت)

ترجمہ:...... ”حق تعالیٰ فرماتے ہیں کہ مسجدیں تو اس لئے تعمیر کی جاتی ہیں کہ ان میں اللہ کی عبادت کی جائے، کفر کے لئے تو تعمیر نہیں کی جاتی، پس جو شخص کافر ہو اس کا یہ کام نہیں کہ وہ اللہ کی مسجدوں کی تعمیر کرے۔“

امامِ عربیت جار اللہ محمود بن عمر الزمخشری (متوفی ۵۲۸ھ) لکھتے ہیں:

”والمعنی ما استقام لهم ان یجمعوا بین أمرین متنافیین عمارة متعبدات الله مع الکفر بالله وبعبادته ومعنی شهادتهم علیٰ انفسهم بالکفر ظهور کفرهم.“

(تفسیر کشاف ج:۲ ص:۲۵۳)

ترجمہ:...... ”مطلب یہ ہے کہ ان کے لئے کسی طرح دُرست نہیں کہ وہ دو متنافی باتوں کو جمع کریں کہ ایک طرف خدا کی مسجدیں بھی تعمیر کریں اور دُوسری طرف اللہ تعالیٰ اور اس کی عبادت کے ساتھ کفر بھی کریں، اور ان کے اپنی ذات پر کفر کی گواہی دینے سے مراد ہے ان کے کفر کا ظاہر ہونا۔“

امام فخر الدین رازی (متوفی ۶۰۶ھ) لکھتے ہیں:

"قال الواحدی: دلت علی ان الکفار ممنوعون من عمارة مسجد من مساجد المسلمین، ولو اوصی بها لم تقبل وصیته." (تفسیر کبیر ج:۱۶ ص:۷، مطبوعہ مصر)

ترجمہ:...... "واحدی فرماتے ہیں: یہ آیت اس مسئلہ کی دلیل ہے کہ کفار کو مسلمانوں کی مسجدوں میں سے کسی مسجد کی تعمیر کی اجازت نہیں، اور اگر کافر اس کی وصیت کرے تو اس کی وصیت قبول نہیں کی جائے گی۔"

امام ابوعبداللہ محمد بن احمد القرطبی (متوفی ۶۷۱ھ) لکھتے ہیں:

"فیجب اذًا علی المسلمین تولی احکام المساجد ومنع المشرکین من دخولها."

(تفسیر قرطبی ج:۸ ص:۸۹، دار الکاتب العربی، القاہرة)

ترجمہ:...... "مسلمانوں پر یہ فرض عائد ہوتا ہے کہ وہ انتظام مساجد کے متولّی خود ہوں اور کفار و مشرکین کو ان میں داخل ہونے سے روک دیں۔"

امام محی السنة ابومحمد حسین بن مسعود الفراء البغوی (متوفی ۵۱۶ھ) لکھتے ہیں:

"اوجب الله علی المسلمین منعهم من ذالک، لأن المساجد انما تعمر لعبادة الله وحده فمن کان کافرًا بالله فلیس من شأنه ان یعمرها. فذهب جماعة الیٰ ان المراد منه العمارة من بناء المسجد ومرمته عن الخراب فیمنع الکافر منه حتیٰ لو اوصی به لا یمتثل، وحمل بعضهم العمارة هٰهنا علیٰ دخول المسجد والقعود فیه." (تفسیر معالم التنزیل للبغوی ج:۳ ص:۵۵، برحاشیہ خازن، مطبوعہ علمیہ، مصر)

ترجمہ:......’’اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں پر واجب کیا ہے کہ وہ کافروں کو تعمیرِ مسجد سے روک دیں، کیونکہ مسجدیں صرف اللہ تعالیٰ کی عبادت کی خاطر بنائی جاتی ہیں، پس جو شخص کافر ہو اس کا یہ کام نہیں کہ وہ مسجدیں تعمیر کرے، ایک جماعت کا قول ہے کہ تعمیر سے مراد یہاں تعمیرِ معروف ہے، یعنی مسجد بنانا، اور اس کی شکست و ریخت کی اصلاح و مرمت کرنا، پس کافر کو اس عمل سے باز رکھا جائے گا، چنانچہ اگر وہ اس کی وصیت کرکے مرے تو پوری نہیں کی جائے گی، اور بعض نے عمارۃ کو یہاں مسجد میں داخل ہونے اور اس میں بیٹھنے پر محمول کیا ہے۔‘‘

شیخ علاء الدین علی بن محمد البغدادی الخازن (متوفی ۷۲۵ھ) نے تفسیرِ خازن میں اس مسئلے کو مزید تفصیل سے تحریر فرمایا ہے۔

مولانا قاضی ثناء اللہ پانی پتیؒ (متوفی ۱۲۲۵ھ) لکھتے ہیں:

’’فانه یجب علی المسلمین منعهم من ذالک، لان مساجد الله انما تعمر لعبادة الله وحده فمن کان کافرًا بالله فلیس من شأنه ان یعمرها.‘‘

(تفسیر مظہری ج:۴ ص:۱۴۶، ندوۃ المصنّفین، دہلی)

ترجمہ:......’’چنانچہ مسلمانوں پر لازم ہے کہ کافروں کو تعمیرِ مسجد سے روک دیں، کیونکہ مسجدیں تو اللہ تعالیٰ کی عبادت کے لئے بنائی جاتی ہیں، پس جو شخص کہ کافر ہو وہ ان کو تعمیر کرنے کا اہل نہیں۔‘‘

اور شاہ عبدالقادر دہلویؒ (متوفی ۱۲۳۰ھ) اس آیت کے تحت لکھتے ہیں:

’’اور علماء نے لکھا ہے کہ کافر چاہے مسجد بناوے اس کو منع کریئے۔‘‘ (موضح القرآن)

ان تصریحات سے یہ بات بالکل واضح ہوجاتی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے کافروں کو یہ

فہرست

حق نہیں دیا کہ وہ مسجد کی تعمیر کریں اور یہ کہ اگر وہ ایسی جرأت کریں تو ان کو روک دینا مسلمانوں پر فرض ہے۔

تعمیرِ مسجد صرف مسلمانوں کا حق ہے:

قرآنِ کریم نے جہاں یہ بتایا ہے کہ کافر تعمیرِ مسجد کا اہل نہیں، وہاں یہ تصریح بھی فرمائی ہے کہ تعمیرِ مسجد کا حق صرف مسلمانوں کو حاصل ہے، چنانچہ ارشاد ہے:

"انما یعمر مساجد اللہ من اٰمن باللہ والیوم الاٰخر، واقام الصلٰوۃ واٰتی الزکٰوۃ ولم یخش الا اللہ، فعسٰی اولٰئک ان یکونوا من المھتدین." (التوبہ:۱۸)

ترجمہ:...... "اللہ کی مسجدوں کو آباد کرنا تو بس اس شخص کا کام ہے جو اللہ پر اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو، نماز ادا کرتا ہو، زکوٰۃ دیتا ہو اور اس کے سوا کسی سے نہ ڈرے، پس ایسے لوگ اُمید ہے کہ ہدایت یافتہ ہوں گے۔"

اس آیت میں جن صفات کا ذکر فرمایا، وہ مسلمانوں کی نمایاں صفات ہیں، مطلب یہ ہے کہ جو شخص پورے دینِ محمدی پر ایمان رکھتا ہو اور کسی حصۂ دین کا منکر نہ ہو، اسی کو تعمیرِ مسجد کا حق حاصل ہے، غیرمسلم فرقے جب تک دینِ اسلام کی تمام باتوں کو تسلیم نہیں کریں گے، تعمیرِ مسجد کے حق سے محروم رہیں گے۔

غیرمسلموں کی تعمیر کردہ مسجد "مسجدِ ضرار" ہے:

اسلام کے چودہ سو سالہ دور میں کبھی کسی غیرمسلم نے یہ جرأت نہیں کی کہ اپنا عبادت خانہ "مسجد" کے نام سے تعمیر کرے، البتہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں بعض غیرمسلموں نے اسلام کا لبادہ اوڑھ کر اپنے آپ کو مسلمان ظاہر کیا اور مسجد کے نام سے ایک عمارت بنائی جو "مسجدِ ضرار" کے نام سے مشہور ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو وحیٔ الٰہی سے ان کے کفر و نفاق کی اطلاع ہوئی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے فی الفور منہدم

کرنے کا حکم فرمایا، قرآنِ کریم کی آیاتِ ذیل اسی واقعے سے متعلق ہیں:

”والذین اتخذوا مسجدًا ضرارًا و کفرًا وتفریقًا بین المؤمنین وارصادًا لمن حارب الله ورسوله من قبل ولیحلفن ان اردنا الا الحسنٰی والله یشهد انهم لکٰذبون. لا تقم فیه ابدًا ...الی قوله... لا یزال بنیانهم الذی بنوا ریبة فی قلوبهم الا ان تقطع قلوبهم والله علیم حکیم.“ (التوبۃ:۱۰۷-۱۱۰)

ترجمہ:...... ”اور جن لوگوں نے مسجد بنائی کہ اسلام اور مسلمانوں کو نقصان پہنچائیں اور کفر کریں اور اہلِ ایمان کے درمیان تفرقہ ڈالیں اور اللہ و رسول کے دُشمن کے لئے ایک کمین گاہ بنائیں، اور یہ لوگ زور کی قسمیں کھائیں گے کہ ہم نے بھلائی کے سوا کسی چیز کا ارادہ نہیں کیا، اور اللہ گواہی دیتا ہے کہ وہ قطعاً جھوٹے ہیں، آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) اس میں کبھی قیام نہ کیجئے...... ان کی یہ عمارت جو انہوں نے بنائی، ہمیشہ ان کے دِل کا کانٹا بنی رہے گی، مگر یہ کہ ان کے دِل کے ٹکڑے ٹکڑے ہوجائیں اور اللہ علیم و حکیم ہے۔“

ان آیات سے واضح طور پر معلوم ہوا کہ:

الف:...... کسی غیرمسلم گروہ کی اسلام کے نام پر تعمیر کردہ ”مسجد“، ”مسجدِ ضرار“ کہلائے گی۔

ب:...... غیرمسلم منافقوں کی ایسی تعمیر کے مقاصد ہمیشہ حسبِ ذیل ہوں گے:

۱:...... اسلام اور مسلمانوں کو ضرر پہنچانا۔

۲:...... عقائدِ کفر کی اشاعت کرنا۔

۳:...... مسلمانوں کی جماعت میں انتشار پھیلانا اور تفرقہ پیدا کرنا۔

۴:...... خدا اور رسول کے دُشمنوں کے لئے ایک اڈّہ بنانا۔

ج:...... چونکہ منافقوں کے یہ خفیہ منصوبے ناقابلِ برداشت ہیں، اس لئے حکم دیا گیا کہ ایسی نام نہاد "مسجد" کو منہدم کردیا جائے۔ تمام مفسرین اور اہلِ سِیَر نے لکھا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم سے "مسجدِ ضرار" منہدم کردی گئی اور اسے نذرِ آتش کردیا گیا۔ مرزائی منافقوں کی تعمیر کردہ نام نہاد "مسجدیں" بھی "مسجدِ ضرار" ہیں، اور وہ بھی اسی سلوک کی مستحق ہیں جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے "مسجدِ ضرار" سے روا رکھا تھا۔

کافر ناپاک اور مسجدوں میں ان کا داخلہ ممنوع:

یہ اَمر بھی خاص اہمیت رکھتا ہے کہ قرآنِ کریم نے کفار و مشرکین کو ان کے ناپاک اور گندے عقائد کی بنا پر نجس قرار دیا ہے، اور اس معنوی نجاست کے ساتھ ان کی آلودگی کا تقاضا یہ ہے کہ مساجد کو ان کے وجود سے پاک رکھا جائے، ارشادِ خداوندی ہے:

"یٰاَیھا الذین اٰمنوا انما المشرکون نجس فلا یقربوا المسجد الحرام بعد عامھم ھٰذا۔" (التوبہ:۲۸)

ترجمہ:...... "اے ایمان والو! مشرک تو نرے ناپاک ہیں، پس وہ اس سال کے بعد مسجدِ حرام کے قریب بھی پھٹکنے نہ پائیں۔"

اس آیت سے معلوم ہوا کہ کافر اور مشرک کا مسجد میں داخلہ ممنوع ہے۔

امام ابوبکر جصاص رازی (متوفی ۳۷۰ھ) لکھتے ہیں:

"اطلاق اسم النجس علی المشرک من جھة ان الشرک الذی یعتقدہ یجب اجتنابه کما یجب اجتناب النجاسات والاقذار فلذالک سماھم نجسا، والنجاسة فی الشرع تنصرف علیٰ وجھین احدھما نجاسة الاعیان والاٰخر نجاسة الذنوب، وقد افاد قوله: انما المشرکون نجس، منعھم عن دخول المسجد الا لعذر، اذ کان علینا تطھیر المساجد من الانجاس۔"

(اَحکام القرآن ج:۳ ص:۱۰۸، مطبوعہ سہیل اکیڈمی، لاہور)

ترجمہ:......”مشرک پر ”نجس“ کا اطلاق اس بنا پر کیا گیا کہ جس شرک کا وہ اعتقاد رکھتا ہے، اس سے پرہیز کرنا اسی طرح ضروری ہے جیسا کہ نجاستوں اور گندگیوں سے، اسی لئے ان کو نجس کہا، اور شرع میں نجاست کی دو قسمیں ہیں، ایک نجاستِ جسم، دوم نجاستِ گناہ، اور ارشادِ خداوندی: ”انما المشرکون نجس“ بتاتا ہے کہ کفار کو دُخولِ مسجد سے باز رکھا جائے گا، اِلَّا یہ کہ کوئی عذر ہو، کیونکہ مسلمانوں پر لازم ہے کہ مسجدوں کو نجاستوں سے پاک رکھیں۔“

امام محی السنۃ بغوی (متوفیٰ ۵۱۶ھ) معالم التنزیل میں اس آیت کے تحت لکھتے ہیں:

”وجملة بلاد الاسلام فی حق الکفار علی ثلاثة اقسام، احدها الحرم فلا یجوز للکافر ان یدخله بحال ذمیًا کان او مستأمنًا بظاهر هٰذه الاٰیة. وجوز اهل الکوفة للمعاهد دخول الحرم، والقسم الثانی من بلاد الاسلام الحجاز فیجوز للکافر دخولها بالاذن، ولٰکن لا یقیم فیها اکثر من مقام السفر، وهو ثلاثة ایام، والقسم الثالث سائر بلاد الاسلام یجوز للکافر ان یقیم فیها بذمة او امان، ولٰکن لا یدخلون المساجد الا باذن مسلم.“ (تفسیر بغوی ج:۳ ص:۶۳، مطبوعہ علمیہ، مصر)

ترجمہ:......”اور کفار کے حق میں تمام اسلامی علاقے تین قسم پر ہیں، ایک حرمِ مکہ، پس کافر کو اس میں داخل ہونا کسی حال میں بھی جائز نہیں، خواہ کسی اسلامی مملکت کا شہری ہو یا امن لے کر آیا ہو، کیونکہ ظاہر آیت کا یہی تقاضا ہے۔ اور اہلِ کوفہ نے ذمی کے لئے حرم میں داخل ہونے کو جائز رکھا ہے۔ اور دُوسری قسم حجازِ مقدس ہے، پس

کافر کے لئے اجازت لے کر حجاز میں داخل ہونا جائز ہے، لیکن تین دن سے زیادہ وہاں ٹھہرنے کی اجازت نہ ہوگی۔ اور تیسری قسم دیگر اسلامی ممالک ہیں، ان میں کافر کا مقیم ہونا جائز ہے، بشرطیکہ ذمی ہو یا امن لے کر آئے، لیکن وہ مسلمانوں کی مسجدوں میں مسلمان کی اجازت کے بغیر داخل نہیں ہوسکتے۔“

اس سلسلے میں دو چیزیں خاص طور سے قابلِ غور ہیں، اوّل یہ کہ آیت میں صرف مشرکین کا حکم ذکر کیا گیا ہے، مگر مفسرین نے اس آیت کے تحت عام کفار کا حکم بیان فرمایا ہے، کیونکہ کفر کی نجاست سب کافروں کو شامل ہے۔ دوم یہ کہ کافر کا مسجد میں داخل ہونا جائز ہے یا نہیں؟ اس مسئلے میں تو اختلاف ہے، امام مالکؒ کے نزدیک کسی مسجد میں کافر کا داخل ہونا جائز نہیں، امام شافعیؒ کے نزدیک مسجدِ حرام کے علاوہ دیگر مساجد میں کافر کو مسلمان کی اجازت سے داخل ہونا جائز ہے، اور امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک بوقتِ ضرورت ہر مسجد میں داخل ہوسکتا ہے، (رُوح المعانی ج:۱۱ ص:۶۹) لیکن کسی کافر کا مسجد کا بانی، متولّی یا خادم ہونا کسی کے نزدیک بھی جائز نہیں ہے۔ نجران کے عیسائیوں کا ایک وفد ۹ ہجری میں بارگاہِ رسالت میں حاضر ہوا تھا، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں مسجد کے ایک جانب ٹھہرایا اور مسجدِ نبوی ہی میں انہوں نے اپنی نماز بھی ادا کی۔

حافظ ابنِ قیم (متوفی ۷۵۱ھ) اس واقعہ پر تبصرہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

”فصل فی فقه هذه القصة ففیها جواز دخول اهل الکتاب مساجد المسلمین، وفیها تمکین اهل الکتاب من صلٰوتهم بحضرة المسلمین وفی مساجدهم ایضًا. اذا کان ذالک عارضًا ولا یمکنوا من اعتیاد ذالک.“

(زاد المعاد ج:۳ ص:۶۳۸، مطبوعہ مکتبۃ المنار الاسلامیہ، کویت)

ترجمہ:...... ”فصل اس قصے کے فقہ کے بیان میں، پس اس واقعے سے ثابت ہوتا ہے کہ اہلِ کتاب کا مسلمانوں کی مسجدوں

فہرست

میں داخل ہونا جائز ہے، اور یہ کہ ان کو مسلمانوں کی موجودگی میں اپنی عبادت کا موقع دیا جائے گا اور مسلمانوں کی مسجدوں میں بھی، جبکہ یہ ایک عارضی صورت ہو لیکن ان کو اس بات کا موقع نہیں دیا جائے گا کہ وہ اس کو اپنی مستقل عادت ہی بنالیں۔“

اور قاضی ابوبکر بن العربی (متوفی ۵۴۳ھ) لکھتے ہیں:

”دخول ثمامة فی المسجد فی الحدیث الصحیح، ودخول ابی سفیان فیه علی الحدیث الاٰخر کان قبل ان ینزل: یٰٓأیها الذین اٰمنوا انما المشرکون نجس فلا یقربوا المسجد الحرام بعد عامهم هٰذا. فمنع الله المشرکین من دخول المسجد الحرام نصًّا، ومنع دخول سائر المساجد تعلیلًا بالنجاسة ولوجوب صیانة المسجد عن کل نجس وهٰذا کله ظاهر لا خفاء به.“ (اَحکام القرآن ج:۲ ص:۹۰۲ مطبوعہ دارالمعرفہ، بیروت)

ترجمہ:......”ثمامہ کا مسجد میں داخل ہونا اور دُوسری حدیث کے مطابق ابوسفیان کا اس میں داخل ہونا، اس آیت کے نازل ہونے سے پہلے کا واقعہ ہے کہ: ”اے ایمان والو! مشرک ناپاک ہیں، پس اس سال کے بعد وہ مسجدِ حرام کے قریب نہ آنے پائیں۔“ پس اللہ تعالیٰ نے مشرکوں کو مسجدِ حرام میں داخل ہونے سے صاف صاف منع کردیا اور دیگر مساجد سے یہ کہہ کر روک دیا کہ وہ ناپاک ہیں، اور چونکہ مسجد کو نجاست سے پاک رکھنا ضروری ہے اس لئے کافروں کے ناپاک وجود سے بھی اسکو پاک رکھا جائے گا، اور یہ سب کچھ ظاہر ہے جس میں ذرا بھی خفا نہیں۔“

فہرست

منافقوں کو مسجدوں سے نکال دیا جائے:

جو شخص مرزائیوں کی طرح عقیدہ رکھنے کے باوجود اسلام کا دعویٰ کرتا ہو، وہ اسلام کی اصطلاح میں منافق ہے، اور منافقین کے بارے میں یہ حکم ہے کہ انہیں مسجدوں سے نکال دیا جائے، چنانچہ حدیث میں آتا ہے کہ:

''آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کے دن خطبہ کے لئے کھڑے ہوئے تو فرمایا: ''اے فلاں! اُٹھ، یہاں سے نکل جا، کیونکہ تو منافق ہے۔ او فلاں! تو بھی اُٹھ، نکل جا، تو منافق ہے'' اس طرح آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ایک کا نام لے کر ۳۶ آدمیوں کو مسجد سے نکال دیا، حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو آنے میں ذرا دیر ہوگئی تھی، چنانچہ وہ اس وقت آئے جب یہ منافق مسجد سے نکل رہے تھے، تو انہوں نے خیال کیا کہ شاید جمعہ کی نماز ہوچکی ہے اور لوگ نماز سے فارغ ہوکر واپس جارہے ہیں، لیکن جب اندر گئے تو معلوم ہوا کہ ابھی نماز نہیں ہوئی، مسلمان ابھی بیٹھے ہیں، ایک شخص نے بڑی مسرّت سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کہا: اے عمر! مبارک ہو، اللہ تعالیٰ نے آج منافقوں کو ذلیل و رُسوا کردیا، اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نام لے لے کر بیک بینی و دوگوش انہیں مسجد سے نکال دیا۔'' (تفسیر رُوح المعانی ج:۱۱ ص:۱۰)

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جو غیرمسلم فرقہ منافقانہ طور پر اسلام کا دعویٰ کرتا ہو، اس کو مسجدوں سے نکال دینا سنتِ نبوی ہے۔

منافقوں کی مسجد، مسجد نہیں:

فقہائے کرامؒ نے تصریح کی ہے کہ ایسے لوگوں کا حکم مرتد کا ہے، اس لئے نہ تو انہیں مسجد بنانے کی اجازت دی جاسکتی ہے اور نہ ان کی تعمیر کردہ مسجد کو مسجد کا حکم دیا جاسکتا ہے۔

فہرست

شیخ الاسلام مولانا محمد انور شاہ کشمیریؒ لکھتے ہیں:

"ولو بنوا مسجدًا لم یصر مسجدًا، ففی "تنویر الأبصار" من وصایا الذمی وغیرہ وصحاب الهوىٰ اذا کان لا یکفر فهو بمنزلة المسلم فی الوصیة وان کان فهو بمنزلة المرتد." (اکفار الملحدین طبع جدید ص:۱۲۸)

ترجمہ:...... "ایسے لوگ اگر مسجد بنائیں تو وہ مسجد نہیں ہوگی، چنانچہ "تنویر الابصار" کے وصایا ذمی وغیرہ میں ہے کہ: گمراہ فرقوں کی گمراہی اگر حدِ کفر کو پہنچی ہوئی نہ ہو تب تو وصیت میں ان کا حکم مسلمان جیسا ہے، اور اگر حدِ کفر کو پہنچی ہوئی ہو تو بمنزلہ مرتد کے ہیں۔"

منافقوں کے مسلمان ہونے کی شرط:

یہاں یہ تصریح بھی ضروری ہے کہ کسی گمراہ فرقے کا دعویٰ اسلام کرنا یا اسلامی کلمہ پڑھنا، اس اَمر کی ضمانت نہیں ہے کہ وہ مسلمان ہے، بلکہ اس کے ساتھ یہ بھی ضروری ہے کہ وہ اپنے ان تمام عقائد سے توبہ کا اعلان کرے جو مسلمانوں کے خلاف ہیں۔

چنانچہ حافظ بدرالدین عینیؒ "عمدۃ القاری شرح بخاری" میں لکھتے ہیں:

"یجب علیهم ایضًا عند الدخول فی الاسلام ان یقروا ببطلان ما یخالفون به المسلمین فی الاعتقاد بعد اقرارهم بالشهادتین." (الجزء الرابع ص:۱۲۵، مطبوعہ دارالفکر)

ترجمہ:...... "ان کے ذمہ یہ بھی لازم ہے کہ اسلام میں داخل ہونے کے لئے توحید و رسالت کی شہادت کے بعد ان تمام عقائد و نظریات کے باطل ہونے کا اقرار کریں جو وہ مسلمانوں کے خلاف رکھتے ہیں۔"

اور حافظ شہاب الدین ابنِ حجر عسقلانی فتح الباری شرح بخاری میں قصہ اہلِ نجران کے ذیل میں لکھتے ہیں:

"وفی قصة اهل نجران من الفوائد ان اقرار الکافر بالنبوة لا یدخله فی الاسلام حتی یتلزم احکام الاسلام." (ج:۸ ص:۴۷، دار النشر الکتب الاسلامیہ، لاہور)

ترجمہ:...... "قصہ اہلِ نجران سے دیگر مسائل کے علاوہ ایک مسئلہ یہ معلوم ہوا کہ کسی کافر کی جانب سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوّت کا اقرار اسے اسلام میں داخل نہیں کرتا، جب تک کہ اَحکامِ اسلام کو قبول نہ کرے۔"

علامہ ابنِ عابدین شامیؒ لکھتے ہیں:

"لا بد مع الشھادتین فی العیسوی من ان یتبرأ من دینه." (رد المحتار ج:۱ ص:۳۵۳، مطبوعہ ایچ ایم سعید کراچی)

ترجمہ:...... "عیسوی فرقے کے مسلمان ہونے کے لئے اقرارِ شہادتین کے ساتھ یہ بھی ضروری ہے کہ وہ اپنے مذہب سے براءت کا اعلان کرے۔"

ان تصریحات سے ثابت ہوتا ہے کہ کوئی فرقہ اس وقت تک مسلمان تصوّر نہیں کیا جائے گا جب تک کہ وہ اہلِ اسلام کے عقائد کے صحیح اور اپنے عقائد کے باطل ہونے کا اعلان نہ کرے، ورنہ اگر وہ اپنے عقائدِ کفر کو صحیح سمجھتا ہے اور مسلمانوں کے عقائد کو غلط تصوّر کرتا ہے تو اس کی حیثیت مرتد کی ہے اور اسے اپنی عبادت گاہ کو مسجد کی حیثیت سے تعمیر کرنے کی اجازت نہیں دی جاسکتی۔

کسی غیر مسلم کا مسجد کے مشابہ عبادت گاہ بنانا:

اب ایک سوال اور باقی رہ جاتا ہے کہ کیا کوئی غیر مسلم اپنی عبادت گاہ (مسجد کے نام سے نہ سہی لیکن) وضع و شکل میں مسجد کے مشابہ بنا سکتا ہے؟ کیا اسے یہ اجازت دی جاسکتی ہے کہ وہ اپنی عبادت گاہ میں قبلہ رُخ محراب بنائے، مینار بنائے، اس پر منبر رکھے، اور وہاں اسلام کے معروف طریقہ پر اذان دے؟

اس کا جواب یہ ہے کہ:

''وہ تمام اُمور جو عرفاً وشرعاً مسلمانوں کی مسجد کے لئے مخصوص ہیں، کسی غیرمسلم کو ان کے اپنانے کی اجازت نہیں دی جاسکتی، اس لئے کہ اگر کسی غیرمسلم کی عبادت گاہ مسجد کی وضع وشکل پر تعمیر کی گئی ہو، مثلاً اس میں قبلہ رُخ محراب بھی ہو، لقنار اور منبر بھی ہو، وہاں اسلامی اذان اور خطبہ بھی ہوتا ہو، تو اس سے مسلمانوں کو دھوکا اور التباس ہوگا، ہر دیکھنے والا اس کو ''مسجد'' ہی تصوّر کرے گا، جبکہ اسلام کی نظر میں غیرمسلم کی عبادت گاہ مسجد نہیں بلکہ مجمع شیاطین ہے۔''

(شامی ج:۱ ص:۳۸۰، مطلب تکرہ الصلوٰۃ فی الکنیسۃ، مطبوعہ ایچ ایم سعید، کراچی، البحرالرائق ج:۷ ص:۲۱۴، مطبوعہ دارالمعرفہ، بیروت)

حافظ ابنِ تیمیہؒ (متوفی ۷۲۸ھ) سے سوال کیا گیا کہ آیا کفار کی عبادت گاہ کو بیت اللہ کہنا صحیح ہے؟ جواب میں فرمایا:

''لیست بیوت اللہ وانما بیوت اللہ المساجد، بل ھی بیوت یکفر فیھا باللہ وان کان قد یذکر فیھا، فالبیوت بمنزلۃ اھلھا واھلھا کفار، فھی بیوت عبادۃ الکفار.'' (فتاویٰ ابنِ تیمیہؒ ج:۱ ص:۱۱۵، دارالقلم بیروت)

ترجمہ:...... ''یہ بیت اللہ نہیں، بیت اللہ مسجدیں ہیں، یہ تو وہ مقامات ہیں جہاں کفر ہوتا ہے، اگرچہ ان میں بھی ذکر ہوتا ہے، پس مکانات کا وہی حکم ہے جو ان کے بانیوں کا ہے، ان کے بانی کافر ہیں، پس یہ کافروں کی عبادت گاہیں ہیں۔''

امام ابوجعفر محمد بن جریر الطبری (متوفی ۳۱۰ھ) ''مسجدِ ضرار'' کے بارے میں نقل کرتے ہیں:

''عمد ناس من اھل النفاق فابتنوا مسجدًا بقبا

فہرست

لیضاھوا به مسجد رسول صلی الله علیه وسلم."

(تفسیر ابنِ جریر ج:۷ ص:۲۵، مطبوعہ دارالفکر، بیروت)

ترجمہ:......"اہلِ نفاق میں سے چند لوگوں نے یہ حرکت کی کہ قبا میں ایک مسجد بناڈالی، جس سے مقصود یہ تھا کہ وہ اس کے ذریعہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مسجد سے مشابہت کریں۔"

اس سے ثابت ہوتا ہے کہ جن لوگوں نے منافقانہ طور پر "مسجدِ ضرار" بنائی تھی، ان کا مقصد یہی تھا کہ اپنی نام نہاد "مسجد" کو اسلامی مساجد کے مشابہ بناکر مسلمانوں کو دھوکا دیں، لہٰذا غیرمسلموں کی جو عبادت گاہ مسجد کی وضع و شکل پر ہوگی وہ "مسجدِ ضرار" ہے، اور اس کا منہدم کردینا لازم ہے۔ علاوہ ازیں فقہائے کرامؒ نے تصریح کی ہے کہ اسلامی مملکت کے غیرمسلم شہریوں کا لباس اور ان کی وضع قطع مسلمانوں سے ممتاز ہونی چاہئے، (یہ مسئلہ فقہِ اسلامی کی ہر کتاب میں باب اَحکام اہل الذمہ کے عنوان کے تحت موجود ہے)۔

چنانچہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ملکِ شام کے عیسائیوں سے جو عہدنامہ لکھوایا تھا، اس کا پورا متن امام بیہقی کی سننِ کبریٰ (ج:۹ ص:۲۰۲) اور کنز العمال جلد چہارم (طبع جدید) صفحہ:۵۰۴ میں حدیث نمبر:۱۱۴۹۳ کے تحت درج ہے، اس کا ایک فقرہ یہاں نقل کرتا ہوں:

"ولا نتشبه بهم فی شئ من لباسهم من قلنسوة ولا عمامة ولا نعلین ولا فرق شعر، ولا نتکلم بکلامهم ولا نکتنی بنکاهم."

ترجمہ:......"اور ہم مسلمانوں کے لباس اور ان کی وضع قطع میں ان کی مشابہت نہیں کریں گے، نہ ٹوپی میں، نہ دستار میں، نہ جوتے میں، نہ سر کی مانگ نکالنے میں، اور ہم مسلمانوں کے کلام اور اصطلاحات میں بات نہیں کریں گے، اور نہ ان کی کنیت اپنائیں گے۔"

اندازہ فرمایئے! جب لباس، وضع قطع، ٹوپی، دستار، پاؤں کے جوتے اور سر کی

مانگ تک میں کافروں کی مسلمانوں سے مشابہت گوارا نہیں کی گئی تو اسلام یہ کس طرح برداشت کرسکتا ہے کہ غیرمسلم کافر، اپنی عبادت گاہیں مسلمانوں کی مسجد کی شکل و وضع پر بنانے لگیں؟

مسجد کا قبلہ رُخ ہونا اسلام کا شعار ہے:

اُوپر عرض کیا جاچکا ہے کہ مسجد اسلام کا بلندترین شعار ہے، ''مسجد'' کے اوصاف و خصوصیت پر الگ الگ غور کیا جائے تو معلوم ہوگا کہ ان میں ایک ایک چیز مستقل طور پر بھی شعارِ اسلام ہے، مثلاً: استقبالِ قبلہ کو لیجئے! مذاہبِ عالم میں یہ خصوصیت صرف اسلام کو حاصل ہے کہ اس کی اہم ترین عبادت ''نماز'' میں بیت اللہ شریف کی طرف منہ کیا جاتا ہے، یہی وجہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے استقبالِ قبلہ کو اسلام کا خصوصی شعار قرار دے کر اس شخص کے جو ہمارے قبلہ کی جانب رُخ کرکے نماز پڑھتا ہو، مسلمان ہونے کی علامت قرار دیا ہے۔

> ''من صلّٰی صلٰوتنا واستقبل قبلتنا واکل ذبیحتنا فذالک المسلم الذی له ذمة الله وذمة رسوله، فلا تخفروا الله ذمته.'' (صحیح بخاری ج:۱ ص:۵۶)
>
> ترجمہ:...... ''جو شخص ہمارے جیسی نماز پڑھتا ہو، ہمارے قبلہ کی طرف منہ کرتا ہو، ہمارا ذبیحہ کھاتا ہو، پس یہ شخص مسلمان ہے، جس کے لئے اللہ کا اور اس کے رسول کا عہد ہے، پس اللہ کے عہد کو مت توڑو۔''

ظاہر ہے کہ اس حدیث کا یہ منشا نہیں کہ ایک شخص خواہ خدا اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا منکر ہو، قرآنِ کریم کے قطعی ارشادات کو جھٹلاتا اور مسلمانوں سے الگ عقائد رکھتا ہو، تب بھی وہ ان تین کاموں کی وجہ سے مسلمان ہی شمار ہوگا؟ نہیں! بلکہ حدیث کا منشا یہ ہے کہ نماز، استقبالِ قبلہ اور ذبیحہ کا معروف طریقہ صرف مسلمانوں کا شعار ہے، جو اس وقت کے مذاہبِ عالم سے ممتاز رکھا گیا تھا، پس کسی غیرمسلم کو یہ حق نہیں کہ عقائدِ کفر رکھنے کے باوجود

ہمارے اس شعار کو اپنائے۔

چنانچہ حافظ بدرالدین عینیؒ اس حدیث کی شرح میں لکھتے ہیں:

”واستقبال قبلتنا مخصوص بنا.“

(عمدۃ القاری ج:۲ ص:۲۹۶)

ترجمہ:......”اور ہمارے قبلہ کی طرف منہ کرنا، ہمارے ساتھ مخصوص ہے۔“

اور حافظ ابنِ حجرؒ لکھتے ہیں:

”وحکمة الاقتصار علی ما ذکر من الافعال ان من یقر بالتوحید من اھل الکتاب وان صلوا واستقبلوا وذبحوا لٰکنھم لا یصلون مثل صلوٰتنا ولا یستقبلون قبلتنا ومنھم من یذبح لغیر اللہ ومنھم من لا یأکل ذبیحتنا والاطلاع علی حال المرء فی صلوٰتہٖ واکلہٖ یمکن بسرعة فی اوّل یوم بخلاف غیر ذالک من امور الدین.“

(فتح الباری ج:۱ ص:۴۱۷، مطبوعہ دارالنشر الکتب الاسلامیہ، لاہور)

ترجمہ:......”اور مذکورہ بالا افعال پر اکتفا کرنے کی حکمت یہ ہے کہ اہلِ کتاب میں سے جو لوگ توحید کے قائل ہوں وہ اگرچہ نماز بھی پڑھتے ہوں، قبلہ کا استقبال بھی کرتے ہوں اور ذبح بھی کرتے ہوں، لیکن وہ نہ تو ہمارے جیسی نماز پڑھتے ہیں، نہ ہمارے قبلہ کا استقبال کرتے ہیں، اور ان میں سے بعض غیراللہ کے لئے ذبح کرتے ہیں، بعض ہمارا ذبیحہ نہیں کھاتے، اور آدمی کی حالت نماز پڑھنے اور کھانا کھانے سے فوراً پہلے دن پہچانی جاتی ہے، دین کے دُوسرے کاموں میں اتنی جلدی اطلاع نہیں ہوتی، اس لئے مسلمان کی تین نمایاں علامتیں ذکر فرمائیں۔“

اور شیخ مُلّا علی قاریؒ لکھتے ہیں:

”انما ذکرہ مع اندراجه فی الصلوٰة لان القبلة اعف، اذ کل احد یعرف قبلته وان لم یعرف صلوٰته ولان فی صلوٰتنا ما یوجد فی صلاة غیرنا واستقبال قبلتنا مخصوص بنا.“ (مرقاة المفاتیح ج:۱ ص:۷۲، طبع بمبئی)

ترجمہ:...... ”نماز میں استقبالِ قبلہ خود آجاتا ہے، مگر اس کو الگ ذکر فرمایا، کیونکہ قبلہ اسلام کی سب سے معروف علامت ہے، کیونکہ ہر شخص اپنے قبلہ کو جانتا ہے، خواہ نماز کو نہ جانتا ہو، اور اس لئے بھی کہ ہماری نماز کی بعض چیزیں دُوسرے مذاہب کی نماز میں بھی پائی جاتی ہیں، مگر ہمارے قبلہ کی جانب منہ کرنا یہ صرف ہماری خصوصیت ہے۔“

ان تشریحات سے واضح ہوا کہ ”استقبالِ قبلہ“ اسلام کا اہم ترین شعار اور مسلمانوں کی معروف ترین علامت ہے، اسی بنا پر اہلِ اسلام کا لقب ”اہلِ قبلہ“ قرار دیا گیا ہے، پس جو شخص اسلام کے قطعی، متواتر اور مُسلَّمہ عقائد کے خلاف کوئی عقیدہ رکھتا ہو، وہ ”اہلِ قبلہ“ میں داخل نہیں، نہ اسے استقبالِ قبلہ کی اجازت دی جاسکتی ہے۔

محراب اسلام کا شعار ہے:

مسجد کے مسجد ہونے کے لئے کوئی مخصوص شکل و وضع لازم نہیں کی گئی، لیکن مسلمانوں کے عرف میں چند چیزیں مسجد کی مخصوص علامت کی حیثیت میں معروف ہیں، ایک ان میں سے مسجد کی محراب ہے، جو قبلہ کا رُخ متعین کرنے کے لئے تجویز کی گئی ہے۔

حافظ بدرالدین عینیؒ ”عمدة القاری“ میں لکھتے ہیں:

”ذکر ابوالبقاء ان جبریل علیه الصلوٰة والسلام وضع محراب رسول الله صلی الله علیه وسلم مسامة الکعبة، وقیل کان ذالک بالمعاینة بان کشف

الحال وازيلت الحوائل فرأى رسول الله صلى الله عليه وسلم الكعبة فوضع قبلة مسجده عليها."

(عمدۃ القاری شرح بخاری الجزء الرابع ص:۱۲۶، طبع دار الفکر، بیروت)

ترجمہ:...... "اور ابوالبقاء نے ذکر کیا ہے کہ جبریل علیہ السلام نے کعبہ کی سیدھ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے محراب بنائی اور کہا گیا ہے کہ یہ معائنہ کے ذریعہ ہوا، یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے سے پردے ہٹا دیئے گئے اور صحیح حال آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر منکشف ہوگیا، پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کعبہ کو دیکھ کر اپنی مسجد کا قبلہ رُخ متعین کیا۔"

اس سے دو اَمر واضح ہوتے ہیں، اوّل یہ کہ محراب کی ضرورت تعینِ قبلہ کے لئے ہے، تاکہ محراب کو دیکھ کر نمازی اپنا قبلہ رُخ متعین کرسکے۔ دوم یہ کہ جب سے مسجدِ نبویؐ کی تعمیر ہوئی، اسی وقت سے محراب کا نشان بھی لگادیا گیا، خواہ حضرت جبریل علیہ السلام نے اس کی نشاندہی کی ہو، یا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بذریعہ کشف خود ہی تجویز فرمائی ہو۔

البتہ یہ جوف دار محراب جو آج کل مساجد میں "قبلہ رُخ" ہوا کرتی ہے، اس کی ابتدا خلیفۂ راشد حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ نے اس وقت کی تھی جب وہ ولید بن عبدالملک کے زمانے میں مدینہ طیبہ کے گورنر تھے، (وفاء الوفاء ص:۵۲۵ ومابعد) یہ صحابہؓ و تابعینؒ کا دور تھا، اور اس وقت سے آج تک مسجد میں محراب بنانا مسلمانوں کا شعار رہا ہے۔

فتاویٰ قاضی خان میں ہے:

"وجهة الكعبة تعرف بالدليل، والدليل فى الامصار والقرى المحاريب التى نصبتها الصحابة والتابعون رضى الله عنهم اجمعين، فعلينا اتباعهم فى استقبال المحارب المنصوبة."

(البحر الرائق ج:۱ ص:۲۸۵، مطبوعہ دار المعرفہ، بیروت)

ترجمہ:...... ’’اور قبلہ کا رُخ کسی علامت سے معلوم ہوسکتا ہے، اور شہروں اور آبادیوں میں قبلہ کی علامت وہ محرابیں ہیں جو صحابہ وتابعین رضی اللہ عنہم اجمعین نے بنائیں، پس بنی ہوئی محرابوں میں ہم پر ان کی پیروی لازم ہے۔‘‘

یعنی یہ محرابیں، جو مسلمانوں کی مسجدوں میں صحابہؓ وتابعینؒ کے زمانے سے چلی آتی ہیں، دراصل قبلہ کا رُخ متعین کرنے کے لئے ہیں اور اُوپر گزر چکا ہے کہ استقبالِ قبلہ ملتِ اسلامیہ کا شعار ہے، اور محراب جہتِ قبلہ کی علامت کے طور پر مسجد کا شعار ہے، اس لئے کسی غیرمسلم کی عبادت گاہ میں محراب کا ہونا ایک تو اسلامی شعار کی توہین ہے۔ اس کے علاوہ ان محراب والی عبادت گاہوں کو دیکھ کر ہر شخص انہیں ’’مسجد‘‘ تصوّر کرے گا، اور یہ اہلِ اسلام کے ساتھ فریب اور دغا ہے، لہٰذا جب تک کوئی غیرمسلم گروہ مسلمانوں کے تمام اُصول وعقائد کو تسلیم کرکے مسلمانوں کی جماعت میں شامل نہیں ہوتا، تب تک اس کی ’’مسجد نما‘‘ عبادت گاہ عیاری اور مکاری کا بدترین اڈّہ ہے، جس کا اُکھاڑنا مسلمانوں پر لازم ہے، فقہائے اُمت نے لکھا ہے کہ اگر کوئی غیرمسلم بے وقت اذان دیتا ہے تو یہ اذان سے مذاق ہے:

’’ان الکافر لو اذّن فی غیر الوقت لا یصیر به مسلمًا لأنه یکون مستهزئًا.‘‘

(شامی ج:۱ ص:۳۵۳، آغاز کتاب الصلوٰۃ، طبع ایچ ایم سعید، کراچی)

ترجمہ:...... ’’کافر اگر بے وقت اذان کہے تو وہ اس سے مسلمان نہیں ہوگا، کیونکہ وہ دراصل مذاق اُڑاتا ہے۔‘‘

ٹھیک اسی طرح سے کسی غیرمسلم گروہ کا اپنے عقائدِ کفر کے باوجود اسلامی شعائر کی نقالی کرنا اور اپنی عبادت گاہ مسجد کی شکل میں بنانا، دراصل مسلمانوں کے اسلامی شعائر سے مذاق ہے، اور یہ مذاق مسلمان برداشت نہیں کرسکتے!

اذان:

مسجد میں اذان نماز کی دعوت کے لئے دی جاتی ہے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

جب مدینہ طیبہ تشریف لائے تو مشورہ ہوا کہ نماز کی اطلاع کے لئے کوئی صورت تجویز ہونی چاہئے، بعض حضرات نے گھنٹی بجانے کی تجویز پیش کی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ کہہ کر رَدّ فرمادیا کہ یہ نصاریٰ کا شعار ہے۔ دُوسری تجویز پیش کی گئی کہ بوق (باجا) بجادیا جائے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے بھی قبول نہیں فرمایا کہ یہ یہود کا وطیرہ ہے۔ تیسری تجویز آگ جلانے کی پیش کی گئی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ مجوسیوں کا طریقہ ہے۔ یہ مجلس اس فیصلے پر برخاست ہوئی کہ ایک شخص نماز کے وقت کا اعلان کردیا کرے کہ نماز تیار ہے۔ بعد ازاں بعض حضراتِ صحابہؓ کو خواب میں اذان کا طریقہ سکھایا گیا، جو انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کیا، اور اس وقت سے مسلمانوں میں یہ اذان رائج ہوئی۔

(فتح الباری ج:۲ ص:۲۲۰، مطبوعہ لاہور)

شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ اس واقعے پر بحث کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

"وهذه القصة دليل واضح على ان الاحكام انما شرعت لأجل المصالح وان للاجتهاد فيها مدخلا، وان التيسير اصل اصيل، وان مخالفة اقوام تمادوا فى ضلالتهم فيما يكون يطلع بالمنام والنفث فى الروع علىٰ مراد الحق لٰكن لا يكلف الناس به ولا تنقطع الشبهة حتى يقرره النبى صلى الله عليه وسلم واقتضت الحكمة الالٰهية ان لا يكون الأذان صرف اعلام وتنبيه بل يضم مع ذالک ان يكون من شعائر الدين بحيث يكون النداء به على رؤس الخامل والتنبيه تنويها بالدين ويكون قبوله من القوم اٰية انقيادهم لدين الله."

(حجۃ اللہ البالغہ ج:۱ ص:۴۷۴ مترجم)

ترجمہ:......"اس واقعے میں چند مسائل کی واضح دلیل ہے، اوّل یہ کہ اَحکامِ شرعیہ خاص مصلحتوں کی بنا پر مقرّر ہوئے ہیں۔

فہرست

دوم یہ کہ اجتہاد کا بھی اَحکام میں دخل ہے۔ سوم یہ کہ اَحکامِ شرعیہ میں آسانی کو ملحوظ رکھنا بہت بڑا اصل ہے۔ چہارم یہ کہ شعائرِ دین میں ان لوگوں کی مخالفت جو اپنی گمراہی میں بہت آگے نکل گئے ہوں، شارع کو مطلوب ہے۔ پنجم یہ کہ غیرنبی کو بھی بذریعہ خواب یا القاء فی القلب کے مرادِ الٰہی کی اطلاع مل سکتی ہے، مگر وہ لوگوں کو اس کا مکلّف نہیں بنا سکتا، اور نہ اس سے شبہ دُور ہوسکتا ہے، جب تک کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس کی تصدیق نہ فرمائیں، اور حکمتِ الٰہی کا تقاضا ہوا کہ اذان صرف اطلاع اور تنبیہ ہی نہ ہو، بلکہ اس کے ساتھ وہ شعائرِ دین میں سے بھی ہو کہ تمام لوگوں کے سامنے اذان کہنا تعظیمِ دین کا ذریعہ ہو اور لوگوں کا اس کو قبول کرلینا ان کے دینِ خداوندی کے تابع ہونے کی علامت ٹھہرے۔“

حضرت شاہ صاحبؒ کی اس عبارت سے معلوم ہوا کہ اذان اسلام کا بلندترین شعار ہے، اور یہ کہ اسلام نے اپنے اس شعار میں گمراہ فرقوں کی مخالفت کو ملحوظ رکھا ہے۔ فتح القدیر جلد:۱ صفحہ:۱۶۷، فتاویٰ قاضی خان اور البحر الرائق صفحہ:۲۵ وغیرہ میں تصریح کی گئی ہے کہ اذان دینِ اسلام کا شعار ہے۔ فقہائے کرامؒ نے جہاں مؤذّن کے شرائط شمار کئے ہیں، وہاں یہ بھی لکھا ہے کہ مؤذّن مسلمان ہونا چاہئے:

”واما الاسلام فینبغی ان یکون شرط صحة فلا یصح اذان کافر علی أی ملة کان.“

(البحر الرائق ج:۱ ص:۲۶۴، مطبوعہ دار المعرفہ، بیروت)

ترجمہ:......”مؤذّن کے مسلمان ہونے کی شرط بھی ضروری ہے، پس کافر کی اذان صحیح نہیں، خواہ کسی مذہب کا ہو۔“

فقہاء نے یہ بھی لکھا ہے کہ مؤذّن اگر اذان کے دوران مرتد ہوجائے تو دُوسرا شخص اذان کہے:

”ولو ارتد المؤذّن بعد الأذان لا يعادو وان اعيد فهو افضل. كذا فی السراج الوهاج، واذا ارتد فی الأذان فالأولیٰ ان یبتدئ غیرہ وان لم یبتدی غیر واتمه جاز. کذا فی فتاویٰ قاضی خان.“

(فتاویٰ عالمگیری ج:۱ ص:۵۴، مطبوعہ مصر)

ترجمہ:......”اگر مؤذّن اذان کے بعد مرتد ہوجائے تو اذان دوبارہ لوٹانے کی ضرورت نہیں، اگر لوٹائی جائے تو افضل ہے، اور اگر اذان کے دوران مرتد ہوگیا تو بہتر یہ ہے کہ دُوسرا شخص نئے سرے سے اذان شروع کرے، تاہم اگر دُوسرے شخص نے باقی ماندہ اذان کو پورا کردیا تب بھی جائز ہے۔“

مسجد کے مینار:

مسجد کی ایک خاص علامت، جو سب سے نمایاں ہے، اس کے مینار ہیں۔ میناروں کی ابتدا بھی صحابہؓ وتابعینؒ کے زمانے سے ہوئی، مسجدِ نبویؐ میں سب سے پہلے، خلیفۂ راشد حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ نے مینار بنوائے۔ (وفاء الوفاء ص:۵۲۵) حضرت مسلمہ بن مخلد انصاری رضی اللہ عنہ جلیل القدر صحابی ہیں، وہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے زمانے میں مصر کے گورنر تھے، انہوں نے مصر کی مساجد میں مینار بنانے کا حکم فرمایا۔ (الاصابہ ج:۳ ص:۴۱۸) اس وقت سے آج تک کسی نہ کسی شکل میں مسجد کے لئے مینار ضروری سمجھے جاتے ہیں، مسجد کے مینار دو فائدوں کے لئے بنائے گئے، اوّل یہ کہ بلند جگہ نماز کی اذان دی جائے، چنانچہ امام ابوداوٗدؒ نے اس پر ایک مستقل باب باندھا ہے: الأذان فوق المنارة۔

حافظ جمال الدین الزیلعی نے نصب الرایہ میں حضرت ابوبرزہ اسلمی رضی اللہ عنہ کا قول نقل کیا ہے:

”من السنّة الأذان فی المنارة والاقامة فی المسجد.“ (ج:۱ ص:۲۹۳، مطبوعہ مجلس علمی بالہند)

ترجمہ:......"سنت یہ ہے کہ اذان لقنارہ میں ہو اور اقامت مسجد میں۔"

لقنارِ مسجد کا دُوسرا فائدہ یہ تھا کہ لقنار دیکھ کر ناواقف آدمی کو مسجد کے مسجد ہونے کا علم ہوسکے۔ گویا مسجد کی معروف ترین علامت یہ ہے کہ اس میں قبلہ رُخ محراب ہو، منبر ہو، لقنار ہو، وہاں اذان ہوتی ہو، اس لئے کسی غیرمسلم کی عبادت گاہ میں ان چیزوں کا پایا جانا اسلامی شعار کی توہین ہے، اور جب قادیانیوں کو آئینی طور پر غیرمسلم تسلیم کیا جاچکا ہے، اور ان کے اپنے آپ کو مسلمان ظاہر کرنے پر بھی پابندی عائد کردی گئی ہے، تو انہیں مسجد یا مسجد نما عبادت گاہ بنانے اور وہاں اذان و اقامت کہنے کی اجازت دینا قطعاً جائز نہیں۔ ہمارے اربابِ اقتدار اور عدلیہ کا فرض ہے کہ غیرمسلم قادیانیوں کو اسلامی شعائر کے استعمال سے روکیں اور مسلمانوں کا فرض ہے کہ وہ پوری قوّت اور شدّت سے اس مطالبے کو منوائیں۔ حق تعالیٰ شانہ اس ملک کو منافقوں کے ہر شر سے محفوظ رکھے۔

بلا اجازت غیرمسلم کی جگہ پر مسجد کی تعمیر ناجائز ہے

س...... ایک زمین ہے جو غیرمسلم کی ہے، اس غیرمسلم نے اپنی زمین کو ایک مسلم شخص کے حوالے کیا ہے کہ جب تک میں اپنے وطن سے نہ آجاؤں، اس کی اچھی طرح دیکھ بھال کریں، اس مسلم شخص نے اس کی زمین پر مدرسہ اور مسجد بناڈالی، جبکہ وہ غیرمسلم دوبارہ اپنی جگہ پر آیا ہے اور اس نے اپنی زمین پر مدرسہ اور مسجد بنا ہوا دیکھا ہے، اور اس نے مسلم شخص کو کہا ہے کہ میری زمین میں کیوں خیانت کی ہے؟ اس زمین پر مدرسہ اور مسجد بنایا ہے میں ان دونوں کو توڑ دوں گا۔ آیا شریعت میں اس غیرمسلم کو اجازت ہے کہ اس مسجد اور مدرسہ کو توڑ دے؟

ج...... مالک کی اجازت کے بغیر مسجد اور مدرسہ بنانا صحیح نہیں، لہٰذا اس غیرمسلم کو حق ہے کہ اپنی زمین سے مسجد اور مدرسہ کو اُکھاڑ دے، اور مسلمان اگر اس مسجد اور مدرسہ کو باقی رکھنا چاہتے ہیں تو غیرمسلم کو اس کی قیمت دے کر رضامندی سے خرید لیں۔

غصب شدہ جگہ پر مسجد کی تعمیر

س...... کسی مسجد کی انتظامیہ گورنمنٹ کی اجازت یا بلا اجازت گورنمنٹ کے کسی دفتر یا ادارہ پر

فہرست

قبضہ کرکے اسے مسجد میں شامل کرلے تو کیا وہ جگہ غصب شدہ تصوّر ہوگی؟ اور وہاں نماز ہوجائے گی یا نہیں؟

ج...... غصب شدہ جگہ پر مسجد تو نہیں بن سکتی ہے، جب تک مالک سے اس کی اجازت نہ لے لی جائے، گورنمنٹ کے کسی دفتر یا ادارہ پر قبضہ کرکے اسے مسجد میں شامل کرنا بھی غصب ہے، البتہ جو جگہ علاقے کے لوگوں کی ضرورتوں کے لئے خالی پڑی ہو وہاں مسجد بنانا جائز ہے، اور گورنمنٹ کا فرض ہے کہ لوگوں کی ضرورت کے مدِنظر وہاں مسجد بنوائے۔

مسجد کے مصارف کے لئے خرچ کرنا بھی صدقہ ہے

س...... اگر ہر جمعرات کو مسجد میں پیسے دیئے جائیں تو کیا یہ صدقہ ہے؟ صدقہ تو ان کو دیا جاتا ہے جو کہ غریب ہوں، (میں تو لڑکی ہوں، مجھے غریب لوگوں کا معلوم نہیں، اور نہ میں گھر سے نکلتی ہوں، اس لئے مسجد میں دے دیتی ہوں) کیا یہ دُرست ہے اور اس کا ثواب ملے گا؟

ج...... جو چیز رضائے الٰہی کے لئے دی جائے وہ صدقہ ہے، اس لئے مسجد کے مصارف کے لئے خرچ کرنا بھی صدقہ ہے، صدقہ کرنے کا کوئی خاص دن نہیں، خواہ پیر کے دن دے دیا، جمعرات کو یا کسی اور دن۔

سٹہ کی رقم مسجد میں لگانا

س...... مسئلہ کچھ یوں ہے کہ ایک شخص عرصہ بیس سال سے سٹہ جیسے منحوس و غیراسلامی کاروبار کر رہے ہیں، جنہیں علاقہ اور علاقے سے باہر کے تمام ہی لوگ جانتے ہیں، ان صاحب نے مسجد کی تعمیر و مرمت کے لئے بیس ہزار روپیہ بطور عطیہ دیا ہے، جسے مسجد کمیٹی نے یہ جانتے ہوئے بھی کہ عطیہ دینے والے شخص کا ذریعۂ معاش صرف اور صرف سٹے کے کاروبار سے حاصل ہونی والی آمدنی ہے، اس کے علاوہ اس کا کوئی ذریعہ آمدنی نہیں، پھر بھی مسجد انتظامیہ یہ ناجائز پیسہ لے کر مسجد کی تعمیر و مرمت میں لگا رہی ہے۔ تو عرض یہ ہے کہ ایسے پیسے سے تعمیر کی جانے والی مسجد میں نماز کی ادائیگی کی کیا شرعی حیثیت ہوگی؟ مفصل جواب مرحمت فرماویں، اللہ تعالیٰ آپ کا ہمیشہ حامی و ناصر رہے، آمین!

ج…… یہ شرعاً مسجد ہے اور نماز بھی اس میں جائز ہے، مگر جان بوجھ کر غلط رقم مسجد کی تعمیر میں خرچ کرنے والے لوگ گنہگار ہیں، ان کو توبہ کرنی چاہئے۔

مسجد کو بانی کے نام سے منسوب کرنا

س…… ہمارے محلے میں ایک مسجد ہے، یہ کافی عرصہ پہلے کی بات ہے کہ ایک شخص (جو اَب اس دُنیا میں نہیں) نے مسجد کی تعمیر کے لئے اپنی زمین دی تھی، ویسے تو اس مسجد کا نام ''سبحانی مسجد'' ہے، لیکن اس کے لواحقین اس مسجد کو اس شخص کے نام سے پکارتے ہیں، اور باقاعدہ طور پر اس مسجد کو اس شخص کے نام سے موسوم کرنا چاہتے ہیں۔ یعنی ان کے نام پر مسجد کا نام رکھنا چاہتے ہیں، جہاں تک میری عقل کا تعلق ہے میں نے آج تک یہ نہیں سنا کہ کوئی مسجد کسی کے نام سے موسوم کی گئی ہو، کیونکہ مسجد تو اللہ کا گھر ہے، کسی کی ملکیت نہیں، اب رہا اس شخص کا تعلق جس نے مسجد کی تعمیر کے لئے زمین دی تو اس کا اجر تو اللہ دے گا۔ قرآن وسنت کی روشنی میں ہمیں یہ بتائیں کہ کیا یہ صحیح ہے؟ اگر صحیح نہیں ہے تو کیا اس مسجد میں نماز پڑھنا جائز ہے؟

ج…… مسجد کی نسبت کسی شخص کی طرف اس کے بانی کی حیثیت سے جائز ہے، اس میں کوئی مضائقہ نہیں، لیکن جب بانی مرحوم نے خود اپنے نام کی نسبت پسند نہیں کی تو ان کے لواحقین کو بھی پسند نہیں کرنی چاہئے۔

مسجد کی حیثیت تبدیل کرنا صحیح نہیں

س…… ہمارے یہاں پر مسجد ایسی جگہ پر ہے کہ نمازی بہت کم آتے ہیں، ہماری کمیٹی کا ارادہ ہے کہ اس کو بجائے یہاں کے روڈ پر لے جایا جائے، اور اس جگہ کو مدرسہ میں تبدیل کردیا جائے، قرآن وحدیث وفقہ کی روشنی میں جواب عنایت فرمائیں۔

ج…… جو جگہ باقاعدہ مسجد بنادی جائے، وہ ہمیشہ مسجد رہے گی، اس کی اس حیثیت کو تبدیل کرنا صحیح نہیں۔

مسجد کو شہید کرنا

س…… تحصیل ماتلی سے ۱۰ کلومیٹر دُور گورنمنٹ نے بارن اسٹاپ پر ایک مرادواہ کے نام سے

نہر نکالی ہے، اس نہر کے ایک سائیڈ پر ایک چھوٹی مسجد آتی ہے، ٹھیکیدار نے کھدائی کرادی ہے، جس سے مسجد مراد واہ کے ایک کنارے سے چار پانچ فٹ (واہ کے) اندر آگئی ہے، انجینئر اور ٹھیکیدار کہتے ہیں کہ اس مسجد شریف کو گرا کر اور اس کی مٹی کو کسی بہتی ہوئی نہر میں ڈال دیں، لیکن وہاں جو ٹریکٹر والے کھدائی کا کام کرتے ہیں انہوں نے کہا کہ ہم شرعی مسئلہ پوچھ کر پھر مسجد کی طرف ہاتھ بڑھائیں گے، آپ سے یہ معلوم کرنا ہے کہ جیسے انجینئر اور ٹھیکیدار کہتے ہیں وہ صحیح ہے؟ یا اس (کچی) مسجد کو وہاں کھڑا کرنا چاہئے تو کیسے؟

ج…… مسجد خواہ کچی ہو یا پکی، اس کو یا اس کے کسی حصے کو ہٹانا اور اس جگہ کو کسی اور کام میں استعمال کرنا جائز نہیں۔ ٹھیکیدار اور انجینئر صاحبان کو چاہئے کہ نہر کو خم دے کر مسجد کے ورے ورے سے گزاریں، ورنہ تمام لوگ جو اس کام میں شریک ہیں خانۂ خدا کی ویرانی کی وجہ سے گناہگار ہوں گے اور جس طرح انہوں نے خدا کا گھر ویران کیا، اللہ تعالیٰ ان کے گھروں کو اُجاڑ دیں گے۔

ایک مسجد کو آباد کرنے کے لئے دُوسری مسجد کو منہدم کرنا جائز نہیں

س…… ایک قدیم مسجد جو چاروں طرف سے درختوں، باغات سے ڈھکی ہوئی ہے، علاقہ انتہائی گرم، گرمی ناقابلِ برداشت حتیٰ کہ مقتدیوں نے کہا کہ ہم گرمی میں نماز پڑھنے نہیں آئیں گے، مسجد کسی طرف سے بڑھائی بھی نہیں جاسکتی، تو کیا سو قدم کے فاصلے پر مسجدِ ثانی کا بنانا جائز ہے یا نہیں؟ اگر جائز ہے تو ظاہر ہے دونوں مسجدوں میں جماعت نہیں ہوسکتی، تو پھر قدیم مسجد کو منہدم کردیں یا بند کریں؟

ج…… ایک مسجد کا دُوسری مسجد کے لئے انہدام قصداً جائز نہیں ہے، البتہ دُوسری مسجد مذکورہ بالا ضرورت کے تحت بنا سکتے ہیں، لیکن اس کو آباد کرنے کے لئے پہلی مسجد کو منہدم نہیں کیا جاسکتا۔

نئی مسجد متصل بناکر پہلی کو تالا ڈالنا جائز ہے

س…… حضرتِ والا کی توجہ ایئرپورٹ کی مرکزی جامع مسجد جو کہ کچھ عرصہ قبل تعمیر ہوئی ہے، کے متعلق اس کی شرعی حیثیت جنابِ والا سے معلوم کرنا ہے، اُمید ہے کہ اس مسجد کے متعلق آپ اپنی صائب رائے شائع فرماکر اہالیانِ ایئرپورٹ کی رہنمائی فرمائیں گے۔ برعظیم

انڈو پاک کی تقسیم کے بعد ایک کلب کو مسجد میں تبدیل کرکے نماز کے لئے جگہ بنائی گئی، اس کے بعد باقاعدہ چھت ڈال کر مسجد تعمیر کردی گئی، عرصہ چھتیس سال سے مذکورہ مسجد میں نمازِ جمعہ و پنج گانہ نمازیں ادا کی جاتی رہیں، ۱۹۸۳ء میں قطر کے ایک شیخ صاحب نے کئی لاکھ روپے خرچ کرکے ایک مسجد سابقہ مسجد سے تقریباً دو گز چار دیواری کے اندر دُوسری مسجد تعمیر کروادی۔ شیخ صاحب کو مسجد کی انتظامیہ نے جیسا مشورہ دیا ویسا انہوں نے کردیا، اب صورتِ حال یہ ہے کہ پہلی مسجد کو تالا ڈال دیا گیا ہے اور نئی مسجد میں نمازوں کی ادائیگی ہو رہی ہے، بہت سے حضرات نے مسجد کی انتظامیہ کو پہلے ہی مشورہ دیا تھا کہ کم از کم سابقہ مسجد کا صحن ہی نئی مسجد میں شامل کرلیا جائے تاکہ کوئی شرعی مسئلہ کھڑا نہ ہوجائے۔ لیکن انتظامیہ کی چشم پوشی کی وجہ سے دو مسجدیں آمنے سامنے ہیں، پہلی مسجد کے متعلق کبھی سنا جاتا ہے کہ اسے دارالعلوم بنادیا جائے گا یا دینی مدرسہ وغیرہ۔ فی الحال پرانی مسجد کو تالا ہی لگا ہوا ہے، یہاں ان دنوں ایئرفورس والوں کا ایئرپورٹ پر کنٹرول ہے، اور مسجد کا سیکریٹری اصل حالات ایئرپورٹ کی انتظامیہ کو نہیں بتلارہا، اور اتنی بڑی مسجد میں کوئی عالم جان بوجھ کر نہیں رکھا جارہا تاکہ یہاں کے لوگوں کو اصل بات کا پتہ نہ چل سکے۔ آپ سے مؤدّبانہ گزارش ہے کہ جنابِ والا نئی مسجد کی شرعی حیثیت واضح فرمادیں، واضح رہے کہ پی آئی اے کی نئی مسجد اس سے بالکل الگ ہے، مذکورہ مسجد لبِ سڑک ہے اور محکمہ شہری ہوابازی سے تعلق رکھتی ہے۔

ج…… جس جگہ کو چھتیس سال سے مسجد کی حیثیت دی گئی ہو، اور اس میں باقاعدہ جمعہ و جماعت ہوتی رہی ہو، اس کو معطل کردینا اس مسجد کی حیثیت کو ختم کرکے کسی اور مقصد کے لئے استعمال کرنا کسی طرح بھی جائز نہیں، بلکہ وبال کا موجب ہے، آپ نے جو واقعات لکھے ہیں، اگر صحیح ہیں تو سابقہ مسجد کو نئی مسجد میں شامل کردینا چاہئے، جو جگہ ایک بار مسجد بنادی گئی ہو، وہ قیامت تک کے لئے مسجد رہتی ہے اور اس کی حیثیت کو تبدیل نہیں کیا جاسکتا۔

تعمیری نقص سے صف میں ایک طرف نمازی بہت کم ہوں تو بھی نماز مکروہ ہے

س…… ہمارے قریب ایک مسجد شریف ہے، جس کی بناوٹ اس طرح ہے کہ امام کے

دائیں جانب مقتدی اندازاً چالیس پچاس ہوتے ہیں اور بائیں جانب صرف چار پانچ آدمی ہوتے ہیں، یہ نماز ہوئی کہ نہیں؟

ج...... مکروہ ہے۔

قبروں کے نزدیک مسجد میں نماز ہوجاتی ہے

س...... مسجد کے قریب قبریں ہوں، درمیان میں کوئی فاصلہ نہ ہو، صرف تقریباً ایک گز کی دیوار ہو تو مذکورہ مسجد میں نماز ہوتی ہے یا نہیں؟

ج...... نماز صحیح ہے، قبرستان میں نماز پڑھنا ممنوع ہے، لیکن اگر ایسی مسجد ہو جس کے قریب قبریں ہوں، اس میں نماز ممنوع نہیں۔

دفاتر کی مسجد میں نماز کا ثواب

س...... میں نے ایک شخص سے سنا جو کہ نماز وغیرہ کا پابند ہے کہ ایک بلڈنگ (کاروباری دفاتر کی بلڈنگ) کے اندر اگر کوئی کمرہ نماز کے لئے مخصوص کردیا گیا ہو تو اس میں نماز پڑھنے سے اتنا ثواب نہیں ملتا جتنا ایک مسجد میں نماز پڑھنے سے ملتا ہے۔

ج...... بلڈنگ میں جو کمرہ نماز کے لئے مخصوص کردیا گیا ہو، اس کا حکم مسجد کا نہیں، نہ اس میں مسجد کا ثواب ملے گا۔

دُوسری مسجد میں نماز پڑھنے کی رُخصت

س...... میں ایک جامع مسجد کے ساتھ رہتا ہوں، مسجد میں پانچ وقت کی نماز اور جمعہ باقاعدگی سے پڑھائی جاتی ہے، اور میں بھی پابندی سے نماز و جمعہ پڑھتا ہوں۔ چار نمازیں نزدیکی مسجد میں پڑھتا ہوں، البتہ عشاء کی نماز اور جمعہ کی نماز ایک دُوسری مسجد میں جاکر پڑھتا ہوں، محض اس لئے کہ وہاں مولوی صاحب جمعہ کے دن بھی اچھا وعظ کرتے ہیں اور عشاء کی نماز کے بعد قرآن کی تفسیر سمجھاتے ہیں، تو میں ان کے پاس اچھی باتیں سننے جاتا ہوں، جبکہ نزدیک والی مسجد میں ان چیزوں کا فقدان ہے، بعض لوگ کہتے ہیں کہ اپنی نزدیک والی مسجد آباد رکھو ورنہ گناہ ہوگا۔ آپ قرآن و حدیث کی روشنی میں وضاحت کرکے سمجھائیں کہ میں کیا کروں؟ دُوسری مسجد میں جانے کا میرا مطمحِ نظر محض دین کا سیکھنا ہے۔

ج...... حق تو قریب والی مسجد ہی کا زیادہ ہے، لیکن اگر دُوسری مسجد میں اچھے عالم ہوں تو وہاں جانے میں بھی کوئی مضائقہ نہیں۔

مسجد میں خشک جوتے لے جانے سے ناپاکی نہیں ہوتی

س...... ہم جوتے لے کر بیت الخلاء میں جاتے ہیں، وہی جوتے لے کر ہم مساجد میں جاتے ہیں، اور اکثر بھائی جوتے مسجد کے فرش پر رکھتے ہیں، کیونکہ بعض جگہ جوتے رکھنے کے لئے لکڑی کا بکس نہیں ہوتا، ایسی صورت میں کیا مسجد ناپاک نہیں ہوتی؟ اگر جوتے نمازی اپنے قریب نہ رکھے تو چوری کا اندیشہ ہوتا ہے۔

ج...... جوتے خشک ہوں تو مسجد ناپاک نہیں ہوتی۔

کیا مسجد میں داخل ہوتے وقت سلام کرنا چاہئے؟

س...... ہمارے محلے میں بعض لوگ کہتے ہیں کہ مسجد میں داخل ہوتے وقت السلام علیکم کہنا چاہئے، جبکہ ہم نے سنا ہے کہ حدیث میں ہے، دُخولِ مسجد کے وقت مخصوص دُعا جو حدیث سے ثابت ہے، پڑھنی چاہئے، کون سا حق اور افضل ہے؟

ج...... مسجد میں داخل ہونے کی دُعا پڑھنی چاہئے، پھر اگر لوگ فارغ بیٹھے ہوں تو ان کو آہستہ سے سلام کہا جائے، اور اگر سب مشغول ہوں تو نہ کہے، اتنی زور سے سلام کرنا کہ نمازیوں کی نماز میں خلل پڑے، صحیح نہیں۔

نمازیوں کے ذمہ سلام کا جواب نہیں

س...... نمازی نیت باندھے کھڑے ہوں، ایک آدمی نماز ادا کرنے مسجد میں داخل ہوا تو اس آدمی کو السلام کہنا چاہئے یا چپکے سے نیت باندھنا چاہئے؟ اگر السلام علیکم لازمی ہے تو نمازیوں کو جواب دِل میں دینا چاہئے یا نہیں؟

ج...... اگر کوئی شخص فارغ نہ ہو، تو آنے والے کو السلام علیکم نہیں کہنا چاہئے، اور اگر وہ کچھ کہہ دے تو نمازیوں کے ذمہ اس کا جواب نہیں، اس لئے دِل میں بھی جواب دینے کی ضرورت نہیں۔

مسجد میں داخل ہونے اور نکلنے کے وقت دُرود شریف

س...... مسجد میں داخل ہوتے وقت اور مسجد سے باہر نکلتے ہوئے دُعا کے بعد "السلام علیک ایھا النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ" پڑھنا جائز ہے یا نہیں؟

ج...... مسجد میں داخل ہوتے ہوئے دایاں قدم پہلے رکھے اور پھر یہ دُعا پڑھے:

"بسم اللہ والصلوٰۃ والسلام علیٰ رسول اللہ،
اللّٰھم افتح لی ابواب رحمتک"

اور مسجد سے نکلتے وقت یہ دُعا پڑھے:

"بسم اللہ والصلوٰۃ والسلام علیٰ رسول اللہ
اللّٰھم افتح لی ابواب رزقک، اللّٰھم اعصمنی من
الشیطان الرجیم."

اس موقع پر سوال میں درج کردہ الفاظ منقول نہیں۔

مسجد کے کس حصے میں داخل ہوتے وقت دُعا پڑھنی چاہئے؟

س...... مسجد میں داخل ہونے کی دُعا پڑھنا اور داہنا پاؤں پہلے اندر رکھنا مسنون طریقہ ہے، آپ وضاحت فرمائیں کہ دُعا مسجد کے بیرونی گیٹ کے اندر داخل ہوتے وقت پڑھی جائے یا کہ اس حصے میں داخل ہوتے وقت جہاں نماز پڑھی جاتی ہے؟ سنت طریقہ کیا ہے؟

ج...... جو حصہ نماز کے لئے مخصوص ہے اور جس پر مسجد کے اَحکام جاری ہوتے ہیں (مثلاً جنبی کا مسجد میں داخل نہ ہونا، اور معتکف کا بلاضرورت مسجد سے باہر قدم نہ رکھنا) اس حصے میں داخل ہوتے وقت دُعا پڑھنی چاہئے، مسجد میں داخل ہوتے وقت دایاں پاؤں پہلے رکھے اور یہ پڑھے: "بسم اللہ والصلوٰۃ والسلام علیٰ رسول اللہ اللّٰھم افتح لی ابواب رحمتک."

مسجد کو حفاظت کی خاطر تالا لگانا جائز ہے

س...... مسجد جو کہ اللہ تعالیٰ کا گھر ہوتا ہے، اس کو بند کرنے اور کھلا رکھنے کے بارے میں آپ

کی کیا رائے ہے؟ کیونکہ مسجد تو خدا کا گھر ہوتا ہے، اور اس کو بند کرنے کا حق کسی کو نہیں پہنچتا۔ لیکن بعض لوگ عشاء کی نماز کے بعد مسجد کو تالا لگا دیتے ہیں جو کہ میری نگاہ میں غلط ہے۔ کیونکہ کوئی مسافر جو کہ نیا اور بھٹکا ہوا آ جائے اور اسے رات ہو جائے تو اسے ہر طرف دروازہ بند نظر آتا ہے تو اس کی نگاہ مسجد پر جاتی ہے تو وہ بھی بند نظر آتی ہے، وہ باہر ہی کسی جگہ سو جاتا ہے اور جس کا نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ اسے چور اُچکا سمجھ کر پولیس والے لے جا کر بند کر دیتے ہیں جو کہ سراسر ناانصافی ہوتی ہے۔ لیکن اگر آج کل کے حالات کو دیکھا جائے تو ہر طرف بے ضمیر لوگ بھی پھرتے ہوئے نظر آتے ہیں، جو کہ مسجد کی اشیاء کو بھی نہیں بخشتے، جو کہ اللہ کے گھر کی چیزیں ہوتی ہیں، تو میں سمجھتا ہوں کہ ایسے لوگوں پر جو کہ اللہ کے گھر کی چیزیں بھی نہ بخشیں ان پر خدا کی لعنت ہو اور یہی وجہ ہے کہ لوگ مجبوراً مسجد کے دروازوں پر تالے لگا دیتے ہیں۔

ج...... حفاظت کی خاطر مسجد میں رات کو تالا لگا دینا جائز ہے۔

مسجد کے چندہ سے کمیٹی کا دفتر بنانا

س...... ہمارے محلے کی مسجد زیرِ تعمیر ہے، مسجد پایۂ تکمیل تک پہنچنے کے قریب ہے، اب انتظامیہ نے فیصلہ کیا ہے کہ وضو خانے کے اُوپر انتظامیہ کے لئے ایک آفس تعمیر کیا جائے گا، جس میں بیٹھ کر مسجد کی انتظامیہ میٹنگ اور فیصلے کیا کرے گی، کیا انتظامیہ کے لئے ایسا کرنا یعنی مسجد کے فنڈز سے ایک آفس تعمیر کرنا شرعاً دُرست ہے یا نہیں؟

ج...... اگر اہلِ چندہ کی اجازت ہو تو جائز ہے۔

استراحت کے لئے مسجد کے پنکھے کا استعمال بغیر اجازت صحیح نہیں

س...... اس دفعہ رمضان شریف گرمیوں میں آ رہے ہیں، ہم نے اس سے پہلے والے رمضان میں اکثر دیکھا ہے مقامی آدمیوں کو کہ ظہر سے پہلے مسجد میں آ کر سو جاتے ہیں اور بجلی کے پنکھے چلواتے ہیں۔ مسجد میں چٹائی یا دری پر کوئی کپڑا نہیں ہوتا، ان لوگوں کا پسینہ مسجد کی دری پر لگتا ہے اور بدبو ہوتی ہے، یا کوئی شخص ظہر کی نماز باجماعت پڑھ کر سنت پنکھے کے نیچے

آ کر پڑھتا ہے اور پھر تھوڑی دیر کے بعد وہیں پر لیٹ جاتا ہے اور نیند کی آغوش میں چلا جاتا ہے، ایسے میں مسجد کی بجلی استعمال کرتا ہے، اس کے لئے کیا حکم ہے؟ اس کو مسجد سے اُٹھا دیا جائے یا پنکھا بند کردیں؟ اور مسجد کے آداب کے مطابق اس کا یہ فعل کیسا ہے؟

ج...... مسجد کی بجلی وغیرہ نماز کے اوقات میں استعمال کرنی چاہئے، دیگر اوقات میں اہلِ چندہ منع کرسکتے ہیں، مسجد میں سونا معتکف اور مسافر کے لئے جائز ہے، دُوسروں کے لئے مکروہ ہے، جو لوگ مسجد میں نیند کریں ان کو چٹائیوں پر کپڑا بچھالینا چاہئے تاکہ پسینے سے فرش خراب نہ ہو اور نیند کی حالت میں ناپاک ہوجانے کا خطرہ نہ رہے۔

معتکف کے علاوہ عام لوگوں کو مسجد میں سونے کی اجازت نہیں

س...... میں ایک ادارے میں ملازم ہوں، کھانے اور نماز کے وقفے کے دوران ہمارے کچھ ساتھی کھانا جلدی کھاکر نماز سے پہلے مسجد میں سوجاتے ہیں، آپ تفصیل سے بتائیں کہ کیا ایسے ہی مسجد میں سونا جائز ہے یا کن حالات میں مسجد میں سونے کی اجازت ہے؟

ج...... مسجد میں سونے کی صرف معتکف کو اجازت ہے، عام لوگوں کو نہیں، یہ لوگ اگر اعتکاف کی نیت کرکے مسجد میں جائیں تو وہاں سو بھی سکتے ہیں۔

بے نمازی کو مسجد کمیٹی میں لینا

س...... مسجد کی کمیٹی اور زکوٰۃ کمیٹی میں بے نمازی کو چیئرمین یا صدر بنانا یا کوئی ممبر بنانا جائز ہے یا نہیں؟

ج...... جو شخص نماز ہی کا پابند نہیں، اس کا مسجد اور زکوٰۃ سے کیا تعلق؟

مسجد میں دُنیاوی باتیں کرنا مکروہ ہے

س...... آج کل عام بات یہ ہے کہ اکثر حضرات مسجد میں بیٹھ کر ملکی حالات یا بین الاقوامی حالات یا دُنیاداری کی باتیں کرتے ہیں، حالانکہ اس کی ممانعت ہے، منع کرنے پر یہ کہتے ہیں کہ سیاست دین سے علیحدہ نہیں ہے، آپ دونوں چیزوں کو کیوں علیحدہ سمجھتے ہیں؟ اور دلیل یہ پیش کرتے ہیں کہ مسجدِ نبویؐ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم مسائل حل کیا کرتے تھے، آپ

فہرست

کے پاس وفود آتے تھے، اور آپ بھی باتیں بیان کرتے تھے، اور مولوی لوگوں نے دین کو بہت تنگ کردیا ہے، اس لئے ہم غلط نہیں ہیں۔ کیا مسجد میں اس قسم کی باتیں کرنی چاہئیں یا نہیں؟

ج…… حدیث میں ہے کہ مساجد صرف ذکر اللہ، تلاوتِ قرآن اور نماز کے لئے بنائی گئی ہیں، مسجد میں دُنیا کی باتیں کرنا مکروہ ہے۔ یہ صحیح ہے کہ دین اور سیاست جدا نہیں، مگر سیاست سے دینی سیاست مراد ہے، دورِ حاضر کی سیاست مراد نہیں۔ بعض بزرگوں کا ارشاد ہے کہ صحابہ رضوان اللہ علیہم نے کثرتِ ذکر سے بازار کو مسجد بنادیا تھا، اور تم نے مسجد کو بازار بنالیا ہے۔ البتہ ضرورت کی بات مسجد میں کرلینا جائز ہے۔

س…… مسجد میں دُنیاوی اور دینی باتوں کی حدود کہاں تک ہیں؟ میرا مطلب ہے کہ ہم مسجد میں نماز سے فراغت کے بعد ایک دُوسرے کی خیریت معلوم کرتے ہیں، حال چال پوچھتے ہیں، دُوسرا شخص جواب میں اپنی داستان سنانا شروع کرتا ہے جو کہ سراسر دُنیا سے متعلق ہوتی ہے، مثلاً بچوں کے اسکول میں داخلے کے مسائل، کم آمدنی اور تجارت میں خسارہ، رشتہ داروں کے جھگڑے وغیرہ، اب جہاں تک سلام ودُعا اور خیریت کی بات تھی اس کا دین سے متعلق ہونا تو سمجھ میں آتا ہے، لیکن مذکور بالا باتوں کو کیا درجہ دیا جائے؟ اور کس طرح اس تمیز کو باقی رکھا جائے کہ جہاں مخاطب کسی ایسے پہلو پر گفتگو چھیڑے تو اس سے یہ کہہ دیا جائے کہ بس اب ہم باہر چل کر گفتگو کئے لیتے ہیں، اب ہم حدود سے متجاوز ہوگئے، کیا آپ ازراہ کرم ہمیں ایسا پیمانہ بتلائیں گے جو ہماری نیکیوں کے ضائع ہونے کا سبب نہ بنے؟

ج…… خیر خیریت پوچھ لینا اور کوئی ضروری بات کرلینا اس کی تو ممانعت نہیں، لیکن لایعنی قصے لے کر بیٹھ جانا اس کی اجازت نہیں، مسجد میں دُنیا کی غیرضروری باتیں کرنا، بعض حضرات نے اسے مکروہ فرمایا ہے اور بعض نے حرام کہا ہے۔

مسجد میں سوال کرنا جائز نہیں

س…… مسجد میں اگر سائل یعنی مانگنے والا مانگے تو اسے مسجد میں کچھ دینا جائز ہے یا نہیں؟ کیونکہ میں نے ایک عزیز سے سنا تھا کہ اگر مسجد میں کسی سائل کو ایک پیسہ دیا تو اس کے بدلے

میں یعنی اس کا کفارہ میں ۷۰ پیسے دینا پڑیں گے، اس کا صحیح حل بتائیں۔

ج…… مسجد میں مانگنا جائز نہیں، کسی فقیر کو مسجد میں کچھ دینا یوں تو جائز ہے، مگر اس سے مسجد میں مانگنے کی عادت پڑے گی، اس لئے مسجد سے باہر دینا چاہئے، باقی آپ کے عزیز کا مسئلہ صحیح نہیں۔

مسجد میں بھیک مانگنا جائز نہیں، کسی ضرورت مند کے لئے دُوسرا آدمی اپیل کرے تو جائز ہے

س…… اکثر مساجد میں بعد نماز گداگر اپنی مختلف مجبوریاں بیان کرتے ہیں اور پھر امداد کے طلب گار ہوتے ہیں، معلوم یہ کرنا ہے کہ کیا مساجد میں اپنے لئے سوال کرنا اور نمازیوں کا سائل کو مدد کرنا کہاں تک مناسب ہے یا نامناسب ہے؟

ج…… مسجد میں بھیک مانگنا ممنوع ہے، ایسے لوگوں کو مسجد سے باہر کھڑے ہونا چاہئے، اور مسجد میں مانگنے والوں کو دینا بھی نہیں چاہئے، لیکن اگر کسی ضرورت مند کی امداد کے لئے دُوسرا آدمی اپیل کرے تو یہ جائز ہے۔

مسجد میں نمازِ جنازہ کا اعلان صحیح اور گمشدہ چیز کا غلط ہے

س…… کیا جنازہ یا گمشدہ چیز کا اعلان مسجد میں لاؤڈاسپیکر پر کرنا جائز ہے؟

ج…… نمازِ جنازہ کا اعلان تو نمازیوں کی اطلاع کے لئے صحیح ہے، مگر گمشدہ چیز کی تلاش کے لئے اعلان جائز نہیں۔

مسجد کے مدرسہ کے لئے قربانی کی کھالوں کا اعلان جائز ہے

س…… ہماری مسجد میں طرح طرح کے اعلانات ہوتے رہتے ہیں، مثلاً: کوئی گم ہوگیا ہے، کوئی مل گیا ہے، کسی کا بکرا کھوگیا ہے، کسی کی گھڑی، کسی کی سائیکل وغیرہ، نیز عیدقربان کے موقع پر قربانی کی کھالیں مسجد میں واقع مدرسہ کے لئے چندہ جمع کرنے کے لئے دن رات اعلانات ہوتے رہتے ہیں، شریعت کی رُو سے مطلع فرمائیں کہ یہ اعلان مسجد میں جائز ہیں یا نہیں؟ کیونکہ اس طرح ان اعلانوں سے انسان بیزار ہوجاتا ہے، اللہ تعالیٰ ہم کو صحیح معنوں

فہرست

میں شریعت پر چلائے۔

ج…… اگر کوئی چیز مسجد میں پڑی ہوئی ملے، اس کا اعلان مسجد میں کرنا جائز ہے، باہر کسی کی کوئی چیز گم ہوگئی ہو، اس کی تلاش کے لئے مسجد میں اس کا اعلان کرنا جائز نہیں، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے لئے بددُعا فرمائی ہے: ''لا ردّ اللہ علیک!'' یعنی'' خدا کرے تیری گمشدہ چیز نہ ملے!'' مدرسہ کے لئے قربانی کی کھالیں جمع کرنے کا اعلان جائز ہے، ایک دو بار اعلان کردیا جائے، مگر یہ یاد رہے کہ اس اعلان کی وجہ سے کسی نمازی کی نماز میں خلل نہ پڑے۔

مسجد میں گمشدہ بچے کا اعلان انسانی جان کی اہمیت کے پیشِ نظر جائز ہے

س…… مسجد میں لاوٴڈ اسپیکر سے مختلف قسم کے اعلانات ہوتے ہیں، جلسہ کے انعقاد کا، ضروری کاغذات کا، گمشدہ رقم، بچے کی گمشدگی، نمازِ جنازہ اور جانوروں کی گمشدگی کا، مثلاً: فلاں صاحب کا بکرا گم ہوگیا ہے، اسلامی نقطہٴ نگاہ سے یہ کیسے ہیں؟ اور کس قسم کے اعلانات دُرست ہیں؟

ج…… مسجد میں گمشدہ چیز کی تلاش کے لئے اعلان کرنا جائز نہیں، حدیث شریف میں اس کی سخت ممانعت آئی ہے، البتہ گمشدہ بچے کا اعلان انسانی جان کی اہمیت کے پیشِ نظر جائز ہے، اور جو چیز مسجد میں ملی ہو، جیسے کسی کی گھڑی رہ گئی ہو، اس کا اعلان جائز ہے کہ فلاں چیز مسجد میں ملی ہے، جس کی ہو لے لے، نمازِ جنازہ کا اعلان بھی جائز ہے، اس کے علاوہ دُوسرے اعلانات جائز نہیں۔

مختلف اعلانات کے لئے مسجد کا لاوٴڈ اسپیکر استعمال کرنا

س…… ہمارے محلے میں ہر کام کے لئے مسجد کا لاوٴڈ اسپیکر استعمال کرتے ہیں، مثلاً: بکر کے مہمان آئے ہیں، وہ جلد ان سے ملیں، کسی چیز کی گمشدگی کی اطلاع کے لئے، معمولی کاموں کے لئے بھی لاوٴڈ اسپیکر استعمال کیا جاتا ہے، کیا یہ جائز ہے؟

ج…… مسجد کی ضرورتوں کے علاوہ مسجد کا لاوٴڈ اسپیکر استعمال کرنا جائز نہیں، مسجد کو ان چیزوں

سے پاک رکھنا ضروری ہے، گمشدہ چیز کی تلاش کے لئے مسجد میں اعلان کرنا جائز نہیں، البتہ اگر مسجد میں کسی کی چیز رہ گئی ہو اس کا اعلان کردینا جائز ہے، اور گمشدہ بچے کا اعلان بھی ضرورت کی بنا پر جائز ہے۔

مسجد کا لاؤڈ اسپیکر گناہ کے کام کے لئے استعمال کرنا جائز نہیں

س…… یومِ آزادی کے موقع پر میں نے مسجد کے ایمپلی فائر اور لاؤڈ اسپیکر کو موسیقی کے لئے استعمال ہوتے دیکھا، بلکہ اس سے پہلے بھی تہوار والے دن ایسا ہوتا چلا آیا ہے، مجھے یہ بات ناگوار گزری کہ وہ اسپیکر جس میں اذان ہوتی ہے آج اس سے موسیقی ہو رہی ہے، جب اس کا ذکر اپنی یونٹ کے ایک آدمی سے کیا تو جواز کے لئے اس نے یہ وجہ بیان فرمائی کہ یہ پراپرٹی دراصل مسجد کی نہیں ہے، سوائے خاص دنوں یا تہوار کے دنوں کے یہ اسپیکر فارغ ہوتا ہے اس لئے اس کو مسجد میں استعمال کیا جاتا ہے، اور جب ضرورت پڑتی ہے تو ہم اپنا مطلب حاصل کرلیتے ہیں۔ براہ کرم اس مسئلے کو کتاب وسنت کی روشنی میں واضح کریں۔

ج…… جو لاؤڈ اسپیکر مسجد میں استعمال ہوتا ہو اس کو گناہ کے کام کے لئے استعمال کرنا جائز نہیں، اور اگر وہ لاؤڈ اسپیکر مسجد کا نہیں تو اسے مسجد میں استعمال نہ کیا جائے۔

شبِ برات میں مسجد کے لاؤڈ اسپیکر پر تقاریر و نعتیں

س…… ہر بڑی رات کو (شبِ برات وغیرہ) ہمارے محلے کی مسجد سے رات دیر تک لاؤڈ اسپیکر پر تقاریر اور نعتوں وغیرہ کا پروگرام ہوتا ہے، جس سے محلے والے اپنے گھروں میں ٹھیک طور سے عبادت نہیں کرسکتے، نہ نیند کرسکتے ہیں، براہِ کرم بتائیں کہ مسجد والوں کا یہ فعل صحیح ہے؟

ج…… مسجد میں تقریر اور درس خواہ بڑی راتوں میں ہو یا چھوٹی راتوں میں اس کے دوران صرف اندر کے اسپیکر استعمال کرنے چاہئیں، تاکہ آواز مسجد تک محدود رہے اور اہلِ محلّہ کو جن میں بیمار بھی ہوتے ہیں، تشویش نہ ہو، سنانے کا نفع اسی وقت ہوتا ہے جبکہ سننے والے شوق اور رغبت سے سنیں، اس لئے جن لوگوں کو سنانا مقصود ہو ان کو ترغیب دے کر مسجد میں لایا جائے۔

مسجد کے وضوخانے سے عام استعمال کے لئے پانی لینا جائز نہیں

س……وضوخانے کے نل سے دُکان دار روزانہ پانی لے جاتے ہیں، یہ شرعاً جائز ہے؟

ج……وضوخانے کا پانی وضو کے لئے مخصوص ہے، اس کا لے جانا دُرست نہیں، البتہ اگر اہلِ محلّہ نے یہ نل رفاہِ عامہ کے لئے لگایا ہو اور دُکان داروں کو پانی لے جانے کی اجازت ہو تو جائز ہے۔

مسجد میں مٹی کا تیل جلانا مکروہ ہے

س……بجلی کے فیل ہونے کی وجہ سے مسجد میں مٹی کے تیل کی لالٹین استعمال کرسکتے ہیں؟ یا کہ موم بتی یا دُوسری کسی چیز سے روشنی کریں؟ جبکہ مٹی کا تیل مسجد میں لانا نہیں چاہئے کیونکہ اس سے بدبو ہوتی ہے، اور بدبو کی چیز مسجد میں لانی منع ہے، اس کا گناہ کس پر ہوگا؟ لالٹین جلانے والے پر یا کہ مسجد کی انتظامیہ پر؟

ج……مسجد میں مٹی کا تیل جلانا بدبو کی وجہ سے مکروہ ہے۔

مسجد کی دیوار پر اشتہار لگانا

س……مسجد اللہ کا گھر ہے، ہر مسلمان پر اس کا احترام واجب ہے، لیکن دیکھنے میں آیا ہے کہ لوگ مسجدوں کی دیواروں پر اشتہار چسپاں کردیتے ہیں، بلکہ اُلٹی سیدھی عبارتیں اور اعلانات بھی جلی حروف میں لکھ دیتے ہیں۔ مولانا صاحب! مہربانی فرماکر یہ بتائیں کہ مساجد کی دیواروں کے ساتھ یہ سلوک کہاں تک جائز ہے؟ اور مشتہرین کو اس فعل کی کیا سزا جزا ملنی چاہئے؟

ج……مسجد کے دروازوں اور دیواروں پر اشتہار چپکانا دو وجہ سے ناجائز ہے، ایک یہ کہ مسجد کی دیوار کا استعمال ذاتی مقصد کے لئے حرام ہے، چنانچہ فقہاء نے لکھا ہے کہ مسجد کے ہمسائے کے لئے یہ جائز نہیں کہ مسجد کی دیوار پر اپنے مکان کا شہتیر یا کڑی رکھے۔

دُوسری وجہ یہ ہے کہ مساجد کی تعظیم اور صفائی کا حکم دیا گیا ہے، اور مسجد کی دیوار پر اشتہار لگانا اس کی بے ادبی بھی ہے، اور اس کو گندا کرنا بھی۔ کیا کوئی شخص گورنر ہاؤس کے

دروازے پر اشتہار لگانے کی جرأت کرسکے گا؟ اور اس کو اس کی اجازت دی جائے گی؟ اور کیا اپنے مکان کے در و دیوار پر مختلف النوع اشتہار لگائے جانے کو پسند کرے گا؟ کیا مسلمانوں کی نظر میں اللہ کے گھر کی عظمت اپنے گھر کے برابر بھی نہیں رہی؟ افسوس ہے کہ مسجد کے در و دیوار پر اشتہار لگانے کی وبا عام ہورہی ہے، نہ تو اشتہار لگانے والوں کو خانۂ خدا کا احترام مانع ہوتا ہے اور نہ علمائے کرام ہی اس پر متنبہ فرماتے ہیں۔ یاد رہنا چاہئے کہ خانۂ خدا کی آبادی، شہر اور محلے کی آبادی کا ذریعہ ہے، اور خانۂ خدا کی ویرانی ہمارے محلوں اور شہروں کی ویرانی و بربادی کا سبب ہے۔

مسجد کے قریب فلم شو اور دُوسرے لہو و لعب کرنا سخت گناہ ہے

س…… ہمارے محلے میں چند لوگ مسجد کے قریب "فنکشن" کے نام سے راگ رنگ کی محفلیں (فلم شو وغیرہ) جماتے ہیں۔ اس میں لاوٴڈاسپیکر کا استعمال بھی آزادانہ ہوتا ہے، اس صورتِ حال کے پیشِ نظر ہماری مسجد و مدرسہ کے منتظمین حضرات نے پہلے تو ان لوگوں سے گزارش کی کہ وہ مسجد کی حرمت کا خیال کریں، لیکن انہوں نے یہ اپیل قبول نہ کی، تو قانونی چارہ جوئی کے ذریعہ اس سلسلے کو بند کرادیا۔ اس سلسلے کے بند ہونے کی وجہ سے اب یہ لوگ انتقامی کارروائیاں کرنے لگے ہیں، انہوں نے مسجد و مدرسہ کے منتظمین کے خلاف ایک "دستخطی مہم" شروع کردی ہے، اور خوف و ہراس کی فضا قائم کر رہے ہیں، کیا ایسے لوگوں کو منتظمینِ مدرسہ اور امام کے خلاف شرعاً مداخلت کی اجازت ہے یا نہیں؟ نیز اس "دستخطی مہم" کی شرعی کیا حیثیت ہے؟ دیگر یہ لوگ جو فلم شو کرنے کے لئے چندہ جمع کرتے ہیں اس کے بارے میں کیا حکم ہے؟

ج…… جو صورت سوال میں بیان کی گئی ہے، اس کے مطابق ان لوگوں کا مسجد کی انتظامیہ کے خلاف یا امام کے خلاف مہم چلانا شرعاً و اخلاقاً غلط ہے، ان کو اپنے فعل پر توبہ کرنی چاہئے، مسلمان کی شان یہ ہے کہ جب اس کو کسی گناہ سے روکا جائے تو اس پر اصرار نہ کرے، بلکہ اپنی غلطی پر ندامت کا اظہار کرے، گناہ کے کام کے لئے چندہ وغیرہ کرنا حرام ہے، مسجد میں

فہرست

شور کرنا حرام ہے، اور گانے وغیرہ کی آواز اور باہر کا شور لاؤڈ اسپیکر کے ذریعہ مسجد میں پہنچانا مسجد کی بے حرمتی ہے، جس کی وجہ سے ایسا کرنے والوں پر فرشتے لعنت بھیجتے ہیں، اور نمازیوں کی نماز اور ذکر و تلاوت میں بھی خلل پیدا ہوتا ہے، اس لئے ایسے لوگوں کو اس حرکت سے توبہ کرنی چاہئے، ورنہ اللہ تعالیٰ کی جانب سے ان کے گھروں پر وبال نازل ہوگا۔

مسجد کو گزرگاہ بنانا ادب واحترام کے منافی اور گناہ ہے

س…… یہ بات کس حد تک دُرست ہے کہ ''مسجد کو گزرگاہ مت بناؤ''؟ اگر یہ صحیح ہے تو کراچی میں کئی ایسی مساجد ہیں جہاں یہ چیز ہمیں ملتی ہے، مثلاً نیومیمن مسجد کی آپ مثال لے لیں، حالانکہ اس کے برابر میں ایک گلی ہے، لوگ بجائے وہاں سے گزرنے کے مسجد سے گزرتے ہیں۔

ج…… مسجد کو گزرگاہ بنانا اس کے ادب واحترام کے منافی ہے اور گناہ ہے، اور مسجد کی بے ادبی کا وبال بہت سخت ہے، مسلمانوں کو اس وبال سے ڈرنا چاہئے!

مسجد کو تفریح گاہ بنانا اور اس میں فوٹو کھنچوانا جائز نہیں

س…… ٹھٹھہ کی ایک مسجد میں غیرملکی سیاحوں نے جن میں نیم برہنہ لباس میں عورتیں بھی تھیں، منبر ومحراب کے قریب مختلف زاویوں میں لیٹ، بیٹھ کر تصویرکشی کروائی، تو ایک صاحب نے ایک ہفت روزہ میں مذہبی کالم لکھنے والے سے پوچھا تھا کہ کیا یہ مسجد کی بے حرمتی نہیں؟ تو جواب میں فرمایا گیا کہ: ''آپ پریشان نہ ہوں، یہ کوئی خاص مسئلہ نہیں، سیاح کبھی بے ادبی نہیں کرتے، بلکہ فوٹو کے ذریعہ یادگار لمحات کو محفوظ کرلیتے ہیں۔'' مولانا! کیا یہ نیم برہنہ لباس میں غیرمسلم خواتین کا مختلف زاویوں سے مسجد میں فوٹو کھنچوانا مسجد کی بے حرمتی نہیں؟ جبکہ ہمارے ہاں تو مسلم خواتین کا پوری طرح پردے کی حالت میں بھی مسجد میں جانا معیوب سمجھا جاتا ہے۔

ج…… اوّل تو مسجد کو تفریح گاہ اور سیر وسیاحت کا موضوع بنانا ہی جائز نہیں، پھر نیم عریاں کافرات کا مسجد میں اٹکھیلیاں کرنا بے حد ناروا بات ہے۔ جن کے بارے میں یہ بھی معلوم

نہیں کہ انہوں نے غسلِ جنابت بھی کیا ہے یا نہیں؟ اور پھر مسجد میں فوٹو لینا ان سب سے بدتر بات ہے، اس لئے یہ فعل کئی حرام اُمور کا مجموعہ ہے، اور قطعاً مسجد کے احترام کے منافی ہے، انتظامیہ کا فرض ہے کہ اس کا انسداد کرے۔

مسجد کے فنڈ کا ذاتی استعمال میں لانا جائز نہیں

س…… ایک شخص نے اپنے اثر و رسوخ اور دیگر تعلقات کی بنا پر دُوسرے شخص سے تعمیرِ مسجد کے لئے کچھ رقم وصول کی ہے، اب رقم وصول کنندہ شخص نے تعمیرِ مسجد میں کچھ رقم خرچ کر کے باقی رقم کو اپنے ذاتی کام میں خرچ کیا ہے، اس حالت میں شرعاً اس شخص کے متعلق کیا حکم ہے؟ عطیہ دینے والے شخص پر و دیگر اہلِ محلّہ، نمازیانِ مسجد پر شرعاً کیا ذمہ داری عائد ہوتی ہے؟ تفصیل سے جواب دے کر تشفیٔ قلب بخشیں۔

ج…… مسجد کی رقم کا اپنے ذاتی مصرف میں استعمال کرنا اس شخص کے لئے شرعاً جائز نہیں تھا، لہٰذا اسے چاہئے کہ توبہ و اِستغفار کرے اور جو رقم اس نے استعمال کی ہے اس کا ضمان ادا کرے، اہلِ محلّہ کی اور نمازیوں کی ذمہ داری یہی ہے کہ اس شخص سے ضمان وصول کریں۔

غیرقانونی جگہ پر مسجد کی تعمیر اور دُوسرے تصرف کر کے ذاتی آمدنی حاصل کرنا

س…… پچھلے دنوں اخبار میں ایک مضمون نظر سے گزرا تھا، جس میں بتایا گیا تھا کہ غیرقانونی غیر وابستہ جگہ پر مسجد بننے کے بعد اگر حکومت اعتراض نہ کرے تو وہ مسجد قانونی حیثیت اختیار کرلیتی ہے، ہمارے محلے میں مفاد پرستوں نے غیر وابستہ غیرقانونی طریقے سے جگہ گھیر کر مسجد کی بنیاد ڈالی اور رفتہ رفتہ کافی جگہ گھیر کر باقاعدہ ایک جامع مسجد بناڈالی، اس کے چاروں طرف ناجائز تجاوزات، مکانات، کارخانے وغیرہ بناکر مسجد کے لئے نہیں، بلکہ اپنی آمدنی کا پکا ذریعہ پیدا کرلیا ہے۔ جامع مسجد کے ساتھ ایک لمبا چوڑا رہائشی پلاٹ وغیرہ کی جگہ تھی، اس کو عیدگاہ کے نام سے موسوم کردیا گیا، مینار بھی بناڈالا، جہاں عیدین کی نمازیں ہوتی تھیں، اب عیدگاہ کی جگہ برائے نام رہ گئی، اس جگہ کارخانے وغیرہ بناکر کرایہ پر دے دیئے

گئے، جس کا صرف ایک آدمی کرایہ وصول کرتا ہے، اپنی ذاتی ملکیت قرار دیتا ہے، زمین کے ڈی اے کی ہے۔

ج…… اس مسجد کی تعمیر کے وقت چونکہ حکومت کے کسی محکمے کی جانب سے اعتراض نہیں ہوا اور مسجد ویسے بھی مسلمانوں کی ناگزیر ضرورت ہے، اس لئے مسجد تو صحیح ہے، باقی جگہ پر جو ناجائز قبضہ کیا گیا ہے اس کو ہٹادیا جائے اور مسجد پر اگر غلط لوگ مسلط ہیں تو حکومت ان کا تسلط ختم کرکے مسجد کو محکمہ اوقاف کے حوالے کردے۔

مسجد کی زائد چیزیں فروخت کرکے رقم مسجد کی ضروریات میں لگائی جائے

س…… ملک کوآپریٹو ہاؤسنگ سوسائٹی پاکستان (رجسٹرڈ) کراچی کی زمین واقع سپرہائی وے پر سوسائٹی نے مسجد کی تعمیر شروع کرنی ہے، اس مسجد کے لئے سوسائٹی نے ممبران اور ملک برادری سے عطیات رقوم کی صورت میں دینے کی درخواست کی تھی، اور اس کے لئے باقاعدہ مسجد فنڈ قائم کردیا گیا ہے، اپیل کے بعد ملک برادری کے افراد کی جانب سے رقوم کی صورت میں اور اشیاء کی صورت میں عطیات موصول ہونا شروع ہوئے، اشیاء کی صورت میں جو عطیات وصول ہوئے وہ یہ ہیں: دیوار کی گھڑیاں، چھت کے پنکھے، صفیں اور جائے نماز وغیرہ، چونکہ مسجد کی تعمیر میں ابھی وقت لگے گا اور کراچی کے موسمی حالات کے پیشِ نظر دیوار کی گھڑیاں اور چھت کے پنکھے زنگ آلود اور خراب ہونے کا اندیشہ ہے، تو کیا سوسائٹی ان اشیاء کو فروخت کرکے اس سے جو رقم حاصل ہو وہ مسجد فنڈ میں شامل کرسکتی ہے یا نہیں؟ یا ان اشیاء کو دُوسری ضرورت مند مسجدوں میں تقسیم کردیا جائے؟ جب تک سوسائٹی ہذا کی مسجد کی تعمیر ہونی شروع ہو جیسی صورت بہتر ہو شریعت کی رُو سے فتویٰ عنایت فرمائیں۔

ج…… ان اشیاء کو فروخت کرکے مسجد کی ضروریات میں صَرف کیا جائے، جو چیزیں مسجد کی ضرورت سے زائد ہوں، اور ان کو فروخت بھی نہ کیا جاسکتا ہو وہ کسی دُوسری مسجد میں دے دی جائیں۔

مسجد کا غیر مستعمل سامان مؤذّن کے کمرے میں استعمال کرنا کیسا ہے؟

س…… اوقاف کی مسجد میں مؤذّن کے لئے جو کمرہ بنایا گیا ہے اس میں مسجد کے نام پر وقف

وہ قالین یا پانی کا کولر جس کی مسجد والوں کو بالکل ضرورت نہیں ہے اور جس کو استعمال نہ کیا جائے تو یونہی ضائع ہوگا، اور ایسے قالین پرانے اوقاف والوں نے بھی دیکھ کر مسجد کے سامان میں شمار نہ کیا، اور نہ ہی اس کا اندراج کیا، اس کا مؤذّن کے لئے مسجد ہی کے حجرے میں استعمال کا کیا حکم ہے؟ جبکہ یہاں دُوسرے مساجد والے بھی اس قسم کے سامان سے مستغنی ہیں اور کہیں دُور دراز صحرا وغیرہ میں لے جانے کا رواج اور انتظام نہیں ہے۔

ج…… اگر اوقاف کی اجازت ہو تو یہ قالین اور پانی کا کولر مؤذّن کے کمرے میں استعمال کیا جاسکتا ہے، کوئی مضائقہ نہیں۔

اہلِ چندہ کی اجازت سے مسجد کے مصارف میں رقم خرچ کی جاسکتی ہے

س…… مسجد کے نام پر جو چندہ جمع ہوتا ہے یا جمع پڑا ہے، اس سے مسجد کے واسطے غسل خانے، استنجا خانے کی جگہ یا پانی کا تالاب یا امام صاحب کے لئے کمرہ بنانا یا کنواں وغیرہ یعنی مسجد کے ساتھ جس چیز کی ضرورت ہے کیا اس رقم سے جو مسجد کے لئے جمع ہو اس چیز پر خرچ کرنا جائز ہے یا نہیں؟

ج…… اہلِ چندہ کی اجازت سے جائز ہے۔

مسجد میں تصویریں اُتارنا اور فلم بنانا ناجائز ہے

س…… کیا مسجد میں تصویریں اُتارنا، اخبار پڑھنا، ٹیلی ویژن والوں کا فلم بنانا، نعرہ بازی کرنا وغیرہ جائز ہے؟

ج…… مسجد میں یہ تمام اُمور ناجائز ہیں۔

مسجد کی بے حرمتی موجبِ وبال ہے

س…… بزرگوار! اسلام میں مسجد کا احترام لازمی ہے، لیکن کراچی ڈیفنس سوسائٹی کی مسجدِ طوبیٰ میں مسجد کا کوئی احترام نہیں ہے، وہاں روزانہ غیرملکی اور ملکی خواتین اور مرد آتے ہیں، مسلمان عورتیں مسجد کا احترام جانتی ہیں، لیکن غیرمسلم خواتین احترام سے نابلد ہوتی ہیں، عورتوں کے کچھ ایام مخصوص ہوتے ہیں، ان ایام میں عورت کا مسجد میں آنا مناسب نہیں ہوتا،

فہرست

جبکہ غیرمسلمان عورتیں پاکیزگی اور پاکی کے لفظ سے بھی نابلد ہوتی ہیں۔ اکثر دیکھا گیا ہے کہ منی اسکرٹ پہن کر مسجد میں آتی ہیں اور صرف انڈرویئر نیچے ہوتا ہے، اور جب دروازے پر بیٹھ کر جوتے وغیرہ اُتارتی ہیں تو تمام ٹانگیں رانوں تک ننگی ہوتی ہیں اور آتے ہی فوٹو کھینچنا شروع کردیتی ہیں، جس سے مسجد کا احترام اُٹھ جاتا ہے، مسجد کی انتظامیہ اور حتیٰ کہ امام صاحب بھی تماشا دیکھتے رہتے ہیں، اور کوئی کسی کو منع نہیں کرتا۔ آپ سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ یہ ذمہ داری کس پر آتی ہے؟ انتظامیہ پر یا امامِ مسجد پر؟ کون گناہگار ہوتا ہے؟ کیا یہ غیرمسلم اپنی عبادت گاہوں میں ایسا ہی کرتے ہیں؟ میرا خیال ہے یہ اپنے گرجا گھروں کا ضرور احترام کرتے ہوں گے، پھر یہ مسلمانوں کی عبادت گاہوں کا خیال کیوں نہیں کرتے؟ کیا ایک مسلمان ملک وہ بھی پاکستان جس میں اسلامی نظام نافذ کرنے کی کوششیں کی جارہی ہیں، ایسا کرنے کی اجازت ہے؟ میں نے وہاں کے عملے سے کہا تو کہنے لگے ہم کیا کرسکتے ہیں؟ ہم تو ملازم ہیں، کیا ملازموں پر مسجد کا احترام قائم رکھنا ضروری نہیں ہے؟ خاص طور پر غیرمسلم خواتین پر پابندی ضروری ہے، کیونکہ یہ نامعلوم کن حالات میں یعنی ناپاکی کی حالت میں مسجد میں آتی ہیں؟ کیا فوٹوگرافی کے لئے مسجدیں ہی رہ گئی ہیں؟ اور وہ بھی برہنگی کی حالت میں مسجد میں کھڑے ہوکر کرتی ہیں، خدارا! اس اہم مسئلے پر قلم اُٹھائیے۔

ج…… مسجد کی یہ بے حرمتی جو آپ نے لکھی ہے، موجبِ وبال ہے، مسجد سیرگاہ یا تماشاگاہ نہیں، میں نے سنا ہے کہ بیت المقدس پر یہودی قبضے سے پہلے قبلۂ اوّل کو بھی سیرگاہ اور تماشاگاہ بنادیا گیا تھا، نماز میں جماعت تو برائے نام ہوتی تھی، لیکن تماش بینوں کا جمگھٹا لگا رہتا تھا، اسی کا وبال ہے کہ وہ مسجد مسلمانوں سے چھین لی گئی۔ حکومت کا فرض ہے کہ مسجد کے تقدس کو بحال کرے، تماشائیوں کے داخلے پر پابندی عائد کرے، اور مسجد کے احاطے میں تصویرکشی کو ممنوع قرار دے۔

علامتِ مسجد کے لئے ایک مینار بھی کافی ہے

س…… ہم نے اپنے محلے کی مسجد شہید کرکے دوبارہ تعمیر کی اور مسجد کا ایک مینار بھی وسائل

فہرست

کے مطابق بنوایا، مگر بعض لوگوں نے اعتراض کیا کہ وہابیوں کا لقنار ہے، لقنار کی عظمت و حیثیت کی وضاحت فرمائیں۔

ج…… لقنار مسجد کی علامت کے لئے ہوتے ہیں، اگر ایک لقنار سے مسجد کا مسجد ہونا معلوم ہوجائے تو ایک لقنار بھی کافی ہے، اس میں وہابی یا غیروہابی کا کوئی مسئلہ نہیں ہے۔

مسجد سے قرآن مجید اُٹھا کر لانا جائز نہیں

س…… مسجد سے اگر کوئی شخص قرآن پاک اُٹھا کر پڑھنے کے لئے لے آئے اور اپنے پاس ہی رکھ لے، اس صورت میں اس کو قرآن مجید کا ہدیہ اس مسجد میں دینا ہوگا یا نہیں؟

ج…… قرآن مجید مسجد سے اُٹھا کر لانا جائز نہیں، اس کو دوبارہ مسجد میں رکھ دے یا اس کی جگہ دُوسرا رکھ دے۔

مسجد، حق تعالیٰ شانہ کا شاہی دربار ہے اس کی بے ادبی گناہ ہے

س…… مساجد میں دُنیاوی باتیں کرنا شرعاً کیسا ہے؟ جبکہ بار بار منع کرنے کے باوجود بھی لوگ باتیں کرتے ہیں، مسجد میں چٹکیاں مارنا اور زور زور سے باتیں کرنا، مسجد کے لاؤڈ اسپیکر میں ہر قسم کے اعلانات کرنا، خیرات شادی وغیرہ کی روٹی کا اعلان کرنا، کوئی چیز گم ہوجائے تو اس کا اعلان کرنا وغیرہ، کیا یہ سب جائز ہے؟ کیا ایسا کرنے والا کوئی گناہگار بھی ہوتا ہے کہ نہیں؟

ج…… یہ تمام اُمور ناجائز ہیں، اسی طرح وہ تمام اُمور جو مسجد کے ادب کے خلاف ہوں، ناجائز ہیں۔ مسجد، حق تعالیٰ شانہ کا شاہی دربار ہے، کیا شاہی دربار میں اس طرح زور زور سے چلانا خلافِ ادب تصوّر نہیں کیا جاتا؟ حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحبؒ کا رسالہ ''آدابِ مساجد'' دیکھ لیا جائے۔

مسجد میں نجس اور بدبودار چیزیں لانا جائز نہیں

س…… جو لوگ مسجد میں نشہ آور چیزیں لے کر آتے ہیں، مثلاً: پان، سگریٹ اور دُوسری نشہ آور اشیاء، کیا ان اشیاء کا مسجد میں لانا صحیح ہے؟

ج…… نجس یا بدبودار چیزوں کا مسجد میں لانا جائز نہیں، اور جو چیز نہ نجس ہو نہ بدبودار، اس کا لانا جائز ہے۔

مسجد میں قصداً جوتا تبدیل کرنا سخت گناہ ہے

س…… مسجدوں میں بالعموم، جامع مسجدوں میں بالخصوص اور حرمین شریفین میں خاص الخاص طور پر پیش آتا ہے جسے آپ جوتوں کی تبدیلی کا نام دے سکتے ہیں، حرمین شریفین میں تو اکثر لوگ اپنے جوتے رکھ کر بھول جاتے ہیں کہ کس طرف رکھے تھے؟ اور پھر صفائی کرنے والے خادم بھی جوتے اُٹھا کر باہر پھینک دیتے ہیں یا ڈھیر لگادیتے ہیں، اس حالت میں اپنے جوتوں کی شناخت بہت مشکل بات ہے، زیادہ تر لوگ اپنے ناپ کے جو بھی جوتے، جس کے بھی ملیں، پہن لیتے ہیں، جن میں میں بھی شامل ہوں۔ لیکن میں اکثر ہوائی چپل ہی پہن کر جاتا ہوں اور واپسی پر بھی ہوائی چپل ہی پہنتا ہوں، اور کوشش کرتا ہوں کہ بیکار سے بیکار چپل پہنوں، خواہ دونوں پاؤں کے رنگ مختلف ہی کیوں نہ ہوں، مگر دیکھنے میں آیا ہے کہ لوگ اپنی گھٹیا جوتی کے بدلے عمدہ جوتا پہن کر آتے ہیں۔

ج…… قصداً جوتا تبدیل کرنا سخت گناہ ہے اور جو چپل بے کار پڑے ہوں اور ان کا مصرف پھینکنے کے سوا کوئی نہ ہو، ان کو پہن لینے میں کوئی مضائقہ نہیں۔

نماز پڑھتے وقت موم بتی عین سامنے رکھنا مکروہ ہے

س…… اکثر اوقات مسجد میں بجلی چلے جانے کے باعث موم بتیاں جلادی جاتی ہیں، یہ بتادیجئے کہ نماز پڑھتے وقت آگے موم بتی وغیرہ جلا کر نماز پڑھنا جائز ہے یا نہیں؟ اور اندھیرے میں نماز پڑھنا جائز ہے یا نہیں؟

ج…… موم بتی عین سامنے رکھنا مکروہ ہے، ذرا سی دائیں بائیں ہو تو کوئی حرج نہیں۔ اندھیرے میں نماز جائز ہے، اس میں کوئی حرج نہیں بشرطیکہ اندھیرے کی وجہ سے قبلہ کا رُخ غلط نہ ہو جائے۔

فہرست

غیر مسلم اگراز خود چندہ دے تو اس کو مسجد میں لگانا دُرست ہے

س…… بھٹ شاہ شہر میں ایک مسجد بن رہی ہے، جس کے لئے ہمارے شہر کے سب لوگوں نے چندہ دیا، ان میں ایک عدد غیر مسلم بھی شامل ہے، کیا غیر مسلم سے مسجد کے لئے چندہ لیا جاسکتا ہے؟

ج…… مسجد کے لئے غیر مسلم سے چندہ مانگنا تو اسلامی غیرت کے خلاف ہے، لیکن اگر وہ ازخود اس کو نیک کام سمجھ کر اس میں شرکت کرنا چاہے تو اس کا چندہ مسجد میں لگانا دُرست ہے۔

ناسمجھ بچوں کو مسجد میں نہیں لانا چاہئے

س…… مسجد میں بچوں کا داخلہ کیسا ہے؟ چھوٹے بچے مسجد میں گندے اور ننگے پیر آتے ہیں، شور کرتے ہیں، وضو کی جگہ پر گندگی کرتے ہیں، جس سے وضو والی جگہ ناپاک ہوجاتی ہے، وضو ناپاک جگہ نہیں ہوتا۔

ج…… چھوٹے بچے جن کے پیشاب پاخانہ کا اندیشہ ہو، ان کو مسجد میں نہیں لانا چاہئے، سمجھدار بچے مسجد میں آئیں مگر ان کو آداب کی تعلیم دینی چاہئے۔

ننگے سر نماز پڑھنے کے بجائے صاف ستھری چٹائی کی ٹوپی سے نماز پڑھ سکتے ہیں

س…… میں تارگھر کراچی میں ملازمت کرتا ہوں، میں نے پچھلے دنوں تارگھر کی مسجد میں ٹوپیاں لاکر دیں جو چٹائی کی بنی ہوئی تھیں، مسجد کے پیش امام نے وہ ٹوپیاں واپس کردیں اور کہا کہ مسجدوں میں ٹوپیاں رکھنا جائز نہیں، جو ایسا کرتا ہے غلط ہے۔ اس جواب سے بہت سے لوگوں کو تشویش ہے اور اس سے قبل جو ٹوپیاں مسجد میں تھیں وہ پیش امام صاحب نے جلادیں۔

ج…… مسجدوں میں ٹوپیاں رکھنے کا عام رواج ہے، اور یہ رواج اس لئے ہوا کہ عام طور پر لوگ ننگے سر بازاروں اور دفتروں میں جاتے ہیں، حالانکہ ننگے سر بازاروں میں نکلنا خلافِ مروّت ہے، مسلمانوں کو گھروں سے ننگے سر نہیں نکلنا چاہئے، اور مسجد کی ٹوپیاں اگر صاف ستھری ہوں تو ان کو پہن کر نماز پڑھ سکتے ہیں، اور اگر ٹوٹی پھوٹی اور میلی کچیلی ہوں تو ان کو

پہن کر نماز پڑھنا مکروہِ تحریمی ہے۔ اُصول یہ ہے کہ ایسے لباس میں نماز پڑھنا مکروہ ہے جس کو پہن کر آدمی عام مجالس میں شرکت نہ کرسکتا ہو۔

مسجد کا ’’زندہ مردہ‘‘ کا فلسفہ صحیح نہیں

س...... بعض حضرات فرماتے ہیں کہ مسجد کی زمین زندہ ہے، اس پر گرم چینک یا اور کوئی چیز رکھنا دُرست نہیں ہے، اس کے بارے میں ہمیں بتلادیں کہ کیا یہ صحیح ہے؟ اور کہتے ہیں کہ مسجد کی زمین ذکر یا نماز ادا ہونے سے زندہ ہوتی ہے۔

ج...... مسجد کی جگہ محترم ہے، مگر زندہ اور مردہ کا فلسفہ صحیح نہیں، یہ محض من گھڑت بات ہے۔

آلاتِ موسیقی کا مسجد میں لگانا دُرست نہیں

س...... آج کل بہت سی مسجدوں میں میوزک والے کلاک استعمال ہورہے ہیں، جن میں تقریباً ہر پندرہ منٹ بعد میوزک بجنا شروع ہوجاتا ہے، جو کہ تقریباً پندرہ یا بیس سیکنڈ تک بجتا رہتا ہے، کیا مسجدوں میں ایسی وال کلاک یا گھڑیوں کا استعمال کرنا دُرست ہے جس میں میوزک بجتا ہو؟

ج...... آلاتِ موسیقی کا مسجد میں لگانا جائز نہیں، بلکہ گھر میں بھی لگانا دُرست نہیں ہے۔

مسجد کی زائد چیزیں خریدنے والا ان کو استعمال کرسکتا ہے

س...... ہمارے گاؤں میں ایک مسجد تھی، جو لکڑیوں کی تعمیر کی ہوئی تھی، جس میں لکڑیاں بہت پرانی ہوگئی تھیں، اور ہم گاؤں والوں نے مل کر چندہ جمع کیا اور مسجد کو نیا تعمیر کرایا ہے، اور اس مسجد میں نئی لکڑی ڈالی ہے اور ہم لوگ اس پرانی لکڑی کو بیچ کر مسجد کے اُوپر پیسے لگانا چاہتے ہیں، اور گاؤں کے مولوی صاحب کہتے ہیں کہ مسجد کی لکڑی گھر میں نہیں استعمال ہوسکتی اور نہ ہی گھر میں جلاسکتے ہو۔

ج...... مسجد کی جو چیزیں مسجد میں استعمال نہ ہوسکتی ہوں اور ان کو فروخت کرکے قیمت مسجد پر لگادینا نہ صرف جائز بلکہ ضروری ہے، اور جس شخص نے وہ چیزیں خریدی ہوں، وہ ان کو بلاشبہ استعمال کرسکتا ہے، اور لکڑی جلانے کی ہو تو جلا بھی سکتا ہے، آپ کے مولوی صاحب کا فرمان صحیح نہیں۔

قلیل آبادی میں بڑی مسجد کی تعمیر کی گئی تو کیا یہ صدقہ جاری ہوگی؟

س…… کچھ دن پہلے رحیم یار خان کے نزدیک ایک چھوٹی سی بستی بھونگ جانے کا اتفاق ہوا، بھونگ کی مسجد کے بڑے چرچے سنے تھے اور وہ مسجد کافی مشہور ہے، گوکہ یہ مسجد فنِ تعمیر اور آرٹ کا ایک نادر اور نایاب نمونہ ہے، لیکن مجھے یہ دیکھ کر افسوس ہوا، اس لئے کہ یہ مسجد ایسی جگہ تعمیر کی گئی ہے جو انتہائی قلیل آبادی والی بستی اور پسماندہ ہے، اور افسوس اس بات کا ہے کہ لاکھوں روپیہ کے خرچ سے تعمیر کی جانے والی اس عظیم الشان، خوبصورت اور قابلِ دید مسجد میں نمازیوں کی تعداد زیادہ سے زیادہ بارہ ہوتی ہے، اور وہ بھی بے چارے چند اَن پڑھ دیہاتی لوگ ہوتے ہیں، باقی پوری مسجد ویران اور غیر آباد ہے، کاش! یہ مسجد کسی بڑے شہر میں تعمیر کی جاتی۔ دُور دُور سے دیکھنے کے لئے آنے والے لوگ مسجد بنوانے والے کی سخاوت کی داد دیتے ہیں اور اسے صدقہ جاریہ بتاتے ہیں، جو مرنے کے بعد بھی جاری رہے گا۔ لیکن محترم! میں بحیثیت ایک طالبِ علم اسے صدقہ جاریہ نہیں مانتا، بلکہ وہ لاکھوں روپیہ جو اس مسجد کی تعمیر پر خرچ کیا گیا، اسے فضول خرچی سمجھتا ہوں۔ صدقہ جاریہ اس صورت میں ہوتا ہے جبکہ مقامی آبادی اور نمازیوں کی تعداد کو ملحوظِ نظر رکھتے ہوئے تعمیر کی جاتی، اگر مسجد بنانے والے صاحب کا منشا یہی تھا کہ کوئی ایسا نیک کام کیا جائے جو صدقہ جاریہ ہو تو یہ مسجد کسی بڑے شہر میں بنوائی جاتی، اور اگر وہ اپنے ہی علاقے یعنی بھونگ میں یہ نیک کام سرانجام دینا چاہتے تھے تو کوئی اسپتال، اسکول یا کالج ہی تعمیر کرادیتے جس سے لاکھوں لوگ فیض حاصل کرتے۔ اب سوال یہ ہے کہ انتہائی فیاضی کے ساتھ دولت خرچ کرکے کئی سال تعمیر پر صَرف کئے جانے کے بعد یہ جو انتہائی عظیم الشان مسجد تعمیر کی گئی (جو ضرورت سے کہیں زیادہ ہے) تو کیا یہ صدقہ جاریہ میں شمار ہوگی؟

ج…… یہ سوال مسجد بننے سے پہلے کیا جاتا تو شاید کوئی اور بات عرض کی جاتی، اب جبکہ وہ مسجد بن چکی ہے، تو اسے صدقہ جاریہ کے سوا اور کیا کہا جائے؟ باقی باطن کا معاملہ خدا تعالیٰ کے سپرد ہے، وہ اپنے بندوں کے دِلوں اور ان کی نیتوں کو جانتے ہیں، یہ محکمہ نہ میرے سپرد ہے، نہ آپ کے۔

حرام کی کمائی سے کوئی بھی عبادت قبول نہیں ہوتی

س...... اگر کوئی شخص رشوت اور سود کے ذریعہ حاصل کی گئی ناجائز اور حرام دولت سے مسجد تعمیر کرے تو کیا اس مسجد کا شمار بھی صدقہ جاریہ میں ہوگا؟

ج...... نعوذ باللہ! رشوت اور سود کو صدقہ جاریہ سمجھنا کفر ہے، حرام کی کمائی سے کوئی بھی عبادت کی جائے، وہ قبول نہیں ہوتی، بلکہ کرنے والے کے لئے موجبِ لعنت ہوتی ہے۔

مسجد کے لئے وقف شدہ پلاٹ پر اگر لوگوں نے نماز شروع نہیں کی تو وہ تبدیل کیا جاسکتا ہے

س...... ہم لوگوں نے ایک پلاٹ مسجد کے لئے رکھا ہے، وہ پلاٹ مسجد کے نام وقف کردیا ہے، اور اس کی بنیادیں بھی کھودی جاچکی ہیں، اور بنیاد کی مزدوری بھی ادا کردی ہے۔ اب کچھ لوگوں کا خیال ہے کہ مسجد دُوسری جگہ بنوانی چاہئے، تاکہ وہاں نمازیوں کی کثرت ہو، جبکہ دُوسری سینٹر کی جگہ ہے۔ آپ سے دریافت یہ کرنا ہے کہ دُوسری جگہ کے بدلے میں پہلی والی جگہ تبدیل کی جاسکتی ہے یا پہلی والی جگہ کو فروخت کرکے دُوسری خریدیں؟ پہلی والی جگہ میں اینٹ ابھی نہیں لگائی ہے، صرف بنیادیں کھودی ہیں، اس جگہ پر سجدہ بھی نہیں ہوا؟

ج...... زمین مسجد کے لئے وقف کرکے جب لوگوں کو اس میں نماز پڑھنے کی اجازت دے دی جائے اور لوگ نماز شروع کردیں تب اس کو مسجد کا حکم دیا جاتا ہے، خواہ تعمیر ہوئی ہو یا نہ ہوئی ہو، یہ جگہ جو مسجد کے لئے خریدی گئی ہے اس میں چونکہ ابھی تک نماز شروع نہیں ہوئی، لہٰذا یہ مسجد نہیں، اس لئے آپ پہلے پلاٹ کی جگہ دُوسری جگہ مسجد کے لئے لے سکتے ہیں۔

فہرست

اذان اور اقامت

اذان کے شروع میں بسم اللہ پڑھنا

س...... مسنون کام کے شروع میں برکت کے لئے تسمیہ پڑھتے ہیں، کیا اذان کے شروع میں یا نماز کی نیت باندھتے وقت تسمیہ پڑھنی چاہئے یا نہیں؟

ج...... صحابہ کرامؓ، تابعینؒ اور تبع تابعینؒ وغیرہم سے منقول نہیں، نہ ائمہ فقہاء اس کو ذکر کرتے ہیں، لہٰذا متوارث عمل نہ پڑھنے کا ہے۔

محراب میں کھڑے ہوکر اذان دینا

س...... سوال یہ ہے کہ آج کل مسجدوں کے اندر پنج گانہ اذانیں ہو رہی ہیں، بعض مساجد میں محراب کے اندر اور بعض میں محراب کے باہر یعنی پیش امام جہاں کھڑے ہوکر نماز پڑھاتا ہے اس جگہ مؤذّن اذان دیتا ہے، یعنی پیش طاق کے اندر ہی کھڑے ہوکر اذان دیتا ہے، کیا یہ دُرست ہے؟ اور محراب کے باہر یعنی پیش طاق جہاں پیش امام فرض نماز پڑھاتا ہے اس کے برابر میں لاؤڈ اسپیکر جو کہ امام کی حد سے آگے ہو وہاں سے بھی اذان دینا دُرست ہے یا ممنوع ہے؟

ج...... جمعہ کی دُوسری اذان تو خطیب کے سامنے مسجد میں مسنون ہے، اس کے علاوہ اذانوں کا مسجد سے باہر ہونا بہتر ہے، اور مسجد میں ہونا جائز، مگر خلافِ اَوْلیٰ ہے، محراب کے برابر جو جگہ لاؤڈ اسپیکر رکھنے کے لئے بنائی جاتی ہے، اگر اس کو مسجد میں شامل کرنے کی نیت نہیں کی گئی تو اس میں اذان کہنا بلا کراہت دُرست ہے۔

مسجد میں اذان مکروہ ہے

س...... ہمارے محلے میں ایک جامع مسجد ہے، جس کی تعمیر کا کام ہو رہا ہے، کچھ حصہ تعمیر
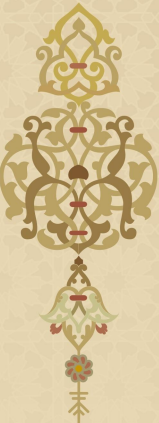
ہوگیا ہے اور باقی ابھی بہت کام ہے، لیکن ابھی کچھ دن سے ایک آدمی نے یہ کہا کہ مسجد کے اندر اذان دینا جائز نہیں ہے، اس لئے اذان دینے کے لئے ایک علیحدہ کمرہ صحن میں بنایا جائے، نمازیوں نے یہ اعتراض کیا ہے کہ ابھی مسجد کا کافی کام پڑا ہے، اور دُوسری وجہ یہ ہے کہ مسجد کے صحن میں کمرہ بننے سے خوبصورتی میں بھی فرق آجائے گا، لیکن وہ آدمی بضد ہے کہ مسجد میں اذان دینا شرعاً جائز نہیں ہے، آپ اس بارے میں جلدی جواب دیں، ویسے ہر مسجد میں اذان اندر دی جاتی ہے۔

ج...... مسجد میں اذان دینا مکروہِ تنزیہی ہے، وہ صاحب یہ تو صحیح فرماتے ہیں کہ اذان کی جگہ مسجد سے باہر بنائی جانی چاہئے، مگر ان کا یہ کہنا غلط ہے کہ اذان مسجد میں ناجائز ہے، ناجائز تو نہیں، البتہ مکروہِ تنزیہی ہے، اور خدا کے گھر میں کسی مکروہِ تنزیہی کا ارتکاب بھی نہیں ہونا چاہئے، ہاں! جمعہ کی دُوسری اذان اس سے مستثنیٰ ہے، کہ وہ خطیب کے سامنے مسجد میں ہوتی ہے۔

”اذان کس جگہ دی جائے؟“ پر علمی بحث

س...... ایک سوال کے جواب میں آپ نے فرمایا ہے کہ مسجد میں اذان دینا مکروہِ تنزیہی ہے، اور آپ نے جواب کے اخیر میں فرمایا ہے: ”ہاں! جمعہ کی دُوسری اذان اس سے مستثنیٰ ہے، کہ وہ خطیب کے سامنے مسجد میں ہوتی ہے۔“

اس خط کے ذریعہ آپ سے یہ دردمندانہ اپیل ہے کہ آپ بلاتحقیق شرعی کبھی فتویٰ دینے کی کوشش نہ فرمائیں، اس لئے کہ آپ نے اذان کو مسجد میں مکروہِ تنزیہی لکھ دیا ہے، حالانکہ تنزیہی کی تصریح تو کسی بھی فقہ کی معتبر کتاب میں نہیں ہے، ہاں! کراہیت کے الفاظ ہیں، اور آپ نے کراہیت کا مشہور قاعدہ تو ازبر کیا ہی ہوگا کہ احناف کے نزدیک مطلق کراہیت سے کراہیتِ تحریمی مراد ہوتی ہے، نہ کہ تنزیہی، ہاں! شوافع کے نزدیک تنزیہی ہوتی ہے۔ چنانچہ علامہ عبدالغنی نابلسیؒ حدیقہ ندیہ میں رقم طراز ہیں:

”الکراھیة عند الشافعیة اذا اطلقت تنصرف الی التنزیھیة لا التحریمة بخلاف مذھبنا۔“

فہرست

ترجمہ:...... ”کراہیت کا لفظ جب مطلق بولا جائے تو شافعیہ کے نزدیک اس سے کراہیتِ تنزیہی مراد ہوتی ہے، نہ کہ تحریمی، بخلاف ہمارے مذہب کے (کہ ہمارے یہاں مطلق کراہت سے کراہتِ تحریمی مراد ہوتی ہے)۔“

کیا آپ کو یہ بھی معلوم نہیں کہ مکروہِ تنزیہی کا ارتکاب سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کبھی بیانِ جواز کے لئے بھی کیا کرتے تھے، مگر اذان آپ نے کبھی بھی مسجد کے اندر نہ دلوائی، اور نہ ہی خلفائے راشدینؓ کے زمانے میں کبھی ایسا ہوا، پھر اس پر مستزاد یہ کہ آپ نے اذانِ ثانی کو مسجد میں دینا کراہیتِ تنزیہی سے بھی مستثنیٰ کر دیا، اگر آپ نے بین یدی کے الفاظ سے یہ سمجھا ہے تو آپ غلطی پر ہیں، اس لئے کہ بین یدی کا معنی ہیں ”سامنے“ نہ کہ ”بیچ میں“، یا پھر خطیب سے ایک فٹ کے فاصلے پر کھڑے ہو کر اس کے منہ میں منہ ڈالا جائے، جب مسجد میں علی الاطلاق اذان کی کراہیت ہے تو آپ نے کس قرینے سے اذانِ ثانی کو مستثنیٰ قرار دیا؟ میں آپ کو بتاؤں کہ بین یدی بھی ہونا صرف احناف ہی کے نزدیک سنت ہے، ورنہ مالکی تو اس کو بھی بدعت کہتے ہیں، چنانچہ علامہ خلیل بن اسحاق مالکی نے فرمایا ہے:

”اختلف اهل النقل هل كان يؤذّن بين يديه صلى الله عليه وسلم او على المنار؟ الذى نقله اصحابنا انه كان على المنار.“

ترجمہ:...... ”اہلِ نقل کا اس میں اختلاف ہے کہ آیا اذان آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ہوتی تھی یا منارہ پر؟ جس بات کو ہمارے اصحاب (یعنی مالکیہ) نے نقل کیا ہے وہ یہ ہے کہ اذان منارہ پر ہوتی تھی۔“

علامہ یوسف بن سعید ثقفی مالکی حاشیہ جواہر ذکیہ میں فرماتے ہیں:

”الأذان الثانى كان على المنار فى الزمن القديم وعليه اهل المغرب الى الآن وفعله بين يدى

فہرست

الامام مکروہ .... الخ."

ترجمہ:......"زمانۂ قدیم میں اذانِ ثانی منارہ پر ہوتی تھی اوراہلِ مغرب کا عمل آج تک اسی پر ہے، اورامام کے آگے اذان دینا مکروہ ہے۔"

بہرصورت! میں تفصیلی دلائل کی جانب جانا نہیں چاہتا، اس لئے تا کہ آپ میرا مسوّدہ ردّی کے ٹوکرے کا سامان نہ بنائیں، ازراہِ کرم آپ مذکورہ دلائل کی روشنی میں اس حقیقتِ ثابتہ کو مان گئے ہیں کہ واقعی ہراذان مسجد میں عندالاحناف مکروہِ تحریمی ہے تو آپ اپنا اعتذار قارئین کے سامنے پیش فرمائیں، ورنہ (مجھے احقاقِ حق مقصود ہے) بصورتِ دیگر آپ میرے سوالات کا اطمینان بخش جواب عطا فرمائیں۔

ج......اوّل چند روایات نقل کرتا ہوں:

ا:......فتاویٰ عالمگیری (ج:ا ص:۵۵) میں فتاویٰ قاضی خان سے نقل کیا ہے:

"وینبغی ان یؤذّن علی المأذنة او خارج المسجد ولا یؤذّن فی المسجد."

ترجمہ:......"اور مناسب یہ ہے کہ اذان مأذنہ پر دی جائے، یا مسجد سے باہر دی جائے اور مسجد کے اندر اذان نہ دی جائے۔"

۲:......ہدایہ میں ہے:

"واذا اصعد الامام المنبر جلس واذّن المؤذّنون بین یدی المنبر بذالک جری التوارث."

(فتح القدیر ج:ا ص:۴۲۱)

ترجمہ:......"اور جب امام منبر پر بیٹھ جائے تو مؤذّن منبر کے آگے اذان دیں، مسلمانوں کا تعامل اسی کے مطابق چلا آیا ہے۔"

۳:......فتح الباری شرح بخاری میں ہے:

"قال المهلب الحكمة فی جعل الاذان فی هذا

فہرست

المحل ليعرف الناس بجلوس الامام على المنبر فينصتون له اذا خطب. كذا قال وفيه نظر فان فى سياق ابن اسحاق عند الطبرانى وغيره عن الزهرى فى هٰذا الحديث ان بلالا كان يؤذّن على باب المسجد فالظاهر انه كان مطلق الاعلام لا لخصوص الانصات نعم لما زيد الاذان او الاول كان للاعلام. وكان الذى بين يدى الخطيب للانصات۔“

ترجمہ:...... ”مہلب کہتے ہیں: اس جگہ (یعنی منبر کے آگے) اذان کہنے میں یہ حکمت ہے کہ لوگوں کو امام کا منبر پر بیٹھنا معلوم ہوجائے، پس جب وہ خطبہ شروع کرے تو خطبہ کے لئے خاموشی اختیار کریں، مہلب کے اس قول میں نظر ہے، اس لئے کہ اس حدیث میں طبرانی وغیرہ کی روایت میں ابنِ اسحاق نے زہری سے نقل کیا ہے کہ: ”بلالؓ مسجد کے دروازے پر اذان دیا کرتے تھے“ پس ظاہر یہ ہے کہ یہ اذان مطلقاً اعلان کے لئے ہوئی، محض لوگوں کو خاموش کرانے کے لئے نہیں۔ ہاں! جب پہلی اذان کا اضافہ کیا گیا تو پہلی اذان اطلاعِ عام کے لئے تھی، اور جو اذان خطیب کے آگے ہوتی ہے وہ خاموش کرانے کے لئے ہوتی ہے۔“

پہلی روایت سے معلوم ہوا کہ اذان کا منارہ پر یا مسجد سے باہر ہونا مناسب ہے، مسجد کے اندر اذان دینا مناسب نہیں، اور یہی مفہوم ہے کراہیتِ تنزیہی کا، کیونکہ کراہتِ تحریمی کو ”لا ینبغی“ (مناسب نہیں) کے لفظ سے تعبیر نہیں کیا جاتا، بلکہ ”لا یجوز“ (یعنی جائز نہیں) کے لفظ سے تعبیر کیا جاتا ہے، اور یہ بھی معلوم ہوا کہ جن فقہاء کی عبارت میں صرف مکروہ کا لفظ آیا ہے، ان کی مراد بھی یہی ”لا ینبغی“ (مناسب نہیں) والی کراہت ہے، کراہتِ تحریمی مراد نہیں۔

اور یہ قاعدہ اپنی جگہ صحیح ہے کہ مکروہ کا لفظ جب مطلق ذکر کیا جائے تو اس سے مکروہِ تحریمی مراد ہوتا ہے۔ لیکن یہ قاعدہ عام نہیں ہے، بلکہ بسااوقات مکروہ کا لفظ مکروہِ تنزیہی کے لئے بھی استعمال کیا جاتا ہے، اس لئے جہاں مکروہ کا لفظ مطلق ذکر کیا جائے وہاں قرائن و دلائل میں غور کرکے یہ دیکھنا ہوگا کہ یہاں مکروہِ تحریمی مراد ہے یا مکروہِ تنزیہی؟ جیسا کہ مکروہاتِ صلوٰۃ کے آغاز میں شیخ ابن نجیمؒ نے البحر الرائق میں، اور علامہ شامیؒ نے رد المحتار میں ذکر کیا ہے (دیکھئے: البحر الرائق ج:۲ ص:۲۰، رد المحتار ج:۱ ص:۶۳۹)۔

مسجد میں اذان دینے کے بارے میں کتاب الاصل (مبسوط) میں امام محمدؒ کی تصریح حسبِ ذیل ہے:

"قلت ارأیت المؤذّن اذا لم یکن له منارة والمسجد صغیر این احب الیک ان یؤذّن؟ قال: احب ذالک الی ان یؤذّن خارجًا من المسجد واذا اذّن فی المسجد اجزاه." (کتاب الاصل ج:۱ ص:۱۴۱)

ترجمہ:...... "میں نے کہا: یہ فرمائیے کہ جب مؤذّن کے لئے منارہ نہ ہو اور مسجد چھوٹی ہو تو آپ کے نزدیک کس جگہ اذان دینا بہتر ہوگا؟ کیا وہ مسجد سے باہر نکل کر اذان دے تاکہ لوگ سنیں یا مسجد میں اذان دے؟ فرمایا: میرے نزدیک بہتر یہ ہے کہ مسجد سے باہر اذان کہے، اور اگر مسجد میں اذان دے دی جائے تب بھی اس کو کفایت کرے گی۔"

حضرت امام محمدؒ کی اس تصریح سے ثابت ہوا کہ مسجد میں اذان دینا بہتر نہیں، لیکن اگر دے دی جائے تب بھی کوئی مضائقہ نہیں۔

دُوسری روایت سے معلوم ہوا کہ جمعہ کی دُوسری اذان منبر کے سامنے ہوتی ہے، اور اُمت کا تعامل اسی پر چلا آتا ہے، فقہاء اس منبر کی اذان کو مختلف تعبیرات سے ذکر کرتے ہیں، کبھی "خطیب کے آگے" کے لفظ سے، کبھی "منبر کے پاس، اس کے قریب" کے لفظ

سے، اور کبھی ''منبر پر'' کے لفظ سے، ان تمام تعبیرات سے بشرطِ فہم و انصاف یہی سمجھا جاتا ہے کہ جمعہ کی دُوسری اذان منبر کے پاس داخلِ مسجد ہو۔

تیسری روایت سے معلوم ہوا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور حضراتِ شیخین رضی اللہ عنہما کے زمانے میں دُوسری نمازوں کی طرح جمعہ کی بھی ایک ہی اذان ہوتی تھی، چونکہ اس سے بیک وقت دو مقصد تھے، ایک تو مسجد سے باہر کے لوگوں کو وقتِ نماز کی اطلاع دینا، دُوسرے حاضرینِ مسجد کو خطبہ شروع ہونے کی اطلاع دینا، تاکہ وہ خاموش ہوکر خطبہ کی طرف متوجہ ہوجائیں، اس لئے دونوں پہلوؤں کی رعایت کرتے ہوئے یہ اذان مسجد کے دروازے پر کہلائی جاتی تھی، خلیفہ راشد حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے دور میں پہلی اذان کا اضافہ ہوا جو زوراء پر ہوتی تھی، اور دُوسری اذان صرف خطبہ کے لئے مخصوص ہوگئی، جو منبر کے پاس کہی جانے لگی۔ اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ صاحبِ ہدایہ اور دیگر فقہاء نے جس توارث کا حوالہ دیا ہے اس سے وہ توارثِ قدیم مراد ہے جو دورِ عثمانی سے چلا آرہا ہے، کیونکہ توارثِ حادث خود حجت نہیں، اسے معرضِ دلیل میں پیش کرنا فقہاء کی شان سے بعید ہے، جہاں تک مجھے معلوم ہے مذاہبِ اربعہ اس پر متفق ہیں کہ جمعہ کی دُوسری اذان منبر کے سامنے ہو، جیسا کہ ہمارے شیخ حضرت العلامہ سیّد محمد یوسف بنوری نوّر اللہ مرقدہٗ نے معارف السنن (ج:۴ ص:۴۰۲) میں نقل کیا ہے، اگر بعض مالکیوں نے اس سے اختلاف کیا ہے، تو تعامل و توارث کے مقابلے میں ان کی رائے ہمارے لئے حجت نہیں، راقم الحروف کو کتبِ فقہ سے جو تحقیق ہوئی وہ عرض کردی گئی، اگر کسی صاحب کی تحقیق کچھ اور ہو تو وہ اپنی تحقیق پر عمل فرمائیں۔

بیٹھ کر اذان دینا خلافِ سنت ہے

س…… کیا بیٹھ کر اذان دی جاسکتی ہے؟

ج…… بیٹھ کر اذان کہنا خلافِ سنت اور مکروہِ تحریمی ہے، ایسی اذان کا اعادہ مستحب ہے۔

فہرست

اذان میں اضافہ

س...... کیا اذان کے ساتھ پہلے یا بعد میں کچھ کلمات کا اضافہ کرنے سے اذان شریعت کے مطابق ہو جاتی ہے؟

ج...... شرعی اذان تو وہی ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے تواتر کے ساتھ منقول ہے، اس میں مزید کلمات کا اضافہ جائز نہیں، اور اضافہ کے بعد وہ شرعی اذان نہیں رہے گی، بلکہ ایک نئے دین کی نئی اذان بن جائے گی۔

صلوٰۃ وسلام کا مسئلہ

س...... اذان سے قبل صلوٰۃ وسلام پڑھنا کیسا ہے؟ ہمارے ہاں مسجد کے نمازیوں کا کہنا ہے کہ اذان سے قبل یہ نہیں پڑھنا چاہئے، جبکہ میں یہ ضرور پڑھتا ہوں۔

ج...... اذان تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بابرکت زمانے سے چلی آتی ہے، مگر اذان سے پہلے صلوٰۃ وسلام پڑھنے کا رواج ابھی چند برسوں سے شروع ہوا، اگر یہ دین کی بات ہوتی تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ضرور اس کی تعلیم فرماتے، اور صحابہ کرامؓ، تابعینِ عظامؒ اور بزرگانِ دین اس پر عمل کرتے، جب سلف صالحینؒ نے اس پر عمل نہیں کیا، نہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی تعلیم فرمائی تو اذان سے پہلے صلوٰۃ وسلام پڑھنا بدعت ہوا، اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو ہمارے دین میں نئی بات نکالے وہ مردُود ہے! تمام اعمال سے مقصود رضائے الٰہی ہے، اور رضائے الٰہی اس عمل پر مرتب ہوتی ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ سلم کے ارشاد فرمودہ طریقے کے مطابق ہو، البتہ شریعت نے اذان کے بعد دُرود شریف پڑھنے اور اس کے بعد دُعائے وسیلہ پڑھنا کا حکم دیا ہے۔

اذان کا صحیح تلفظ

س...... اذان میں لوگ ''اشہد'' میں ''ہاء'' کو ادا نہیں کرتے ہیں، ''حی علی الصلوٰۃ'' میں ''ع'' کو ادا نہیں کرتے ہیں، ''اشہد اَنّ محمد رسول اللہ'' میں ''اَنّ'' کے بعد الف کو کھینچتے ہیں، ''قد قامت الصلوٰۃ'' میں بڑا قاف کی جگہ چھوٹا کاف پڑھتے ہیں، یہ عام عمل ہے، صحیح مسئلہ کی

وضاحت فرما کر ممنون فرمائیں۔

ج…… یہ غلطیاں سنگین ہیں، ان کی اصلاح ہونی چاہئے، ''اَنّ'' کے ساتھ الف پڑھنے سے معنی بالکل ہی بدل جاتے ہیں۔

اذان کا غلط تلفظ

س…… ہم مچھ میں کافی تعداد میں مسلک حنفی (بریلوی) سے تعلق رکھتے ہیں، ہماری جامع مسجد کے امام صاحب پہلے جب اذان دیتے تھے تو جیسے ہر جگہ، ہر مسجد سے جو اذان سنتے ہیں ویسی ہی اذان دیتے تھے، لیکن اب تقریباً ایک ماہ سے ہمارے امام صاحب جب اذان دیتے ہیں تو اذان کے پہلے الفاظ اس طرح پڑھتے ہیں اللہ اکبر، اللہ اکبر، اللہ اکبر، اللہ کبر، آخر میں ''ر'' اور ''ل'' کو اکٹھا پڑھتے ہیں اور اللہ کا ''الف'' اُڑا دیتے ہیں، ایسے پڑھتے ہیں: اللہُ اکبرَ اللہُ اکبر۔

ج…… اذان میں اصل سنت تو یہ ہے کہ پہلے ''اللہ اکبر'' میں ''را'' کو ساکن پڑھا جائے، اور دُوسرے کو لفظ ''اللہ'' کے ہمزہ کے ساتھ پڑھا جائے، اور جائز یہ بھی ہے کہ پہلی تکبیر کی ''را'' پر زبر پڑھی جائے اور اسم ''اللہ'' کے ہمزہ کو حذف کرکے ''را'' کو ''لام'' کے ساتھ ملا دیا جائے، اور یوں پڑھا جائے: ''اَللہُ اَکْبَرَ اللہُ اکبر''۔

''اللہ اکبر'' کے ''را'' کا تلفظ

س…… اذان کے شروع میں اللہ اکبر اور اللہ اکبر دونوں ایک ساتھ ملاکر پڑھے جائیں تو کیا ''را'' کے اُوپر جو پیش ہوتی ہے وہ ''ل'' کے ساتھ ملاکر پڑھی جاسکتی ہے یا نہیں؟

ج…… علامہ شامی رحمہ اللہ لکھتے ہیں کہ بہتر یہ ہے کہ پہلے ''اللہ اکبر'' کی ''راء'' کو ساکن پڑھا جائے، اور اگر ملاکر پڑھنا ہو تو ''را'' پر وقف کی نیت سے فتحہ پڑھا جائے، ضمہ کے ساتھ ملاکر پڑھنا خلافِ سنت ہے۔

''الصلوٰۃ خیر من النوم'' کے بغیر اذان

س…… فجر کی اذان میں اگر ''الصلوٰۃ خیر من النوم'' بھول جائے تو اذان ہوگئی یا دوبارہ

پڑھیں؟ اگر کوئی جان بوجھ کر چھوڑ دے تو اذان ہوگئی یا دوبارہ پڑھیں؟

ج…… فجر کی اذان میں ''الصلوٰۃ خیر من النوم'' کہنا مستحب ہے، جان بوجھ کر تو نہیں چھوڑنا چاہئے، لیکن اگر یاد نہیں رہا یا جان بوجھ کر چھوڑ دیا تب بھی اذان ہوگئی، دوبارہ نہیں کہی جائے گی۔

''الصلوٰۃ خیر من النوم'' کا ثبوت

س…… ابھی علامہ السید محمد صدیق صاحب کی کتاب ''کشف الاسرار'' پڑھ رہا تھا، انہوں نے مشکوٰۃ صفحہ:۶۳-۱۱۴ کے حوالے سے لکھا ہے کہ اذان میں ''الصلوٰۃ خیر من النوم'' کے الفاظ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دور سے ہیں اور تراویح بھی۔ مگر مشہور یہ ہے کہ یہ اضافہ سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے دور سے ہوا ہے، براہِ کرم تفصیل سے وضاحت فرمائیں تاکہ حقیقت کا لوگوں کو علم ہوسکے۔

ج…… صحیح یہ ہے کہ اذانِ فجر میں ''الصلوٰۃ خیر من النوم'' کا اضافہ حضرت فاروقِ اعظم رضی اللہ نے نہیں کیا، بلکہ یہ متعدّد احادیث میں خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے، مؤطا امام مالکؒ میں بلاغاً روایت ہے کہ ''مؤذّن'' حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو نمازِ صبح کی اطلاع دینے کے لئے آیا تو دیکھا کہ آپ سو رہے ہیں، اس نے ''الصلوٰۃ خیر من النوم یا امیر المؤمنین!'' حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس کو فرمایا کہ: ''یہ فقرہ اذانِ فجر میں کہا کرو!''

حضرت شیخ مولانا محمد زکریا کاندھلوی ثم مدنی قدس سرہٗ ''اوجز المسالک شرح مؤطا امام مالک'' میں اس حدیث کے ذیل میں تحریر فرماتے ہیں:

''حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے اس ارشاد پر اِشکال ہوسکتا ہے، کیونکہ اس فقرے کا صبح کی اذان میں ہونا تو خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے متعدّد روایات میں ثابت ہے، پس حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ گمان نہیں کیا جاسکتا کہ ان کو اس فقرے کا اذانِ صبح میں کہا جانا معلوم نہ ہو، پس سب سے بہتر توجیہ یہ ہے کہ اس ارشاد سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا مقصود یہ تھا کہ اس فقرے کا محل صبح کی اذان ہے، امیر کا دروازہ نہیں۔ گویا آپ نے امیر المؤمنین کے دروازے پر اس فقرے کو دُہرانا ناپسند فرمایا، اور مؤذّن کو حکم فرمایا کہ اس

فقرے کے اذانِ صبح میں کہنے پر اکتفا کیا کرے۔ اس توجیہ کو حافظ ابنِ عبدالبرؒ اور علامہ باجیؒ نے اختیار کیا ہے، اور علامہ زرقانیؒ فرماتے ہیں کہ یہی توجیہ متعین ہے، اور میرے نزدیک یہی توجیہ سب سے بہتر ہے۔" (ج:۱ ص:۱۹۲، مطبوعہ کتاب خانہ یحیوی، سہارنپور)

اس کے بعد حضرتِ شیخؒ نے اور بھی متعدّد توجیہات نقل کی ہیں، بہرحال یہ طے شدہ ہے کہ اذانِ فجر میں "الصلوٰۃ خیر من النوم" کہنے کا حکم پہلی بار حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے نہیں دیا، بلکہ یہ معمول آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بابرکت زمانے سے چلا آتا ہے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس کی تاکید فرمائی ہے۔

اسی طرح تراویح کی نماز آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے سے چلی آتی تھی، حضرت فاروقِ اعظم رضی اللہ عنہ نے اس سلسلے میں دو اہتمام فرمائے، ایک جماعت، دُوسرے بیس رکعات۔

اذان کے آخر میں "محمد رسول اللہ" پڑھنا خلافِ سنت ہے

س...... ہمارے شہر کی جامع مسجد کے پیش امام صاحب جب اذان دیتے ہیں تو اذان کے آخری الفاظ "اللہ اکبر اللہ اکبر، لا الٰہ الا اللہ" کے ساتھ "محمد رسول اللہ" بھی پڑھتے ہیں، جبکہ اذان کے آخری الفاظ پورا کلمہ طیبہ کے طور پر نہیں پڑھے جاسکتے، کیا اس طرح اذان دُرست ہے؟

ج...... آپ کے امام صاحب خلافِ سنت کرتے ہیں، اذان "لا الٰہ الا اللہ" پر ختم کی جاتی ہے۔

کیا اذان میں "مد" کرنا جائز ہے؟

س...... موٴذّن حضرات اذان کو اتنا لمبا کرکے پڑھتے ہیں کہ مدِ متصل سے بھی بڑھاتے ہیں، کیا یہ اذان جائز ہے؟ حالانکہ "حی علی الصلوٰۃ" اور "حی علی الفلاح" پر کوئی مد نہیں ہے، یہ حضرات کیوں اتنا کھینچتے ہیں؟

ج...... "حی علی الصلوٰۃ" اور "حی علی الفلاح" پر وقف کی وجہ سے مد صحیح ہے، اذان کے کلمات کو اتنا کھینچنا جائز نہیں کہ حروف و الفاظ میں خلل واقع ہوجائے۔

فہرست

اذان کے ادھورے فقرے کو دوبارہ دُہرانا

س...... ہمارے محلے کی مسجد کے مولانا نے ابھی چند روز قبل فجر کی اذان دیتے وقت میری نظر میں ایک غلطی کی تھی، مولانا فجر کی اذان دے رہے تھے کہ ان کو درج ذیل ادھورے جملے پر کھانسی آگئی ''الصلوٰۃ خیر من''، اور کھانسنے لگے، اور اس کے بعد انہوں نے نئے سرے سے دو مرتبہ اس جملے کو دُہرایا، میرے خیال میں ان جملوں کی تعداد تین ہوگئی، اب میں معلوم کرنا چاہتا ہوں کہ آیا اس میں مولانا صاحب کی غلطی ہے یا نہیں؟ اگر تھی تو پھر کیا ان کو اذان دوبارہ کہنی چاہئے تھی؟ اگر آپ کا جواب ہاں میں ہے تو اب جبکہ وہ وقت (فجر) بھی نکل گیا ہے تو آپ بتایئے کہ اس کا کفارہ مولانا صاحب کس طرح ادا کریں؟

ج...... جب پورا فقرہ نہیں کہہ سکے تھے تو اس کو دُہرانا ہی چاہئے تھا، اس لئے کوئی غلطی نہیں ہوئی۔

اذان کے فقرے میں سانس لینا

س......اذان کہنے میں اگر کسی فقرے پر سانس لے لی جائے تو غلط تو نہیں؟

ج......اگر وقفہ زیادہ نہ ہو تو اذان صحیح ہے، لیکن اذان کے فقروں کو اتنا کھینچنا کہ درمیان میں سانس لینے کی ضرورت پیش آئے، صحیح نہیں۔

اذان کے وقت کانوں میں اُنگلیاں دینا

س...... کیا اذان کے وقت اُنگلیاں کانوں کے اندر ہونی ضروری ہیں؟ اور یہ فرض ہے یا واجب یا سنت؟ اگر کوئی ایسے اذان دے جیسا کہ ہاتھ نماز کے وقت میں ہوتے ہیں تو اذان ہوجاتی ہے یا نہیں؟

ج...... اذان دیتے وقت کانوں میں اُنگلیاں رکھنا سنت ہے، تاکہ آواز زیادہ بلند ہو، مگر اذان اس کے بغیر بھی ہوجاتی ہے۔

فجر کی اذان کے بعد لوگوں کو نماز کے لئے بلانا

س...... ہمارے محلے کی مسجد میں صبح فجر کے وقت نمازیوں کی تعداد بہت کم ہوتی ہے، یہ سوچ

کر میں صبح اپنے نمازی ساتھیوں کو اُٹھاتا اور اہلِ محلّہ کو آواز دیتے ہوئے گزر جاتا ہوں ''چلو نماز کو''، اس طرح مسجد میں نمازیوں کی تعداد حوصلہ بخش ہوگئی اور مجھے بھی سکون ملا۔ ہمارے ساتھی بھی اس بات پر خوش ہوتے تھے کہ انہیں نماز باجماعت ساتھ پڑھنے کو مل جاتی ہے، ہوسکتا ہے کہ کچھ لوگ اس بات پر ناراض بھی ہوتے ہوں کہ انہیں صبح کو جلدی اُٹھادیا، لیکن کہتا کوئی نہیں ہے، مگر ہماری مسجد کے امام صاحب نے کہہ دیا کہ یہ تو بدعت ہے، بس اذان ہوجاتی ہے، یہ کافی ہے، جس کو آنا ہوگا اپنے آپ آئے گا، یہ سن کر میں نے اپنے ساتھیوں کو اُٹھانا چھوڑ دیا، اور انہوں نے بھی سستی اختیار کرلی ہے جس سے نمازی بہت کم ہوگئے ہیں صبح فجر کے وقت۔

ج…… سوتے ہوئے کو جگانا تو بدعت نہیں، اور متأخرین نے اذان کے بعد لوگوں کو نماز کے لئے بلانے کو بھی مستحسن کہا ہے۔

مسجد میں مؤذّن نہ ہو تب بھی اذان کا اہتمام کریں

س…… کیا مسجد میں نمازِ ظہر کے وقت اذان دینا ضروری ہے؟ یہاں کوئی مؤذّن مقرّر نہیں ہے جو کارکن پہلے آتا ہے اذان دے دیتا ہے، اور بعض اوقات بھول جاتا ہے، اس طرح بغیر اذان کے نماز ہوجاتی ہے، اور ہم بھروسے میں رہتے ہیں کہ اذان ہوگئی، کیا بغیر اذان کے ہماری باجماعت نماز ہوجاتی ہے؟

ج…… اذان کے بغیر نماز ہوجاتی ہے، مگر خلافِ سنت ہوگی، اور ترکِ سنت کا وبال ہوگا، مسجد میں اذان کا اہتمام ضروری ہے، فقہاء نے لکھا ہے کہ جو جماعت اذان کے بغیر ہو معتبر نہیں، بعد میں آنے والوں کو چاہئے کہ اذان کے ساتھ جماعت کرائیں۔

تہجد کی نماز کے لئے اذان واقامت

س…… شبِ برات اور لیلۃ القدر کے موقع پر اکثر لوگ رات جاگ کر عبادت کرتے ہیں، تو کچھ حضرات کہتے ہیں کہ تہجد کی نماز باجماعت پڑھیں، تاہم میں نے انکار کیا اور کہا کہ پہلے پوچھیں گے، پھر عمل کریں گے۔ حالانکہ سعودیہ میں باجماعت تہجد ہوتی ہے جو کہ اکثر رمضان

میں ہم سحری کے وقت ریڈیو پر سنتے ہیں، تو کیا تہجد کی نماز باجماعت ہوتی ہے یا نہیں؟ اگر ہوتی ہے تو اذان اور اقامت کا کیا حکم ہے؟

ج…… تراویح کے علاوہ نوافل کی جماعت مکروہ ہے، اس لئے تہجد کی نماز جماعت کے ساتھ پڑھنا مکروہ ہے، اور نفلی نماز کے لئے اذان و اقامت نہیں، اذان و اقامت صرف نمازِ پنج گانہ اور جمعہ کی خصوصیت ہے۔

کسی ناگہانی مصیبت کے وقت اذان

س…… اورنگی ٹاؤن میں نہتے لوگوں پر دہشت پسندوں کا خوف کچھ اتنا غالب آیا اور خوف و ہراس اس قدر غالب ہوا کہ تمام محلّہ اللہ تعالیٰ سے مدد پکارنے لگا، اور تقریباً رات کے گیارہ بجے تمام مسجدوں سے اذان دی گئی اور اس اذان کی وجہ اس کے سوائے اور کچھ بھی نہ تھی کہ اللہ پاک اپنے فضل و کرم سے اس ناگہانی مصیبت میں لوگوں کی مدد فرمائیں، مسجدوں کی مائک اس لئے استعمال کی گئی تاکہ آواز دُور دُور تک جائے، اور دہشت پسندوں کے دِل لرز جائیں۔ رحمانیہ مسجد اورنگی ٹاؤن کے امام کا کہنا ہے کہ یہ غلط حرکت ہے، اور اذان کے بعد نماز جماعت فرض ہے، جبکہ تمام لوگ جانتے تھے کہ یہ نماز کا کوئی وقت نہ تھا، اس فعل سے کیا حرج واقع ہوا؟ مشورہ دے کر ممنون فرمائیں اس قسم کی ناگہانی بلا و مصیبت روز نازل نہیں ہوتی اس لئے اس کے رواج بن جانے کا کوئی جواز نہیں ہے۔

ج…… علامہ شامی رحمہ اللہ نے لکھا ہے کہ: خیرالدین رملیؒ کے حاشیہ بحر میں ہے کہ میں نے شافعیہ کی کتابوں میں دیکھا ہے کہ نماز کے علاوہ بھی بعض مواقع میں اذان مسنون ہے، مثلاً: نومولود کے کان میں، پریشان، مرگی زدہ، غصّے میں بھرے ہوئے اور بدخلق انسان یا چوپائے کے کان میں، کسی لشکر کے حملے کے وقت، آگ لگ جانے کے موقع پر (شامی حاشیہ درمختار ج:۱ ص:۳۸۵)، خیرالدین رملیؒ کی اس عبارت سے معلوم ہوا کہ دہشت پسندوں کے حملے کے موقع پر اذان کہنا حنفیہ کی کتابوں میں تو کہیں مذکور نہیں، البتہ شافعیہ کی کتابوں میں اس کو مستحب لکھا ہے، اس لئے ایسی پریشانی کے موقع پر اذان دینے کی ہم ترغیب تو نہیں دیں گے، لیکن اگر کوئی دیتا ہے تو ہم اس کو ''بالکل غلط حرکت'' بھی نہیں کہیں

گے، البتہ نومولود کے کان میں اذان کہنا احادیث سے ثابت ہے، اور فقہِ حنفی میں بھی اس کی تصریح ہے، اذان اگر نماز کے لئے دی جائے، لیکن بے وقت دی جائے تب بھی اس سے نماز فرض نہیں ہوتی، بلکہ نماز کا وقت آنے پر اذان کے اعادہ کا حکم دیا جائے گا، کیونکہ بے وقت کی اذان کالعدم ہے۔

سات اذانیں

س...... ہمارے محلے کی مسجد میں رمضان المبارک کی ستائیسویں شب عشاء کے وقت سات اذانیں دی جاتی ہیں، آپ سے التماس ہے کہ اس فعل کی شرعی حیثیت قرآن و حدیث کی روشنی میں بیان فرمائیں۔

ج...... رمضان المبارک کی ستائیسویں شب میں سات اذانیں حدیث و فقہ سے ثابت نہیں، اس لئے اس کو "بدعت" کہا جائے گا۔

بہت سی مساجد کی اذانوں سے راحت یا تکلیف

س...... آج کل مسجدوں میں کئی کئی مائیکروفون لگے ہوئے ہیں، اور اذان ہوتی ہے تو چاروں طرف کی مسجدوں کی آواز ایک ساتھ ٹکراتی ہے، جبکہ ہم نے سنا ہے کہ ایک مسجد کی آواز اتنی ہو کہ دُوسری مسجد کے ساتھ نہ ٹکرائے، جبکہ حال یہ ہے کہ ہمارے علاقے میں کئی مسجدیں ہیں، ہر دُوسری گلی میں ایک مسجد ہے، جب اذان ہوتی ہے یا وعظ ہوتا ہے تو مسجد کے پاس گھروں میں آواز اس قدر تیز ہوتی ہے کہ بعض اوقات (نعوذ باللہ) پریشانی سی محسوس ہوتی ہے، کبھی ٹیلی فون پر بات کرتے ہیں اور اذان ہو رہی ہو تو بات کرنا دُوبھر ہو جاتا ہے، یا کسی کی طبیعت خراب ہو یا کوئی امتحان کی تیاری میں مصروف ہو تو (وعظ کی) اتنی تیز آواز ہوتی ہے کہ پڑھنا مشکل ہو جاتا ہے اور تکلیف ہوتی ہے۔ آپ یہ بتائیے کہ مسجدوں کی آوازیں اس طرح بڑھا دینے سے اسلام پھیل رہا ہے یا نمازی زیادہ ہو رہے ہیں؟ کیا اسلام میں اس طرح کی ضد بحث ایک دُوسرے سے جائز ہے؟

ج...... اذان تو لاؤڈ اسپیکر پر ہونی چاہئے کہ اذان کی آواز دُور تک پہنچانا مطلوب ہے، لیکن

اذان کے علاوہ وعظ وغیرہ کے لئے لاوٴڈ اسپیکر کا بے ہنگم استعمال جس سے اہلِ محلّہ کا سکون غارت ہوجائے، نہ دین کا تقاضا ہے، نہ عقل کا۔ وعظ کے لئے یا نماز کے لئے اگر لاوٴڈ اسپیکر کے استعمال کی ضرورت ہو تو اس کی آواز مسجد تک محدود رہنی چاہئے۔

اذان کے بعد ہاتھ اُٹھاکر دُعا مانگنا

س…… اذان کے بعد ہاتھ اُٹھاکر دُعائیں مانگنا ضروری ہے یا نہیں؟

ج…… اذان کے بعد کی دُعا میں ہاتھ اُٹھانا منقول نہیں، صرف زبان سے دُعائے مأثور پڑھ لے، اور دُعائے مأثور یہ ہے کہ پہلے دُرود شریف پڑھے پھر دُعائے وسیلہ پڑھے، پھر چوتھا کلمہ پڑھے، پھر یہ دُعا پڑھے: ”رَضِیْتُ بِاللهِ رَبًّا وَبِمُحَمَّدٍ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نَبِیًّا وَبِالْاِسْلَامِ دِیْنًا“۔

اذان کے لئے خوش الحانی ضروری نہیں

س…… زید کا سوال ہے کہ ہم خوش الحانی سے اذان نہیں پڑھ سکتے، کیوں نہ ہم ایسا کریں کہ جب ریڈیو پر اذان آئے اور ہمارے ہاں اذان کا وقت ہو بھی جائے تو ریڈیو کو اسپیکرز کے سامنے رکھ دیں اور خود علیحدہ پہلے یا بعد میں اسپیکر سے ہٹ کر اذان پڑھ لیں، کیا ایسا کرنا شرعی لحاظ سے جائز ہے؟

ج…… اذان کے لئے ریڈیو کو اسپیکر کے آگے رکھنا فضول حرکت ہے، کیونکہ ریڈیو سے جو اذان نشر کی جاتی ہے، وہ اکثر پہلے سے کیسٹ کی ہوئی ہوتی ہے، اس لئے اس کا حکم اذان کا نہیں، اذان کے الفاظ صحیح ہونے چاہئیں، خوش الحانی نہ ہوئی تو ثواب میں کمی نہیں ہوگی۔

موٴذّن کی موجودگی میں دُوسرے شخص کی اذان

س…… ہماری مسجد میں جمعہ کی اذان دو شخص دیتے ہیں، پہلی اذان اس مسجد کے موٴذّن صاحب دیتے ہیں، لیکن دُوسری اذان جو خطبے سے پہلے دی جاتی ہے، وہ دُوسرے صاحب دیتے ہیں، جبکہ موٴذّن صاحب موجود ہیں کیا اس اذان کو دُرست سمجھنا چاہئے؟

ج…… دُرست ہے، خواہ کوئی دیدے، بشرطیکہ اس سے موٴذّن کی دِل شکنی نہ ہوتی ہو۔

فہرست

داڑھی منڈے یا نابالغ سمجھ دار کی اذان

س...... میرا مسئلہ یہ ہے کہ کیا نابالغ کی اذان ہوجاتی ہے کہ نہیں؟ اور نابالغ کی شریعت میں کیا عمر ہے؟ بیان کیجئے، اور دُوسرا مسئلہ یہ ہے کہ اس شخص کی اذان ہوجاتی ہے جس کی سنتِ رسولؐ ہو، مگر پوری نہ ہو، یعنی کہ ایک مٹھ نہ ہو تو کیا اس کی اذان ہوگی یا نہیں؟ اس شخص کو نماز بھی پوری نہیں آتی اور نہ ہی قرآن پڑھا ہوا ہے؟

ج...... داڑھی منڈے کی اذان و اقامت مکروہِ تحریمی ہے، اسی طرح جس شخص کی کاٹنے کی وجہ سے داڑھی ایک قبضے سے کم ہو اس کی اذان و اقامت بھی مکروہِ تحریمی ہے، اذان دوبارہ کہی جائے، مگر اقامت دوبارہ نہ کہی جائے گی۔ نابالغ لڑکا اگر سمجھ دار، ہوشیار ہو تو اس کی اذان صحیح ہے، مگر خلافِ اَوْلیٰ ہے، بلوغ کا علامتوں کے ذریعہ پتہ چل سکتا ہے، اگر بالغ ہونے کی کوئی علامت ظاہر نہ ہو تو پندرہ سال کا لڑکا اور لڑکی شرعاً بالغ تصوّر کئے جاتے ہیں۔

سولہ سالہ لڑکے کی اذان

س...... اگر کسی کی عمر سولہ سال سے زیادہ ہو اور وہ نماز پڑھتا ہو تو کیا موٴذّن کی اجازت پر اذان دے سکتا ہے یا امام سے اجازت لینا بھی ضروری ہے؟

ج...... موٴذّن کی اجازت کافی ہے، کیونکہ سولہ سالہ لڑکے کی اذان صحیح ہے، اور اذان کا تعلق موٴذّن سے ہے۔

اپنے آپ کو گناہگار سمجھنے والے کی اذان

س...... کیا کوئی شخص جس نے مسجد میں کبھی اذان نہیں دی ہو، اور پھر ایک دن امامِ مسجد اسے اذان کے لئے کہے، جبکہ اس شخص اور امام کے علاوہ کوئی وہاں نہیں ہے، تو اس شخص کو اذان دے دینی چاہئے؟ جبکہ وہ شخص اپنے آپ کو گناہگار سمجھتا ہے، نماز وہ اس وقت پڑھتا ہے جب ٹائم ہو، دین کی طرف راغب ہے لیکن اپنے آپ کو گناہگار سمجھتا ہے۔

ج...... اذان ہر مسلمان دے سکتا ہے، البتہ جو شخص کسی گناہِ کبیرہ میں مبتلا ہو، مثلاً: داڑھی منڈاتا یا کتراتا ہو، اس کی اذان مکروہِ تحریمی ہے، باقی اپنے آپ کو نیک اور پاک کون سمجھتا

کرتا ہے؟ اپنے آپ کو گناہگار ہی سمجھنا چاہئے!

وقت سے پہلے اذان کا اعتبار نہیں

س...... کیا وہ نماز ہوجاتی ہے جس میں اذان وقت سے پہلے دی ہو، جبکہ زیادہ سے زیادہ مقتدی نماز میں شامل ہوجائیں۔

ج...... اگر اذان وقت سے پہلے ہوجائے تو وقت ہونے پر اذان دوبارہ کہی جائے، ورنہ نماز بغیر اذان کے ہوگی، اور بغیر اذان کے نماز پڑھنا خلافِ سنت اور مکروہ ہے۔

سورج غروب ہونے سے پہلے مغرب کی اذان و نماز صحیح نہیں

س...... مغرب کی اذان سے پہلے سجدہ جائز ہے یا نہیں؟ اذان سے پانچ منٹ پہلے نماز کی نیت باندھ لی، بعد میں اذان ہوئی تو کیا کریں؟

ج...... اگر سورج غروب ہوچکا ہو تو مغرب کی اذان سے پہلے سجدہ جائز ہے، اور اگر غروب نہیں ہوا تو جائز نہیں، جب اذان میں پانچ منٹ باقی تھے تو نماز کا وقت نہیں ہوا، لہٰذا نماز توڑ دینی چاہئے تھی۔

وقت سے قبل عشاء کی اذان

س...... ہمارے علاقے میں ایک مسجد ہے اور یہاں اذانِ عشاء سات بج کر پندرہ منٹ پر ہوتی ہے، جبکہ عشاء کا وقت تقریباً سات بج کر پینتیس منٹ پر شروع ہوتا ہے، آپ بتائیں کہ وقت سے پہلے جو اذان ہوتی ہے، یہ کیسی ہے؟ اور یہاں کے امام پر کیا ذمہ داری عائد ہوتی ہے، باوجود اس کے کہ ہم اور دُوسرے احباب نے امام صاحب سے عرض بھی کیا تو بس ہمیں ٹال دیا۔

ج...... جو اذان وقت سے پہلے دی جائے وہ غیر معتبر ہے، دوبارہ وقت ہونے کے بعد اذان دینا ضروری ہے، ورنہ نماز اذان کے بغیر تصوّر کی جائے گی۔

رمضان المبارک میں عشاء کی اذان قبل از وقت کہنا

س...... رمضان شریف کے مہینے میں کچھ لوگ جلدی تراویح پڑھنے کے واسطے مغرب کے

وقت میں ہی عشاء کی اذان دے دیتے ہیں، ابھی عشاء کا وقت شروع ہی نہیں ہوتا ہے اور عشاء کی اذان دے دیتے ہیں، اور اس کے بعد عشاء کی نماز پڑھتے ہیں، کیا ان کی نماز بغیر اذان کے ہوئی یا اذان ہوگئی؟ ان کا یہ فعل کیسا ہے اور دُوسروں کو کیا کرنا چاہئے، وہ لوگ دُوسری مسجدوں کا حوالہ دیتے ہیں، دُوسری مسجد ہمارے لئے حجت ہے یا نہیں؟

ج...... جس اذان کا ایک جملہ بھی وقت سے پہلے کہا گیا ہو، وہ اذان کالعدم ہے، وقت ہونے کے بعد دوبارہ اذان دینا چاہئے، ورنہ نماز بغیر اذان کے ہوگی، اور جو نماز اذان کے بغیر ہو وہ خلافِ سنت ہوئی۔

بھول کر دوبارہ دی جانے والی اذان

س...... اذان ہوچکی ہو اور کوئی دُوسرا شخص بھولے میں پوچھے بغیر اذان شروع کردے اور جب وہ آدھی اذان پر پہنچے اور اسے علم ہوجائے یا کوئی بتادے تو کیا اس صورت میں اذان مکمل کرے یا چھوڑ دے؟

ج...... جب ایک بار اذان ہوچکی ہے تو دُوسری اذان کی ضرورت نہیں، اسے چھوڑ دے۔

ریڈیو اور ٹیلی ویژن پر اذان کا شرعی حکم

س...... کہتے ہیں کہ اوقاتِ نماز کے علاوہ بے وقت اذان نہیں دینی چاہئے، یا صرف اس وقت اذان دینی چاہئے جب کوئی بچہ پیدا ہو یا کوئی بڑی آفت سے نجات پائی ہو، مثلاً: زیادہ بارش کے وقت۔ لیکن ہمارے یہاں ٹیلی ویژن پر جب لاہور میں عشاء کا وقت ہوتا ہے تو اذان پورے پاکستان میں نشر ہوتی ہے، حالانکہ جب لاہور میں عشاء کا وقت ہوتا ہے تو کراچی میں عشاء کی اذان میں تقریباً ایک گھنٹہ ہوتا ہے، اسی طرح پاکستان کے ایک شہر میں اذان کا وقت ہوتا ہے تو دُوسرے شہروں میں نہیں ہوتا، لیکن اذان سب اسٹیشنوں پر ایک ساتھ نشر ہوتی ہے، تو کیا یہ گناہ نہیں ہے؟

ج...... آپ کا خیال صحیح ہے، اذان نماز کے لئے ہوتی ہے، ریڈیو اور ٹیلی ویژن پر جو اذان نشر ہوتی ہے، وہ کسی نماز کے لئے نہیں بلکہ یہ محض شوقیہ ہے، شریعت کے کسی قاعدے کے ماتحت نہیں۔

غلط اذان کا کفارہ

س......غلط اذان دینے یا اس میں غیر ارادی طور پر الفاظ شامل ہونے پر کیا کرنا چاہئے؟

۱:......مؤذّن کو الگ کرنا دُرست ہے؟

۲:......ہم نے جو اَب تک غلط اذانیں (میری نظر میں) سنی ہیں، ان کا کفارہ یا کوئی گناہ ہے؟

ج......آپ نے جو صورت لکھی ہے، فقہی اصطلاح میں اس کو لحن کہتے ہیں، اور یہ ناجائز اور مکروہِ تحریمی ہے، فقہاء نے لکھا ہے کہ ایسی اذان کا سننا بھی حلال نہیں، اس لئے مسجد کی انتظامیہ کو لازم ہے کہ ایسے مؤذّن کو تبدیل کردیں۔

اور اب تک جو غلط اذانیں سنی گئیں اگر ان کی اصلاح پر آپ کو قدرت تھی تب تو گناہ ہوا، جس کا تدارک استغفار سے ہونا چاہئے، اور اگر آپ کو اصلاح پر قدرت نہیں تھی، تو آپ پر کوئی گناہ نہیں۔

اذان صحیح سمجھ نہ آرہی ہو تو جواب دیں یا نہ دیں؟

س......اگر اذان کی آواز ہوا کی وجہ سے صحیح نہ آرہی ہو، کوئی لفظ سنائی دیتا ہو اور کوئی نہیں، تو کیا کرنا چاہئے؟

ج......الفاظ سمجھ میں آئیں تو جواب دیں، ورنہ نہیں۔

ٹی وی، ریڈیو والی اذان کا جواب دینا

س...... ٹیلی ویژن اور ریڈیو پر جو اذانیں ہوتی ہیں، تو کیا ان کو سن کر اذان کا جواب دیا جاسکتا ہے؟

ج......ٹی وی اور ریڈیو پر ہونے والی اذان، اذان نہیں بلکہ اذان کی آواز ہے، جسے ٹیپ کرلیا جاتا ہے اور اذان کے وقت وہی ٹیپ لگادی جاتی ہے، اس لئے اس کا حکم اذان کا نہیں، لہٰذا اس کا جواب بھی مسنون نہیں۔

دورانِ اذان تلاوت کرنا یا نماز پڑھنا

س...... دورانِ اذان قرآن مجید کی تلاوت یا نماز پڑھنا دُرست ہے؟

ج...... قرآن مجید بند کرکے اذان کا جواب دینا چاہئے، اور اگر نماز پہلے سے شروع کر رکھی ہو تو پڑھتا رہے، ورنہ اذان ختم ہونے کے بعد شروع کرے۔

دورانِ اذان مسجد میں سلام کہنا

س...... جب مؤذّن اذان کہہ رہا ہو تو مسجد میں داخل ہوتے وقت السلام علیکم کہنا چاہئے یا خاموشی سے بیٹھ جانا چاہئے یا کہ اذان سننے کے لئے کھڑا رہنا چاہئے؟

ج...... اس وقت سلام نہیں کہنا چاہئے، بلکہ خاموشی سے بیٹھ جانا چاہئے۔

خطبے کی اذان کا جواب اور دُعا

س...... جمعے کے دن خطبے کی اذان کا جواب زبان سے دینا اور اس کے بعد دُعا پڑھنا دُرست ہے یا کیا حکم ہے؟

ج...... خطبے کی اذان کا جواب نہیں دیا جاتا، نہ اس کے بعد دُعا ہے۔

اذان کے وقت پانی پینا

س...... ایک دن مغرب کی اذان کے وقت میں پانی پینے لگا تو میرے ایک دوست نے کہا کہ اذان کے وقت پانی پینے سے سخت گناہ ہوتا ہے، میں وقتی طور پر اس کی بات مان گیا، لیکن دِل میں یہ عہد کرلیا کہ اس مسئلے کو آپ کی خدمت میں پیش کروں گا، اُمید ہے کہ آپ اسے بھی ضرور حل کرنے کی کوشش کریں گے۔

ج...... مغرب کی اذان یا کسی بھی اذان کے وقت پانی پینا جائز ہے، آپ کے دوست کا خیال صحیح نہیں۔

اذان کے دوران تلاوت بند کرنے کا حکم

س...... سنا ہے کہ اذان کے وقت تلاوت معطل کرکے اذان سننا چاہئے، دریافت طلب مسئلہ یہ ہے کہ مختلف مساجد سے وقفہ وقفہ سے آدھ گھنٹے تک اذان کی آوازیں آتی رہتی

فہرست

ہیں، تو کیا جب تک اذان کی آواز آتی رہے اس وقت تک تلاوت معطل رکھی جائے؟

ج...... بہتر یہ ہے کہ اذان کے وقت تلاوت بند کردی جائے، اپنے محلے کی مسجد کی اذان کا جواب دینا ضروری ہے، جس کے بعد مختلف اذانوں کا جواب ضروری نہیں، اور بعض حضرات فرماتے ہیں کہ ان میں سے جو اذان سب سے پہلے ہو اس کا جواب دیا جائے۔

اذان کے وقت ریڈیو سے تلاوت سننا

س...... ایک طرف مسجد سے تلاوت یا اذان ہو رہی ہو اور دُوسری طرف ریڈیو پر اذان یا تلاوت ہو رہی ہو، تو ہمیں ریڈیو بند کرلینا چاہئے یا نہیں؟

ج...... ریڈیو کی تلاوت عموماً جو ریڈیو پر نشر کرنے سے پہلے ٹیپ کرلی جاتی ہے، تلاوت کا حکم نہیں رکھتی، اس لئے اذان سن کر اسے فوراً بند کردینا چاہئے، یوں بھی اذان سن کر تلاوت بند کردینے کا حکم ہے۔

تکبیر کہنے والا شخص کہاں کھڑا ہو؟

س...... اس مسئلہ پر روشنی ڈالی جائے کہ تکبیر کہنے والے شخص کو امام کے پیچھے کس جگہ اور کس صف میں کھڑا ہونا چاہئے؟

ج...... شرعاً اس پر کوئی پابندی نہیں، جہاں چاہے کھڑا ہوسکتا ہے۔

جمعہ کی نماز میں مقتدی اگر بلند آواز سے تکبیر کہے تو؟

س...... جمعہ کی نماز پڑھاتے وقت امام کے ساتھ مؤذّن کے ''اللہ اکبر'' کہنے کی کیا وجہ ہے؟ اور کوئی بھولے سے مؤذّن کے ساتھ ''اللہ اکبر'' کہہ دے تو کیا کفارہ ہے؟

ج...... امام کی تکبیرات پچھلے لوگوں تک پہنچانے کے لئے مؤذّن بلند آواز سے تکبیر کہہ دیتا ہے، اگر کوئی دُوسرا آدمی بھی بلند آواز سے تکبیر کہہ دے تو اس سے کوئی کفارہ لازم نہیں آتا، نہ اس میں کوئی حرج ہے، مگر بغیر ضرورت کے مقتدیوں کو بلند آواز سے تکبیر نہیں کہنی چاہئے، تاکہ بلاوجہ تشویش نہ ہو، جن حضرات کو تکبیر کہنے کے لئے مقرّر کیا جائے انہی کو تکبیر کہنی چاہئے۔

اذان کے بعد نماز کے لئے آواز لگانا

س…… ہمارے محلے میں فجر کی اذان کے بعد کچھ حضرات جماعت ہونے سے دس پندرہ منٹ قبل آواز لگاتے ہیں کہ جماعت کا وقت ہوگیا ہے، مسجد میں تشریف لے آئیں، نماز سونے سے بہتر ہے، وغیرہ، وغیرہ، پوچھنا یہ ہے کہ یہ الفاظ بعد اذان کے کہنا دُرست ہیں یا نہیں؟ کیا ایسے الفاظ اور آواز لگانے سے اذان کی اہمیت کم تو نہیں ہوتی؟ اور کیا اذان کی آواز مسجد میں بلانے کے لئے کافی نہیں؟

ج……اذان کے بعد لوگوں کو نماز کے لئے بلانا ''تثویب'' کہلاتا ہے، جمہور متقدمین کے نزدیک یہ نمازِ فجر کے علاوہ دُوسری نمازوں میں مکروہ ہے، لیکن متأخرین نے تمام نمازوں میں اس کو جائز بلکہ مستحسن قرار دیا ہے، کیونکہ لوگوں کے دین میں سستی اور کمزوری پیدا ہوگئی ہے، اس لئے ان کو نماز کی دعوت دینا اچھی بات ہے۔

اکیلے فرض پڑھنے کے لئے اقامت کا کہنا مستحب ہے

س……کیا فرض نماز اکیلے پڑھتے ہوئے بھی تکبیر کہنی چاہئے؟

ج……اگر گھر پر اکیلا نماز پڑھے تو اس کے لئے اقامت مستحب ہے۔

نفل نماز کے لئے اقامت

س…… یہ بتایئے کہ اگر صبح نماز پڑھنے کے بعد اسی جائے نماز پر بیٹھے پڑھتے رہیں اور اِشراق پڑھیں تو اِشراق کی نماز کے لئے دوبارہ اقامت پڑھنا چاہئے یا نہیں؟

ج……نفلی نماز کے لئے اقامت نہیں ہوتی، اذان و اقامت صرف پنج وقتہ نمازوں اور جمعہ کے لئے ہے۔

کیا منیٰ میں ہر خیمے میں اذان دی جائے؟

س……دورانِ حج منیٰ میں ہر خیمے میں علیحدہ علیحدہ اذان اور جماعت ہوتی ہے، ایک دفعہ میں اپنے دوست کے خیمے میں گیا، عشاء کا وقت تھا، انہوں نے بغیر اذان کے جماعت کرادی، اور امامت مجھے کرانی پڑی، میں نے اذان نہ دینے کا سبب دریافت کیا تو انہوں

نے یہ تأویل دی کہ چونکہ اذان کا مقصد وقت کا تعین ہوتا ہے اور وہ ہم ساتھ والے خیمے سے اذان سن کر کرلیتے ہیں۔ آپ یہ بتائیں کہ کیا اس طرح بغیر اذان کے باجماعت نماز ادا کرسکتے ہیں (یاد رہے کہ منیٰ میں تین دن رہنا پڑتا ہے اور پانچ نمازیں باجماعت روزانہ ادا کرنا پڑتی ہیں)، اور کسی اور جگہ کی اذان سن کر ہم اپنی علیحدہ جماعت کراسکتے ہیں بغیر اذان کی جماعت پر میرا امامت کرانا کیسا رہا؟

ج…… اگر محلے کی مسجد میں اذان ہوگئی ہو تو بغیر اذان کے جماعت کراسکتے ہیں، صرف اقامت کہہ لینا کافی ہے، یہی حکم منیٰ کے خیموں میں ہونے والی جماعتوں کا ہے کہ جب برابر والے خیمے میں اذان ہوگئی تو دُوسرے خیمے میں اذان ضروری نہیں، صرف اقامت کافی ہے۔

عورت اذان کا جواب کب دے؟

س…… کیا عورتوں کو بھی اذان کا جواب دینا چاہئے؟

ج…… جی ہاں! مگر حیض و نفاس والی جواب نہ دیں۔

نوزائیدہ بچے کے کان میں اذان دینے کا طریقہ

س…… نوزائیدہ بچے کے کان میں اذان دینے کا طریقہ کیا ہے؟ یعنی داہنے کان میں پوری اذان اور بائیں کان میں پوری اذان و اقامت کے ساتھ یا داہنے کان میں اذان اور صرف اقامت دوبار بائیں کان میں کہہ کر پھر داہنے کان میں اذان پوری کرے؟

ج…… پہلے دائیں کان میں اذان کہی جائے، پھر بائیں میں اقامت، دائیں کان میں اذان اور بائیں میں اقامت ایک ہی بار کہی جاتی ہے، دوبار نہیں۔

شرائطِ نماز

عام مجلس میں نہ جانے کے لائق کپڑوں میں نماز پڑھنا

س…… یہاں سعودی عرب میں، میں نے عموماً دیکھا ہے کہ لوگ ننگے سر نماز پڑھتے ہیں، جبکہ سعودی لوگوں کی دیکھا دیکھی ہمارے پاکستانی حضرات بھی ننگے سر نماز پڑھتے ہیں، حتیٰ کہ ایک بنیان اور ایک پاجامہ یا دھوتی میں نماز پڑھتے ہیں، بنیان بھی بغیر بازو کے، اور بعض ایسا کرتے ہیں کہ صبح غسل کرکے ایک دھوتی باندھ لیتے ہیں اور ایک تولیہ جس سے وہ اپنا بدن صاف کرتے ہیں اپنے سر کے اُوپر اوڑھ کر نماز پڑھنے لگتے ہیں، جبکہ پہننے کے لئے کپڑے اور ٹوپی بھی موجود ہوتی ہے، مگر نہیں پہنتے۔ آپ قرآن وسنت کی روشنی میں یہ بتائیں کہ آیا اس طریقے سے نماز ادا ہوجاتی ہے یا نہیں؟

ج…… نماز بارگاہِ خداوندی کی حاضری ہے، اس لئے نماز کے وقت اچھے کپڑے پہننے چاہئیں، ایسے کپڑوں میں نماز مکروہ ہے جسے پہن کر آدمی عام مجلس میں نہ جاسکے، ننگے سر نماز پڑھنا، اسی طرح کندھے اور بازو کھلے ہونے کی حالت میں نماز پڑھنا مکروہ ہے۔

میلے کچیلے لباس میں نماز مکروہ ہے

س…… جو لوگ گیراج میں کام کرتے ہیں، وہ جب مساجد میں نماز ادا کرنے آتے ہیں تو انہیں میلے کچیلے اور تیل والے کپڑے پہن کر ہی نماز ادا کرتے نظر آتے ہیں، آپ فرمائیں کیا ان کپڑوں میں ان حضرات کی نماز ہوجاتی ہے؟

ج…… ایسے کپڑوں میں نماز مکروہ ہے، نماز کے لئے الگ کپڑے ہونے چاہئیں، گیراج وغیرہ میں کام کرنے والوں کو نماز کے لئے الگ کپڑے رکھنے چاہئیں۔

جن کپڑوں پر مکھیاں بیٹھیں ان سے بھی نماز ہوجاتی ہے

س...... ہم لوگ لیٹرین جاتے ہیں، وہاں مکھیاں بہت ہوتی ہیں، جو ہمارے کپڑے اور جسم پر بیٹھتی ہیں، وہ مکھیاں ناپاک ہوتی ہیں، اس سے ہمارے کپڑے بھی ناپاک ہوجاتے ہیں، ان کپڑوں سے ہم نماز ادا کرسکتے ہیں یا نہیں؟

ج...... اس سے پرہیز ممکن نہیں، اس لئے شریعت نے ان کپڑوں میں نماز پڑھنے کی اجازت دی ہے، البتہ مستحب یہ ہے کہ آدمی بیت الخلاء میں جائے تو نماز کے کپڑوں کے علاوہ دُوسرے کپڑوں میں جائے، اگر دُوسرے کپڑے نہ ہوں تو نجاست سے بچنے کی ہر ممکن کوشش کرے۔

ناف سے لے کر گھٹنوں تک کپڑوں میں نماز

س...... میرے ایک چچا ہیں جنھوں نے مجھے آدھی آستین والی قمیص میں نماز پڑھتے ہوئے دیکھا تو انہوں نے کہا کہ آدھی آستین والی قمیص پہن کر نماز نہیں پڑھنی چاہئے، اس طرح نماز مکروہ ہوجاتی ہے، جبکہ میں نے ایک کتاب میں پڑھا ہے کہ مرد کو نماز پڑھتے وقت ناف سے لے کر گھٹنوں تک ڈھانپنا چاہئے۔

ج...... آپ کے چچا نے جو مسئلہ بتایا ہے وہ صحیح ہے، اور جو مسئلہ آپ نے کتاب میں پڑھا ہے وہ بھی صحیح ہے، مگر اس کا مطلب آپ نہیں سمجھے، ناف سے گھٹنوں تک ڈھانپنا فرض ہے، اس کے بغیر نماز ہی نہیں ہوگی، اور کہنیاں یا سر کھلا ہو تو نماز مکروہ ہوگی۔

پنڈلی کھلی ہونے والے کی نماز

س...... مرد کو پیر کہاں تک کھولنا جائز ہے؟ اگر پنڈلی کھلی ہو تو نماز جائز ہے یا نہیں؟ پنڈلی کھلی ہونے سے وضو تو نہیں ٹوٹتا؟

ج...... پنڈلی کھلی رہنے سے نہ وضو جاتا ہے، نہ نماز ٹوٹتی ہے، بلکہ دونوں صحیح ہیں، کیونکہ مرد کے لئے ناف سے لے کر دونوں پاؤں کے گھٹنوں تک ڈھانپنا ضروری ہے، اس کے علاوہ حصے کا ڈھانپنا فرض نہیں، البتہ مسنون ہے، اور آدھی پنڈلی کھلی رکھنا مسنون ہے۔

آدھی آستین والی قمیص یا بنیان پہن کر نماز پڑھنا

س…… بعض دوست بغیر مجبوری کے صرف آدھی آستین والی قمیص یا بنیان میں نماز پڑھتے ہیں، اس سلسلے میں کیا حکم ہے؟

ج…… بغیر عذر کے ایسا کرنا مکروہ ہے۔

کیا فقط نماز کے لئے شلوار ٹخنوں سے اُونچی کریں؟

س…… مسئلہ یہ سنا جاتا ہے کہ نماز کے دوران شلوار ٹخنوں سے اُوپر ہونی چاہئے، اور عام طور پر دیکھا گیا ہے کہ جن لوگوں کی شلوار زیادہ نیچے ہوتی ہے وہ اسے اُوپر چڑھا لیتے ہیں، اور پھر نماز ادا کرتے ہیں، لیکن ہماری مسجد کے ایک امام صاحب ایسا کرنے سے منع کرتے ہیں، وہ کہتے ہیں کہ اگر آپ کی شلوار نیچے ہے تو پھر اسے اُوپر نہ چڑھائیں، ایسا کرنے سے نماز نہیں ہوتی، اور اب ہم بھی نماز ان کے بتائے ہوئے طریقے سے پڑھتے ہیں، یعنی شلوار ٹخنوں پر پڑی رہتی ہے، اور ہم نماز ادا کرتے ہیں، ہمارے اس طرح نماز پڑھنے سے بہت سے لوگ اعتراض کرتے ہیں، برائے کرم صحیح مسئلہ بتاکر رہنمائی کریں۔

ج…… شلوار ٹخنوں سے نیچے رکھنا حرام ہے، اور حرام فعل کا ارتکاب نماز میں اور بھی بُرا ہے، اس لئے نماز سے پہلے شلوار اُوپر کرلینا ضروری ہے، اور ٹخنوں کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کی تعمیل کرتے ہوئے پاجامہ ہمیشہ ٹخنوں سے اُوپر رکھنا چاہئے۔

ٹخنوں سے نیچے پاجامہ، تہبند وغیرہ لٹکانا گناہِ کبیرہ ہے

س…… ٹخنوں کو کھلا رکھنا بلکہ شلوار، تہبند یا پاجامہ کو نصف پنڈلی تک رکھنے کے بارے میں کس حدیث سے حکم لگایا گیا ہے؟ پھر یہ کہ ایسی حالت صرف نماز کے دوران کرنا ضروری ہے یا عام اوقات میں بھی یہ لازم ہے؟ ہندوستان اور پاکستان میں تو جتنے بھی لباس رائج ہیں سب میں ٹخنے بند رہتے ہیں، ہاں! نماز شروع کرتے وقت اس پر بہت سختی سے عمل کیا جاتا ہے کہ کپڑے کو نیفے میں پھنسا کر پاجامہ اُونچا کرلیتے ہیں، جبکہ یہاں خلیج، سعودیہ اور دُوسرے ممالک میں اس کا کوئی بھی لحاظ نہیں کیا جاتا۔

ج......ٹخنوں سے نیچے تہبند، پاجامہ لٹکانا، گناہِ کبیرہ ہے، احادیث میں اس پر بہت وعیدیں آئی ہیں، ایک حدیث میں ہے کہ اس کی نماز قبول نہیں ہوتی، نیز فرمایا کہ: ''مؤمن کا پاجامہ آدھی پنڈلی تک ہونا چاہئے، ٹخنوں تک ہو تو کوئی مضائقہ نہیں، لیکن جو ٹخنوں سے نیچے ہو وہ دوزخ میں ہے۔'' اور پاجامہ ٹخنوں سے نیچے رکھنے کی ممانعت صرف نماز کے ساتھ خاص نہیں، بلکہ کسی حال میں بھی پاجامے کا ٹخنوں سے نیچے رکھنا جائز نہیں، اور جو چیز نماز سے باہر ممنوع ہو وہ نماز کے اندر بدرجہٴ اَولیٰ ممنوع ہوگی، اس لئے اگر کسی کے پائینچے ٹخنوں سے نیچے ہوں اس کو نماز شروع کرنے سے پہلے ان کو اُوپر کرلینا ضروری ہے۔ خلیج والوں کا یا کسی اور ملک کے لوگوں کا عمل ہمارے لئے حجت نہیں، ایک [illegible]ن کو تو یہ دیکھنا چاہئے کہ اللہ تعالیٰ کا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا حکم کیا ہے؟

پینٹ کے پائینچے موڑ کر نماز پڑھنا

س......نماز کے دوران شلوار یا پینٹ ٹخنوں کے نیچے رکھنا مکروہِ تحریمی ہے، اور یہ سنا ہے کہ شلوار یا پینٹ کو فولڈ کرنا (یعنی اس کو موڑنا) مکروہِ تحریمی ہے، اور اگر کسی نے مکروہِ تحریمی کا ارتکاب کیا تو نماز دوبارہ پڑھنی پڑھے گی، اور آج کل تو یہ عام ہے کہ تقریباً ہر شخص نماز پڑھنے سے پہلے شلوار یا پینٹ کو موڑتا ہے اور میں بھی اسی طرح کرتا تھا، تو کیا جو نماز میں نے شلوار کو موڑ کر پڑھی ہیں، ان کو دوبارہ پڑھنا ہوگا؟

ج......شلوار ٹخنوں سے نیچے رکھنا تکبر کی علامت ہے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نہایت سختی کے ساتھ اس سے منع فرمایا ہے، اس لئے اگر پاجامہ، شلوار ٹخنوں سے نیچے ہو تو نماز سے پہلے اسے اُوپر کرلینا چاہئے، اور پینٹ کے اُوپر اگر کرتا نہ ہو تو اس میں نماز مکروہ ہے، اور اگر اس کے پائینچے ٹخنوں سے نیچے ہوں تو مکروہ در مکروہ اور ''ظلمات بعضها فوق بعض'' کا مصداق ہے۔

گھاس کی ٹوپی اور تہبند میں نماز پڑھنا

س...... ہمارے امام صاحب نے مسجد میں ''گھاس کی ٹوپی'' جو عام طور پر مساجد میں ہوتی ہیں، ان سے نماز پڑھنے کو مکروہ قرار دیا ہے، اس کی دلیل یہ ہے کہ اس کو ہم کسی اور جگہ نہیں

پہنتے، اس لئے مسجد میں بھی کیوں پہنیں؟ اور جب ان سے کہا گیا کہ تہبند پہن کر بھی تو کہیں نہیں جاتے، پھر نماز کیوں تہبند پہن کر پڑھاتے ہیں؟ اس کا وہ کوئی معقول جواب نہ دے سکے۔ آپ اس سلسلے میں صحیح بات بتائیں کہ آیا "گھاس کی ٹوپی" پہن کر نماز پڑھنا واقعی مکروہ ہے؟

ج...... ایک لحاظ سے امام صاحب صحیح فرماتے ہیں، نماز میں لباس ایسا ہونا چاہئے جس کو شرفاء کی مجلس میں پہن کر جاسکے، مگر ہمارے ہاں رواج ننگے سر چلنے پھرنے اور محفلوں میں جانے کا ہے، یہ رواج مغربی معاشرت کا ہے جو شرعاً غلط ہے، اس لئے ننگے سر نماز پڑھنے کے بجائے مسجد والی ٹوپی بھی غنیمت ہے۔ تہبند میں نماز مکروہ نہیں، بلکہ سنت سے ثابت ہے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہمیشہ لنگی استعمال فرماتے تھے اور لنگی پہن کر آدمی شرفاء کی مجلس میں بھی جاسکتا ہے۔

نماز میں چٹائی کی ٹوپی پہننا

س...... عام طور پر مسجدوں میں جو چٹائی کی بنی ہوئی ٹوپیاں ہوتی ہیں جسے لوگ صرف نماز کے وقت اپنے سر پر رکھ لیتے ہیں جن میں بعض بہت ہی پھٹی ہوئی اور اکثر میلی کچیلی ہوتی ہیں، اور کسی کے سر پر چھوٹی تو کسی کے سر پر بڑی رہتی ہیں، جسے پہن کر آدمی کارٹون معلوم ہوتا ہے، اور جس کے پہننے سے زینت کا کوئی پہلو نمایاں نہیں ہوتا اور لوگ نماز کے بعد اپنے سر پر ایک منٹ کے لئے بھی رکھنا گوارا نہیں کرتے اور کوئی بھی اسے پہن کر بازار وغیرہ یا کسی بڑے آدمی کے پاس جاتے ہوئے شرم محسوس کرتا ہے، ایسی حقیر ٹوپی پہن کر نماز پڑھنا جائز ہے یا نہیں؟

ج...... ایسا لباس پہن کر نماز پڑھنا مکروہ ہے جس کو آدمی عام مجمع میں نہ پہن سکے، اور چٹائی کی ٹوپیاں تو بعض اوقات واقعی آدمی کا حلیہ بگاڑ دیتی ہیں۔ دراصل ہمارے معاشرے میں ننگے سر پھرنے کا رواج سب خرابیوں کی جڑ ہے، مسلمان کو کسی حالت میں بھی ننگے سر نہیں پھرنا چاہئے، مگر انگریز کی ملعون تہذیب نے مردوں کو تو سر برہنہ کیا ہی تھا، عورتوں کو بھی ننگے سر کردیا، اور یہ عمل دراصل "ننگِ انسانیت" ہے، اللہ تعالیٰ ہمارے بھائیوں کو عقل و ایمان عطا فرمائے۔

جانوروں کے ڈیزائن والے کپڑوں میں نماز

س......کیا ایسے کپڑے پہن کر نماز پڑھنا جائز ہے جس پر کسی پرندے یا جانور کا ڈیزائن بنا ہو؟

ج......نماز مکروہ ہوگی، تصویر والے کپڑوں میں ہرگز نماز نہیں پڑھنی چاہئے۔

جانور کی کھال پہن کر نماز پڑھنا

س...... ہمارے علاقے میں بھیڑ یا بکری کی کھال کو بہت سی بیماریوں کے لئے شفا کا ذریعہ بتایا جاتا ہے، یعنی جس وقت جانور سے نکالی جائے، اس وقت وہ کھال پہن لی جائے۔ کیا اس کھال میں ایک آدمی نماز پڑھ سکتا ہے؟ کیا اس کھال میں وہ شخص امامت کرسکتا ہے؟

ج......کھال اگر مذبوح جانور کی ہو یا اس کی دباغت کرلی جائے تو اس میں نماز جائز ہے۔

انڈرویئر کے ساتھ نماز

س......شلوار یا پاجامہ کے نیچے انڈرویئر یا جانگیہ پہن کر نماز پڑھنا جائز ہے یا نہیں؟

ج......اگر پاک ہو تو جائز ہے۔

جوتوں سمیت نماز پڑھنا

س......سعید بن یزید ازدی نے خبر دی کہا میں نے انس بن مالکؓ سے پوچھا: کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جوتیاں پہن کر نماز پڑھتے تھے؟ انہوں نے کہا: ہاں! ابنِ بطال نے کہا کہ: جوتے پاک ہوں تو ان میں نماز پڑھنا جائز ہے۔ میں کہتا ہوں مستحب ہے، کیونکہ ابوداؤد اور حاکم کی حدیث میں ہے کہ یہودیوں کے خلاف کرو، وہ جوتوں اور موزوں میں نماز نہیں پڑھتے اور حضرت عمرؓ نماز میں جوتے اُتارنا مکروہ جانتے تھے، اس کے متعلق وضاحت فرمائیں۔

شوکانی نے کہا: صحیح اور قوی مذہب یہی ہے کہ جوتیاں پہن کر نماز پڑھنا مستحب ہے، اور جوتیوں میں اگر نجاست ہو تو زمین پر رگڑ دینے سے پاک ہوجاتی ہیں۔ خواہ کسی قسم کی نجاست ہو، خشک جرم دار ہو یا بے جرم۔ اس میں جرم دار سے کیا مراد ہے؟

ج...... جوتوں میں نماز پڑھنا جائز ہے، بشرطیکہ وہ پاک ہوں، تاہم اس میں چند اُمور قابلِ لحاظ ہیں:

اوّل:...... سجدے میں اُنگلیوں کا زمین سے لگنا ضروری ہے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں جس وضع کے جوتے (نعال، چپل) پہنے جاتے تھے وہ زمین پر اُنگلیوں کے لگنے سے مانع نہیں تھے۔ اگر کسی نے اسی وضع کے جوتے پہن رکھے ہوں تو ان کے اندر نماز پڑھنے میں کوئی اِشکال نہیں، لیکن اگر جوتے بند اور سخت ہوں جو اُنگلیوں کے زمین پر لگنے سے مانع ہوں تو ان کو پہن کر نماز پڑھنا محلِ اِشکال ہے۔

دوم:...... آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں مسجد کا فرش پختہ نہیں تھا، بلکہ کچے فرش پر کنکریاں تھیں، اس لئے وہ حضرات جوتے سمیت اس فرش پر چلتے تھے اور اس کو عرف میں بے ادبی نہیں سمجھا جاتا، جیسا کہ اب بھی جو مسجد زیرِ تعمیر ہو اس کے کچے فرش پر جوتوں سمیت چلنے کا معمول ہے، برعکس اس کے آج کل مساجد کے فرش پختہ ہیں اور ان پر دری، قالین وغیرہ کا فرش رہتا ہے، اور ایسے فرش کو جوتوں سے روندنا عرفاً سوءِ ادب شمار کیا جاتا ہے، اسی کے ساتھ یہ اضافہ بھی کرلیا جائے کہ مدینہ طیبہ کی پاک گلیاں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں خشک اور پاک ہوتی تھیں، ان پر چلنے سے جوتے آلودۂ نجاست نہیں ہوتے تھے، اس کے برعکس آج کی گلیوں اور بازاروں میں جوتوں کا پاک رہنا ازبس مشکل ہے، اس لئے آج کل مسجد میں ایسے جوتے پہن کر آنا، انہی جوتوں سے قالین اور فرش کو روندتے ہوئے گزرنا، اور پھر انہی آلودہ جوتوں میں نماز ادا کرنا یا اس کی اجازت دینا مشکل ہے۔

سوم:...... جیسا کہ سوال میں ذکر کیا گیا ہے کہ جوتوں میں نماز پڑھنے کا حکم یہود کی مخالفت کے لئے دیا گیا تھا، گویا جوتوں میں نماز پڑھنا بذاتِ خود کوئی نیک کام نہیں، لیکن اپنے مقصد یعنی یہود کی مخالفت کی وجہ سے اس کو مستحب قرار دیا گیا۔ آج یہود کا جوتے اُتارنا یا نہ اُتارنا تو کسی کو معلوم بھی نہیں، لیکن نصرانیوں کا بوٹوں سمیت عبادت گاہوں کو روندنا سب کو معلوم ہے، پس جس طرح مخالفتِ یہود کی بنا پر یہ فعل مستحب تھا، آج انگریزوں کی موافقت وتقلید کی بنا پر یہ فعل مکروہ ہونا چاہئے۔

چہارم:...... علامہ شوکانی نے جوتوں میں نماز پڑھنے کو مستحب کہا ہے، حدیث شریف کے پیشِ نظر ہمارے نزدیک بھی مستحب ہے، بشرطیکہ مذکورہ بالا اُمور کو ملحوظ رکھا

جائے، ورنہ یہی فعل مکروہ ہوگا، چنانچہ بعض اکابر (صحابہؓ وتابعینؒ وائمہ دینؒ) نے ان شرائط کے بغیر مکروہ قرار دیا ہے، ان اقوال کی تفصیل شیخ کوثریؒ کے مقالات (صفحہ:۱۷۰ وما بعد پر) دیکھ لی جائے۔

پنجم:...... جوتوں کو اگر نجاست لگ جائے وہ جسم والی ہو اور خشک ہوجائے تو رگڑنے سے پاک ہوجائیں گے، لیکن اگر نجاست جسم دار نہ ہو جیسے شراب اور پیشاب یا جسم والی تو ہو مگر خشک نہ ہو بلکہ تر ہو، صرف رگڑنے سے جوتے پاک نہیں ہوں گے، کیونکہ اس صورت میں رگڑنے سے نجاست زائل نہیں ہوتی، اس لئے علامہ شوکانی کا یہ کہنا کہ رگڑنے سے ہر نجاست پاک ہوجاتی ہے، عقل ونقل دونوں کے خلاف ہے۔

ناپاک کپڑوں سے نماز پڑھنا

س...... ایک دن عصر کے وقت میں گھر میں بیٹھا ہوا تھا کہ اتنے میں ہمارے محلے کی مسجد کی تبلیغی جماعت نے آکر دستک دی، میں باہر آیا تو جماعت کے ایک رُکن نے مجھ سے کہا کہ آپ ہمارے ساتھ مسجد میں چلیں، وہاں اللہ ورسولؐ کی باتیں ہورہی ہیں، ان کو سنیں گے، مجھ سے انکار نہ ہوسکا، اور میں ان کے ساتھ چل دیا، لیکن چند قدم بعد ہی مجھے خیال آیا کہ میرے کپڑے ناپاک ہیں، بہت کوشش کی کہ مسجد میں جانے سے پہلے مولانا صاحب سے کہہ دوں، لیکن ہمت جواب دے گئی، اور میں اللہ کا نام لے کر مسجد میں داخل ہوگیا، جاکر وضو کیا اور عصر کے چار فرض ادا کئے، اور پھر سب لوگوں کے ساتھ مولانا صاحب کی باتیں سننے لگا، کچھ دیر بعد مغرب کا وقت ہوگیا تو نماز ادا کی اور پھر نماز کے بعد دُوسرے مولانا کا وعظ سنا اور پھر نماز کے تقریباً آدھے گھنٹے بعد میں سب کے ساتھ دُعا مانگ کر گھر واپس آگیا۔ برائے مہربانی یہ فرمائیں کہ ایسے وقت پر کیا کرنا چاہئے؟ اور میں نے جو یہ وقت وہاں گزارا ہے، کیا میں نے اچھا کیا؟ اور اگر میں نے ایسی حالت میں وہاں جاکر غلطی کی ہے تو اس کی تلافی کس طرح ممکن ہے؟

ج...... ناپاک کپڑوں میں نماز نہیں ہوئی، آپ کو پاک کپڑے پہن کر مسجد میں جانا چاہئے تھا، اور کپڑے تبدیل کرنے کی اجازت لینے میں کوئی دُشواری نہیں تھی، بہرحال اب ان

نمازوں کو لوٹا لیجئے اور اللہ تعالیٰ سے اس غلطی پر اِستغفار بھی کیجئے۔

بالکل مجبوری میں ناپاک کپڑوں میں نماز پڑھنے کی اجازت

س......انسان ایسی جگہ پر موجود ہے کہ جہاں پانی بالکل نہیں ملتا، نماز وغیرہ تیمّم سے پڑھی جاتی ہے، تو اس جگہ انسان کو احتلام ہوجاتا ہے، اس کے پاس پہنے ہوئے کپڑے کے علاوہ اور کپڑے نہیں ہیں، تیمّم سے انسان تو پاک ہوجاتا ہے اب اس جگہ پر جہاں کپڑا دھونے کے لئے پانی نہیں ملتا، کیا کیا جائے؟

ج......چند مسئلے سمجھ لیجئے!

اوّل:......مرد کا ستر ناف سے لے کر گھٹنوں تک ہے، جس کا چھپانا مرد کے لئے نماز میں فرض ہے، پس اگر لنگی یا پاجامہ ناپاک ہوگیا، مگر کرتہ، قمیص یا کوئی اور کپڑا موجود ہے جس سے اتنا ستر چھپایا جاسکتا ہے جو اُوپر لکھا گیا ہے تو لنگی پاجامہ اُتار کر اس پاک کپڑے سے ستر چھپائے اور اس سے نماز پڑھے، ایسی صورت میں ناپاک لنگی اور پاجامہ میں نماز جائز نہیں۔

دوم:......اور اگر بقدرِ فرض ستر چھپانے کے لئے بھی کوئی پاک کپڑا نہیں، اور ناپاک کپڑے کو پاک کرنے کی بھی کوئی صورت نہیں، تو اس کی تین صورتیں ہیں:

۱:......وہ کپڑا ایک چوتھائی یا اس سے زیادہ پاک ہے، اس صورت میں اس ناپاک کپڑے میں ہی نماز پڑھنا ضروری ہے، برہنہ پڑھنے کی اجازت نہیں۔

۲:......وہ کپڑا پورے کا پورا ناپاک ہے اس صورت میں برہنہ نماز پڑھے، لیکن بیٹھ کر پڑھے اور رُکوع وسجدہ کے بجائے اشارہ کرے۔

۳:......وہ کپڑا چوتھائی سے کم پاک ہے تو اس صورت میں اختیار ہے، چاہے کپڑا پہن کر نماز پڑھے یا کپڑا اُتار کر بیٹھ کر اشارے سے نماز پڑھے۔

کپڑے ناپاک ہوں تو نیت صاف ہونے کے باوجود نماز دُرست نہیں

س......میرے کپڑے ناپاک تھے، اور میری نیت صاف تھی، تو میں نے نماز ادا کی، تو میں آپ سے پوچھتا ہوں کہ میری نماز ہوگئی یا نہیں؟

ج…… نماز کے لئے صرف نیت کا صاف ہونا کافی نہیں، کپڑے پاک ہونا بھی ضروری ہے، اس لئے آپ کی نماز نہیں ہوئی۔ اس کی مثال ایسی ہے کہ کوئی شخص کسی اعلیٰ افسر کے دربار میں کپڑوں کو گندگی لگا کر لے جائے اور یہ کہے کہ میرے کپڑوں کو تو خیر گندگی لگی ہوئی ہے اور ان سے بدبو آتی ہے اور تعفن بھی اُٹھتا ہے، مگر میری نیت بالکل صاف ہے اور میں بڑی صاف نیتی سے یہ کپڑے پہن کر آپ کے دربار میں حاضر ہوا ہوں، تو ظاہر ہے کہ اس شخص کو یا تو پاگل قرار دیا جائے گا، یا بے ادب اور گستاخ۔ اس مثال سے آپ سمجھ گئے ہوں گے کہ جب شریعتِ مطہرہ نے بارگاہِ الٰہی کی حاضری (نماز) کے لئے بدن کا، کپڑوں کا اور جگہ کا پاک ہونا شرط ٹھہرایا ہے تو اگر کوئی شخص شریعت کے اس حکم کی خلاف ورزی کرکے اپنی نیت کے صاف ہونے کا حوالہ دے تو اس کو بھی یا تو دیوانہ کہا جائے گا یا گستاخ۔ الغرض! ناپاک کپڑوں میں آپ نے جو نماز پڑھی وہ نہیں ہوئی، اس کو دوبارہ پڑھنا ضروری ہے۔

ناپاک کپڑوں میں وضو کرکے پاک کپڑوں میں نماز پڑھنا

س…… اگر کوئی شخص ناپاک کپڑوں میں وضو کرے اور پھر پاک کپڑے پہن کر نماز پڑھ لے تو کیا یہ وضو اور نماز دُرست ہوئی؟

ج…… دُرست ہے، بشرطیکہ کپڑوں کی نجاست بدن کو نہ لگے، مثلاً: ناپاک کپڑا خشک ہو۔

ناپاک کپڑوں میں بھول کر نماز پڑھ لینا

س…… بدن یا کپڑے پر ناپاکی لگ گئی، نماز کے وقت بھول کر نماز پڑھ لی تو کیا وہ نماز پھر لوٹانی پڑے گی؟

ج…… اگر ناپاکی کا وزن ساڑھے تین ماشے تھا یا اگر نجاست سیال تھی تو اس کا پھیلاؤ ایک روپے کے برابر تھا، تو نماز ہوگئی لوٹانے کی ضرورت نہیں، اگر اس سے زیادہ تھا تو نماز لوٹانا ہوگی۔

بھنگی کے دھوئے ہوئے کپڑوں میں نماز

س…… اگر بھنگی، بھنگن کپڑے دھوکر لائے تو ان میں نماز پڑھ سکتے ہیں یا نہیں؟

ج...... بھنگی یا بھنگن کے دھونے سے تو کپڑے ناپاک نہیں ہوتے، اس لئے ان میں نماز دُرست ہے۔

چوری کے کپڑے پہن کرنماز ادا کرنا

س...... جناب مفتی صاحب! اگرایک شخص کوئی کپڑا چوری کرتا ہے اور پھر اس کپڑے کو کسی دُوسرے کے کپڑے سے تبدیل کرالیتا ہے، اگر وہ قمیص کے بدلے قمیص کسی دُوسرے شخص سے لیتا ہے، تو کیا اس تبدیل شدہ کپڑے کو پہن کر نماز ادا ہو جائے گی؟

ج...... جس طرح چوری کی چیز بیچنے سے اس کے پیسے حلال نہیں ہوجاتے، اسی طرح کپڑے سے کپڑا تبدیل کرلیا جائے تو وہ بھی حلال نہیں ہوگا، اور چوری کے کپڑے میں نماز مکروہ ہے۔

وضو نہ ہونے کے باوجود نماز پڑھتا رہا تو کیا کفارہ ہوگا؟

س...... میں نے شہر کی ایک چھوٹی سی مسجد میں امام کے پیچھے نماز پڑھی، میں اگلی صف میں تھا، قیام کی حالت میں جب امام صاحب ''ولا الضالین'' تک پہنچے تو مجھے یاد آیا کہ میرا وضو نہیں ہے، اور مجھے اس بات کا بھی علم ہے کہ بغیر وضو کے سجدہ کرنا سخت گناہ ہے، اور مسجد چھوٹی سی ہے، اس کی صفیں بازار کی سڑک تک پہنچ جاتی ہیں، اور میرے لئے وہاں سے نکلنا بہت دُشوار تھا، کیونکہ میں اگلی صف میں تھا، میں نے بغیر وضو کے امام کے پیچھے نماز پڑھ لی ہے اور سلام پھیرنے کے بعد دوبارہ وضو کرکے نماز ادا کی۔ مسئلہ دریافت طلب یہ ہے کہ بغیر وضو کے نماز پڑھنا کتنا گناہ ہے؟ اور آئندہ کے لئے کیا کرنا چاہئے؟ میں اس گناہ کا کیا کفارہ ادا کروں؟

ج...... وضو، نماز کے لئے شرط ہے، بغیر وضو کے نماز پڑھنا سخت گناہ ہے، آپ نے نماز دُہرالی اس لئے آپ کی نماز تو ہوگئی، بغیر وضو کے نماز پڑھنا سخت گناہ ہے، اگر مسجد سے نکلنے کا موقع نہ ہو تو سلام پھیر کر اسی جگہ بیٹھ جانا چاہئے، اور آپ نے جو بغیر وضو کے نماز پڑھی اس کا کفارہ توبہ واستغفار ہے۔

اگر ناپاک آدمی نے نماز پڑھ لی تو...

س...... اگر خواب میں شب کو کپڑے ناپاک ہوجائیں اور کسی شخص کو صبح اس کی خبر نہ ہو اور وہ نماز بھی پڑھ لے اور ساتھ ہی قرآن شریف بھی پڑھ لے، تو بتائیں کہ کیا اس نماز اور تلاوت کا کوئی کفارہ ادا کرنا پڑے گا؟

ج...... اس کی نماز اور تلاوت کالعدم ہے، دوبارہ پڑھے، یہی کفارہ ہے کہ اس غلطی پر اِستغفار کرے۔

ناپاکی کی حالت میں پہنے ہوئے کپڑوں سے نماز کا حکم

س...... ناپاکی کی حالت میں ہم پاک کپڑے پہنیں اور پاک ہونے کے بعد وہی کپڑے (بغیر دھوئے) پہن کر نماز پڑھی جاسکتی ہے یا نہیں؟

ج...... اگر ان پر کوئی نجاست نہیں، تو ان میں نماز جائز ہے۔

پیشاب پاخانے کے تقاضے کے ساتھ نماز پڑھنا

س...... اگر کوئی شخص اکیلا نماز پڑھ رہا ہو، نماز کے دوران اسے پیشاب کی ضرورت محسوس ہو یا پیٹ میں شدید درد ہو، جس کی وجہ سے لیٹرین جانے کی ضرورت محسوس ہو، کیا ایسی صورت میں نماز ختم کرکے رفعِ حاجت سے فارغ ہو، یعنی نماز چھوڑ کر جاسکتا ہے؟ پوچھنے کا مقصد یہ ہے کہ برداشت کرکے نماز پوری کرلی جائے تو نماز ہوجائے گی؟

ج...... اگر پیشاب پاخانے کا تقاضا شدّت سے ہو تو نماز چھوڑ دینی چاہئے، ایسی حالت میں نماز مکروہِ تحریمی ہے اور اس کا لوٹانا ضروری ہے۔

بڑھے ہوئے ناخنوں کے ساتھ نماز

س...... اگر صرف ناخن بڑھائے جائیں اور نماز پڑھ لی جائے تو اس سے نماز میں کوئی خرابی ہوگی یا نہیں؟

ج...... ناخن بڑھانا مکروہ اور خلافِ فطرت ہے، نماز کا حکم یہ ہے کہ اگر ناخنوں کے اندر کوئی ایسی چیز جم جائے جس کی وجہ سے پانی اندر نہ پہنچ سکے تو نہ وضو ہوگا اور نہ نماز ہوگی، اور اگر

ناخن اندر سے بالکل صاف ہوں تو نماز صحیح ہے، ناخن بڑھانے کا رواج مسلمانوں میں نہ جانے کس کی تقلید سے آیا ہے، مگر یہ رواج ہے بہت ہی قابلِ نفرت!

کپڑے کی نجاست دھوئیں لیکن غیرضروری وہم نہ کریں

س…… میرے چھ بچے ہیں، بڑی بچی آٹھ برس کی ہے، میں نماز پڑھتی ہوں، لیکن کپڑے میرے صاف و پاک نہیں رہ سکتے، جب کوئی پانی کا چھینٹا پڑ جائے تو میں لباس بدل لیتی ہوں، لیکن پھر بھی دِل میں شک رہتا ہے، لوگ کہتے ہیں کہ عورت کی نماز ہوجاتی ہے، چاہے لباس کا کوئی کونا بھی پاک ہو۔

ج…… کپڑوں کا پاک ہونا نماز کی شرط ہے، ناپاک کپڑوں میں نماز نہیں ہوتی، لیکن اس میں وہم کی حد تک مبالغہ کرنا غلط ہے، اگر یقینی طور پر نجاست لگ جائے تو اسے دھوڈالئے، اس سے زیادہ وہم ہے۔ اور یہ خیال غلط ہے کہ: ”عورت کی نماز ہوجاتی ہے، چاہے لباس کا کوئی کونا بھی پاک ہو“ لباس کا پاک ہونا جس طرح مرد کے لئے نماز کی شرط ہے، اسی طرح عورت کے لئے بھی شرط ہے۔

اندھیرے میں نماز پڑھنا

س…… میں آپ سے یہ پوچھنا چاہتی ہوں کہ اندھیرے میں نماز ہوجاتی ہے کہ نہیں؟ میری سہیلی کہتی ہے کہ اندھیرے میں نماز ہوجاتی ہے، کیا یہ دُرست ہے؟

ج…… اگر اندھیرے کی وجہ سے قبلہ رُخ غلط نہ ہو تو کوئی حرج نہیں، نماز ہوجائے گی۔

نمازی کے سامنے جوتے ہوں تو نماز کا کیا حکم ہے؟

س…… مسجد میں لوگ اکثر اپنے جوتے صفوں کے آگے رکھتے ہیں، اور عموماً جب لوگ سجدہ کرتے ہیں تو آگے جوتے پڑے ہوتے ہیں، ایسی صورت میں نماز ہوتی ہے یا نہیں؟

ج…… نماز ہوجاتی ہے، جوتوں پر اگر نجاست لگی ہو تو ان کو صاف کرکے مسجد میں لانا چاہئے۔

گھریلو سامان سامنے ہوتے ہوئے نماز پڑھنا

س…… ہمارے گھر میں تین کمرے ہیں، تینوں میں سامان ہے، ہم سب گھر والے نماز

پڑھتے ہیں تو ہمارے سامنے سامان ہوتا ہے، مثلاً: شوکیس، ٹی وی وغیرہ، لیکن کچھ لوگ کہتے ہیں کہ نماز پڑھتے وقت سامنے کوئی چیز نہیں ہونی چاہئے، صرف دیوار ہو۔ لیکن ہم مجبور ہیں، گھر چھوٹا ہے، میں نے جب سے یہ سنا ہے بڑی پریشان ہوں۔

ج…… سامنے سامان ہو تو نماز میں کوئی حرج نہیں، لوگ بالکل غلط کہتے ہیں، البتہ ٹی وی کا گھر میں رکھنا گناہ ہے۔

نماز کے سامنے جلتی آگ ہونا

س…… جلتی آگ سامنے ہو تو اس کی طرف نماز پڑھنا جائز ہے یا نہیں؟

ج…… مکروہ ہے۔

لہو و لعب کی جگہ نماز

س…… جس کمرے میں ٹی وی، ریڈیو، ٹیپ ریکارڈ یا اس قسم کی موسیقی کی محفلیں ہو رہی ہوں یا نہ ہو رہی ہوں، اور وہ جگہ ان کاموں کے لئے مخصوص ہو تو کیا اس جگہ یعنی کمرے میں نماز پڑھنا، تلاوتِ قرآنِ پاک کرنا جائز ہے یا نہیں؟

ج…… جو جگہ لہو و لعب کے لئے مخصوص ہو، وہاں نماز مکروہ ہے، عین لہو و لعب کے وقت مکروہِ تحریمی، ورنہ تنزیہی ہے۔

مورتیوں کے سامنے نماز

س…… پلاسٹک کے کھلونے، ہاتھی، شیر وغیرہ جانوروں کی مورتیوں کی شکل میں ہوتے ہیں، ان کو سامنے رکھ کر ہم نماز پڑھ سکتے ہیں؟

ج…… یہ بت پرستی کے مشابہ ہے، اس لئے جائز نہیں، اور ان مورتیوں کی خرید اور فروخت بھی ناجائز ہے۔

تصاویر والے مال کی دُکان میں نماز ادا کرنا

س…… میں ایک میڈیکل اسٹور پر کام کرتا ہوں، خدا کے فضل سے فرض نماز مسجد میں ادا کرنے کے بعد سنتیں اور نوافل دُکان میں ادا کرتا ہوں، چند بزرگ حضرات کہتے ہیں کہ

دُکان میں تمہاری نماز نہیں ہوتی، کیونکہ دُکان میں دُودھ کے ڈبوں پر اور دوائیوں کی پیکنگ پر جانوروں اور حیوانات اور دیگر قسم کی تصاویر بنی ہوتی ہیں، مجھ جیسے کتنے ہی بھائی دُکانوں میں نماز ادا کرتے ہیں اس سلسلے میں وضاحت فرمائیے گا۔

ج…… نماز تو ہوجائے گی، لیکن تصویریں سامنے ہوں تو نماز مکروہ ہے، اگر ان ڈبوں کو اس طرح رکھا جائے کہ تصویریں پچھلے رُخ ہوجائیں تو کراہت جاتی رہے گی۔

ٹی وی والے کمرے میں نماز یا تہجد پڑھنا

س…… کیا جس کمرے میں ٹیلی ویژن رکھا ہو اور شام کے بعد ٹیلی ویژن بند کردیا جائے تو رات کو نماز یا نمازِ تہجد پڑھنا جائز ہے؟ یعنی جس کمرے میں ٹیلی ویژن پڑا ہوا ہو۔

ج…… گھر میں ٹی وی رکھنا ہی جائز نہیں ہے، جہاں تک مسئلہ کا تعلق ہے جس وقت آپ نماز پڑھ رہے ہیں اس وقت ٹیلی ویژن بند ہے تو اس کمرے میں آپ کی نماز بلا کراہت صحیح ہے، اور اگر ٹیلی ویژن چل رہا ہے تو ایسی جگہ پر نماز پڑھنا مکروہ ہے، اور جو جگہ لہو ولعب کے لئے مخصوص ہو، اس میں بھی نماز مکروہ ہے۔

غیر مسلم کے گھر میں فرش پر نماز پڑھنا

س…… کسی غیر مسلم کے گھر فرش پر نماز کا ٹائم ہوجانے کی صورت میں نماز ادا کرسکتے ہیں؟ جبکہ دُور دُور تک کوئی مسجد نہ ہو، اور نماز قضا ہوجانے کا ڈر بھی ہو۔

ج…… زمین خشک ہونے کے بعد نماز کے لئے پاک ہوجاتی ہے، اور جگہ پاک ہو تو وہاں نماز پڑھ سکتے ہیں، اس لئے غیر مسلم کے گھر کے خالی فرش پر نماز پڑھنے میں کوئی حرج نہیں، اور اگر پاک کپڑا بچھالیا جائے تو اور بھی اچھا ہے۔

غصب شدہ زمین پر مسجد میں نماز پڑھنا

س…… کسی کی زمین پر قیمت ادا کئے بغیر مسجد بنادی گئی ہو، تو جائز ہے؟

ج…… یہ غصب ہے اور غصب کردہ جگہ میں مسجد بنانا دُرست نہیں، اس لئے غصب کی ہوئی جگہ میں جو مسجد بنائی گئی ہے، جب تک زمین کا مالک اس کو مسجد کے لئے وقف نہ کرے، اس

پر مسجد کے اَحکام جاری نہیں ہوں گے، اور وہاں نماز پڑھنا گناہ ہے، گو نماز ہو جائے گی۔

مکان خالی نہ کرنے والے کرایہ دار کی نماز

س…… ہم تقریباً پندرہ سال سے ایک مکان میں کرایہ دار کی حیثیت سے رہتے ہیں، تقریباً دس سال تک ہم کرایہ مالک مکان کو خود بخود ہاتھ سے ادا کرتے تھے، لیکن بعد میں مالکِ مکان نے کہا کہ میرا مکان خالی کردو۔ ہم نے مکان خالی کرنے سے انکار کردیا، حتیٰ کہ مالک نے کورٹ میں ہم پر مکان خالی کرنے کا کیس کردیا، کیس چلتے تقریباً چھ سال ہوگئے ہیں، کرایہ ہم کورٹ میں جمع کراتے ہیں۔ جنابِ والا! اب آپ سے پوچھنا ضروری ہے کہ بعض لوگوں نے ہمیں کہا کہ جو تم لوگ گھر پر نماز پڑھتے ہو تو تمہاری نماز بغیر اجازت جائز نہیں، نماز پڑھنے کے لئے نماز کی اجازت لینا مالکِ مکان سے ضروری ہے۔ دُوسرا مالکِ مکان کا ہم لوگوں سے بولنا چالنا بھی بند ہے، برائے مہربانی آپ بتائیں کہ ہماری نماز جائز ہے یا نہیں؟ اور ہم نے پہلے جتنی نمازیں گھر پر ادا کی ہیں سب کی سب نمازیں ضائع ہوگئیں؟

ج…… شرعاً کرایہ دار کے ذمہ مالک کے مطالبے پر مکان خالی کردینا لازم ہے، اور خالی نہ کرنے کی صورت میں وہ غاصب ہے، اور غصب کی زمین میں نماز قبول نہیں ہوتی، آپ کی نمازیں فقہی فتویٰ سے تو صحیح ہیں، لیکن غصب کے مکان میں رہنے کی وجہ سے آپ گناہگار ہیں، مالکِ مکان کو راضی کرنا یا اس کا مکان خالی کردینا واجب ہے۔

قبرستان کے اندر بنی ہوئی مسجد میں نماز جائز ہے

س…… حدیثِ نبویؐ ہے کہ قبر کے اندر اور قبر کے اُوپر نماز نہیں ہوتی، یہ حدیث میں نے بخاری شریف میں دیکھی، اس کی روشنی میں برائے کرم یہ بتائیں کہ ان مساجد میں جن کے نیچے قبریں ہیں مگر ستونوں کے ذریعہ چند فٹ کی اُونچائی پر فرش بنا کر مساجد تعمیر ہوئی ہیں، نماز جائز ہے؟ ان مساجد میں نمازیوں کی تعداد بھی کثیر ہوتی ہے۔

ج…… قبرستان میں نماز مکروہ ہے، لیکن اگر وہاں مسجد ہو کہ اس میں نماز پڑھنے والے کے سامنے قبریں نہ ہوں تو نماز بلاکراہت جائز ہے، اس لئے ایسی مساجد، جن کا سوال میں ذکر

فہرست

کیا گیا ہے، ان میں نماز بغیر کراہت کے جائز ہے، اور حدیث شریف کی ممانعت اس کو شامل نہیں۔

نمازِ جمعہ میں فرض اور سنتوں کی نیت

س...... نمازِ جمعہ کی فرض اور سنت دونوں کی نیت جمعہ کی کرے یا صرف فرض کی جمعہ کی کرے؟ اور سنت کی نیت ظہر کی کرے؟

ج...... فرض اور سنت دونوں میں فرض جمعہ اور سنت جمعہ ہی کی نیت ہوتی ہے، مگر سنتوں میں مطلق نماز کی نیت کرلینا کافی ہے، اس کے لئے وقت کے تعین کی ضرورت نہیں۔

مقتدی نے نیت میں غلط وقت کا نام لیا تو کیا ہوگا؟

س...... امام کے ساتھ نماز باجماعت میں بھی اگر وقت پکارنے میں غلطی کر بیٹھے، یعنی وقت ظہر کا ہے اور جماعت میں شامل پہلی رکعت میں رکوع سے قبل شامل ہوگیا ہے، لیکن وقت ظہر کے بجائے وقت عصر کہہ کر جماعت میں شامل ہوا، اس صورت میں اب یہ نمازی کیا کرے گا؟ اس کی یہ نماز ہوگئی یا وہ دوبارہ پڑھنی ہوگی؟

ج...... نیت دِل کا فعل ہے، اگر دِل میں ارادہ ظہر کی نماز پڑھنے کا تھا، مگر غلطی سے ظہر کی جگہ عصر کا وقت زبان سے نکل گیا تو نماز صحیح ہوگئی۔

فاسد نماز میں فرض کی نیت کی جاتی ہے، دُہرانے کی نہیں

س...... نماز دُہرانے کا کیا طریقہ ہے؟ نمازی نے یہ محسوس کیا کہ غلطی ہوگئی ہے، نماز دُہرائی جائے تو اگر وہ دُوسری، تیسری رکعت پڑھ رہا ہے اور نماز چار رکعت کی ہے، اس صورت میں وہ کیا کرے جو نماز اس نے غلط پڑھی ہے جب دوبارہ پڑھے تو نیت میں اس کا ذکر کرنا ضروری ہے کہ میں یہ نماز دوبارہ دُہرا رہا ہوں؟

ج...... نماز میں اگر ایسی غلطی ہوجائے جس سے نماز فاسد ہوجائے تب اسے دُہرانے کی ضرورت پیش آتی ہے، اور جب پہلی نماز فاسد ہوگئی تو فرض اس کے ذمہ ہوگا، اسی کی نیت کرنی چاہئے، دوبارہ دُہرانے کی نیت خود ہی ہوجائے گی۔

نیت کے الفاظ دِل کو متوجہ کرنے کے لئے زبان سے ادا کئے جاتے ہیں

س...... کیا زبان سے نماز کی نیت کرنا قرآن وحدیث سے ثابت ہے؟

ج...... زبان سے نماز کی نیت کے الفاظ کہنا نہ قرآن وحدیث سے ثابت ہے اور نہ ائمہ متقدمین سے، اس لئے اصل نیت دِل ہی کی ہے، مگر لوگوں پر وساوس وخیالات اور افکار کا غلبہ رہتا ہے جس کی وجہ سے نیت کے وقت دِل متوجہ نہیں ہوتا، دِل کو متوجہ کرنے کے لئے متأخرین نے فتویٰ دیا ہے کہ نیت کے الفاظ زبان سے بھی ادا کرلینا بہتر ہے، تاکہ زبان کے ساتھ کہنے سے دِل بھی متوجہ ہوجائے۔

نماز باجماعت میں اقتدا و امامت کی نیت دِل میں کافی ہے

س...... مقتدی حضرات باجماعت نماز میں یہ کہتے ہیں کہ پیچھے اس امام صاحب کے، لیکن امام صاحب جب مقتدیوں کے آگے مصلیٰ پر ہوتے ہیں کیا ان کو بھی یہ کہنا پڑتا ہے کہ آگے ان مقتدیوں کے؟ اس بارے میں تفصیل سے بتائیں۔

ج...... زبان سے کہنے کی ضرورت تو مقتدیوں کو بھی نہیں، صرف یہ نیت کرنا کافی ہے کہ میں اکیلے نماز نہیں پڑھ رہا، امام کے ساتھ پڑھ رہا ہوں۔ امام کو بھی یہ نیت کرنی چاہئے کہ میں اکیلا نماز نہیں پڑھ رہا، بلکہ لوگوں کو نماز پڑھا رہا ہوں۔

نیت کی غلطی سجدۂ سہو سے دُرست نہیں ہوتی

س...... ظہر یا عصر یا مغرب کی نماز جماعت سے یا علیحدہ پڑھتے وقت بھولے سے نیت نمازِ عشاء کی کرلی، رُکوع میں جاتے وقت یا سجدے میں خیال آیا اس غلطی کا، تو کیا نیت توڑ کر دوبارہ نیت کی جائے گی یا سجدۂ سہو کیا جائے گا؟ مگر جماعت کے ساتھ تو سجدۂ سہو بھی نہیں کرسکتے، ایسی صورت میں کیا کیا جائے؟

ج...... نیت اصل میں دِل کے قصد و ارادے کا نام ہے، اور زبان سے محض اس قصد کی ترجمانی کی جاتی ہے، پس اگر دِل میں دھیان مثلاً: ظہر کی نماز کا تھا، مگر زبان سے عصر یا عشاء کا لفظ نکل گیا، تو نماز صحیح ہے، اور اگر دِل میں دھیان ہی نہیں تھا تو نماز کی نیت باندھ

کر نماز نئے سرے سے شروع کردے، نیت کی غلطی سجدۂ سہو سے دُرست نہیں ہوگی۔

امام کی تکبیر کے بعد نیت باندھنے والے کی نماز صحیح ہے

س...... میں جماعت میں اس طرح شریک ہوا کہ امام نے تکبیر کہہ کر نیت باندھ لی اور میری صف میں مجھ سے پہلے کچھ نمازی ایسے ہیں جنھوں نے ابھی نیت نہیں باندھی ہے، اور میں نے ان سے پہلے نیت باندھ لی، تو کیا میرا یہ فعل دُرست ہے؟

ج...... آپ نے امام کی تکبیر کے بعد نیت باندھی ہے تو آپ کی نماز صحیح ہے، دُوسروں نے باندھی ہو یا نہ باندھی ہو، اس سے کوئی غرض نہیں۔

وتر کی نیت میں وقتِ عشاء کہنے کی ضرورت نہیں

س...... وتر کی نیت کس طرح کی جاتی ہے؟ کیا نیت میں وقتِ نمازِ عشاء کہا جاتا ہے؟

ج...... وقتِ عشاء کہنے کی ضرورت نہیں، البتہ یہ نیت کرنا ضروری ہے کہ میں آج کے وتر پڑھ رہا ہوں۔

نیت کے لئے نماز کا تعین کرلینا کافی ہے، رکعتیں گننا ضروری نہیں

س...... ہر نماز کو پڑھنے سے پہلے جتنی رکعتیں ہم پڑھ رہے ہیں ان کی تعداد اور نماز کی نیت کے الفاظ ادا کرنا ضروری ہیں یا صرف دِل میں نیت کرلینا کافی ہے؟

ج...... نیت تو دِل ہی سے ہوتی ہے، اگر دِل کی نیت کا استحضار کرنے کے لئے زبان سے بھی کہہ لے کہ فلاں نماز پڑھتا ہوں تو جائز ہے، رکعتوں کی تعداد گننے کی ضرورت نہیں۔

دِل میں ارادہ کرنے کے بعد اگر زبان سے غلط نیت نکل گئی تو بھی نماز صحیح ہے

س...... بعض دفعہ ہم لوگ جلدی میں غلط نیت کرلیتے ہیں، جیسے کہ ہمیں پڑھنی تو چار سنتیں ہیں، لیکن ہم نے دو سنت کی نیت کرلی، تو ایسی صورت میں کیا کرنا چاہئے؟

ج...... نیت اصل میں زبان سے نہیں ہوتی، بلکہ یہ دِل کا فعل ہے، پس اگر دِل میں ارادہ چار رکعت کا تھا اور زبان سے دو کا لفظ نکل گیا تو نیت صحیح ہے، اور سنتوں میں تو مطلق نماز کی نیت بھی کافی ہے، اگر چار کی جگہ دو کا یا دو کی جگہ چار کا لفظ کہہ دیا یا رکعتوں کا ذکر ہی نہیں کیا

تب بھی سنتوں کی نیت صحیح ہوگئی۔

نیت نماز کے الفاظ خواہ کسی زبان میں کہے، جائز ہے

س…… ہمارے گاؤں کے لوگ نیت نماز ایسے کرتے ہیں: ''چار رکعت نماز ظہر، فرض اس امام کے پیچھے منہ کعبہ شریف'' یہ کہہ کر نماز شروع کردیتے ہیں، یہ نیت نماز دُرست ہے یا صرف عربی میں جو الفاظ ہیں ان کا کہنا ہی جائز ہے؟

ج…… نیت دِل سے ہوتی ہے، یعنی دِل میں یہ دھیان جمالینا کہ فلاں وقت کی نماز پڑھ رہا ہوں، زبان سے نیت کرنا ضروری نہیں، تاہم اگر زبان سے کہہ لے خواہ کسی زبان سے کہے، جائز ہے۔

قبلہ سے کتنے درجے انحراف تک نماز جائز ہے؟

س…… ہمارا یعنی ایشیا والوں کا قبلہ مغرب (سمت) کی طرف ہے، اگر کوئی تھوڑا سا بھی شمال جنوب کی طرف ہوجائے تو کیا نماز ہوگی؟

ج…… معمولی انحراف ہو تو نماز ہوجائے گی، اور اگر ۲۵ ڈگری یا اس سے زیادہ ہو تو نہیں ہوگی۔

اگر مسافر کو قبلہ معلوم نہ ہو تو کیا کرے؟

س…… اگر مسافر دورانِ سفر کسی ایسی جگہ قیام کرے جہاں قبلہ رُخ کی سمت کا اندازہ نہ ہوسکے تو پھر کیا حکم ہے؟

ج…… اوّل تو کسی سے دریافت کرے، اگر وہاں کوئی بتانے والا نہ ہو تو خود سوچے، غور وفکر کے بعد جس طرف طبیعت کا رُجحان ہو کہ قبلہ اس طرف ہوگا، اسی طرف نماز پڑھ لے۔

کیا نابینا آدمی کو دُوسرے سے قبلہ کا تعین کروانا ضروری ہے؟

س…… اندھا آدمی اگر قبلے کے بجائے شمال یا جنوب کی طرف رُخ کرکے نماز پڑھ لے تو اس کی نماز ہوجائے گی یا دیکھنے والے کے لئے ضروری ہے کہ اس کا رُخ موڑ دے، جواب ضرور دیں آپ کی مہربانی ہوگی۔

ج…… نابینا آدمی کے لئے ضروری ہے کہ وہ دُوسرے سے اپنے قبلہ رُخ کی تصحیح کرالیا

کرے، اگر اس نے بغیر پوچھے خود ہی کسی جہت کی طرف رُخ کرلیا اور وہ جہت قبلہ کی نہیں تھی تو اس کی نماز نہیں ہوگی، اور اگر نماز کے دوران قبلہ رُخ سے ہٹ جائے تو نماز کے اندر ہی اس کو قبلہ کی طرف کردیا جائے۔

اگر مسجد کی محراب سمتِ قبلہ پر دُرست نہ ہو تو کیا کیا جائے؟

س…… مسجد بنائی گئی مگر محراب قبلہ سے ۲۰ ڈگری منحرف ہے، اسی حال میں پانچ سال ہوئے نماز ادا کرتے رہے، اب کیا صرف محراب بدل دیں یا محراب اور مسجد کو ازسرِنو بنائیں؟

ج…… بہتر تو یہ ہے کہ محراب دُرست کرلی جائے، تاکہ نمازی بلاانحراف صحیح سمتِ قبلہ کا استقبال کریں، جب تک محراب دُرست نہ ہو تو بیس ڈگری تک انحراف کی گنجائش ہے، جو نمازیں پڑھی جاچکی ہیں وہ صحیح ہوگئیں۔

قبلۂ اوّل کی طرف منہ کرکے بیٹھنا یا سجدہ کرنا

س…… مولانا صاحب! اکثر نمازی حضرات جماعت سے فارغ ہونے پر علیحدہ بیٹھ کر قبلۂ اوّل کے رُخ منہ کرکے وظائف کرتے ہیں اور دُعائیں مانگتے ہیں، اور قبلۂ اوّل کے رُخ سجدہ بھی کرتے ہیں، کیا اس رُخ سجدہ کرنا شرعی اعتبار سے جائز ہے یا اس رُخ سجدہ کرنا منع یا گناہ ہے؟ اس پر بھی حدیث، فقہِ حنفی کی رُو سے روشنی ڈالیں۔

ج…… قبلہ رُخ بیٹھ کر وظائف پڑھنا اور دُعائیں کرتے رہنا تو بہت اچھی بات ہے، مگر قبلۂ اوّل یعنی بیت المقدس کی طرف منہ کرکے بیٹھنا یا اس طرف سجدہ کرنا غلط ہے، کیونکہ وہ اب قبلہ نہیں رہا، بلکہ منسوخ ہوچکا ہے۔

قبلہ کی طرف ٹانگ کرنا

س…… اگر ہم قبلہ کی طرف لاتیں کرتے ہیں تو کیا ہماری چالیس دن کی نمازیں ضائع ہوجاتی ہیں؟

ج…… قبلہ شریف کی قصداً توہین تو کفر ہے، اور بغیر قصد و ارادے کے بھی ایسا کوئی فعل نہیں کرنا چاہئے جو خلافِ ادب ہو، مگر اس سے نمازیں ضائع نہیں ہوں گی۔

جس جائے نماز پر روضۂ رسول کی شبیہ بنی ہو اس پر کھڑا ہونا کیسا ہے؟

س…… آپ نے اکثر دیکھا ہوگا کہ جائے نماز پر خانۂ کعبہ اور روضۂ مبارک کے نقوش (شبیہ) بنی ہوتی ہیں، امام حضرات خطبے کے وقت منبر پر جائے نماز بچھا کر اس پر بیٹھ جاتے ہیں، مجھے تو یہ بات سخت ناگوار گزرتی ہے، چونکہ اس طرح خانۂ کعبہ اور روضۂ رسولؐ کی بے ادبی ہوتی ہے، میرے ناقص خیال میں تو ایسے جائے نماز پر کھڑا بھی نہیں ہونا چاہئے۔ آپ اس سلسلے میں مصدقہ جواب مرحمت فرمائیے اور یہ بھی فرمائیے کہ آیا میری وہ نمازیں ہوئیں یا نہیں جس میں خطبہ سننے سے زیادہ امام صاحب کی بے ادبی پر متوجہ رہا اور کڑھتا رہا؟

ج…… منقش جائے نماز پر نماز کو فقہاء نے خلافِ اَولیٰ لکھا ہے، تاکہ خیال نقش و نگار کی طرف نہ بٹے، باقی بے ادبی کا مدار عرف پر ہے، آپ کی نمازیں ہوگئیں۔

قالین پر نماز ادا کرنا کیسا ہے؟

س…… آج کل اکثر مساجد میں صفوں کے بجائے قالین بچھانے شروع کردیئے ہیں، اور قالین کی موٹائی بھی صفوں کی بہ نسبت کافی موٹی ہوتی ہے، کیا قالین پر سجدہ جائز ہے؟ اور نماز ہوجاتی ہے یا نہیں؟ یا مکروہ، اس مسئلے کا قرآن و احادیث کی روشنی میں جواب مرحمت فرمائیں۔

ج…… قالین پر نماز جائز ہے۔

حلال جانور کی دباغت شدہ کھال کی جائے نماز پاک ہے

س…… کیا ہرن کی کھال کی بنی ہوئی جائے نماز پر ادائیگی نماز میں کوئی حرج ہے؟

ج…… کوئی حرج نہیں، جانوروں کی کھال دباغت کے بعد پاک ہوجاتی ہے، اس پر نماز ادا کی جاسکتی ہے۔

ڈیکوریشن کی دریوں پر کپڑا بچھا کر نماز پڑھیں

س…… ہمارے محلے کی مسجد میں نماز کے لئے ڈیکوریشن سے جو دریاں آتی ہیں وہ بہت گندی ہوتی ہیں اور اسی میں سب لوگ نماز پڑھتے ہیں، تو کیا اس پر نماز جائز ہے کہ نہیں؟

ج…… کرائے کی جو دریاں آتی ہیں ان کا پاک ہونا معلوم نہیں، اس لئے ان پر کپڑا بچھائے

بغیر نماز نہیں پڑھنی چاہئے۔

حرم شریف میں نماز پڑھتے ہوئے نمازی کا رُخ عین بیت اللہ کی طرف ہونا شرط ہے

س……نماز کی نیت میں یہ بھی شامل ہوتا ہے کہ ہمارا رُخ قبلے کی طرف ہو، نظر سجدے کی جگہ ہونی چاہئے، سوال یہ ہے کہ اگر ہم خانۂ کعبہ میں نماز ادا کر رہے ہوں اور کعبہ نظر کے سامنے ہو تو نظر کعبہ کی طرف ہونی چاہئے یا نیچے سجدہ کی جگہ جائے نماز پر؟

ج……نظر وہاں بھی سجدہ کی جگہ ہونی چاہئے، لیکن یہ دیکھ لینا ضروری ہے کہ رُخ عین بیت اللہ کی طرف ہے بھی یا نہیں؟ میں نے بہت سے لوگوں کو جماعت کے ساتھ نماز پڑھتے ہوئے دیکھا کہ جس رُخ قالین بچھی ہوئی تھی اسی طرف نماز شروع کر دیتے ہیں، ان کا منہ بیت اللہ کی طرف نہیں ہوتا، ان کی نماز نہیں ہوتی، کیونکہ جب بیت اللہ شریف سامنے ہو تو عین بیت اللہ کی طرف رُخ کا ہونا نماز کے صحیح ہونے کے لئے شرط ہے، اگر رُخ بیت اللہ سے منحرف ہو تو نماز نہیں ہوگی۔

نماز ادا کرنے کا طریقہ

دورانِ نماز نظر کہاں ہونی چاہئے؟

فہرست

س…… جب ہم نماز کے لئے کھڑے ہوتے ہیں تو ہماری نگاہ کہاں ہونی چاہئے؟ جب رُکوع میں جاتے ہیں تو نگاہ کہاں کہاں ہونی چاہئے؟ ذرا تفصیل سے بتائیے گا۔

ج……قیام کی حالت میں نظر سجدہ کی جگہ ہونی چاہئے، رُکوع میں قدموں پر، سجدہ میں ناک کی کونپل پر، قعدہ میں رانوں پر اور سلام کہتے ہوئے دائیں اور بائیں کندھے پر۔

نماز میں پیروں کے درمیان فاصلہ اور انگوٹھے کا زمین سے لگا رہنا

س…… جب ہم نماز پڑھنے کے لئے کھڑے ہوں تو کیا ہمارے پیروں کے درمیان کا

فاصلہ چار اُنگل کا ہونا چاہئے یا اس سے زیادہ؟ اور کیا سیدھے پیر کا انگوٹھا زمین سے لگے رہنا چاہئے یا نہیں؟ جبکہ بہت سے لوگ ایک ایک فٹ کا درمیان فاصلہ رکھتے ہیں اور پیر کا انگوٹھا بھی ایک جگہ نہیں رکھتے، تو کیا یہ دونوں طریقے صحیح ہیں؟

ج…… دونوں پاؤں کی ایڑیوں کے درمیان چار انگشت کے قریب فاصلہ مستحب لکھا ہے، پاؤں کا انگوٹھا اگر اپنی جگہ سے ہٹ جائے تو اس سے نماز مکروہ نہیں ہوتی، مگر بلاضرورت ایسا نہ کرنا چاہئے۔

تکبیرِ تحریمہ کے علاوہ باقی تکبیریں سنت ہیں

س…… مقتدی محویت کے باعث یا کسی دُوسری وجہ سے تعدیلِ ارکان کے وقت تکبیر نہیں کہہ سکا یا کوئی تکبیر کہی اور کوئی نہیں کہی، (تکبیرِ تحریمہ ضرور کہہ چکا ہے)، تو اس نقص کے باعث کیا اس کی نماز فاسد ہوگئی؟ نیز یہ بھی فرمائیں کہ تکبیرِ تحریمہ کے علاوہ دُوسری تمام تکبیریں فرض ہیں، واجب ہیں، سنت ہیں یا مستحب؟

ج…… تکبیرِ تحریمہ فرض ہے، باقی تکبیریں سنت ہیں، اگر نہیں کہہ سکا تو تب بھی نماز ہوگئی۔

تکبیرِ تحریمہ کے وقت ہاتھ اُٹھانے کا صحیح طریقہ

س…… تکبیرِ تحریمہ کے وقت ہاتھ اُٹھانے کی تین روایات ہیں، ایک کندھوں کے برابر کی، دُوسری کانوں کے برابر، اور تیسری سر کے برابر، سوال یہ ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی کندھوں کے برابر تک ہاتھ اُٹھائے تھے یا راویوں نے جان بوجھ کر روایت کرتے وقت تغیر و تبدل کر دیا، تاکہ اُمت میں تفرقہ پیدا ہو جائے؟

ج…… تینوں روایات صحیح ہیں، اور ان میں کوئی تعارض نہیں، ہاتھوں کا نیچے کا حصہ کندھوں تک، انگوٹھا کانوں کی لو تک اور اُنگلیاں سر تک ہوں، انگوٹھوں کو کانوں کی لو سے مس کرنا چاہئے۔

تکبیر کہتے وقت ہتھیلیوں کا رُخ کس طرف ہونا چاہئے؟

س…… جناب میں نے ایک جگہ پڑھا تھا کہ نماز شروع کرتے وقت تکبیر کہتے وقت ہاتھوں کو جب کانوں تک اُٹھایا جاتا ہے اس وقت ہتھیلیوں کا رُخ قبلہ کی جانب ہونا چاہئے، جبکہ

میں نے اپنے گھر والوں اور دُوسرے نمازیوں کو دیکھا ہے کہ تکبیر کہتے وقت ان کے ہاتھوں کی ہتھیلیوں کا رُخ چہرے کی طرف ہوتا ہے، آپ سے گزارش ہے کہ قرآن وسنت کی روشنی میں جواب مرحمت فرمائیے کہ تکبیر کہنے کے دونوں طریقوں میں سے کون سا طریقہ صحیح ہے؟

ج...... درمختار میں دونوں طریقے لکھے ہیں، اور دونوں صحیح ہیں، لیکن قبلہ رُخ ہونا زیادہ بہتر ہے۔

امام تکبیرِ تحریمہ کب کہے؟

س...... ہماری مسجد کے امام صاحب ''تکبیر'' ختم ہونے سے پہلے ہی ''اللہ اکبر'' کہہ کر نیت باندھ لیتے ہیں، آپ بتائیے جب پوری تکبیر ہوجائے ہم اس وقت نیت باندھیں یا پھر امام صاحب کے ساتھ نیت باندھیں؟

ج...... بہتر یہ ہے کہ امام اقامت ختم ہونے پر تکبیرِ تحریمہ کہے، تاکہ اقامت کہنے والا بھی ساتھ شریک ہوسکے۔

امام اور مقتدی تکبیرِ تحریمہ کب کہیں؟

س...... تکبیرِ تحریمہ کہنے کا صحیح طریقہ کیا ہے؟ بعض لوگ بلند آواز سے تکبیرِ تحریمہ کہتے ہیں، بعض آہستہ کہتے ہیں، بعض بالکل خاموشی سے ہاتھ اُٹھا کر باندھ لیتے ہیں، اس کے علاوہ بعض ائمہ تکبیر اتنی لمبی کھینچتے ہیں کہ بعض مقتدی پہلے ہی نیت باندھ چکے ہوتے ہیں، لہٰذا اس سلسلے میں امام اور مقتدی اور اکیلے نماز پڑھنے والے کے لئے شرعاً صحیح طریقہ کیا ہے؟

ج...... تکبیرِ تحریمہ اتنی آواز سے کہی جائے کہ اپنے آپ کو سنائی دے، امام کو چاہئے کہ تکبیر کو زیادہ لمبا نہ کھینچے، اور مقتدیوں کو چاہئے کہ امام کے تکبیر شروع کرنے کے بعد تکبیر شروع کریں اور ختم ہونے کے بعد ختم کریں، اگر مقتدی امام سے پہلے تکبیرِ تحریمہ ختم کردے تو اس کی نماز نہیں ہوگی۔

مقتدی کے لئے تکبیرِ اُولیٰ میں شرکت کے درجات

س...... میں نے سنا ہے کہ تکبیرِ اُولیٰ کے تین درجات ہیں، اوّل یہ کہ جب امام صاحب اللہ

اکبر کہے تو ہم بھی اللہ اکبر کہہ کر ہاتھ باندھ لیں، دُوسرا یہ کہ جب امام صاحب قرأت شروع کریں اس سے پہلے ہم ہاتھ باندھ لیں، اور تیسرا یہ کہ امام صاحب کے رُکوع میں جانے سے پہلے ہم ہاتھ باندھ لیں، کیا یہ دُرست ہے؟ اگر دُرست ہے تو ہمیں تکبیرِ اُولیٰ کا ثواب ملے گا یا نہیں؟

ج...... صحیح تو یہ ہے کہ تکبیرِ اُولیٰ کی فضیلت اس شخص کے لئے ہے جو امام کے تحریمہ کے وقت موجود ہو، بعض نے اس میں زیادہ وسعت پیدا کرتے ہوئے کہا ہے کہ جو شخص قرأت شروع ہونے سے پہلے شریک ہوجائے اس کو بھی فضیلت حاصل ہوجائے گی، اور بعض نے مزید وسعت دیتے ہوئے کہا کہ جو قرأت ختم ہونے سے پہلے شریک ہوجائے اس کو بھی یہ فضیلت ہے۔

تکبیرِ تحریمہ دو بار کہہ دینے سے نماز فاسد نہیں ہوتی

س...... اگر نمازی قصداً یا سہواً تکبیرِ تحریمہ یا سلام کے الفاظ دو مرتبہ ادا کرلے تو اس سے نماز فاسد ہوجائے گی یا نہیں؟

ج...... نماز ہوجائے گی۔

نماز میں ہاتھ باندھنا سنت ہے

س...... بعض لوگ نیت کرنے کے بعد ہاتھ کو باندھتے نہیں، کیا ان کی نماز ہوجاتی ہے؟ اور کیا حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی مختلف طریقوں سے نماز ادا کی ہے؟

ج...... ہاتھ باندھنا سنت سے ثابت ہے، اس لئے جمہورِ اُمت کے نزدیک یہ سنت ہے۔

رفع یدین کرنا کیسا ہے؟

س...... کیا رفع یدین جائز ہے؟ جبکہ بعض کرتے ہیں اور بعض ترک کرتے ہیں۔

ج...... رفع یدین تکبیرِ تحریمہ کے لئے بالاتفاق سنت ہے، اس کے علاوہ دُوسرے مواقع پر رفع یدین نہ کرنا بہتر ہے۔

کیا رفع یدین ضروری ہے؟

س…… ہمارے پڑوس میں کچھ لوگ رہتے ہیں، وہ کہتے ہیں کہ بغیر رفع یدین کے تمہاری نماز بالکل نہیں ہوتی، اور (سنن الکبریٰ بیہقی) سے حدیث پیش کرتے ہیں کہ حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے وصال تک رفع یدین کیا، جبکہ ہم رفع یدین نہیں کرتے، ہمارے پاس کوئی بھی عالم نہیں جس سے ہم یہ مسئلہ پوچھ سکیں، مہربانی فرماکر آپ اس مسئلے کی مکمل وضاحت فرمائیں۔

ج…… آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ترکِ رفع یدین بھی ثابت ہے اور ہمارے امام ابوحنیفہؒ اور بہت سے ائمہ دین نے اسی کو اختیار کیا ہے، جو حضرات رفع یدین کے قائل ہیں وہ بھی اس کو مستحب اور افضل ہی فرماتے ہیں، فرض و واجب نہیں کہتے، اس لئے یہ کہنا کہ رفع یدین کے بغیر نماز نہیں ہوتی، خالص جہالت ہے۔ سننِ کبریٰ کی جس روایت کا آپ نے ذکر کیا ہے، وہ حددرجہ کمزور ہے، بلکہ بعض محدثین نے اس کو موضوع (من گھڑت) کہا ہے، (دیکھئے: حاشیہ نصب الرایہ ج:۱ ص:۴۱۰)۔

نیت اور رُکوع کرنے میں ہاتھ نہ چھوڑیں

س…… نماز کی نیت کرکے ہاتھ کانوں کی لوتک اُٹھا کر گھٹنوں تک چھوڑ کر پھر ناف کے نیچے باندھنے چاہئیں یا کانوں کی لوتک اُٹھا کر فوراً ناف کے نیچے باندھ لیں؟ نیز ایسے ہی رُکوع میں جاتے ہوئے پہلے ہاتھوں کو گھٹنوں تک چھوڑ کر چند سیکنڈ کھڑے ہوکر رُکوع میں جائیں یا بندھے ہوئے ہاتھ چھوڑ کر فوراً رُکوع میں چلے جائیں؟

ج…… ہاتھ چھوڑنے کی ضرورت نہیں، کانوں کی لوتک اُٹھا کر ہاتھ باندھ لیں، اسی طرح رُکوع کو جاتے ہوئے ہاتھ چھوڑ کر کھڑے ہونے کی ضرورت نہیں، ہاتھ چھوڑ کر رُکوع میں چلے جائیں۔

کیا رُکوع کی حالت میں گھٹنوں میں خم ہونا چاہئے

س…… جب آدمی رُکوع میں ہوتا ہے تو اس وقت ٹانگوں کو خم کرنا چاہئے یا سیدھی رکھنی

چاہئیں؟ ہمارے ایک صاحب کہتے ہیں کہ اس وقت پورے جسم کو لفظ ''محمد'' کی شکل کی طرح بنانا چاہئے، اور میں کہتا ہوں کہ سر اور کمر ایک سیدھ میں اور ٹانگیں اور گھٹنے ایک سیدھ میں ہونے چاہئیں اور وہ کہتے ہیں کہ گھٹنوں میں خم ہونا چاہئے۔

ج...... آپ صحیح کہتے ہیں۔

بیٹھ کر نماز پڑھنے والا رُکوع میں کتنا جھکے؟

س...... بیٹھ کر نماز پڑھتے وقت رُکوع میں کہاں تک جھکنا چاہئے؟

ج...... اتنا جھکیں کہ سر گھٹنوں کے برابر آجائے۔

سمع اللہ لمن حمدہ کے بجائے اللہ اکبر کہہ دیا تو نماز ہوگئی

س...... گزشتہ دنوں ہمارے محلے کی مسجد میں امام صاحب رُخصت پر تھے، نمازیوں میں سے ایک صاحب نے نمازِ عشاء کی امامت کی، آخری دو رکعتوں میں انہوں نے رُکوع سے اُٹھتے وقت ''سمع اللہ لمن حمدہ'' کے بجائے ''اللہ اکبر'' کے کلمات ادا کئے، نماز کے بعد اکثر مقتدی کہہ رہے تھے کہ نماز دوبارہ ادا کی جائے، چند ایک نے کہا نماز دوبارہ ادا کرنے کی ضرورت نہیں، پھر نماز دوبارہ ادا نہ کی گئی، اکثر مقتدی غیر مطمئن ہوکر چلے گئے، کیا جب امام رُکوع سے اُٹھتے وقت بھول کر ''اللہ اکبر'' کہے تو مقتدی کو کیا لقمہ دینا چاہئے اور کیا اس طرح نماز دُرست ہوگی؟

ج...... نماز صحیح ہوگئی، لقمہ دینے کی ضرورت نہیں۔

رُکوع کے بعد کیا کہے؟

س...... نماز کے اندر رُکوع سے اُٹھ کر ''ربنا لک الحمد حمدًا کثیرًا طیبًا مبارکًا فیہ'' کیا پورا پڑھنا چاہئے اور اسی طرح دو سجدوں کے درمیان جلسہ میں وہ دُعا جو عام طور پر نماز کی کتابوں میں لکھی ہوتی ہے، کیا وہ بھی پوری پڑھنی چاہئے؟

ج...... یہ دُعائیں عموماً نفل نماز میں پڑھی جاتی ہیں، فرض نماز میں بھی اگر پڑھ لے تو اچھا ہے، اور اگر امام ہو تو اس کا لحاظ رکھے کہ مقتدیوں کو گرانی نہ ہو۔

سجدہ میں ناک زمین پر لگانا

س……نماز میں میں نے بہت سے آدمیوں کو دیکھا ہے کہ سجدہ کرتے وقت ناک کو صرف ایک بار زمین سے لگاتے ہیں پھر سجدہ مکمل کرنے تک ماتھا ہی لگائے رکھتے ہیں، کیا ان کی نماز ہوجاتی ہے؟

ج……سجدہ میں پیشانی اور ناک لگانا دونوں ضروری ہیں، صرف پیشانی لگانا، ناک نہ لگانا مکروہِ تحریمی ہے، اور ایسی نماز کا لوٹانا واجب ہے، اور ایک بار ناک لگا کر پھر نہ لگانا بُرا ہے۔

نماز کا سجدہ زمین پر نہ کرسکے تو کس طرح کرے؟

س……میری ٹانگ گرنے کی وجہ سے کمزور ہے، اور گھٹنے میں درد کی وجہ سے سجدہ زمین پر نہیں کرسکتی ہوں، اور زمین سے کچھ اُوپر تک سجدہ ہوتا ہے، کیا ایسا سجدہ کروں یا کہ کسی چیز کو رکھ کر سجدہ کروں؟ مہربانی سے بتائیے کہ کیا اس طرح میری نماز ہوجائے گی؟

ج……اگر آپ کو سجدہ کرنے پر قدرت نہیں تو سجدہ کا اشارہ کرلینا کافی ہے، کوئی چیز آگے رکھ کر اس پر سجدہ کرنا کوئی ضروری نہیں۔

سجدہ میں کہنیاں پھیلانا اور ران پر رکھنا

س……سجدہ میں کچھ لوگ اپنی کہنیاں ران پر رکھ کر سجدہ کرتے اور اُٹھتے ہیں، اور کچھ لوگ سجدہ میں اپنی کہنیاں اس طرح دائیں بائیں پھیلا دیتے ہیں کہ ساتھ والے نمازی کی چھاتی میں ان کی کہنیاں جالگتی ہیں، کیا یہ صحیح ہے؟

ج…… جماعت میں کہنیاں زیادہ نہیں پھیلانی چاہئیں جس سے دُوسروں کو تکلیف ہو، گھٹنوں پر کہنیاں رکھنا اگر ضرورت سے ہو تو جائز ہے۔

عورتیں مردوں کی طرح سجدہ کریں یا دبے انداز میں؟

س…… کچھ لوگ کہتے ہیں کہ عورتوں کو اُونچا سجدہ جیسا کہ مرد حضرات کرتے ہیں، کرنا چاہئے، کیونکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے، اور یہ بھی کہتے ہیں کہ مکہ شریف میں عورتیں اُونچا سجدہ کرتی ہیں، کچھ لوگ کہتے ہیں کہ عورتوں کو ایسا سجدہ کرنا چاہئے جس میں ان کی

ٹانگیں زمین سے لگی ہوں اور پیٹ اور ٹانگیں ملی ہوئی ہوں، یعنی دبے انداز میں سجدہ کرنا چاہئے، آپ بتایئے اس بارے میں آپ کا کیا کہنا ہے؟ یعنی قرآن وسنت کی روشنی میں کیا دُرست ہے؟

ج...... امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک عورت کو زمین سے چپک کر سجدہ کرنے کا حکم ہے، حدیث میں ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عورتوں کو یہی ہدایت فرمائی تھی۔ (مراسیل ابوداوٴد)

اگر کسی رکعت میں ایک ہی سجدہ کیا تو اب کیا کیا جائے؟

س...... کتاب احسن المسائل ترجمہ کنز الدقائق شائع کردہ قرآن محل کراچی، نماز کی صفت کے بیان میں لکھا ہے کہ نماز میں کسی رکعت میں غلطی سے ایک ہی سجدہ کیا اور دُوسری رکعت کے لئے کھڑا ہوگیا تو نماز فاسد نہ ہوگی، بلکہ ناقص ہوگی کیا یہ صحیح ہے؟

ج...... ہر رکعت میں دو سجدے فرض ہیں، اگر کسی رکعت میں ایک ہی سجدہ کیا تو نماز نہیں ہوگی، احسن المسائل میں جو مسئلہ ذکر کیا ہے وہ یہ ہے کہ اگر دُوسرا سجدہ نہیں کیا اور دُوسری رکعت کے لئے کھڑا ہوگیا تو نماز فاسد نہیں ہوئی، لیکن اس سجدہ کا ادا کرنا ضروری ہے، جب بھی یاد آئے اس سجدہ کی قضا کرے، حتیٰ کہ اگر التحیات پڑھ کر سلام پھیر دیا تھا، پھر یاد آیا کہ میں نے ایک ہی سجدہ کیا تھا تو سلام پھیرنے کے بعد اگر نماز کو فاسد کرنے والی کوئی چیز نہیں پائی گئی تو اس سجدہ کو قضا کرلے اور سجدہ سہو بھی کرلے، اور اگر سلام پھیرنے کے بعد نماز کو فاسد کرنے والی کوئی چیز پائی گئی، اس کے بعد یاد آیا کہ سجدہ رہ گیا، تو نماز دوبارہ پڑھنی ہوگی۔ خلاصہ یہ کہ دُوسرے سجدے کی تأخیر سے نماز فاسد نہ ہوگی، مگر دُوسرا سجدہ بھی ضروری اور فرض ہے۔

قومہ اور جلسہ کی شرعی حیثیت

س...... ہمارے محلے کا ایک آدمی کہتا ہے کہ صرف رُکوع، سجدہ یا قعدہ یا قیام نماز کے ارکان نہیں، بلکہ رُکوع کے بعد کچھ دیر کھڑا ہونا اپنی جگہ الگ رُکن ہے، اور کم از کم اتنی دیر کھڑے ہوں کہ معلوم ہو کہ یہ بھی رُکنِ نماز ہے۔ اسی طریقہ پر ایک سجدہ کے بعد اطمینان سے بیٹھنا یہ بھی اپنی جگہ ایک الگ رُکنِ نماز ہے، اور اتنی دیر بیٹھے کہ احساس ہو کہ یہ الگ رُکن ہے،

فرمانے لگے کہ ان ارکان کو مقتدی سے ادا کروانے میں امام کا بڑا ہاتھ ہے۔ حضرت! ہماری مساجد میں جو شکل اکثریت میں ہے وہ شاید یہ ہے کہ امام تو بذاتِ خود یہ ارکان ادا کر پاتے ہیں مگر مقتدی نہیں کر پاتے، جس کی وجہ شاید یہ ہے کہ امام حضرات تو رُکوع سے یا سجدے سے اُٹھتے وقت آدھے راستے میں سمع اللہ لمن حمدہ، اللہ اکبر شروع کر دیتے ہیں، اور جب تک مقتدی اُٹھے اس وقت تک امام صاحب اپنے یہ ارکان فرما چکے ہوتے ہیں، مگر وہ اتنا مزید نہیں ٹھہرتے کہ مقتدی بھی چاہے مسئلے سے واقف ہوں یا نہ ہوں اپنے یہ ارکان ادا فرمالیں یا امام کے ٹھہرنے کی وجہ سے اس کے یہ ارکان از خود ادا ہو جائیں؟

ج…… نماز میں رُکوع کے بعد اطمینان کے ساتھ سیدھا کھڑا ہونا، اور دونوں سجدوں کے درمیان اطمینان سے بیٹھنا (رکن تو نہیں مگر) واجب ہے، اس کا اہتمام ضرور کرنا چاہئے، اور امام کو بھی لازم ہے کہ نماز اس طرح پڑھائے کہ مقتدی قومہ اور جلسہ اطمینان سے کر سکیں، ورنہ نماز کا اعادہ واجب ہوگا۔

التحیات میں ہاتھ کہاں رکھنے چاہئیں؟

س…… میں نے سنا ہے کہ التحیات میں ہاتھ گھٹنوں پر نہیں رکھنا چاہئے، اس لئے کہ ہماری رُوح گھٹنوں سے نکلے گی؟

ج…… قعدہ میں دونوں ہاتھ رانوں پر رکھ لے، اُنگلیاں قبلے کی طرف متوجہ رہیں، اس طرح کہ اُنگلیوں کے سرے گھٹنوں کے قریب پہنچ جائیں، مگر گھٹنوں کو پکڑے نہیں، ورنہ اُنگلیوں کا رُخ قبلے کی طرف نہیں رہے گا، تاہم اگر گھٹنوں کو پکڑ لے تب بھی جائز ہے، مگر افضل وہ ہے جو اُوپر لکھا گیا، اور آپ نے جو لکھا ہے کہ "ہماری رُوح گھٹنوں سے نکلے گی" یہ میں نے کہیں نہیں پڑھا۔

س…… یہ بھی سنا ہے کہ اُنگلیوں کو التحیات میں لٹکانا نہیں چاہئے کہ قیامت کے دن لٹکی ہوئی اُنگلیاں کاٹی جائیں گی، کیا یہ دُرست ہے؟

ج…… میں نے یہ بات نہیں سنی، بظاہر فضول بات ہے۔

التحیات میں تشہد کے وقت کس ہاتھ کی اُنگلی اُٹھائیں؟

س...... قعدہ میں التحیات کے بعد ہماری مسجد میں ایک صاحب اُلٹے ہاتھ کی شہادت کی اُنگلی تھامتے ہیں، کیا یہ صحیح طریقہ ہے؟ اور ان صاحب کو کس طرح سمجھایا جاسکتا ہے، کیونکہ وہ ادھیڑ عمر کے آدمی ہیں، اور نوجوان لوگ کچھ سمجھائیں تو یہ لوگ نوجوانوں کی عمر کا حوالہ دے کر اپنی بڑائی دکھاتے ہیں، اور صحیح بات کو تسلیم نہیں کرتے۔

ج...... التحیات میں سیدھے ہاتھ کی شہادت کی اُنگلی اُٹھائی جاتی ہے، اُلٹے ہاتھ کی نہیں، ان صاحب کو مسئلہ تو ضرور بتایا جائے، اس پر وہ عمل کرتے ہیں یا نہیں، یہ ان کا کام ہے۔

اگر تشہد میں اُنگلی نہ اُٹھائی جائے تو کیا نماز ہوجائے گی؟

س...... (الف) ایک عالمِ دین سے دریافت کیا کہ ''التحیات'' کے دوران اُنگشتِ شہادت کا بلند کرنے اور گرانے کی شرعی نوعیت کیا ہے؟ تو انہوں نے جواباً فرمایا کہ اس کی ضرورت نہیں ہے، مطلب یہ ہے کہ اس فعل کے بغیر بھی نماز ہوجاتی ہے۔ براہ کرم وضاحت فرمائیں کہ حدیث وفقہ کی روشنی میں اس فعل کی شرعی حیثیت کیا ہے؟ (فرض، سنتِ مؤکدہ وغیرہ)۔ (ب) التحیات کے دوران کہاں سے اُنگلی بند کی جائے اور کہاں گرائی جائے؟ اور اُنگلی گراکر ہاتھ سیدھا کرلیا جائے یا حلقہ سلام پھیرنے تک بنا رہے؟

ج...... تشہد پر اُنگشتِ شہادت کے ساتھ اشارہ کرنا سنت ہے، اس لئے یہ کہنا غلط ہے کہ اس کی ضرورت نہیں، البتہ یہ صحیح ہے کہ اگر نہ کیا جائے تو نماز ہوجاتی ہے، اشارے کا طریقہ یہ ہے کہ ''اشھدان لاالٰہ الا اللہ'' کہتے ہوئے ''لا'' پر اُنگلی اُٹھائے اور ''اِلا اللہ'' پر گرادے۔

تشہد کی اُنگلی سلام پھیرنے تک اُٹھائے رکھنے کا مطلب

س...... آپ کا فتویٰ متعلق تشہد کے وقت اُنگلی اٹھانے کے بارے میں پڑھا، اس بارے میں آپ کی توجہ حضرت مولانا رشید احمد گنگوہی صاحبؒ کے فتویٰ کی جانب مبذول کرانا چاہتا ہوں، کتاب ''فتاویٰ رشیدیہ'' کے صفحہ نمبر:۳۲ پر تحریر ہے کہ: ''تشہد کے وقت لفظ ''لا'' پر اُنگلی اُٹھائی جائے اور سلام پھیرنے تک اُنگلی اُٹھائے رکھیں'' آپ کے اور گنگوہی صاحبؒ

کے فتویٰ میں بالکل واضح اختلاف ہے، لہٰذا کون سے فتویٰ پر عمل کیا جائے سخت اُلجھن پیدا ہوگئی ہے، اور حدیث شریف میں بھی یہی آتا ہے کہ لفظ ''لا'' پر اُنگلی اُٹھائے اور اُنگلی گرانے کے بارے میں کہیں کسی حدیث میں بھی نہیں بیان کیا گیا، لہٰذا جواب قرآن و حدیث کی روشنی میں مرحمت فرماکر اجرِ عظیم حاصل کریں۔

ج…… دونوں کے درمیان کوئی اختلاف نہیں، دراصل دو مسئلے الگ الگ ہیں، ایک شہادت کے وقت اُنگلی اُوپر کو اُٹھانا اور نیچے کرلینا، میں نے یہ مسئلہ لکھا تھا کہ ''لا'' کے وقت اُٹھائے اور ''اِلا اللہ'' پر جھکالے، اور دُوسرا مسئلہ یہ ہے کہ شہادت کے بعد اُنگلیوں کا حلقہ سلام تک باقی رکھا جائے اور شہادت کی اُنگلی سلام تک بدستور الگ رہے، فتاویٰ رشیدیہ میں اس مسئلے کو ذکر فرمایا ہے، یہاں اُٹھی رہنی سے یہ مراد نہیں کہ جس طرح ''لا'' پر اُٹھائی جاتی ہے اسی طرح اُٹھی رہے، بلکہ یہ مراد ہے کہ شہادت کے بعد اُنگلیوں کو پھیلایا نہ جائے جس طرح کہ کلمہ شہادت سے پہلے پھیلی ہوئی تھیں، بلکہ مٹھی سلام تک بدستور بند رہنی چاہئے، اور شہادت کی اُنگلی الگ رہنی چاہئے، اسی کو اُٹھی رہنے سے تعبیر فرمایا ہے، سوال و جواب میں غور کرنے سے یہ مطلب واضح ہوجاتا ہے۔

نماز میں کلمہ شہادت پر اُنگلی کب اُٹھانی چاہئے؟

س…… روزنامہ جنگ میں آپ نے ایک سوال کا جواب دیا ہے جو بعینہٖ نقل کرتا ہوں: ''التحیات میں اشہد ان لا پر اُنگلی اُٹھانا اور اِلا اللہ پر رکھ دینا سنت ہے، نہ کرے تو کوئی گناہ نہیں۔'' تو حضرت! حاصلِ کلام یہ کہ میں نے ''کیمیائے سعادت'' جو حجۃ الاسلام امام غزالیؒ کی شہرۂ آفاق تصنیف ہے، اس کے صفحہ نمبر:۱۷۳، ۱۷۲ پر باب الصلوٰۃ میں پڑھا تھا کہ ''اشہد ان لا'' پر اُنگلی نہیں اُٹھانی، بلکہ ''اِلا اللہ'' پر اُٹھانی ہے، اور ویسے بھی گرامر کے لحاظ سے اور عربی زبان کے اُصولوں کی مناسبت سے، بلکہ معنوی طور پر ''اشہد ان لا'' کے معنی صرف گواہی یا شہادت کے ہیں، اور وہ بھی منفی شہادت کے، یعنی ''کوئی خدا نہیں'' یا کوئی ''اللہ'' نہیں، اور اس کی تکمیل کے لئے اور اس ادھورے فقرے کی تشنگی کا احساس ختم کرنے کے لئے ''الا اللہ'' یعنی ''مگر خدا ہے''

فہرست

جیسا کہ قرآنِ حکیم کی متعدّد آیات سے ظاہر ہوتا ہے، سینکڑوں ایسی آیاتِ مبارکہ ہیں جن کی نشاندہی کرنا اور وہ بھی آپ جیسے عالم کے سامنے گویا سورج کو چراغ دکھانا ہے۔

ج…… ہماری فقہی کتابوں میں یہ مسئلہ لکھا ہے جو میں نے لکھا تھا، یعنی ''لا الٰہ'' پر اُنگلی اُٹھائے اور ''اِلا اللہ'' پر رکھ دے، اس کی وجہ یہ لکھی ہے کہ اُنگلی اُٹھانے سے اشارہ غیراللہ سے اُلوہیت کی نفی کی طرف ہے، اور اُنگلی رکھنے سے اشارہ حق تعالیٰ شانہ کے لئے اُلوہیت کے اثبات کی طرف ہے، لہٰذا ''لا الٰہ'' پر اُنگلی اُٹھانی چاہئے اور ''اِلا اللہ'' پر رکھ دینی چاہئے۔

حضرت امام غزالیؒ شافعی المذہب ہیں، جبکہ حضرت شیخ عبدالقادر جیلانیؒ حنبلی مذہب پر، اور امام غزالیؒ اپنی کتابوں میں شافعی مذہب کے مطابق مسائل لکھتے ہیں، اور حضرت شاہ عبدالقادر جیلانیؒ ''غنیۃ الطالبین'' میں حنبلی مذہب کے مسائل لکھتے ہیں، احناف کو فقہی مسائل پر ان کتابوں پر نہیں، بلکہ حنفی مذہب کے مطابق عمل کرنا چاہئے۔

مقتدی کے لئے التحیات پوری پڑھنا لازم ہے

س…… اگر امام سلام پھیر دے اور نمازی نے ابھی تک التحیات مکمل نہ پڑھی ہو تو کیا امام کے ساتھ ہی سلام پھیر دے یا پوری دُعا پڑھ کر سلام پھیرے۔

ج…… تشہد (یعنی التحیات ''عبدہٗ ورسولہٗ'' تک) دونوں قعدوں میں واجب ہے، اگر پہلے قعدہ میں مقتدی کا تشہد پورا نہیں ہوا تھا کہ امام تیسری رکعت کے لئے کھڑا ہوگیا تو مقتدی امام کی پیروی نہ کرے، بلکہ اپنا تشہد پورا کر کے کھڑا ہو (''عبدہٗ ورسولہٗ'' تک)، اسی طرح اگر آخری قعدہ میں مقتدی کا تشہد پورا نہیں ہوا تھا کہ امام نے سلام پھیر دیا تو مقتدی امام کے ساتھ سلام نہ پھیرے، بلکہ اپنا تشہد پورا کر کے سلام پھیرے۔

اگر کوئی شخص پہلے قعدہ میں آکر جماعت میں شریک ہوا اور اس نے التحیات شروع کی تھی کہ امام کھڑا ہوگیا، تو یہ شخص امام کے ساتھ کھڑا نہ ہو بلکہ التحیات … ''عبدہٗ ورسولہٗ'' تک … پڑھ کر کھڑا ہو، اگر کوئی شخص آخری قعدہ میں شریک ہو، ابھی التحیات پوری نہیں کی تھی کہ امام نے سلام پھیر دیا تو یہ شخص فوراً کھڑا نہ ہوجائے بلکہ التحیات … ''عبدہٗ ورسولہٗ'' تک … پوری کر کے کھڑا ہو۔

التحیات پر سلام بصیغہ خطاب کا حکم

س..... آپ کی خدمت میں ایک سوال لے کر حاضر ہوا ہوں، ہم نماز میں جو التحیات پڑھتے ہیں، وہ درج ذیل ہے: "التحیات للّٰہ والصلوات والطیبات السلام علیک ایھا النبی ورحمة اللہ وبرکاتہ السلام علینا وعلٰی عباد اللہ الصالحین اشھد ان لا الٰہ الا اللہ واشھد ان محمدًا عبدہٗ ورسولہٗ"۔

محترم محمود احمد عباسی اپنی تألیف "تحقیق سیّد و سادات" میں ایک موقع پر لکھتے ہیں کہ: التحیات کا یہ دُردو "صلوا علیہ وسلموا تسلیمًا" کی صحیح صحیح تعمیل ہے، صحابہؓ آپؐ کی حیات میں یہی پڑھتے تھے، جب آپؐ کی وفات ہوگئی ضمیر خطاب ترک کرکے "السلام علی النبی ورحمة اللہ وبرکاتہ" پڑھنے لگے، ایک اور موقع پر لکھتے ہیں کہ: فتح الباری شرح صحیح بخاری باب تشہد فی الاخیرہ (ص:۲۵۳ مطبوعہ انصاری) ابنِ حجر نے سلام علی النبی کی روایتیں درج کرنے کے بعد باسنادِ صحیحہ یہ روایت درج کی ہے کہ: "نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب حیات تھے، صحابہؓ (التحیات پڑھتے تھے) "السلام علیک ایھا النبی" (اے نبیؐ! آپ پر سلام ہو) کہتے تھے، جب آپؐ کی وفات ہوگئی تو "سلام علی النبی" (نبی پر سلام ہو)۔"

ہم نماز (التحیات) میں یہ الفاظ "السلام علیک ایھا النبی" پڑھتے ہیں، کیونکہ نماز کی جتنی بھی کتابیں ہم نے پڑھیں، ان میں یہی الفاظ درج ہوتے ہیں، آپ سے سوال یہ ہے کہ کیا اب بھی یہ الفاظ پڑھنا جائز ہیں جبکہ حضورِ اکرمؐ حیات نہیں ہیں؟

ج..... عباسی صاحب کی یہ بات تو صحیح نہیں کہ التحیات والا دُرود "صلوا علیہ وسلموا تسلیمًا" کی صحیح صحیح تعمیل ہے، کیونکہ اس آیتِ کریمہ میں "صلوٰة" اور "سلام" دو چیزوں کا حکم دیا گیا ہے، اور التحیات میں صرف سلام ہے، صلوٰة نہیں، اس لئے اس سے آیتِ کریمہ کے حکم کے ایک حصے کی تعمیل ہوتی ہے اور دُوسرے حصے کی تعمیل کے لئے التحیات کے بعد دُرود شریف رکھا گیا ہے۔ اور فتح الباری کے حوالے سے جو روایت نقل کی ہے کہ صحابہؓ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات میں "السلام علیک ایھا النبی" کہا کرتے تھے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد "سلام علی النبی" کہتے تھے، یہ روایت صحیح

ہے، اور صحیح بخاری جلد دوم صفحہ:۹۲۶ پر موجود ہے، حافظؒ نے اس سلسلے کی روایت ذکر کرتے ہوئے شیخ تاج الدین سبکیؒ کے حوالے سے لکھا ہے کہ: ”اس روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ ”السلام علی النبی“ کہنا بھی جائز ہے“ تاہم جن الفاظ کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تعلیم فرمائی وہ اَولیٰ وافضل ہیں، اور اُمت کا تعامل بھی اسی پر چلا آرہا ہے۔

نماز میں دُرود شریف کی کیا حیثیت ہے؟

س…… یہ تو معلوم ہے کہ تشہد کے بعد دُرود شریف واجبات سے نہیں، لیکن کیا یہ دونوں دُرود جو نماز میں ہم پڑھتے ہیں یہ مسنون یا مستحب بھی ہیں یا نہیں؟ ”فاران“ شمارہ اپریل ۱۹۸۱ء میں جعفر شاہ کی تحریر کا مفہوم یہ ہے کہ ان کا مسنون یا مستحب ہونا صحاحِ ستہ سے ثابت نہیں، ”صلوا علیہ وسلموا تسلیمًا“ کے حکم کی تعمیل تشہد کے آخری حصے ”السلام علیک .... الخ“ سے ہوجاتی ہے، لہٰذا بعد میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کی آل پر دُرود پڑھنا دُرست نہیں ہے۔

اگر صحاحِ ستہ میں ایسی کوئی حدیث یا احادیث ہیں جن کی وجہ سے مروّجہ دُرود کے یہی الفاظ مذکور ہیں، تو براہِ کرم اس کی پوری عبارت مع حوالہ، کتاب، صفحہ اور سنِ اشاعت اور ناشر سے مطلع فرمادیں، تاکہ میں قارئینِ فاران کو ان صاحب کی پیدا کردہ غلط فہمی سے محفوظ رکھنے کے لئے لکھ سکوں۔

ج…… جعفر شاہ صاحب کا تعلق ان ملحدین سے ہے جو دین کی قطعی اور متفق علیہ باتوں کو مشکوک کرنے کے شوشے چھوڑتے رہتے ہیں۔

مشکوٰۃ شریف ص:۸۶ میں صحیح بخاری و صحیح مسلم کے حوالے سے حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ذکر کی ہے کہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ: آپؐ پر سلام بھیجنے کا طریقہ تو اللہ تعالیٰ نے ہمیں بتادیا ہے (یعنی التحیات میں ”السلام علیک ایھا النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ“ کہا جائے)، آپؐ کے اہلِ بیت پر ہم صلوٰۃ کس طرح پڑھا کریں؟ فرمایا: یہ کہا کرو: ”اللّٰھم صل علی محمد .... الخ.“

قرآنِ کریم نے اُمت کو دو باتوں کا الگ الگ حکم فرمایا ہے، ایک صلوٰۃ اور دُوسری سلام۔ سلام کے حکم کی تعمیل تو التحیات میں ذکر کئے گئے الفاظ "السلام علیک ایھا النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ" پڑھنے سے ہوجاتی ہے، مگر صلوٰۃ کے حکم کی تعمیل کن الفاظ میں کی جائے؟ یہ بات صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے جواب میں "دُرودِ ابراہیمی" کے الفاظ تعلیم فرمائے۔

ایک اور حدیث حضرت فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ:

"سمع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رجلًا یدعو فی صلٰوتہ لم یمجد اللہ ولم یصل علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: عجل ھذا! ثم دعاہ فقال لہ أو لغیرہ: اذا صلّٰی احدکم فلیبداء بتمجید اللہ عز وجل والثناء علیہ ثم لیصل علی النبی (صلی اللہ علیہ وسلم) ثم لیدع بعد الثناء."

(ابوداوٗد ج:۱ ص:۲۰۸، نسائی ج:۱ ص:۱۸۹، ترمذی ج:۲ ص:۱۸۶، وصححہ، سننِ کبریٰ ج:۲ ص:۱۴۷، صحیح ابنِ خزیمہ ج:۱ ص:۳۵۱، الاحسان بترتیب صحیح ابنِ حبان ج:۴ ص:۲۰۸، مستدرک حاکم ج:۱ ص:۲۳۰، ۲۶۸، وقال صحیح علٰی شرط مسلم واقرہ الذھبی)

ترجمہ:...... "رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو سنا کہ اپنی نماز میں دُعا کر رہا ہے، اس نے نہ اللہ تعالیٰ کی تمجید و ثنا کی اور نہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر دُرود بھیجا، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس شخص نے جلد بازی کی! پھر اسے بلاکر فرمایا: جب تم میں سے کوئی شخص نماز پڑھے تو دُعا سے پہلے اللہ تعالیٰ کی مجد وثنا بیان کرے، پھر نبی کریم (صلی اللہ علیہ وسلم) پر دُرود بھیجے، پھر حمد وثنا کے بعد دُعا کرے۔"

ایک اور حدیث میں حضرت ابومسعود انصاری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے:

"اقبل رجل حتی جلس بین یدی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ونحن عندہ، فقال: یا رسول اللہ! اما السلام علیک فقد عرفناہ، فکیف نصلی علیک اذا نحن صلینا علیک فی صلٰوتنا؟ قال: فصمت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حتی احببنا ان الرجل لم یسأله، ثم قال: اذا صلیتم علیّ فقولوا: اللّٰھم صل علٰی محمد .... الخ." (صحیح ابنِ خزیمہ ج:۱ ص:۳۵۲، الاحسان بترتیب صحیح ابنِ حبان ج:۴ ص:۲۰۷، موارد الظمآن ص:۱۳۸، مستدرک حاکم ج:۱ ص:۲۶۸)

ترجمہ:...... "ایک شخص آیا، یہاں تک کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے بیٹھ گیا، ہم بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس موجود تھے، اس نے عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ پر سلام بھیجنے کا طریقہ تو ہم نے پہچان لیا، مگر جب ہم اپنی نماز میں آپ پر دُرود بھیجیں تو کیسے دُرود بھیجیں؟ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم یہ سن کر خاموش رہے، یہاں تک کہ ہمارا جی چاہا کہ اس شخص نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال نہ کیا ہوتا، یعنی شاید آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو سوال سے ناگواری ہوئی، پھر فرمایا: جب تم مجھ پر دُرود بھیجو تو یہ کہا کرو (آگے دُرود شریف کے الفاظ سکھائے)۔"

ان احادیث کی بنا پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے سے آج تک اُمت کا یہ تعامل چلا آتا ہے کہ آخری قعدہ میں التحیات کے بعد دُرود شریف پڑھا جائے، اور پھر دُعا کی جائے، پھر نماز کا سلام پھیرا جائے۔ امام شافعیؒ کے نزدیک آخری قعدہ میں دُرود شریف افضل ہے، اور دیگر اکابر کے نزدیک سنت ہے، لیکن اُمت میں اس کا کوئی بھی قائل نہیں کہ آخری قعدہ میں دُرود شریف نہ پڑھا جائے،

ویسے بھی دُعا سے پہلے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا کرنا، پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر دُرود بھیجنا، دُعا کے آداب میں سے ہے، اور یہ قبولیتِ دُعا کا قوی ذریعہ ہے، تو نماز کے آخر میں دُعا سے پہلے دُرود شریف پڑھنا اس قاعدے کے تحت آئے گا۔

تشہد اور دُرود کے بعد دُعائے مأثورہ سے کیا مراد ہے؟

س…… نماز فرض، نماز وتر، نماز سنت اور نفل ادا کئے جاتے ہیں، اور آخری قعدہ میں تشہد اور دُرودِ ابراہیمی پڑھتے ہیں، علمائے کرام اور کتبِ فقہاء سے معلوم ہوا ہے کہ تشہد اور دُرودِ ابراہیمی پڑھنے کے بعد دُعائے مأثورہ بھی پڑھیں۔

اکثر نمازی حضرات دُعائے مأثورہ جانتے ہی نہیں، میں اور بہت سے دُوسرے حضرات جانتے ہیں، وہ دُعائے مأثورہ پڑھتے نہیں ہیں، کسی کو اتنا وقت نہیں ملتا، اس صورت میں کہ دُعائے مأثورہ نہ پڑھیں، نماز میں نقص تو نہیں ہوگا؟ اور نماز ادا ہوجائے گی؟ یہ بھی وضاحت فرمائیں کہ دُعائے مأثورہ ہر فرض نماز، وتر، نوافل اور سنتوں میں پڑھی جائے یا صرف فرض نماز کے لئے؟

ج…… آخری قعدہ میں دُرود شریف کے بعد دُعا مسنون ہے، قرآنِ کریم یا احادیث شریفہ میں جو دُعائیں آئی ہیں ان کو دُعائے مأثورہ کہا جاتا ہے، ان میں سے کوئی بھی دُعا پڑھ لینے سے سنت ادا ہوجائے گی۔ چنانچہ اکثر لوگ قرآن و حدیث کی دُعائیں پڑھتے ہیں، اگرچہ وہ ''دُعائے مأثورہ'' کا مطلب نہ جانتے ہوں، اور یہ دُعا کرنا سنت ہے، لہٰذا اگر بالکل ہی نہ پڑھے تب بھی نماز ہوجائے گی مگر ثواب میں کمی ہوگی۔

قعدۂ اخیرہ میں دُرود کے بعد کون سی دُعا پڑھنی چاہئے؟

س…… قعدۂ اخیرہ میں دُرود شریف کے بعد دُعا اور سلام پھیرنے سے پہلے کون سی دُعا پڑھنی چاہئے؟ کسی جگہ ''اللّٰھم انی ظلمت'' اور کسی جگہ ''رب اجعلنی مقیم الصلوٰۃ'' پڑھنے کو لکھا ہوا ہے، کیا ان میں سے کوئی ایک دُعا پڑھنے سے نماز ہوجائے گی؟

ج…… قرآن و حدیث کی جو دُعا چاہے پڑھ لے، نماز ہوجائے گی، حدیث میں ہے کہ:

فہرست

"اللّٰھم انی ظلمت نفسی" والی دُعا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی درخواست پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو سکھائی تھی۔

نماز میں کتنی دُعائیں پڑھنی چاہئیں؟

س...... نماز میں بعد آخری تشہد کے اگر نمازی کئی دُعائیں (جن میں احادیث و قرآن کی دُعائیں شامل ہوں) پڑھ کر سلام پھیرے تو نماز میں کوئی حرج تو واقع نہیں ہوگا؟

ج...... جتنی دُعائیں چاہے پڑھ سکتا ہے، مگر امام کو چاہئے کہ اتنا لمبا نہ کرے کہ مقتدی تنگ ہوجائیں۔

غلطی سے سلام بائیں جانب پھیرلیا تو نماز ہوگئی

س...... اگر غلطی سے سلام بائیں جانب پھیرلیا اور فوراً یاد آنے پر دائیں اور پھر بائیں طرف پھیرلے تو نماز ہوجائے گی؟

ج...... ہوجائے گی!

نماز میں کیا پڑھتے ہیں؟

نماز کے لئے ہر مسلمان کو کم از کم چار سورتیں یاد ہونی چاہئیں

س...... نماز میں اگر زیادہ آیت یاد نہ ہو صرف سورۂ فاتحہ اور اخلاص یاد ہو، ہر نماز میں یہ دونوں سورۃ ہی پڑھے تو اس سے نماز کے ثواب میں تو کوئی فرق نہیں پڑتا ہے؟ تمام نماز میں فاتحہ اور اخلاص پڑھنے سے کیا نماز ہوجاتی ہے کہ نہیں؟ جبکہ وتر واجب میں یہی دونوں سورۃ یاد ہوں، انہی دونوں سورۃ کو وتر میں پڑھنے سے کیا نماز ہوجاتی ہے کہ نہیں؟

ج...... سورۂ فاتحہ کے بعد ہر رکعت میں ایک ہی سورۃ پڑھنا مکروہ ہے، اس لئے کم سے کم چار سورتیں تو ہر مسلمان کو یاد کرلینی چاہئیں، اور جب تک یاد نہ ہوں ہر رکعت میں سورۂ اخلاص ہی پڑھ لیا کریں، نماز ہوجائے گی۔

فرض نماز میں مفصلات پڑھنا مسنون ہے

س...... قرأت کے متعلق فجر اور ظہر میں طوالِ مفصل، عصر اور عشاء میں اوساطِ مفصل اور نمازِ مغرب میں قصارِ مفصل پڑھنا مسنون ہے، اگر نمازوں میں قرأت کا یہی معمول رہے تو ان حالات میں پہلے پچیّس پاروں سے ربط و تعلق نہیں رہتا، اتنا تو سمجھتا ہوں کہ قرآنِ کریم کہیں سے بھی پڑھیں نماز ہوجاتی ہے، مگر سوال زیادہ ثواب کمانے کا ہے۔

ج...... قرآنِ کریم کا باقی حصہ سنن اور نوافل میں پڑھا جائے، فرائض میں مفصلات کا پڑھنا افضل ہے، تاکہ قرأت طویل نہ ہو۔

نوٹ:...... سورۂ حجرات سے سورۂ بروج تک کی سورتیں طوالِ مفصل کہلاتی ہیں، سورۂ بروج سے سورہ لم یکن تک اوساطِ مفصل، اور لم یکن سے آخر تک قصارِ مفصل کہلاتی ہیں۔

زبان سے الفاظ ادا کئے بغیر فقط دِل ہی دِل میں پڑھنے سے نماز نہیں ہوتی

س...... دِل ہی دِل میں پڑھنے سے نماز اور تلاوت ہوجاتی ہے یا زبان سے ادائیگی ضروری ہے؟

ج...... دِل میں پڑھنے سے نماز نہیں ہوتی، زبان سے الفاظ ادا کرنا ضروری ہے، پھر ایک قول تو یہ ہے کہ ہلکی آواز سے اس طرح پڑھے کہ خود سن سکے، مگر دُوسرا نہ سنے، اور دُوسرا قول یہ ہے کہ زبان سے صحیح الفاظ کا ادا ہونا شرط ہے، اپنے آپ کو سنائی دینا شرط نہیں، پہلا قول زیادہ مشہور ہے اور دُوسرا قول زیادہ لائقِ اعتماد ہے۔

نماز میں قرأت کتنی آواز سے کرنی چاہئے؟

س...... نماز کے لئے ہر مسلمان کو یہ حکم ہے کہ دِل میں پڑھے، یعنی اکیلا پڑھ رہا ہو یا امام صاحب کے پیچھے (جتنا امام صاحب کے پیچھے پڑھنا جائز ہے) تو بعض لوگ تو اس طرح پڑھتے ہیں کہ ان کے ساتھ بیٹھے ہوئے کم از کم میں تو اپنی نماز بھول جاتا ہوں، اور کئی اتنی نیچی آواز میں پڑھتے ہیں کہ معلوم ہی نہیں ہوتا کہ یہ کچھ پڑھ رہے ہیں کہ چپ بیٹھے ہیں؟ حتیٰ کہ لب تک بھی ہلتے معلوم نہیں ہوتے، آپ وضاحت کرکے نصیحت فرمائیں کہ دِل میں کس طریقے سے پڑھنا چاہئے؟

ج…… نماز میں قرأت اس طرح کرنی چاہئے کہ زبان سے حروف صحیح صحیح ادا ہوں اور آواز دُوسروں کو سنائی نہ دے، دن کی نماز میں اس طرح قرأت کرنا کہ آواز دُوسروں کو سنائی دے، مکروہ ہے، اور اگر اس طرح دِل ہی دِل میں پڑھے کہ زبان کو بھی حرکت نہ ہو اور حروف بھی ادا نہ ہوں تو نماز ہی نہیں ہوگی۔

کیا اکیلا آدمی اُونچی قرأت کرسکتا ہے؟

س…… اگر آدمی اکیلا نماز پڑھ رہا ہو، پاس میں کوئی شخص عبادت نہ کرتا ہو تو یہ شخص اُونچی آواز میں نماز پڑھ سکتا ہے یا نہیں؟

ج…… رات کی نمازوں میں اُونچی پڑھ سکتا ہے، رات کی نمازوں سے مراد ہیں: فجر، مغرب اور عشاء۔

نمازِ ظہر و عصر آہستہ، اور باقی نمازیں آواز سے کیوں پڑھتے ہیں؟

س…… نماز ظہر و عصر کی آہستہ، نماز فجر، مغرب، عشاء کی بلند آواز تلاوت کی وجوہات تفصیلاً بیان فرمائیں۔

ج…… آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے سے اسی طرح چلا آتا ہے کہ ظہر و عصر کی قرأت آہستہ کی جاتی ہے، اور فجر، مغرب اور عشاء کی بلند آواز سے۔ کسی حکم کے ثبوت کی سب سے بڑی وجہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کا ثبوت ہوتا ہے، اس کے بعد کسی اور وجہ کی کسی مؤمن کو ضرورت ہی نہیں، بلکہ عوام کو مسائلِ شرعیہ کی وجہ پوچھنا مضر ہے، اگرچہ ہر شرعی حکم میں حکمتیں ہیں اور بحمداللہ اہلِ علم کو وہ حکمتیں معلوم بھی ہیں، مگر عوام کو حکمتوں کے درپے نہیں ہونا چاہئے۔

فجر، مغرب اور عشاء کی باجماعت نماز قضا دن میں جہری ہو یا سرّی؟

س…… اگر فجر، مغرب یا عشاء کی نماز قضا ہوجائے اور دن کو جماعت کے ساتھ پڑھی جائے تو قرأت سرّی ہوگی یا جہری؟

ج…… اس صورت میں جہری قرأت ہوگی، اس کے برعکس اگر دن کی قضا شدہ نماز کی

فہرست

جماعت رات کو کرائی جائے تو اس میں سرّی قرأت ہوگی۔

نماز باجماعت میں مقتدی قرأت کرے یا خاموش رہے؟

س......نماز باجماعت ادا کرتے وقت قیام میں ثنا پڑھنے کے بعد مقتدی کو خاموش کھڑا رہنا چاہئے یا تلاوت کرنی چاہئے، یہاں پر (ابوظہبی میں) مقامی لوگ الحمد شریف ضرور پڑھتے ہیں خواہ تلاوت بالجہر ہو یا تلاوت خفی۔

ج...... فاتحہ خلف الامام مشہور اختلافی مسئلہ ہے، امام شافعیؒ اس کو ضروری قرار دیتے ہیں، اور اہلِ حدیث حضرات کا اسی پر عمل ہے۔ امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک قرأت مقتدی کا وظیفہ نہیں، بلکہ امام کا وظیفہ ہے، اس لئے حنفیہ کے نزدیک امام کی اقتدا میں مقتدی کا قرأت کرنا جائز نہیں، آپ اگر امام ابوحنیفہؒ کے مقلد ہیں تو آپ خاموش کھڑے رہا کریں اور دِل میں سورۂ فاتحہ کو سوچتے رہیں۔

نوٹ:......اس مسئلے کی تشریح بقدرِ ضرورت میری کتاب ''اِختلافِ اُمت اور صراطِ مستقیم حصہ دوم'' میں ملاحظہ فرمالی جائے۔

کیا مقتدی دھیان جمانے کے لئے دِل میں قرأت یا ترجمہ دُہراتا رہے؟

س...... میں اکثر امام کے پیچھے نماز پڑھتے ہوئے اپنے دھیان کو بھٹکنے سے روکنے کے لئے یہ کرتا ہوں کہ امام صاحب کی قرأت کو دِل میں آہستہ آہستہ دُہراتا رہتا ہوں، یا پھر اگر سورۃ یا آیات کا ترجمہ یاد ہو تو ترجمہ کو دُہراتا رہتا ہوں، آپ یہ بتائیں کہ فقہِ حنفیہ کے مطابق میرا یہ فعل صحیح ہے یا غلط؟

ج...... امام کی قرأت کی طرف متوجہ ہونا عین مطلوب ہے، زبان سے الفاظ ادا نہ کئے جائیں، بلکہ امام جو کچھ پڑھے اس کو توجہ سے سنتا اور سمجھتا رہے۔

مختلف جگہوں سے قرأت کرنا

س......کیا امام یا منفرد ایک ہی رکعت میں مختلف مقامات سے سورہ، رُکوع یا آیات کو قرأت کے لئے ملاسکتا ہے؟ مثلاً: آغاز میں سورۂ بقرہ کا رُکوع، اور اس کے ساتھ ہی سورۂ یوسف

فہرست

میں سے کوئی رُکوع یا آیات، یا کہیں اور جگہ سے۔

ج…… جائز ہے۔

نماز میں تلاوتِ قرآن کی ترتیب کیا ہو؟

س…… میں آپ سے نماز میں پڑھی جانے والی سورتوں کی ترتیب معلوم کرنا چاہتا ہوں، میں دو قسم کی ترتیب لکھ رہا ہوں، برائے مہربانی آپ بتائیں ان میں سے کون سی ترتیب صحیح ہے؟

الف:…… اگر چار سنتیں پڑھنی ہوں تو پہلی رکعت میں سورۃ نمبر ۱۰۲، دُوسری رکعت میں سورۃ نمبر ۱۰۵، تیسری رکعت میں سورۃ نمبر ۱۰۹ اور چوتھی رکعت میں سورۃ نمبر ۱۱۳ پڑھ سکتے ہیں۔

ب:…… اگر چار سنتیں پڑھنی ہوں تو پہلی رکعت میں سورۃ نمبر ۱۰۲، دُوسری رکعت میں سورۃ نمبر ۱۰۳، تیسری رکعت میں سورۃ نمبر ۱۰۴، اور چوتھی رکعت میں سورۃ نمبر ۱۰۵ پڑھنی چاہئے۔

ج…… آپ نے دونوں صورتیں صحیح لکھی ہیں، قرآنِ کریم میں سورتیں جس ترتیب سے آئی ہیں، اسی ترتیب سے پڑھنی چاہئیں، خلافِ ترتیب پڑھنا مکروہ ہے، اور آخری چھوٹی سورتیں یا تو مسلسل پڑھی جائیں یا پہلی رکعت میں جو سورۃ پڑھی تھی اس کے بعد ایک سورۃ چھوڑ کر دُوسری نہ پڑھی جائے، بلکہ دو سورتیں چھوڑ کر تیسری پڑھی جائے۔

بعد میں آنے والی رکعت میں پہلی رکعت کی سورۃ سے زیادہ لمبی سورۃ پڑھنا

س…… میں نے بہشتی زیور میں پڑھا ہے کہ نماز میں دُوسری رکعت میں پہلی رکعت سے زیادہ لمبی سورۃ نہیں پڑھنی چاہئے، بہت سے لوگ چار رکعت کی نماز الم ترکیف سے شروع کرتے ہیں تو وہ تیسری رکعت میں سورۃ الماعون پڑھیں گے جو کہ اس سے پہلی سورۃ القریش سے بڑی ہے، تو کیا نماز دُرست ہوگی؟ چار رکعت نفل نماز میں تو غالباً تیسری رکعت سے مثل نئی نماز کے شروع کرسکتے ہیں، جس کا مطلب یہ ہے کہ دُوسری رکعت کی چھوٹی بڑی سورۃ کا تیسری رکعت کی سورۃ پر کوئی اثر نہیں پڑے گا، لیکن یہاں بھی چوتھی رکعت کی سورۃ تیسری رکعت کی سورۃ سے زیادہ لمبی نہیں ہونی چاہئے؟ مولانا صاحب! کیا سنتِ مؤکدہ میں بھی

فہرست

تیسری اور چوتھی رکعات، پہلی دو رکعات سے آزاد ہوتی ہیں؟

ج…… یہاں چند مسائل ہیں:

۱:……فرض نماز میں دُوسری رکعت کو پہلی رکعت سے تین آیتوں کی مقدار لمبا کرنا مکروہ ہے، جبکہ دونوں سورتوں کی آیتیں متقارب ہوں، اور اگر دونوں کی آیتیں بڑی چھوٹی ہیں تو حروف وکلمات کا اعتبار ہوگا۔

۲:…… یہ حکم تو فرض نماز کا تھا، نفل نماز میں بعض نے دُوسری رکعت کا لمبا کرنا بلاکراہت جائز رکھا ہے، اور بعض نے نفلوں میں دُوسری رکعت کے لمبا کرنے کو مکروہ فرمایا ہے۔

۳:……نفل کا ہر دوگانہ مستقل نماز ہے، اس لئے نفل نماز کی تیسری رکعت اگر دُوسری سے لمبی ہوجائے تو کوئی حرج نہیں، سنتِ غیرمؤکدہ کا بھی یہی حکم ہے۔

۴:……سنتِ مؤکدہ کا حکم صراحتاً نہیں دیکھا، بہتر ہے کہ اس میں بھی بعد کی رکعتوں کو پہلی رکعتوں سے لمبا نہ کیا جائے۔

چھوٹی سورتوں کے درمیان کتنی سورتوں کا فاصلہ ہو؟

س……ایک عالمِ دین فرماتے ہیں کہ امام کو قرأت کرتے ہوئے چھوٹی سورتوں کے درمیان کم از کم تین سورتوں کا فاصلہ رکھنا ضروری ہے، اس کی کیا وجہ ہے؟ اور کیا یہ مسئلہ دُرست ہے؟

ج……فقہاء نے لکھا ہے کہ چھوٹی سورتوں میں قصداً ایک سورۃ چھوڑ کر اس سے اگلی سورۃ پڑھنا مکروہ ہے، اگر بڑی سورۃ درمیان میں چھوڑ کر اگلی سورۃ پڑھی جائے تو مکروہ نہیں، اور اگر دو چھوٹی سورتیں چھوڑ کر تیسری پڑھی جائے تب بھی مکروہ نہیں، اور اگر بھول کر ایک چھوٹی سورۃ چھوڑ کر اگلی پڑھ لی جائے تب بھی مکروہ نہیں، کراہت کی وجہ یہ ہے کہ ایک چھوٹی سورۃ درمیان میں چھوڑ دینے سے ایسا شبہ ہوتا ہے گویا وہ اس سورۃ کو پسند نہیں کرتا۔

بالکل چھوٹی سورۃ سے مراد کون سی سورت ہے؟

س…… کہتے ہیں کہ نماز میں ایک بالکل چھوٹی سورۃ چھوڑ کر اگلی سورۃ نہیں پڑھنی چاہئے، کیا

بالکل چھوٹی سورۃ سے مراد سورۂ اخلاص یا سورۂ کوثر ہیں؟ اگر کسی نے اس مسئلے پر عمل نہ کیا تو کیا وہ گناہگار ہوگا؟

ج…… سورۂ لم یکن کے بعد آخر قرآن تک کی سورتیں ''چھوٹی سورتیں'' ہیں، پہلی رکعت میں جو سورہ پڑھی ہو دُوسری رکعت میں قصداً بعد والی چھوٹی سورۃ کو چھوڑ کر اگلی سورۃ پڑھنا مکروہ ہے، اگر بھول کر شروع کردی تو کوئی حرج نہیں، اب اس کو نہ چھوڑے۔

نماز میں بسم اللہ کو آہستہ پڑھا جائے یا آواز سے؟

س…… سورۃ الفاتحہ میں کل سات آیات ہیں، جن میں بسم اللہ بھی شامل ہے، میں نے کئی مولانا کے پیچھے نماز ادا کی، وہ سورۂ فاتحہ سے پہلے بسم اللہ نہیں پڑھتے۔ ایک مولانا سے اس مسئلے پر میری بحث ہوگئی، میں یہ کہتا تھا کہ ''بسم اللہ الرحمٰن الرحیم'' سورۂ فاتحہ کا ایک جز ہے، ایک آیت ہے، ان کا کہنا تھا کہ ہم نے بڑے مولانا سے اسی طرح سنا ہے، یعنی بڑے مولانا بھی سورۂ فاتحہ سے قبل بسم اللہ نہیں پڑھتے، نماز کی کتابوں میں بھی بسم اللہ تحریر ہے۔

ج…… امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک بسم اللہ شریف ایک مستقل آیت ہے، جو سورتوں کے درمیان امتیاز پیدا کرنے کے لئے نازل کی گئی ہے، تاکہ ہر سورۃ کا افتتاح اللہ تعالیٰ کے نام سے ہو، سورۂ فاتحہ سے پہلے اس کا پڑھنا لازم ہے، مگر بسم اللہ شریف جہری نمازوں میں آہستہ پڑھی جاتی ہے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور حضراتِ شیخین (ابوبکر و عمر) رضی اللہ عنہما کا بھی یہی معمول رہا کہ بسم اللہ آہستہ پڑھتے تھے۔

ثنا سے پہلے بسم اللہ نہیں پڑھنی چاہئے

س…… کیا جب نماز شروع کریں تو نیت کرنے کے بعد سبحانک اللّٰھم سے پہلے بسم اللہ پڑھنی چاہئے یا کہ نہیں؟

ج…… سبحانک اللّٰھم سے پہلے بسم اللہ نہیں پڑھی جاتی، بلکہ ثنا کے بعد اعوذ باللہ اور بسم اللہ پڑھنی چاہئے۔

دُوسری رکعت شروع کرنے سے پہلے بسم اللہ پڑھنا

س…… نماز کی دُوسری رکعت شروع کرنے سے پہلے کیا بسم اللہ پڑھنی ضروری ہے؟ عموماً

پہلی رکعت میں پڑھی جاتی ہے، دُوسری، تیسری اور چوتھی رکعت میں بھی پہلی رکعت کی طرح کیا بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھی جائے؟ اگر نہ پڑھی جائے تو کیا فرق پڑتا ہے؟

ج……پہلی اور دُوسری سورۂ فاتحہ سے پہلے بسم اللہ شریف پڑھنا بعض علماء کے نزدیک سنت ہے، مگر علامہ حلبیؒ نے شرح مُنیہ میں لکھا ہے کہ صحیح یہ ہے کہ یہ واجب ہے، اگر بھول جائے تو سجدۂ سہو واجب ہوگا، تیسری اور چوتھی رکعت میں مستحب ہے۔

کیا نماز کی ہر رکعت میں تعوّذ وتسمیہ پڑھنی چاہئے؟

س……کیا نماز کی ہر رکعت میں تعوّذ اور تسمیہ پڑھنی چاہئے؟

ج……اعوذ باللہ صرف پہلی رکعت میں ثنا کے بعد امام اور اکیلا نمازی پڑھتا ہے، بسم اللہ ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ سے پہلے پڑھی جاتی ہے۔

کیا ثنا اور تعوّذ سنتِ مؤکدہ کی دُوسری رکعت میں بھی پڑھیں گے؟

س……چار رکعت سنت پڑھتے وقت پہلی رکعت میں شروع میں ثنا، تعوّذ، تسمیہ اور اس کے بعد سورۂ فاتحہ اور سورۂ اخلاص پڑھتے ہیں، جب دُوسری، تیسری اور چوتھی رکعت پڑھیں گے تو کیا تمام رکعت اسی ترتیب سے پڑھیں گے جیسے کہ اُوپر لکھا ہے، یعنی ثناء، تعوّذ اور تسمیہ اس کے بعد سورۂ فاتحہ اور سورۂ اخلاص؟ اس کی صحیح ترتیب لکھیں کہ ثناء، تعوّذ اور تسمیہ کون کون سی رکعت تک پڑھیں، اس کے بعد کہاں سے شروع کریں؟ کتاب میں صحیح ترتیب نہیں لکھی ہوئی ہے۔

ج……بسم اللہ شریف تو ہر رکعت کے شروع میں پڑھی جاتی ہے، اور ثنا اور تعوّذ فرض اور سنتِ مؤکدہ کی صرف پہلی رکعت میں پڑھی جاتی ہے، باقی رکعات میں نہیں۔ البتہ سنتِ غیرمؤکدہ اور نفل نماز میں تیسری رکعت کو ثنا اور تعوّذ سے شروع کرنا افضل ہے، تیسری رکعت میں ثنا و تعوّذ نہ پڑھے تب بھی کوئی حرج نہیں۔

الحمد کی ایک آیت میں سکتہ کرنا

س……''ایاک'' اور ''نعبد'' کے درمیان سکتہ کرنے سے نماز دُرست ہے یا نہیں؟

ج……سکتہ کے معنی ہیں آواز بند کرلینا، مگر سانس نہ توڑنا، ''ایاک'' اور ''نعبد'' کے درمیان

سکتہ نہیں، اس لئے یہاں سکتہ کرنا تو غلط ہے، لیکن نماز ہوجائے گی۔

''ض'' کا تلفظ باوجود کوشش کے صحیح نہ ہونے پر نماز ہوجائے گی

س…… ماہنامہ ''الفاروق'' میں ایک جگہ ''غیر المغضوب'' والا سوال آیا تھا کہ اگر ''غیر المغضوب'' کے ''ض'' کو اپنے مخرج سے ''ذ'' ادا کیا جائے تو اس کے معنی بدل جاتے ہیں، ان کا کہنا ہے کہ ''مغدوب'' سخت گوشت کو کہتے ہیں اور ''مغضوب'' کے معنی ہیں غضب کیا گیا، اور حوالہ لسان العرب کا دیا گیا، جبکہ ہمارے بریلوی علماء کہتے ہیں کہ اس کا صحیح مخرج بڑے بڑے علماء سے ادا نہیں ہوسکا، اس لئے انہوں نے بھی ''ذ'' کے مخرج میں ادا کیا، اور انہوں نے ''فتاویٰ مہریہ'' کا حوالہ دیا۔

ج…… ''ض'' کا مخرج ''دال'' اور ''ظ'' دونوں سے الگ ہے، کسی ماہر سے اس کے ادا کرنے کی مشق کی جائے، اور جو شخص مشق کے باوجود صحیح تلفظ پر قادر نہ ہو اس کی نماز صحیح ہے۔

جان بوجھ کر فرضوں میں صرف فاتحہ پر اکتفا کرنا

س…… ہمارے محلے کی ایک مسجد میں گزشتہ جمعہ کو امام صاحب جمعہ کی نماز میں ایک رکعت میں خالی سورۂ فاتحہ پڑھا کر رُکوع میں چلے گئے، مقتدی یہ سمجھے کہ شاید امام صاحب بھول گئے، بعد میں جب ان سے دریافت کیا تو انہوں نے کہا کہ میں بھولا نہیں، میں نے جان بوجھ کر ایسا کیا ہے، کیونکہ یہ سنت ہے، اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ بات ثابت ہے کہ آپؐ نے بھی ایسا کیا ہے، اس لئے میں نے صحیح کیا۔

ج…… آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا معمول سنتِ متواترہ سے ثابت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سورۂ فاتحہ پر اکتفا نہیں کرتے تھے، بلکہ اس کے بعد کوئی اور سورۃ بھی پڑھتے تھے، کسی صحیح روایت میں یہ نہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے صرف سورۂ فاتحہ پر اکتفا کیا ہو، البتہ امام بیہقیؒ کی کتاب ''سننِ کبریٰ'' (ج:۲ ص:۶۱) میں اس مضمون کی ایک روایت ابنِ عباسؓ سے مروی ہے، اور حافظؒ نے ''فتح الباری'' (ج:۲ ص:۲۴۳) میں اس کو ابنِ خزیمہ کے حوالے سے ذکر کیا ہے، مگر یہ روایت ضعیف اور سنتِ متواترہ کے خلاف ہونے کی وجہ

فہرست

سے غلط اور منکر ہے، جہاں تک ہمیں معلوم ہے اہلِ حدیث حضرات بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سنتِ متواترہ پر عمل کرتے ہوئے فاتحہ کے بعد کوئی سورة ضرور پڑھتے ہیں، نامعلوم آپ کے امام صاحب کو کیا سوجھی، انہوں نے ایک ضعیف اور غلط روایت کو سنتِ متواترہ پر ترجیح دی، فرض کی دو رکعتوں میں فاتحہ کے ساتھ سورة کا ملانا واجب ہے، اور اگر واجب عمداً ترک کردیا جائے تو نماز واجب الاعادہ ہے۔

شافعی نمازِ فجر کے دُوسرے رُکوع کے بعد قنوت پڑھتے ہیں

س…… میں مکہ مکرّمہ میں روٹی کی فیکٹری میں کام کرتا ہوں، اور روزانہ مکہ سے تھوڑے فاصلے پر وادی حینہ (مسجد) میں فجر کی نماز ادا کرتا ہوں، امام صاحب پہلی رکعت میں رُکوع بھی کرتے ہیں اور سجدہ بھی، مگر دُوسری رکعت میں قرأت کے بعد رُکوع کے بجائے اللہ اکبر کہہ کر ہاتھ اُٹھاکر دُعا کرتے ہیں، دُعا کے بعد سیدھے سجدہ میں جاتے ہیں، رُکوع نہیں کرتے، آیا یہ طریقۂ نماز دُرست ہے یا نہیں؟ اگر دُرست ہے تو کس فقہ میں دُرست ہے؟

ج……رُکوع تو نماز کا فرض ہے، اس کے بغیر نماز نہیں ہوسکتی، دراصل امام شافعیؒ کے نزدیک دُوسری رکعت میں رُکوع کے بعد قنوت پڑھی جاتی ہے، یہ امام، شافعی مسلک کے ہوں گے، اور رُکوع کے بعد قنوت پڑھتے ہوں گے، یہ ممکن نہیں کہ وہ رُکوع نہ کرتے ہوں، بہرحال جب امام قنوت پڑھے تو آپ خاموش رہیں۔

قیام میں بھول کر التحیات دُعا و تسبیح یا رُکوع و سجدہ میں قرأت کرنا

س……اگر قیام میں قرأت کے بجائے التحیات یا دُعا یا تسبیح وغیرہ پڑھے یا اس کے برعکس رُکوع و سجدہ میں بجائے تسبیح کے قرأت کرلے بھول کر تو پھر کیا کرے؟

ج……اگر سورۂ فاتحہ سے پہلے بھول کر تشہد یا تسبیح پڑھ لے تو سجدۂ سہو لازم نہیں آتا، اور اگر سورۂ فاتحہ کے بعد پڑھے تو سجدۂ سہو لازم ہے۔

اگر رُکوع یا سجدے میں بھول کر قرأت کرلے تو اس میں دو قول ہیں، ایک یہ کہ سجدۂ سہو لازم آئے گا، دوم یہ کہ سجدۂ سہو لازم نہیں آتا، صاحبِ بحر نے پہلے قول کو ظاہر کیا

فہرست

ہے، یعنی اس صورت میں سجدۂ سہو لازم آئے گا۔

ظہر یا عصر کی دُوسری رکعت میں شامل ہونے والا بقیہ نماز کس طرح پڑھے؟

س…… مولانا صاحب! اگر میں ظہر یا عصر کی جماعت کی دُوسری رکعت میں شامل ہوا تو امام کے سلام پھیر لینے کے بعد جب اپنی چھوٹی ہوئی پہلی رکعت ادا کروں گا تو میں سورۃ کی کس طرح ترتیب قائم کروں گا؟ کیونکہ ان نمازوں میں قرأت خفی ہوتی ہے، اسی طرح اگر میں فجر، مغرب یا عشاء کی جماعت کی دُوسری رکعت میں شامل ہوا تو امام کے سلام پھیر لینے کے بعد جب میں اپنی بقیہ رکعت ادا کروں گا تو اس صورت میں قرآن کی ترتیب کس طرح قائم رکھوں گا؟ کیونکہ ان نمازوں میں خاص طور سے فجر اور عشاء میں بیچ قرآن سے تلاوت ہوتی ہے، کیونکہ میں حافظ نہیں ہوں۔

ج…… جن رکعتوں کو آپ امام کے سلام پھیر دینے کے بعد پوری کریں گے ان میں آپ امام کے تابع نہیں، بلکہ اپنی اکیلے نماز پڑھ رہے ہیں، اس لئے ان رکعتوں میں آپ کو اپنی قرأت کی ترتیب ملحوظ رکھنا تو ضروری ہے، مثلاً اگر آپ کی دو رکعتیں رہ گئی ہیں تو پہلی رکعت میں آپ نے جو سورۃ پڑھی ہے، دُوسری رکعت میں اس کے بعد والی سورۃ پڑھیں، اس سے پہلے کی نہ پڑھیں، لیکن امام کی قرأت کی ترتیب کا لحاظ آپ کے ذمہ ضروری نہیں، پس امام نے جو سورتیں پڑھیں آپ بقیہ رکعت میں اس سے پہلے کی سورۃ بھی پڑھ سکتے ہیں اور بعد کی بھی۔

تیسری اور چوتھی رکعت میں سورۂ فاتحہ واجب نہیں ہے

س…… میری مسجد کے امام صاحب نے ایک دن مغرب کی آخری رکعت میں ایک منٹ سے بھی کم قیام کیا اور رُکوع میں چلے گئے، نماز کے بعد نمازیوں نے پوچھا کہ آپ نے اتنی جلدی سورۂ فاتحہ پڑھ لی؟ تو امام صاحب نے کہا کہ مجھے جلدی تھی اس لئے میں نے تین مرتبہ سبحان اللہ پڑھ لیا تھا، نماز ہوگئی۔ لیکن میں اس بات سے متفق نہیں ہوں، مسجد کمیٹی نے ایک مفتی صاحب سے پوچھا تو مفتی صاحب نے کہا کہ مغرب کی تیسری رکعت میں سورۂ فاتحہ واجب نہیں، مستحب ہے، کیا یہ فتویٰ صحیح ہے؟ اگر نہیں تو کیا میری وہ امام صاحب کے ساتھ نماز جائز ہوگی؟

ج...... حضرت امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک قرأت فرض نماز کی صرف پہلی دو رکعتوں میں فرض ہے، آخری دو رکعتوں میں واجب نہیں، بلکہ ان میں صرف سورۂ فاتحہ کا پڑھنا مستحب ہے، اس لئے حنفی مذہب کے مطابق یہ فتویٰ صحیح ہے۔

چار رکعت سنتِ مؤکدہ کی پہلی رکعت میں سورۂ فلق پڑھ لی تو کیا کرے؟

س...... چار رکعت سنتِ مؤکدہ کی پہلی رکعت میں سہواً سورۂ فلق پڑھ لی، بقیہ تین رکعتوں میں کون سی سورۃ ملانا افضل ہے اور کون سی ناجائز؟

ج...... باقی رکعتوں میں سورۃ الناس پڑھتا رہے۔

وتر کی نماز میں کون سی سورتیں پڑھنا افضل ہے؟

س...... کیا وتر کی پہلی، دُوسری اور تیسری رکعتوں میں سورۂ فاتحہ پڑھنے کے بعد بالترتیب سورۂ اعلیٰ، سورۃ الکافرون اور سورۂ اخلاص پڑھنا ضروری ہے؟ سورۂ اعلیٰ کے علاوہ کوئی دُوسری سورۃ پڑھ سکتے ہیں؟

ج...... انہی تین سورتوں کا پڑھنا ضروری نہیں، بلکہ کوئی دُوسری سورۃ بھی پڑھ سکتے ہیں، البتہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ان تین سورتوں کا علی الترتیب پڑھنا منقول ہے، اس لئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتدا کی نیت سے یہ تین سورتیں پڑھی جائیں تو بہت اچھی بات ہے، لیکن کبھی کبھی دُوسری سورتیں بھی پڑھ لیا کریں۔

وتر کی پہلی رکعت میں سورۂ فلق پڑھ لی تو آخری رکعت میں کیا پڑھے؟

س...... غیر رمضان میں وتر پڑھتے ہوئے اکثر میرے منہ سے پہلی رکعت میں سورۃ الفلق نکل جاتی ہے، دُوسری رکعت میں سورۃ الناس پڑھتا ہوں، کیا میں وتر کی تیسری رکعت میں سورۃ الفاتحہ کے بعد سورۃ البقرۃ کی ابتدائی آیات پڑھ سکتا ہوں یا مجبوراً سورۃ الفلق سے پہلے کی کوئی سورۃ پڑھوں؟

ج...... تیسری رکعت میں بھی سورۃ الناس کو دوبارہ پڑھ لیا جائے۔

وتر کی پہلی رکعت میں سورۃ الناس پڑھ لی تو باقی دو رکعتوں میں کیا پڑھے؟

س...... ہم وتر کی نماز ادا کر رہے ہیں اور پہلی رکعت میں ہم نے سورۃ الناس پڑھی، آخری دونوں رکعتوں میں کون سی سورۃ پڑھنی چاہئے؟ اسی طرح ہم سنتِ مؤکدہ کی چار رکعت ادا کر رہے ہیں اور پہلی رکعت میں ہم نے سورۃ الناس پڑھی، آخری تینوں رکعتوں میں کون سی سورتیں پڑھنی چاہئیں؟

ج...... باقی رکعتوں میں بھی یہی سورۃ پڑھتے رہیں۔

اگر دُعائے قنوت نہ آئے تو کیا پڑھے؟

س...... میں نے صدر سے آسان نماز کی کتاب خریدی ہے، جو محمد عبدالمنان صاحب نے مکتبہ تھانوی سے شائع کی، جس کے صفحہ:۶ پر تحریر ہے کہ اگر دُعائے قنوت نہ آئے تو "ربنا اٰتنا فی الدنیا" پڑھ لیں لیکن تعداد نہیں لکھی۔

ج...... ایک بار پڑھ لینا کافی ہے، لیکن دُعائے قنوت یاد کرنے کا اہتمام کرنا چاہئے۔

نماز میں پہلے دُعا پھر دُرود شریف پڑھ کر سلام پھیرنا کیسا ہے؟

س...... نماز میں دُرود شریف کے بعد عربی کی مأثورہ دُعائیں (جو عموماً نماز کے بعد بھی پڑھی جاتی ہیں) یا ان میں سے کچھ پڑھنا اور پھر دُرود شریف پڑھ کر سلام پھیرنا کیسا ہے؟

ج...... جائز ہے، لیکن جو ترتیب بتائی گئی ہے اس کے خلاف کیوں کیا جائے؟

رُکوع اور سجدہ سے اُٹھتے ہوئے مقرّر الفاظ سے مختلف کہنا

س...... الف اور ج ایک دفتر میں ملازم ہیں، ایک دن ج نے ظہر کی امامت کی، اس نے رُکوع سے اُٹھتے وقت اللہ اکبر کہا، جبکہ اسے "سمع اللہ لمن حمدہ" کہنا تھا، دُوسرے سجدے سے اُٹھتے وقت ج نے "سمع اللہ لمن حمدہ" کہا، اسے اللہ اکبر کہنا تھا، اسی طرح ہر رُکوع کے بعد اللہ اکبر کہا اور ہر دُوسرے سجدے کے بعد "ربنا لک الحمد" کہا، اسی طرح چار رکعات پوری ہوئیں، جبکہ روزانہ پانچ وقت کی نماز ادا کرتا ہے، مسجد میں امام صاحب کی آواز برابر سنتا ہے اور کوئی ناسمجھ اور بھولا آدمی نہیں ہے، بلکہ ایک بالغ، ہوشیار، سمجھدار اور ماشاء اللہ کئی بچوں کا والد

ہے۔ وہ کسی مولانا سے کم نہیں ہے، اپنے کو بہتر جانتا ہے، اس نے نہ تو سجدۂ سہو کرایا، نہ نماز کے بعد اس کی غلطی بتائی گئی تو اسے کوئی احساس نہیں ہوا، بلکہ اس نے دُوسروں کی غلطی بیان کرنی شروع کردی، الف آپ سے مؤدّبانہ عرض کرتا ہے کہ اس طرح نماز ادا ہوگئی یا سب کو لوٹانی پڑے گی؟

ج...... رُکوع سے اُٹھتے ہوئے ''سمع اللّٰہ لمن حمدہ'' کہنا اور سجدے سے اُٹھتے ہوئے تکبیر کہنا سنت ہے، اس کے خلاف کرنے کی صورت میں نماز تو ہوگئی مگر جان بوجھ کر سنت کے خلاف کرنا بُرا ہے، اور اگر اس کا مقصد سنت کا مذاق اُڑانا تھا تو یہ کفر کے مترادف ہے۔

لاؤڈ اسپیکر کا استعمال

نماز میں لاؤڈ اسپیکر کا استعمال جائز ہے

س...... میری مسجد میں گزشتہ دنوں ایک مولانا صاحب باہر سے تشریف لائے، انہوں نے وعظ اور خطبہ وغیرہ تو لاؤڈ اسپیکر پر دیا، مگر نماز پڑھاتے وقت کہنے لگے کہ: نماز میں اس کا استعمال ناجائز ہے، ان کی یہ منطق ہماری سمجھ سے باہر ہے کہ جس لاؤڈ اسپیکر پر تھوڑی دیر پہلے انہوں نے قرآنِ کریم کی آیات کی تلاوت کی، جس پر وعظ و تبلیغ کی، اب وہی لاؤڈ اسپیکر ناجائز کیسے ہوگیا؟ ہم لوگ تو بچپن سے اب تک اس پر نماز پڑھتے آرہے ہیں، اور ہم نے یہ بھی سن رکھا ہے کہ بڑے بڑے علمائے دین نے اس کو جائز قرار دیا ہے، مگر وہ مولانا صاحب اسے ناجائز کیسے کہہ رہے تھے؟ یہ بات ہماری سمجھ سے باہر ہے۔

ج...... نماز میں لاؤڈ اسپیکر کا استعمال عام اہلِ علم کے نزدیک جائز ہے۔

لاؤڈ اسپیکر کے ساتھ مکبّر کا انتظام بھی ہونا چاہئے

س...... جمعہ کی نماز میں یا علاوہ ازیں ہجوم کے وقت ضرورت کے پیشِ نظر لاؤڈ اسپیکر پر نماز

پڑھائی جاتی ہے، تو اس صورت میں پیچھے مکبّر کی ضرورت نہیں رہتی، تو کیا پیچھے مکبّر کا متعین کرنا شریعت میں جائز ہے یا نہیں؟

ج…… لاؤڈ اسپیکر کی صورت میں بھی مکبّر کا انتظام ہونا چاہئے، تاکہ اگر برقی رو چلی جائے تو وہ تکبیر کہہ سکے اور نماز میں خلل نہ ہو۔

مساجد کے باہر والے لاؤڈ اسپیکر اذان کے ماسوا کھولنا جائز ہے

س…… نہایت تیز بلند آواز لاؤڈ اسپیکر سے تراویح، درس اور نمازیں جو تمام محلے کے سکون، نیند، خواتین کی نمازیں، ضعفاء کی راحت کو برباد کردے، جائز ہے یا گناہ ہے؟ صرف حدودِ مسجد تک لاؤڈ اسپیکر کے استعمال کا شرعاً جواز معلوم ہوتا ہے۔

ج…… اذان کے لئے اُوپر کے اسپیکر کھولنے کا تو مضائقہ نہیں کہ باہر کے لوگوں تک اذان کی آواز پہنچانا مطلوب ہے، لیکن نماز، تراویح، درس وغیرہ کے لئے اگر لاؤڈ اسپیکر کے استعمال کی ضرورت ہو تو اس کی آواز مسجد کے مقتدیوں تک محدود رہنی چاہئے، باہر نہیں جانی چاہئے، تراویح کے لئے اور درس وغیرہ کے لئے باہر کے اسپیکر کھولنا عقلاً وشرعاً نہایت قبیح ہے، جس کے وجوہ حسبِ ذیل ہیں:

۱:…… بعض مساجد اتنی قریب قریب ہیں کہ ایک کی آواز دُوسری سے ٹکراتی ہے، جس سے دونوں مسجدوں کے نمازیوں کو تشویش ہوتی ہے، اور ان کی نماز میں خلل واقع ہوتا ہے، ایسے واقعات بھی پیش آتے ہیں کہ ایک مسجد کے مقتدی جو پچھلی صفوں میں تھے، دُوسری مسجد کی تکبیر پر رُکوع، سجدے میں چلے گئے، نمازیوں کو ایسی تشویش میں مبتلا کرنا کہ ان کی نماز میں گڑبڑ ہوجائے، صریح حرام ہے، اور اس حرام کا وبال ان تمام لوگوں کی گردن پر ہوگا جو نماز کے دوران اُوپر کے اسپیکر کھولتے ہیں۔

۲:…… مسجد کے نمازیوں تک آواز پہنچانا تو ایک ضرورت ہوئی، لیکن نماز میں اُوپر کے اسپیکر کھول دینا جس سے آواز دُور دُور تک پہنچے، یہ محض ریاکاری ہے، جس سے عبادت کا ثواب باطل ہوجاتا ہے۔ رمضان مبارک میں بعض حافظ صاحبان ساری رات لاؤڈ اسپیکر پر قرآن مجید پڑھتے رہتے ہیں، جس میں ریاکاری کے سوا کوئی بھی صحیح غرض نظر نہیں آتی۔

فہرست

۳:...... تراویح میں باہر کے اسپیکر کھولنے میں ایک قباحت یہ ہے کہ چلتے پھرتے اور گھروں میں بیٹھے ہوئے لوگوں کے کان میں سجدۂ تلاوت کی آیات آتی ہیں، جن کی وجہ سے ان پر سجدۂ تلاوت واجب ہوجاتا ہے، ان میں سے بہت سے لوگوں کو یہ معلوم بھی ہوگا کہ یہ سجدہ کی آیت ہے، پھر بھی وہ لوگ سجدہ نہیں کرتے ہوں گے، ان بے شمار لوگوں کے ترکِ واجب کا وبال بھی سنانے والوں کی گردن پر رہے گا۔

۴:...... جیسا کہ سوال میں ذکر کیا گیا ہے، لاؤڈ اسپیکر کی بلند آواز سے پورے محلے کا سکون غارت ہوجاتا ہے، بیمار آرام نہیں کرسکتے، گھروں میں خواتین کا اپنی نماز پڑھنا دُوبھر ہوجاتا ہے، وغیرہ وغیرہ، اور لوگوں کو اس طرح مبتلائے اذیت کرنا حرام ہے۔

۵:...... بعض قاری صاحبان اپنے لحنِ داوٴدی سنانے کے شوق میں تہجد کے وقت بھی لاؤڈ اسپیکر پر تلاوت یا نعت خوانی شروع کردیتے ہیں، جس کی وجہ سے تہجد کا پُرسکون وقتِ مناجات بھی شور و ہنگامے کی نذر ہوجاتا ہے، اس وقت اگر کوئی تہجد میں اپنی منزل پڑھنا چاہے تو نہیں پڑھ سکتا، اور بعض ظالم اس وقت تلاوت کا ریکارڈ لگا کر لوگوں کا سکون برباد کردیتے ہیں۔

خلاصہ یہ کہ جو لوگ اذان کے علاوہ پنج گانہ نماز میں، تراویح میں یا درس وتقریر میں باہر کے اسپیکر کھول دیتے ہیں وہ اپنے خیال میں تو شاید نیکی کا کام کر رہے ہوں، لیکن ان کے اس فعل پر چند در چند مفاسد مرتب ہوتے ہیں، اور بہت سے محرّمات کا وبال ان پر لازم آتا ہے، اور یہ سب محرّمات گناہِ کبیرہ میں داخل ہیں، اس لئے لاؤڈ اسپیکر کی آواز حدودِ مسجد تک محدود رکھنا ضروری ہے، اور اذان کے علاوہ دُوسری چیزوں کے لئے باہر کے اسپیکر کھولنا ناجائز اور بہت سے کبائر کا مجموعہ ہے۔

کیا مسجد کا اسپیکر گلی میں لگاسکتے ہیں؟

س...... ہمارے محلے میں مسجد کے اسپیکر کافی فاصلے پر گلیوں میں لگائے گئے ہیں، کیونکہ مسجد کا فاصلہ دُور ہونے کی وجہ سے آواز نہیں پہنچ سکتی، ان اسپیکروں سے صرف اذان کا کام لیا جاتا ہے، مقامی انتظامیہ کو ان اسپیکروں پر اعتراض ہے، آپ مسئلہ کی وضاحت کریں،

انتظامیہ کا اعتراض صحیح ہے یا غلط؟

ج…… یہ مسئلہ انتظام سے تعلق رکھتا ہے، سنتِ اذان تو مسجد کی اذان سے ادا ہوجاتی ہے، خواہ پوری آبادی اسے سنے نہ سنے، پس اگر اہلِ محلّہ کو دُور لاوُڈ اسپیکر لگانے پر اعتراض نہ ہو تو لگائے جائیں، ورنہ نہیں۔

جماعت کی صف بندی

مسجد میں ناحق جگہ روکنا

س…… بعض مساجد میں مخصوص لوگ اپنے لئے مخصوص جگہ کا تعین کرلیتے ہیں، اور قبضے کے لئے پہلے سے کوئی کپڑا وغیرہ ڈال دیتے ہیں، اور کوئی آدمی اس جگہ بیٹھ جائے تو اس سے لڑتے جھگڑتے ہیں، شرع کا اس بارے میں کیا حکم ہے؟

ج…… جو شخص مسجد میں پہلے آجائے وہ خالی جگہ کا مستحق ہے، پس اگر کوئی شخص پہلے آکر جگہ روک لے اور پھر وضو وغیرہ میں مشغول ہوجائے تو اس کا جگہ روکنا تو صحیح ہے، لیکن اگر جگہ روک کر گھر چلا جائے یا بازار میں پھرتا رہے تو اس کا جگہ روکنا جائز نہیں ہے۔

فہرست

صف کی دائیں جانب افضل ہے

س…… ایک شخص کا کہنا ہے کہ: ''باجماعت نماز میں امام کے سیدھے ہاتھ کی طرف والی صف میں نماز پڑھنے سے زیادہ ثواب ملتا ہے۔'' اس پر میں نے کہا کہ اس طرح تو کوئی بھی نمازی بائیں طرف کی صف میں نماز نہیں پڑھے گا، تو وہ کہنے لگے کہ: ''یہ بات بہت کم لوگوں کو معلوم ہے۔'' یہ بات کہاں تک ٹھیک ہے؟

ج…… صف کی دائیں جانب افضل ہے، حدیث میں ہے کہ:

"اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے رحمت بھیجتے ہیں صفوں کی دائیں جانب۔" (مشکوٰۃ ص:۹۸)

تاہم اگر دائیں طرف آدمی زیادہ ہوں تو بائیں طرف کھڑے ہونا ضروری ہے تاکہ دونوں جانب کا توازن برابر رہے۔

پہلی صف میں شمولیت کے لئے پچھلی صفوں کا پھلانگنا

س…… پہلی صفت میں نماز پڑھنے کا بہت ثواب ہے، بہت سے لوگ اس ثواب کے حصول کے لئے دیر سے آنے کی صورت میں لوگوں کی گردنوں کو پھلانگتے ہوئے جاتے ہیں، اور پہلی صف میں جگہ نہ ہونے کے باوجود پہلی صف میں زبردستی گھستے ہیں جس سے اس صف کے نمازیوں کو نہ صرف تنگی بلکہ تکلیف ہوتی ہے، اور اس نمازی کی طرف سے دِل میں بھی طرح طرح کے خیال آتے ہیں، کیا اس طرح گردنوں کا پھلانگنا اور زبردستی پہلی صف میں داخل ہونا صحیح ہے؟ شرع میں ایسے لوگوں کے لئے کیا عتاب کیا گیا ہے؟

ج…… اگر پہلی صف میں جگہ ہو تو پچھلی صفوں سے پھلانگتے ہوئے آگے بڑھنا جائز ہے، لیکن اگر گنجائش نہیں تو لوگوں کی گردنوں سے پھلانگنا اور آدمیوں کے درمیان زبردستی گھسنا جائز نہیں، حدیث میں اس کی ممانعت آئی ہے اور ایسے شخص پر ناراضی و خفگی کا اظہار فرمایا ہے۔

مؤذّن کو امام کے پیچھے کس طرف کھڑا ہونا چاہئے؟

س…… جماعت کھڑی ہونے کے بعد پیچھے مؤذّن تکبیر پڑھتا ہے، تو اسے مولوی صاحب کے کس ہاتھ کی طرف کھڑا ہونا چاہئے؟

ج…… کسی جانب کی تخصیص نہیں، مکبّر جس طرف بھی کھڑا ہو شرعاً یکساں ہے۔

عین حی علی الصلوٰۃ پر کھڑے ہونے سے مقتدیوں کی نماز میں انتشار

س…… بعض مساجد میں دیکھا ہے کہ جب جماعت کی نماز کے لئے تکبیر ہو رہی ہوتی ہے تو تمام نمازی اور امام صاحب بیٹھے ہوتے ہیں، جب مکبّر "حی علی الصلوٰۃ" کہتا ہے تب امام صاحب اور تمام مقتدی کھڑے ہو جاتے ہیں، اس طریقے میں ایک مشکل یہ پیش آتی

ہے کہ تکبیر یعنی اقامت ختم ہوتے ہی امام صاحب تو تکبیرِ تحریمہ کہہ کر اپنی نماز شروع کردیتے ہیں، جبکہ اکثر مقتدی ابھی اپنی صفیں دُرست کرنے میں لگے ہوتے ہیں، چنانچہ تکبیرِ اُولیٰ بہت سے مقتدیوں کی فوت ہوجاتی ہے، تکبیرِ اُولیٰ سے پہلے جو مسنون دُعا ہے وہ سکون سے پڑھ نہیں پاتے، اس سے بڑھ کر یہ کہ صفیں دُرست کرنے میں بسا اوقات اتنا وقت صَرف ہوجاتا ہے کہ مقتدی ثنا بھی نہیں پڑھ پاتے اور امام صاحب الحمد کی قرأت شروع کردیتے ہیں، مجبوراً ہم ثنا بھی نہیں پڑھ سکتے، اس لئے کہ جب امام صاحب قرأت کر رہے ہوں تو چپ رہ کر سننے کا حکم ہے، براہِ کرم بتائیے کہ کون سا طریقہ صحیح ہے، ابتدائے اقامت ہی سے کھڑا ہوجانا، یا "حی علی الصلٰوۃ" پر کھڑا ہونا؟

بعض حضرات "حی علی الصلٰوۃ" سے قبل قیام کو مکروہ اور ناجائز کہتے ہیں، مختلف کتب کے حوالوں سے اسے مکروہ و ناجائز ثابت کرنے کی کوشش کرتے ہیں، اس کے لئے اشتہار بازی کرتے ہیں۔

ج...... ہماری کتابوں میں "حی علی الصلٰوۃ" پر اُٹھنا اور "قد قامت الصلٰوۃ" پر امام کا نماز شروع کردینا مستحبات میں لکھا ہے، اب یہاں چند اُمور قابلِ غور ہیں:

ا:...... دُوسرے جز یعنی "قد قامت الصلٰوۃ" پر نماز شروع کرنے کے بجائے ختمِ اقامت تک تأخیر کرنے کو ایک عارض کی وجہ سے اصح لکھا ہے، چنانچہ درمختار میں ہے:

"ولو أخر حتى أتمها لا بأس به اجماعًا، وهو قول الثانی و الثلاثة وهو اعدل المذاهب كما فی شرح المجمع لمصنفه وفی القهستانی معزيًا و الخلاصة انه الأصح."

علامہ شامیؒ اس پر لکھتے ہیں:

"(قوله انه الأصح) لأن فيه محافظة على فضيلة متابعة المؤذن واعانة له على الشروع مع الامام." (رد المحتار ج:۱ ص:۴۷۹)

پس جس طرح ایک عارض کی وجہ سے اس تأخیر کو اعدل المذاهب اور اصح قرار دیا گیا ہے، اسی طرح ”حی علی الصلٰوۃ“ سے قبل قیام کو تسویہ صفوف کی خاطر اصح کہا جائے، کیونکہ تسویۃ الصفوف کی شدید تاکید آئی ہے۔

۲:...... علامہ طحطاویؒ نے حاشیہ ”درمختار“ میں ذکر کیا ہے کہ ”حی علی الصلٰوۃ“ پر اُٹھنے کا مطلب یہ ہے کہ اس سے تأخیر نہ کی جائے، تقدیم کی نفی مقصود نہیں، ان کی عبارت یہ ہے:

”(قوله والقيام لامام ومؤتم .... الخ) مسارعة لامتثال امرهٖ والظاهر انه احتراز عن التأخير لا التقديم حتى لو قام اول الاقامة لا بأس وحرر.“

(طحطاوی حاشیہ درمختار ج:۱ ص:۲۱۵)

۳:...... ان دونوں اُمور سے قطع نظر یہ امر بھی قابلِ غور ہے کہ ”مستحب“ اس فعل کو کہتے ہیں جس کے تارک کو ملامت نہ کی جائے، مگر اہلِ بدعت نے اس فعل کو اپنا شعار بنالیا ہے، اور عملاً اس کو فرض و واجب کا درجہ دے رکھا ہے، اس کے تارکین پر نہ صرف ملامت کی جاتی ہے، بلکہ ان کے خلاف اشتہار بازی بھی کی جاتی ہے، جیسا کہ آپ نے بھی حوالہ دیا ہے۔ کسی مستحب میں جب ایسا غلوّ کیا جانے لگے تو اس کا ترک کرنا ضروری ہوجاتا ہے، باقی ہم ان اشتہاروں کو لائقِ توجہ نہیں سمجھتے، نہ اشتہار بازی کو اپنا مشغلہ بنانا پسند کرتے ہیں، اس لئے اس اشتہار کے رَدّ کی ضرورت نہیں۔

اقامت کے دوران بیٹھے رہنا اور انگوٹھے چومنا

س...... بریلوی مسلک کی مساجد میں جب تکبیر ہو رہی ہوتی ہے تو تمام نمازی اور امام صاحب بیٹھے ہوتے ہیں، صرف تکبیر کہنے والے صاحب کھڑے ہوکر تکبیر کہتے ہیں، جب وہ ”حی علی الصلٰوۃ“ پر پہنچتے ہیں تو امام اور تمام مقتدی کھڑے ہوجاتے ہیں، نیز ”اشهد ان محمدًا رسول الله“ پر دونوں شہادت کی اُنگلیوں کو چوم کر آنکھوں سے لگاتے ہیں، کیا یہ دونوں کام صحیح ہیں؟

ج…… "حی علی الصلوٰۃ" تک بیٹھے رہنا جائز ہے، اور اس کے بعد تأخیر نہیں کرنی چاہئے، لیکن افضل یہ ہے کہ پہلے صفیں دُرست کی جائیں، پھر اقامت ہو، "حی علی الصلوٰۃ" تک بیٹھے رہنے پر اصرار کرنا اور اس کو فرض و واجب کا درجہ دے دینا غلوّ فی الدین ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نام نامی پر انگوٹھے چومنا اور اس کو دین کی بات سمجھنا بدعت ہے۔

صفوں میں کندھے سے کندھا ملانا ضروری ہے

س…… ہماری نماز کی صف جب بنائی جاتی ہے تو ہم دُور دُور کھڑے ہوتے ہیں، نہ پاؤں سے پاؤں ملتا ہے، نہ کندھے سے کندھا، تو کیا واقعی پاؤں سے پاؤں اور کندھے سے کندھا ملانا چاہئے؟

ج…… کندھے سے کندھا ملانا ضروری ہے، کیونکہ اگر ایسا نہ کیا جائے تو درمیان میں فصل رہے گا، اور یہ مکروہ ہے، اور ٹخنے کے برابر ٹخنا رکھنا ضروری ہے، ان کا آپس میں ملانا ضروری نہیں۔

پندرہ سالہ لڑکے کا پہلی صف میں کھڑا ہونا

س…… ہمارے محلے میں ایک مسجد ہے، جب میں نماز پڑھنے جاتا ہوں تو صفیں خالی ہوتی ہیں اور جب جماعت کھڑی ہوتی ہے تو ایک صف بھی پوری نہیں ہوتی، اور وہاں جگہ خالی ہوتی ہے، تو میں یہ سوچ کر کہ صف پوری کرلوں، اگلی صف میں کھڑا ہو جاتا ہوں۔ چند بزرگ کہتے ہیں کہ ابھی تمہاری عمر سولہ سال کی نہیں ہے، اس لئے تم کسی اور صف میں چلے جاؤ، پھر میں تیسری صف میں چلا جاتا ہوں، میری عمر پندرہ برس ہے، کیا میں پہلی صف میں نہیں کھڑا ہوسکتا؟ کیا پہلی صف میں نماز پڑھنے کے لئے سولہ سال کا ہونا ضروری ہے یا بزرگ کچھ غلط بات کرتے ہیں؟ ایک بات اور ہے کہ ایک لڑکا جس کی عمر ۱۵ سال کی ہے، مگر وہ مجھ سے کچھ لمبا ہے، (میری عمر بھی پندرہ برس کی ہے) اور وہ پہلی صف میں کھڑا رہتا ہے اور مجھے پیچھے نکال دیتے ہیں، تو کیا پہلی صف میں نماز پڑھنے کے لئے لمبا ہونا بھی ضروری ہے؟

ج…… پندرہ سال کی عمر کا لڑکا شرعاً بالغ ہے، اس کا بالغ مردوں کی صف میں کھڑا ہونا دُرست ہے۔

نماز میں بچوں کی صف

س...... نابالغ بچوں کو نماز باجماعت میں بڑوں کے ساتھ جماعت میں شامل کرنا شرعاً کیسا ہے؟ علمائے دین سے ہم نے بچپن میں سنا تھا کہ نابالغ اور بے ریش بچوں کی صف تمام نمازیوں کے پیچھے یعنی آخر میں ہونی چاہئے، اور اگر صرف دو ایک بچے ہوں تو بڑوں میں بائیں طرف آخر میں کھڑے ہوں، لیکن آج کل ہر نماز میں اور ہر صف میں دو چار بچے گھس آتے ہیں اور جب جماعت کھڑی ہو جاتی ہے تو یہ بچے دھکم پیل شروع کر دیتے ہیں، اور خوب اودھم چوکڑی مچاتے ہیں، اور جمعہ کے روز تو مسجد اچھی خاصی تفریح گاہ بنی رہتی ہے، اگر کوئی شریف آدمی ان بچوں کے ساتھ ڈانٹ ڈپٹ کرتا ہے تو بعض سر پھرے لوگ اُلٹا جھگڑنا شروع کر دیتے ہیں۔

ج...... جو بچے بالکل کم عمر ہوں ان کو تو مسجد میں لانا ہی جائز نہیں، نابالغ بچوں کے بارے میں اصل حکم تو یہی ہے کہ ان کی الگ صف بالغ مردوں کی صف سے پیچھے ہو، لیکن آج کل بچے جمع ہو کر زیادہ اودھم مچاتے ہیں، اس لئے مناسب یہی ہے کہ بچوں کو ان کے اعزہ اپنے برابر کھڑا کرلیا کریں، بچوں کو سمجھانا چاہئے اور پیار، محبت اور شفقت سے ان کو نماز میں کھڑے ہونے کا طریقہ بتانا چاہئے، بچوں کو ڈانٹ ڈپٹ کرنے سے چنداں فائدہ نہیں ہوتا۔

نابالغ بچوں کو صف میں کہاں کھڑا کیا جائے؟

س...... ایک مولوی صاحب نے ایک یا ایک سے زائد نابالغ بچوں کو جو فرض کی نماز باجماعت میں پہلی صف میں کھڑے تھے دیکھ کر کہا کہ نابالغ بچوں کو پہلی یا دُوسری صف میں کھڑا نہ ہونے دیا کرو، بلکہ سب سے پیچھے کھڑے کیا کرو، ارشاد فرمائیے کہ شریعتِ محمدیؐ میں اس کی کیا حیثیت ہے؟

دُوسری بات یہ ہے کہ مقتدیوں میں سے ایک مقتدی نے کہا یہ سب مولویوں کی اپنی بنائی ہوئی باتیں ہیں، شریعت میں اس کی کوئی اصل نہیں ہے۔ بلکہ مقتدی نے کہا کہ نابالغ بچوں کے کھڑے ہونے سے نماز میں کوئی فرق نہیں پڑتا، شریعت کی رُو سے بتایئے

کہ مقتدی پر کیا حد لگے گی؟

ج...... اگر بچہ ایک ہو تو اس کو بالغ مردوں کی صف میں ہی کھڑا کیا جائے، اور اگر بچے زیادہ ہوں تو ان کی الگ صف بالغ مردوں سے پیچھے ہونی چاہئے، اور یہ حکم بطورِ وجوب نہیں، بطورِ استحباب ہے، تاہم اگر بچے اکٹھے ہو کر نماز میں گڑبڑ کرتے ہوں یا بڑا مجمع ہونے کی وجہ سے ان کے گم ہوجانے کا اندیشہ ہو تو ان کو بڑوں کی صف میں کھڑا کرنا چاہئے تاکہ ان کی وجہ سے بڑوں کی نماز میں خلل نہ آئے، اور یہ حکم ان بچوں کا ہے جو نماز اور وضو کی تمیز رکھتے ہوں، ورنہ زیادہ چھوٹی عمر کے بچوں کو مسجد میں لانا جائز نہیں۔

اور کسی دینی مسئلے کو سن کر یہ کہنا کہ "یہ مولویوں کی بنائی ہوئی باتیں ہیں" بڑی گستاخی و بے ادبی کی بات ہے، جس کا منشا دین کی عظمت نہ ہونا ہے، ورنہ اس شخص کے دِل میں اہلِ علم کی بھی عظمت ہوتی، اس شخص کو اس سے توبہ کرنی چاہئے۔

پہلی صف میں جگہ ہونے کے باوجود دُوسری صف میں کھڑے ہونا

س...... ایک شخص ایسا ہے کہ جب جماعت کھڑی ہوتی ہے تو پہلی صف میں تین چار آدمیوں کے کھڑے ہونے کی گنجائش ہوتی ہے، مسجد کے دیگر نمازی اور امام صاحب اس شخص کو پہلی صف میں شامل ہونے کی دعوت دیتے ہیں، کیونکہ جگہ جو خالی ہوتی ہے، مگر اس کے باوجود وہ دُوسری صف میں اکیلا نیت باندھ کر باجماعت نماز ادا کرتا ہے۔ پوچھنے پر وہ شخص کہتا ہے کہ چونکہ میں یہاں اپنا وظیفہ پڑھتا ہوں اس لئے نماز بھی وظیفہ والی جگہ پر ادا کرتا ہوں۔ تو کیا وظیفہ والی جگہ پہلی صف سے زیادہ افضلیت رکھتی ہے؟

ج...... افضلیت تو ظاہر ہے کہ پہلی صف کی ہے، وظیفے والی جگہ کی نہیں، دُوسری صف میں اکیلے کھڑے ہونا خصوصاً جبکہ پہلی صف میں جگہ موجود ہو، نہایت بُرا ہے، ان صاحب کو شاید خیال ہوگا کہ وظیفہ والی جگہ چھوڑنے سے وظیفہ کا تسلسل ٹوٹ جائے گا، حالانکہ ایسا نہیں، اور پھر سب سے بڑا وظیفہ تو خود نماز ہے، کسی دُوسرے وظیفے کی خاطر نماز کو مکروہ کرلینا بڑی بے خبری کی بات ہے، ان صاحب کو چاہئے کہ اپنا وظیفہ پہلی صف ہی میں شروع کرلیا کریں اور اگر دُوسری صف میں وظیفہ شروع کریں تو جماعت کے وقت پہلی صف میں ضرور شریک

ہوجایا کریں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کی مخالفت کرکے وظیفہ میں کیا برکت ہوگی؟

پچھلی صف میں اکیلے کھڑے ہونے والے کی نماز ہوگئی

س…… نماز باجماعت ہورہی ہو اور پھر آدمی آئے اور اگلی صف میں جگہ نہ ہو اور دُوسرے آدمی کے آنے کی اُمید بھی نہ رہے اور رکعت جارہی ہو، اور وہ آدمی اکیلا ہی پیچھے کھڑا ہوگیا تو اس کی نماز ہوگئی یا نہیں؟

ج…… نماز ہوگئی۔

شوہر اور بیوی کا فاصلہ سے نماز پڑھنا

س…… شوہر اور بیوی ایک بڑے تخت پر برابر برابر ایک فٹ کے فاصلے سے کھڑے ہوکر نماز پڑھ سکتے ہیں؟ اس میں کوئی کراہت تو نہیں ہے؟

ج…… اگر اپنی الگ الگ نماز پڑھتے ہیں تو کوئی کراہت نہیں، اور ایک فٹ کا یا کم و بیش فاصلہ بھی کوئی شرط نہیں۔

نماز باجماعت

مسواک کے ساتھ باجماعت نماز کا ثواب کتنا ملے گا؟

س…… باجماعت نماز کا ثواب پچیّس گنا ہے، اور مسواک کے ساتھ نماز کا ثواب سترہ گنا، اس کا مطلب یہ ہے کہ مسواک کے ساتھ وضو کے بعد باجماعت نماز کا ثواب ۲۵×۱۷ گنا، یعنی ۴۲۵ گنا ہوجاتا ہے؟

ج…… سترہ گنا کی روایت تو مجھے معلوم نہیں، البتہ ستر گنا کی روایت ہے۔ آپ کی ریاضی کے حساب سے ۷۰×۲۵ کا حاصلِ ضرب ۱۷۵۰ ہوگا۔ اور ایک روایت میں جماعت کا ثواب ستائیس گنا ملتا ہے، جب ستائیس کو ستر سے ضرب دی جائے تو حاصلِ ضرب ۱۸۹۰ بنتا ہے، حق تعالیٰ شانہ کی رحمت بے پایاں ہے، اور اس کی عنایت و رحمت کے سامنے ہمارے حسابی پیمانے ٹوٹ پھوٹ جاتے ہیں۔

مسجد میں دُوسری جماعت کرنا اور اس میں شرکت

س...... یہاں مسجد میں اکثر یہ ہوتا ہے کہ بعض نمازی جو جماعت ختم ہونے کے بعد آتے ہیں، وہ ایک اور جماعت بنالیتے ہیں، اس طرح جماعت کی افضلیت ختم ہوجاتی ہے، جماعت کے لئے حکم ہے کہ اپنا کاروبار بند کرکے آؤ، مگر اس صورت میں نمازی کو شامل کرکے اپنی جماعت بنالیتا ہوں، یہ طریقہ کہاں تک صحیح ہے؟ اگر ہم مسجد میں داخل ہوں اور اس طرح کی دُوسری یا تیسری جماعت ہو رہی ہو تو اس میں شامل ہوجائیں یا اپنی نماز علیحدہ پڑھیں؟

ج...... مسجد میں دُوسری جماعت مکروہ ہے، اور بعض اہلِ علم کے نزدیک اگر جگہ بدل دی جائے، مثلاً: مسجد کے بیرونی حصے میں کرائی جائے اور دُوسری جماعت اقامت کے بغیر ہو تو جائز ہے، ان کے قول کے مطابق جماعت میں شریک ہوجانا بہتر ہوگا۔

انفرادی نماز پڑھنے والے کی نماز میں کسی کا شامل ہونا

س...... مسجد میں بعض دفعہ ایسا بھی ہوتا ہے کہ میں اکیلا نماز پڑھ رہا ہوں، اس دوران ایک اور نمازی بھی مسجد میں داخل ہوتا ہے اور مجھے نماز پڑھتے ہوئے دیکھ کر میرے پیچھے کھڑا ہوجاتا ہے اور میرے کندھے پر ہاتھ رکھ کر اشارہ کرتا ہے کہ میں بھی تمہارے پیچھے جماعت میں شامل ہوں، یعنی اب میں امام اور دُوسرا مقتدی ہے، جبکہ میں نے نماز کی ابتدا میں نیت اپنی انفرادی نماز کے لئے کی تھی، اس طرح کیا بعد میں آنے والے کی نماز ہوگئی؟

ج...... نماز ہوگئی، اگر مقتدی اکیلا ہو تو امام کے برابر داہنی طرف ذرا سا پیچھے ہوکر کھڑا ہو۔

فہرست

بغیر اذان والی جماعت کے بعد جماعتِ ثانی کروانا

س...... ایک مسجد میں اگر جماعت ہوجائے اور بعد میں پتہ چلے کہ اذان تو ہوئی ہی نہیں تو کیا کرنا چاہئے؟

ج...... جو جماعت اذان کے بغیر ہوئی وہ سنت کے مطابق نہیں ہوئی، اس لئے اس کا اعتبار نہیں، بعد میں آنے والے اذان اور اقامت کے ساتھ جماعت کرسکتے ہیں۔

(عالمگیری ج:۱ ص:۵۴، البحرالرائق ج:۱ ص:۲۸۰)

جماعت کے وقت بیٹھے رہنا اور دوبارہ جماعت کروانا کیسا ہے؟

س…… ہمارے محلے کی جامع مسجد میں کچھ عرصے سے بعض لوگوں نے یہ سلسلہ شروع کر رکھا ہے کہ اوقاتِ مقرّرہ میں جب حسبِ قاعدہ نماز باجماعت ہوتی ہے تو وہ ایک طرف گوشے میں بیٹھے رہتے ہیں، اور تمام نمازی جب جماعت کے ساتھ نماز پڑھ کر فارغ ہوجاتے ہیں تو یہ معدودے چند لوگ پھر اپنی علیحدہ جماعت کرتے ہیں، کیا اس طرح جماعت کے ہوتے ہوئے بیٹھے رہنا اور اپنی علیحدہ جماعت کرنا دُرست ہے یا نہیں؟

ج……اس طرح کرنا بالکل ناجائز اور حرام ہے، کیونکہ اس میں پہلی جماعت کے وقت نماز سے انحراف اور مسلمانوں میں شقاق ونفاق ڈالنے کا ارتکاب کیا جاتا ہے، اور دونوں باتیں ناجائز اور حرام ہیں، مساجد ذکرِ الٰہی اور نماز وعبادت کے لئے ہیں نہ کہ باہمی منافرت اور جدال وقتال کے لئے، مسلمانوں کے لئے یہ صورتِ حال سخت مہلک ہے، جلد از جلد اس کے تدارک کی ضرورت ہے۔ دُوسری جماعت کرنا جو ایک غرضِ صحیح پر مبنی ہو، وہ خود مکروہ ہے، چہ جائیکہ ایک غرضِ فاسد اور حرام کی بنا پر دُوسری جماعت کی جائے۔ حضرت ابراہیم نخعیؒ، حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کا یہ قول نقل کرتے ہیں کہ: ایک نماز ہوجانے کے بعد دوبارہ اپنی نماز نہ پڑھی جائے۔ فقہائے کرام نے دُوسری جماعت کو مکروہ کہا ہے۔ حرمین شریفین میں ایک زمانہ تک متعدّد جماعتیں مختلف ائمہ کی امامت میں ہوتی تھیں، جس کا مقصد صرف یہ تھا کہ مسلمان اپنے اپنے فقہی مسلک کے مطابق نماز ادا کریں، لیکن علماء نے اس پر سخت اعتراضات کئے اور اعلان کیا کہ چاروں مذاہب میں اس طرح متعدّد جماعتیں ادا کرنا ناجائز ہے۔

ایک با جماعت نماز پڑھنے کے بعد دُوسری جگہ جماعت میں شرکت

س……اگر جماعت کے ساتھ نماز پڑھ لی اور جس کام سے جانا ہو چلے اور جہاں پہنچے وہاں پر ابھی جماعت ہوئی نہیں، تو کیا وہی نماز جو وہ جماعت کے ساتھ پڑھ کر چلا ہے دوبارہ وہ نماز جماعت کے ساتھ پڑھ سکتا ہے؟

ج……ظہر اور عشاء کی نماز میں نفل کی نیت سے دُوسری جماعت میں شریک ہوسکتا ہے، فجر، عصر اور مغرب میں نہیں۔

امام کے علاوہ دُوسرے نے جلدی سے جماعت کرادی تو جماعتِ ثانی کا حکم

س……ایک علاقے کی مسجد ہے جس میں پانچوں وقت نماز باجماعت مع جمعہ کے ادا کی جاتی ہے، ایک دن امام صاحب کی غیر موجودگی میں کسی شخص نے نمازِ عصر کی جماعت جلدی کے باعث کرالی، بعد میں امام صاحب کے آنے پر لوگوں نے امام صاحب کے ساتھ اسی جگہ پر نماز باجماعت ادا کی، کیا یہ نماز ہوگئی؟

ج……صحیح جماعت وہی ہے جو امام صاحب اور محلّہ والوں نے کی، پہلی جماعت کا اعتبار نہیں، نماز دونوں کی ہوگئی۔

محرَم عورتوں کے ساتھ جماعت کرنا

س……والدہ، بیوی، بیٹی یا محرَم عورت کے ساتھ اگر نماز پڑھی جائے اور مسجد قریب نہ ہو، گھر پر جماعت کرائی جائے تو نماز عورتوں سمیت ہماری ہوجائے گی یا پھر عورتوں کو پردہ میں نماز پڑھنی چاہئے؟

ج……اپنی بیوی اور محرَم عورت کے ساتھ جماعت جائز ہے، وہ پیچھے کھڑی ہوجائے، محرَم عورت کو پردے میں کھڑے ہونے کی ضرورت نہیں۔

میاں بیوی کا الگ الگ نماز پڑھنا یا جماعت کرنا دُرست ہے

س……کیا عورت اپنے شوہر کے ساتھ نماز ادا کرسکتی ہے؟ نیز اگر میاں بیوی ایک وقت میں اپنے اپنے مصلیٰ پر الگ نماز پڑھیں تو جائز ہوگا یا نہیں؟

ج……اگر دونوں الگ الگ اپنی نمازیں پڑھیں تو کوئی مضائقہ نہیں، لیکن اگر جماعت کرانی ہو تو عورت برابر کھڑی نہ ہو، بلکہ اس کو الگ صف میں پیچھے کھڑا ہونا چاہئے۔

امام سے آگے ہونے والے مقتدی کی نماز نہیں ہوتی

س……امام سے مقتدی آگے ہو تو کیا نماز دُرست ہے؟

ج…… اقتدا کے صحیح ہونے کے لئے یہ شرط ہے کہ مقتدی امام سے آگے نہ بڑھے، جو مقتدی امام سے آگے ہو اس کی اقتدا صحیح نہیں، اور اس کی نماز نہیں ہوگی۔

مسجدِ نبوی یا کسی بھی مسجد میں مقتدی امام کے آگے نہیں ہوسکتا

س…… مسجدِ نبوی میں امام کے سامنے نماز پڑھ سکتے ہیں یا نہیں؟ جبکہ دُوسری مساجد میں نہیں پڑھ سکتے۔ مسجدِ نبوی کے لئے کوئی خاص حکم ہے یا نہیں؟

ج…… مسجدِ نبوی کے لئے ایسا کوئی خاص حکم نہیں، اس کا حکم بھی وہی ہے جو دُوسری مساجد کا ہے، پس مقتدی کا امام سے آگے ہوجانا، اس کی نماز کے لئے مفسد ہے، چاہے مسجد میں ہو یا غیرِ مسجد میں، اور مسجدِ نبوی میں ہو یا کسی اور مسجد میں۔

کیا حرم شریف میں مقتدی امام کے آگے کھڑے ہوسکتے ہیں؟

س…… میرے ایک دوست سے میری بحث ہوگئی، وہ کہتا ہے کہ خانۂ کعبہ میں جماعت کے دوران لوگ امام سے آگے نیت باندھ کر بھی کھڑے ہوتے ہیں، جبکہ میری نظر میں یہ بات دُرست نہیں ہے، کیونکہ امام کے آگے مقتدی کی نماز تو ہوتی ہی نہیں ہے، تو پھر وہاں ایسا کیونکر ہوسکتا ہے؟ اگر ہوتا ہے تو کس طرح؟ ذرا تفصیل سے آگاہ کیجئے گا۔

ج…… کعبہ شریف کی جس سمت امام کھڑا ہو، اس طرف تو جو شخص امام سے آگے ہوجائے اس کی نماز نہیں ہوگی، لیکن دُوسری سمت میں اگر کسی شخص کا فاصلہ بیت اللہ سے امام کی نسبت کم ہو تو اس کی نماز صحیح ہوگی۔

حطیم میں سنت، وتر اور نفل وغیرہ پڑھ سکتے ہیں

س…… حطیم کے اندر فرض نماز نہ پڑھنے کا حکم ہے، کیا ہم سنت، وتر وغیرہ بھی حطیم میں پڑھ سکتے ہیں؟

ج…… فرض نماز تو جماعت کے ساتھ ہوتی ہے، اس لئے مقتدی کا حطیم سے باہر ہونا ضروری ہے، ورنہ مقتدی کی نماز نہیں ہوگی، سنت و وتر حطیم میں پڑھ سکتے ہیں اور رمضان المبارک میں وتر کی جماعت ہوتی ہے، جو مقتدی اس جماعت میں شریک ہے وہ بھی حطیم میں کھڑا نہیں ہوسکتا۔

فہرست

عصر کی نماز ظہر سمجھ کر ادا کی

س...... تین بج کر پچاس منٹ پر ظہر کی نماز کے لئے مسجد گیا، ادھر جماعت ہو رہی تھی، جماعت میں شامل ہوگیا، بعد میں معلوم ہوا کہ یہ عصر کی جماعت تھی، اب میں کیا کروں آیا میری ظہر کی نماز ہوئی یا عصر کی؟

ج...... اگر امام کی نیت عصر کی ہے اور مقتدی کی نیت ظہر کی تو مقتدی کی تو نماز نہیں ہوگی، اس لئے آپ کی نہ ظہر کی ہوئی اور نہ ہی عصر کی، دونوں نمازیں پھر سے پڑھیں۔

کیا باجماعت نماز میں ہر مقتدی کے بدلے ایک گنا ثواب ملتا ہے؟

س...... کیا باجماعت نماز کی صورت میں ہر مقتدی کے بدلے بھی ایک گنا ثواب بڑھتا ہے، مثلاً اگر مقتدیوں کی تعداد ۲۰ ہو تو کیا ہر نمازی کا ثواب بھی ۲۰ گنا ہو جائے گا؟ اس طرح اس جماعت میں مسواک کے ساتھ وضو سے کل ثواب یعنی ۸۵۰۰ گنا ہو جائے گا؟

ج...... جماعت جتنی زیادہ ہو اتنی ہی افضل ہے، اور افضل ہونے کا مطلب یہی ہے کہ اتنا ثواب بھی زیادہ ہے، مگر جو حساب آپ لگا رہے ہیں یہ کسی حدیث میں نظر سے نہیں گزرا۔

گھر پر نماز پڑھنا

فہرست

بلا عذرِ شرعی مرد کو گھر میں نماز ادا کرنا کیسا ہے؟

س...... مرد گھر میں نماز پڑھ سکتا ہے؟ کیا صحت یابی کی حالت میں مرد کی نماز گھر میں ہوسکتی ہے؟ اور کس وقت اور کس صورت میں مرد کی نماز گھر میں ہوسکتی ہے؟

ج...... نماز تو گھر میں ہو جاتی ہے، مگر فرض نماز کے لئے مسجد میں جانا ضروری ہے، اور بغیر عذر کے مسجد میں نہ آنے والوں کے لئے سخت وعید آئی ہے، صحابہ کرامؓ ایسے شخص کو منافق سمجھتے تھے جو نماز باجماعت کی پابندی نہیں کرتا، مسجد میں حاضر نہ ہونے کے لئے بیماری، کیچڑ وغیرہ عذر ہوسکتے ہیں۔

گھر میں نماز پڑھنے کی عادت ڈالنا

س...... میرا ایک دوست ہے، وہ زیادہ تر نماز گھر ہی میں پڑھتا ہے، حالانکہ ان کے گھر کے قریب ہی مسجد ہے، انسان کو کسی دن مجبوری ہوتی ہے وہ نماز گھر میں پڑھ لیتا ہے، مگر روزانہ تو نہیں، نماز کا زیادہ ثواب مسجد میں جماعت کے ساتھ ملتا ہے، اور گھر میں ثواب ملتا ہے یا نہیں؟ اور روزانہ گھر میں نماز پڑھنے سے نماز قبول ہوجاتی ہے یا نہیں؟

ج...... بغیر عذر کے مسجد اور جماعت کی نماز چھوڑنے کی عادت گناہِ کبیرہ ہے، اس سے توبہ کرنی چاہئے، اگر کبھی مسجد میں جماعت کی نماز نہ ملے تو گھر میں اہل و عیال کے ساتھ جماعت کرالی جائے۔

بغیر عذر گھر میں نماز کی عادت بنالینا گناہِ کبیرہ ہے

س...... ایک پیر صاحب ہیں، جو ہر سال گاؤں سے کراچی آتے ہیں، مگر وہ پیر صاحب مسجد میں جاکر نماز ادا نہیں کرتے، بلکہ گھر پر نماز ادا کرتے ہیں، البتہ نمازِ جمعہ مسجد میں ادا کرتے ہیں، جس کا میں نے مسئلہ سنا ہے کہ اگر مسجد نزدیک ہو تو گھر میں نماز نہیں ہوتی؟ لوگ ان کے پاس جاتے ہیں اور پیر مانتے ہیں، میرے دوست مجھے بھی دعوت دیتے ہیں مگر میں نہیں جاتا، کیونکہ دِل شکنی سی ہوگئی ہے کہ مسجد میں نماز نہیں ادا کرتے۔

ج...... بغیر کسی صحیح عذر کے مسجد کی جماعت میں شریک نہ ہونا گناہِ کبیرہ ہے، اگر پیر صاحب کو کوئی معقول عذر ہے تو ٹھیک، ورنہ وہ ترکِ جماعت کی وجہ سے فاسق ہے، اور فاسق اس لائق نہیں کہ اس کے ہاتھ میں ہاتھ دیا جائے اور اس سے بیعت کی جائے۔

اگر گھر پر عادۃً نماز پڑھنا گناہِ کبیرہ ہے تو کیا نماز پڑھنا ہی چھوڑ دیں؟

س...... چند ماہ پیشتر آپ نے گھر پر نماز پڑھنے کو (بلا عذرِ شرعی) گناہِ کبیرہ کا فتویٰ دیا تھا، حدیث تو یوں ہے کہ گھر پر نماز پڑھنا ایک درجہ ثواب، جماعت سے پڑھنا ستائیس درجے۔ مسجدِ نبوی میں پڑھنا پچاس ہزار درجے، بیت اللہ شریف میں پڑھنا ایک لاکھ درجے، میرے خیال میں پھر گھر پر نماز نہ پڑھیں تاکہ کم از کم گناہِ کبیرہ سے تو بچ جائیں، آپ کا کیا خیال ہے؟

فہرست

ج…… بغیر عذر کے جماعت کا ترک کرنا گناہِ کبیرہ ہے، یہ تو ایسا کھلا مسئلہ ہے کہ کسی ایک عالم کو بھی اس میں اختلاف نہیں، رہا یہ کہ جماعت کی نماز کا ثواب ستائیس گنا ملتا ہے، اس سے یہ بات کسی طرح ثابت نہیں ہوتی کہ بغیر عذر کے گھر میں نماز پڑھ لینا جائز ہے، اور آپ کا یہ ارشاد میری سمجھ میں نہیں آیا، جب نماز کے لئے مسجد میں نہ آنا گناہِ کبیرہ ہے تو سرے سے نماز ہی کو ترک کردینا تو اس سے بھی بڑا گناہ ہوگا۔ خلاصہ یہ کہ بغیر عذر کے جماعت کی نماز کا ترک کرنا گناہِ کبیرہ ہے اور نماز ہی کا سرے سے ترک کردینا اکبرالکبائر ہے۔ حدیثِ پاک میں اس کو کفر سے تعبیر کیا گیا ہے۔ اور آپ نے مسجدِ نبوی میں نماز پڑھنے کو جو پچاس ہزار درجے بیان کیا ہے، یہ مشہور تو ہے، مگر صحیح احادیث میں اس کا ثواب ایک ہزار گنا ذکر فرمایا گیا ہے۔

گھر پر نماز کی عادت بنانے والے کے لئے وعیدیں

س…… جنگ اخبار میں آپ کا فتویٰ پڑھا تھا کہ: ''بغیر عذر کے مسجد میں اور جماعت کی نماز چھوڑنے کی عادت گناہِ کبیرہ ہے اس سے توبہ کرنی چاہئے'' اس کے بعد آپ کی خدمت میں عرض کیا تھا کہ براہ کرم قرآن وحدیث کا حوالہ دیں جس کی بنا پر آپ نے یہ فتویٰ دیا ہے، مگر آپ نے جواباً فرمایا کہ: ''نماز باجماعت ترک کرنے پر حدیث میں بہت سخت وعیدیں آئی ہیں'' اور فرمایا کہ: ''حضرت مولانا زکریا کا رسالہ فضائلِ نماز دیکھو''۔ میں نے پہلے بھی عرض کیا تھا کہ قرآن وحدیث کا حوالہ دیں، مگر آپ نے مولانا کے رسالے کا حوالہ دے دیا، خدارا آپ مجھے حدیث اور قرآن شریف کا حوالہ دے کر بتائیں کہ نماز باجماعت ترک کرنا گناہِ کبیرہ ہے، میں نے یہ تو سنا ہے کہ مسجد میں نماز کا ستائیس گنا زیادہ ثواب ملتا ہے، اور سنتیں گھر پر پڑھنا افضل ہے۔ آپ کے خیال میں تو نماز گھر پر پڑھنا گناہِ کبیرہ ہی ہوا، اور میں یہ سمجھنے سے قاصر ہوں کہ نیک اور فرض کام کرنے پر کیسے گناہِ کبیرہ ہوجائے گا، اس لحاظ سے تو ہمارا مذہب بھی عیسائیوں کی طرح کا ہوگیا کہ صرف گرجا میں ہی عبادت ہوسکتی ہے، جبکہ ہمارے مذہب میں نماز ہر جگہ پڑھی جاسکتی ہے۔

ج……ترکِ جماعت کی عادت گناہِ کبیرہ ہے، آپ نے اس پر دو شبہے ذکر کئے ہیں، پہلا شبہ یہ کہ نماز پڑھنا تو عبادت ہے، عبادت کرنا گناہِ کبیرہ کیسے ہوگیا؟ اس شبہ کا حل یہ ہے کہ گھر پر نماز پڑھنا بذاتِ خود تو گناہِ کبیرہ نہیں، لیکن مسجد میں جماعت کی نماز میں شامل نہ ہونے کی عادت بنالینا گناہِ کبیرہ ہے، جماعت میں شریک ہونا بعض ائمہ کے نزدیک فرض، بعض کے نزدیک واجب اور بعض کے نزدیک ایسی سنتِ مؤکدہ ہے جو واجب کے قریب ہے، اور احادیث شریفہ میں اس کی بہت ہی تاکید آئی ہے، اور اس کے ترک پر بہت سی وعیدیں آئی ہیں، اس کے لئے میں نے حضرتِ شیخ کے رسالہ ''فضائلِ نماز'' کا حوالہ دیا تھا کہ آپ اس میں پوری تفصیل ملاحظہ فرمالیں گے، مختصراً چند احادیث میں بھی لکھ دیتا ہوں۔

حدیث ۱:……''میں نے ارادہ کیا کہ لکڑیاں جمع کرنے کا حکم دوں، پھر نماز کی اذان کا حکم دوں، پھر کسی شخص کو حکم دوں کہ وہ امامت کرے، اور خود ان لوگوں کے پاس جاؤں جو نماز میں حاضر نہیں ہوتے، پس ان پر ان کے گھروں کو آگ لگادوں۔''

(مشکوٰۃ ص:۹۵، بحوالہ بخاری و مسلم)

حدیث ۲:……''جس نے مؤذّن کی اذان سنی، اس کو مسجد میں آنے سے کوئی عذر، خوف یا مرض مانع نہیں تھا، اس کے باوجود وہ نہیں آیا تو اس نے جو نماز گھر پر پڑھی وہ قبول نہیں کی جائے گی۔''

(مشکوٰۃ ص:۹۶، بحوالہ ابوداؤد، دارقطنی)

حدیث ۳:……''اگر گھروں میں عورتیں اور بچے نہ ہوتے تو میں اپنے جوانوں کو حکم دیتا کہ جو لوگ عشاء کی نماز میں حاضر نہیں ہوتے، ان کے گھروں کو جلاڈالیں۔'' (مشکوٰۃ ص:۹۷، بحوالہ مسندِ احمد)

حدیث ۴:……''جس شخص نے اذان سنی، پھر بغیر عذر کے مسجد میں نہیں آیا تو اس کی نماز نہیں۔'' (مشکوٰۃ ص:۹۷ بحوالہ دارقطنی)

ان احادیث میں ترکِ جماعت پر جس غیظ و غضب کا اظہار فرمایا گیا ہے اس

سے صاف واضح ہے کہ یہ فعل گناہِ کبیرہ ہے۔

آپ کا دُوسرا شبہ یہ ہے کہ اگر فرض نماز کے لئے مسجد میں آنا ضروری ہے تو ہمارا مذہب بھی عیسائی مذہب کی طرح ہوا کہ صرف گرجا ہی میں عبادت ہوسکتی ہے، اس شبہ کا جواب یہ ہے کہ پہلی اُمتوں کی عبادت صرف ان کی عبادت گاہوں میں ہوسکتی تھی، اور اگر کوئی شخص کسی معذوری کی بنا پر عبادت گاہ میں حاضر نہیں ہوسکتا تھا تو اس کو عبادت کے مؤخر کرنے کا حکم تھا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ شرف عطا فرمایا گیا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے رُوئے زمین کو مسجد (سجدہ گاہ) بنادیا گیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی اُمت کے جس فرد کو جہاں نماز کا وقت ہوجائے وہاں نماز پڑھ سکتا ہے، مسجد میں نہ پہنچ سکنے کی بنا پر اس کو نماز کے مؤخر کرنے کی ضرورت نہیں، لیکن اگر کوئی عذر مانع نہیں تو مسجد میں نماز باجماعت ادا کرنا ضروری ہے۔ ہاں! نوافل گھروں میں ادا کرنے کا حکم ہے اور سننِ مؤکدہ کے بارے میں اصل حکم تو یہی ہے کہ ان کو گھر پر ادا کیا جائے، بشرطیکہ گھر پر اطمینان اور سکون و دِل جمعی کے ساتھ ادا کرسکے، ورنہ سننِ مؤکدہ کا بھی مسجد ہی میں ادا کرنا افضل ہے۔

اگر نماز باجماعت سے رہ جائے تو کیا کرے؟

س…… اگر کسی وجہ سے نماز باجماعت ادا نہ ہوسکے یا مجبوری سے جماعت چھوٹ گئی ہو تو کیا نماز انفرادی طور پر گھر میں ادا کی جائے یا مسجد میں؟ دونوں میں سے کس کو ترجیح دی جائے؟ جبکہ واقعہ یہ ہے کہ گھر کے بجائے مسجد میں نماز ادا کرنے کا ثواب زیادہ ہے، اور دُوسری طرف یہ بھی واضح ہے کہ تارکِ جماعت گناہگار ہے، اور اس کا یہ عمل یعنی جماعت چھوٹ جانا گناہ کے زُمرے میں آتا ہے، اور پھر مسجد میں جاکر اس کا اظہار کرنا کہ مجھ سے گناہ سرزد ہوگیا ہے، جبکہ کسی گناہ یا عیب کے چھپانے کا بھی حکم ہے؟

ج…… جماعت کو قصداً چھوڑ دینا گناہ ہے، کسی واقعی عذر کی وجہ سے اگر جماعت رہ گئی تو ترکِ جماعت کا گناہ نہیں ہوگا، بہتر یہ ہے کہ اگر کسی اور مسجد میں جماعت مل جانے کی توقع ہو تو وہاں چلا جائے، یا اپنے گھر پر جماعت کرالے، ورنہ مسجد میں تنہا پڑھ لے۔

امام کے مسائل

اہل کے ہوتے ہوئے غیر اہل کو امام بنانا

س...... زید و عمر دونوں ایک مسجد میں رہتے ہیں، زید امام مقرّر ہے جو عالم، حافظ، قاری ہے۔ لیکن خوشامد یا ڈر کی وجہ سے عمر کو نماز کے لئے کھڑا کر دیتا ہے، جو نہ حافظ ہے، نہ قاری اور نہ مولوی ہے، اور قرآن پاک بھی صحیح نہیں پڑھ سکتا، تو کیا زید کے ہوتے ہوئے عمر کی اقتدا میں سب کی نماز دُرست ہو جائے گی یا نہیں؟

ج...... اس مسئلے میں دو باتیں قابلِ غور ہیں، اوّل یہ کہ زید جب امام مقرّر ہے تو عمر کو امامت نہیں کرنی چاہئے، اگر زید کی اجازت کے بغیر امامت کرتا ہے تو پھر تو مکروہِ تحریمی ہے، اور اگر زید کی اجازت سے پڑھاتا ہے پھر بھی خلافِ اَوْلیٰ ہے، کیونکہ وہ زید سے کم تر ہے۔ دُوسری بات یہ ہے کہ زید عالم، حافظ و قاری ہے، اس کے برعکس عمر قرأت صحیح نہیں پڑھتا، حافظ، عالم، قاری بھی نہیں ہے، ایسی صورت میں دو حالتیں ہیں کہ عمر کی قرأت مخارجِ حروف اور صفاتِ ذاتیہ کی ادائیگی کے ساتھ ہے یا نہیں؟ نمبر۱:- اگر مخارجِ حروف اور صفاتِ ذاتیہ کو ادا نہیں کرتا تو نماز صحیح نہیں ہوگی، اور نمبر۲:- اگر مخارج وصفاتِ ذاتیہ کو ادا کرتا ہے لیکن صفاتِ محسنہ ممیّزہ سے بے خبر ہے، تو ایسی صورت میں نماز ہو جائے گی، لیکن زید کے مقابلے میں اس کی امامت خلافِ افضل اور مکروہِ تنزیہی ہے۔ رہا یہ کہ قرأت صحیح پڑھتا ہے یا نہیں؟ اس کا فیصلہ مستند قراء کر سکتے ہیں، عامۃ الناس نہیں کر سکتے، اس لئے زید اگر اس مسئلے میں نرمی کرتا ہے تو عمر کی قرأت کسی دُوسرے مستند قاری جس پر اعتماد ہو سنا کر فیصلہ لے لیں۔

اِعراب کی غلطی کرنے والے امام کی اقتدا میں نماز

س...... اگر قرأت میں امام صاحب کوئی اِعرابی غلطی کریں اور متواتر غلطی کرتے رہیں، کیا

نماز صحیح ہوجائے گی یا نہیں؟

ج……جس اِعرابی غلطی سے قرآن کے معنی میں تبدیلی آجائے اس سے نماز فاسد ہوجاتی ہے اور اگر ایسی تبدیلی نہ آئے تو نماز دُرست ہوجائے گی۔

جو پرہیزگار نہ امامت کرے، نہ اقتدا کرے وہ گناہگار ہے

س……اگر کسی محلّہ یا گاوٴں میں مسجد کا پیش امام کسی وجہ سے نماز پڑھانے نہیں آسکا اور اس کی جگہ کوئی بزرگ نماز پڑھادیں، اور پورے گاوٴں میں ایک ہی آدمی ایسا ہو جو خود بھی متقی اور پرہیزگار ہو اور وہ نہ خود امامت کرنا چاہتا ہے اور نہ ہی وہ کسی کے پیچھے نماز پڑھتا ہے، تو شرعی نقطہٴ نگاہ سے وہ آدمی اسلام میں کیسا ہے؟

ج……وہ شخص گناہگار ہے۔

پابندِ شرع لیکن قرأت میں غلطیاں کرنے والے کی امامت

س……کیا ایسے امام کے پیچھے نماز صحیح ہے جو بالکل صحیح طور پر شریعت کا پابند ہو مگر وہ نماز کے دوران قرأت کی غلطیاں کرتا ہو۔

ج……قرأت کی بعض غلطیاں ایسی ہیں کہ ان سے نماز فاسد ہوجاتی ہے، اس لئے ایسے شخص کو امام بنانا جائز نہیں۔

غلط قرأت کرنے والے امام کی اقتدا

س……ہمارے گاوٴں کی مسجد کے امام صاحب وخطیب جو گزشتہ بارہ سال سے امامت کے فرائض انجام دے رہے ہیں، جن کی دینی تعلیم کی یہ حالت ہے کہ نماز میں دورانِ قرأت ایسی غلطیاں کرتے ہیں جس سے نماز فاسد ہوجاتی ہے۔ مثلاً: دورانِ قرأت زیر کی جگہ زبر، زبر کی جگہ زیر، اور زیر وزبر کی جگہ پیش واوٴ کا زائد استعمال یا حروف واوٴ چھوڑ جانا، شد ومد کا خیال نہ کرنا، کھڑی زبر کی جگہ صرف زبر کا پڑھنا یا تاکید لام کی جگہ منفی لام پڑھنا، وغیرہ وغیرہ، گزشتہ پانچ سال کے دوران میں نے کئی مرتبہ امام صاحب کو ایسی غلطیوں کی نشاندہی کرائی، لیکن وہ باز نہ آئے، اور بدستور اللہ کے کلام کے ساتھ مذاق اُڑاتے رہے ہیں، بالآخر میں نے مجبور ہوکر ان کے پیچھے نماز پڑھنا چھوڑ دی اور گاوٴں کے سینکڑوں لوگ ان کی

اقتدا میں نماز ادا کرتے ہیں، اور گاؤں کے چند با اثر افراد مولوی صاحب کی حمایت کرتے ہیں، اور یہ دلیل پیش کرتے ہیں کہ ہم اَن پڑھ لوگ ہیں، ہماری نماز ہوجاتی ہے، حالانکہ بندہ ناچیز اس سے قبل کئی مفتیانِ عظام سے فتاویٰ حاصل کرچکا ہے، لیکن وہ لوگ اپنی ضد اور ہٹ دھرمی پر ڈٹے ہوئے ہیں۔

ج…… ایسے امام کے پیچھے نماز نہیں ہوتی، امام کو تبدیل کردیا جائے اور کسی صحیح پڑھنے والے کو امام مقرّر کیا جائے، ورنہ سب کی نمازیں غارت ہوتی رہیں گی۔

داڑھی منڈے صاحبِ علم کے ہوتے ہوئے کم علم باریش کی امامت

س…… پوری مسجد میں تمام لوگ جن میں صاحبِ علم بھی ہیں، سب داڑھی منڈے ہیں، علاوہ ایک آدمی کے، اب ایسی صورت میں اقامت اور امامت کس ترتیب سے ہو، جبکہ باریش شخص کم علم ہے؟

ج…… اگر باریش آدمی نماز پڑھا سکتے ہیں اور نماز کے ضروری مسائل سے واقف ہیں، تو نماز انہی کو پڑھانی چاہئے، اقامت بھی وہ خود ہی کہہ لیا کریں، داڑھی منڈے اہلِ علم نہیں، اہلِ جہل ہیں! بقول سعدیؒ:

''علمے کہ راہ حق نہ نماید، جہالت است!''

بہ مجبوری بغیر داڑھی والے کے پیچھے نماز اکیلے پڑھنے سے بہتر ہے

س……نماز کا اہتمام ایک بزرگ ٹیچر کی زیرِ نگرانی کیا جاتا ہے، جو کہ باریش ہیں، پورے اسکول میں ان کے علاوہ اور کوئی باریش ٹیچر موجود نہیں، یہی امامت فرماتے ہیں، لیکن جس دن وہ نہیں آتے کوئی دُوسرا ٹیچر جس کی داڑھی نہیں ہوتی امامت فرماتا ہے، بغیر داڑھی والے امام کے پیچھے نماز پڑھنے کے بارے میں آپ کا کیا خیال ہے؟

ج……مکروہِ تحریمی ہے، لیکن اگر پوری جماعت میں کوئی بھی باشرع آدمی نہیں، تو تنہا نماز پڑھنے کے بجائے ایسے امام کے پیچھے نماز پڑھنا بہتر ہے۔

چھوٹی چھوٹی داڑھی کے ساتھ امامت

س……مسئلہ یہ ہے کہ جہاں میں کام کرتا ہوں وہاں بسا اوقات جب نماز کا وقت ہوتا ہے ہم

پانچ چھ ساتھی ہوتے ہیں، کوئی بھی باشرع نہیں ہوتا، میری چھوٹی چھوٹی داڑھی ہے اور قرأت بھی ٹھیک ہے، نماز کے مسائل سے بھی واقف ہوں، ساتھی مجھے نماز پڑھانے کو کہتے ہیں تو جماعت کرلیتے ہیں، لیکن جب بھی ایک پوری داڑھی والا ہو تو میں اسے امامت پر مجبور کرتا ہوں، آپ یہ بتائیں کہ ایسی صورت میں جبکہ مقتدیوں کی صف میں کوئی بھی پوری داڑھی والا نہ ہو، میں نماز پڑھا سکتا ہوں کہ نہیں؟

ج……آپ کو اگر نماز پڑھانے کا موقع ملتا ہے تو آپ کو پوری داڑھی رکھنی چاہئے، آپ کو صحیح امامت کا ثواب ملے گا، اور مردہ سنت کو زندہ کرنے کا ثواب بھی ہوگا، موجودہ صورت میں آپ کی امامت مکروہ ہے، گو تنہا پڑھنے کے بجائے اس طرح جماعت سے نماز پڑھنا بہتر ہے۔

پنج وقتہ نمازوں کی اُجرت لینے والے کی اقتدا

س……میرے کزن کا مسئلہ یہ ہے کہ وہ پانچ وقت کا نمازی ہے اور باجماعت نماز ادا کرتا ہے، لیکن آج کل سوائے چند ایک مولوی کے سب باقاعدہ اُجرت لیتے ہیں، ان کے محلے کے امام بھی اُجرت، تنخواہ کی صورت میں لیتے ہیں، اور تراویح کی اُجرت پہلے سے طے کرتے ہیں، اسے ایک مسجد کا علم ہے جہاں کے امام کچھ نہیں مانگتے، ہاں! اگر کوئی خوشی سے دے تو لے لیتے ہیں، لیکن وہ مسجد بہت دُور دُوسرے علاقے میں ہے، وہ سروس بھی کرتا ہے، اس لئے وہ وہاں جاکر نماز ادا نہیں کرسکتا، اب آپ بتائیں کہ اسے شریعت کی رُو سے نمازِ تراویح کہاں پڑھنی چاہئے، اپنے محلے کی مسجد میں یا گھر میں؟

ج……تراویح کی اُجرت جائز نہیں، اس کے بجائے الم ترکیف کے ساتھ تراویح پڑھی جائے، پنج گانہ نماز کی امامت کی اُجرت کو متأخرین نے جائز رکھا ہے، اس لئے جماعت ترک نہ کی جائے، اور اپنی مسجد میں جماعت کے ساتھ نماز ادا کی جائے۔

امام کی اجازت کے بغیر امامت کروانا

س……ایک شخص نے تیرہ سال امام کے فرائض سرانجام دیئے، اور بعد میں اس نے امامت سے استعفیٰ دے دیا اور محلّہ والوں نے اور امام مقرّر کیا، کچھ عرصے کے بعد اس نے بھی استعفیٰ

دے دیا اور پھر محلّہ والوں نے ایک امام مقرّر کیا، اور اب پہلا امام جس نے تیرہ سال امامت کی وہ آکر موجودہ امام کی موجودگی میں بلا اجازت مصلے پر کھڑے ہوکر نماز پڑھا سکتا ہے یا نہیں؟

ج……اب جبکہ وہ امام نہیں، تو امام کی اجازت کے بغیر اس کا نماز پڑھانا جائز نہیں۔

کیا امام صرف عورتوں اور بچوں کی امامت کرسکتا ہے؟

س……کیا امام صرف عورتوں اور بچوں کی امامت کراسکتا ہے؟ امام کے علاوہ کوئی بالغ مرد نہیں۔

ج……اگر بالغ مرد نہ ہوں تو بچوں اور عورتوں کے ساتھ بھی جماعت ہوسکتی ہے، امام کے پیچھے بچوں کی صف ہونی چاہئے، ان کے بعد عورتوں کی۔ اور اگر بچہ ایک ہو تو وہ امام کے دائیں جانب کھڑا ہوجائے اور عورت خواہ ایک ہو، وہ پچھلی صف میں کھڑی ہو۔

کیا ایک امام دو مسجدوں میں امامت کرسکتا ہے؟

س…… ہمارے ایک دیہات میں دو مسجدیں کچھ فاصلے پر موجود ہیں، اور دونوں مسجدوں میں کافی نمازی ہوتے ہیں، لیکن اس پوری بستی کے اندر امام بننے کے لائق صرف اور صرف ایک آدمی ہے، کیا ایک ہی نماز مختلف اوقات میں دونوں مسجدوں میں وہی ایک امام نماز پڑھا سکتا ہے؟ کوئی گنجائش شریعت میں موجود ہے یا نہیں؟

ج……ایک شخص دو مرتبہ امامت نہیں کراسکتا، کیونکہ اس کی پہلی نماز فرض ہوگی اور دُوسری نفل، فرض پڑھنے والوں کی اقتدا نفل والے کے پیچھے صحیح نہیں۔

اگر صرف ایک مرد اور ایک عورت مقتدی ہو تو عورت کہاں کھڑی ہو؟

س……تین افراد جن میں ایک عورت شامل ہے، باجماعت نماز ادا کرنا چاہتے ہیں، ایک مرد تو امام بنادیا جائے تو پیچھے ایک مرد رہ جاتا ہے، اب عورت کو پیچھے والے مقتدی کی کس جانب اور کتنے فاصلے سے اور کس طرح کھڑا ہونا ہوگا کہ تینوں باجماعت نماز ادا کرسکیں؟

ج……جو مرد مقتدی ہے وہ امام کی داہنی جانب (ذرا سا پیچھے ہٹ کر) برابر کھڑا ہوجائے، عورت پچھلی صف میں اکیلی کھڑی ہو۔

فہرست

امام کا محراب میں کھڑا ہونا مکروہ ہے

س…… آج کل تقریباً سبھی مسجدوں میں امام صاحب کے مصلے کے لئے محراب بنائے جاتے ہیں، امام صاحب کا مصلیٰ محراب میں کہاں ہونا چاہئے؟

ج…… مسجد کی محراب تو قبلہ کی شناخت کے لئے ہوتی ہے، امام کا مصلیٰ محراب سے ذرا باہر ہونا چاہئے تاکہ امام جب کھڑا ہو تو اس کے پاؤں محراب سے باہر ہوں، امام کا محراب کے اندر کھڑا ہونا مکروہ ہے۔

امام اُوپر والی منزل سے بھی امامت کرسکتا ہے

س…… اگر مسجد میں ایک سے زائد منزل ہوں تو کیا امام اُوپر والی منزل سے امامت کرسکتے ہیں یا نچلی منزل میں امامت کرنا ہی ضروری ہے؟

ج…… اُوپر کی منزل میں بھی امامت کرسکتے ہیں، لیکن بہتر، مناسب اور متوارث یہ ہے کہ امام نچلی منزل میں رہے۔

ایئر کنڈیشنڈ مسجد اور امام کی اقتدا

س…… اگر مسجد میں ایئر کنڈیشنڈ نصب کردیا جائے اور مسجد کی صورتِ حال کچھ اس طرح ہے کہ جب مسجد بھر جاتی ہے تو لوگ برآمدے میں نماز ادا کرتے ہیں، اور ایئر کنڈیشنر کے لئے ضروری ہے کہ مسجد کے دروازے بند رکھے جائیں، نیز اگر یہ صورتِ حال ہو کہ مسجد کے دروازے شیشے کے رکھے جائیں جس سے اندر کے نمازی دکھائی دیں تو کیسا رہے گا؟

ج…… اگر دروازے بند ہوں لیکن باہر والوں کو امام کے انتقالات کا علم ہوتا رہے تو اقتدا دُرست ہے، اسی طرح اگر دروازے شیشے کے لگادیئے جائیں تو بھی اقتدا دُرست ہے، جب امام کی تکبیرات کی آواز مقتدیوں تک پہنچ سکے۔

اذان اور تکبیر کہنے والے کی امامت دُرست ہے

س…… جو شخص اذان و تکبیر کہے اگر وہی جماعت کرادے تو آیا نماز دُرست ہے کہ نہیں؟

ج…… دُرست ہے!

پندرہ سالہ لڑکے کی امامت

س...... میری عمر ساڑھے پندرہ سال ہے، (میری قرأت، مشق، تجوید اچھی ہے)، امام صاحب کی غیر موجودگی میں ایک صاحب قرأت بالکل غلط کرتے ہوئے نماز پڑھاتے ہیں، میں اس وجہ سے نماز نہیں پڑھاتا کہ آیا میرے پیچھے جائز ہے یا نہیں؟

ج...... یہاں دو مسئلے ہیں:

۱:...... پندرہ سال کا لڑکا شرعاً بالغ ہے، اور اس کی امامت صحیح ہے، خواہ اس کی داڑھی نہ آئی ہو۔

۲:...... ایک ایسے شخص کی موجودگی میں، جو قرأت صحیح کرسکتا ہے، کوئی ایسا شخص نماز پڑھائے جو بالکل غلط قرأت کرتا ہے تو پوری جماعت میں کسی کی نماز بھی نہیں ہوگی۔

اس لئے آپ کو نماز پڑھانی چاہئے، اور آپ کی موجودگی میں غلط پڑھنے والا امام بنے گا تو سب کی نماز غارت ہوگی۔

بالغ آدمی کی اگر داڑھی نہ نکلی ہو تو بھی اس کی امامت صحیح ہے

س...... امامت کے لئے ایک مشت داڑھی ضروری ہے، لیکن جس شخص کی قدرتی داڑھی نہ ہو، اس کی امامت کیسی ہے؟ یا اگر بالغ ہے لیکن داڑھی ابھی تک نہیں آئی اس کی کیا صورت ہے؟

ج...... اگر عمر کے لحاظ سے بالغ ہے اور ابھی داڑھی نہیں نکلی، اس کی امامت صحیح ہے، اسی طرح جس شخص کی قدرتی داڑھی نہ ہو اس کی امامت بھی صحیح ہے۔

غیر مقلد کے پیچھے نماز پڑھنا

س...... مقلد کی غیر مقلد کے پیچھے اقتدا ہوسکتی ہے یا نہیں؟ اگر جائز ہے تو کیا پھر رفع یدین بھی کرنا ہوگا یا نہیں؟

ج...... غیر مقلد اگر خوش عقیدہ ہو، یعنی ائمہ سلف کو بُرا بھلا نہ کہتا ہو اور مسائل میں مقتدیوں کے مذہب کی رعایت کرتا ہو، تو نماز اس کے پیچھے جائز ہے، رفع یدین میں مقلد اپنے امام کے مسلک کے مطابق عمل کرے۔

شیعہ امام کی اقتدا میں نماز

س……اگر شیعہ امام ہو اور پیچھے مقتدی سنی ہوں، تو کیا سنی کی نماز ہوجائے گی؟

ج……شیعہ امامیہ کے عقائد کفریہ ہیں، اس لئے شیعہ امام کی اقتدا میں نماز جائز نہیں۔

گناہوں سے توبہ کرنے والے کی امامت

س……عبداللہ ماضی میں کبیرہ گناہوں کا مرتکب رہا، اب توبہ کرکے نمازی بن گیا ہے، نماز کے مسائل بھی سیکھے ہیں، تبلیغی جماعت میں وقت بھی لگایا ہے، لوگ اس کے ماضی کو نہیں جانتے، اس کو نیک سمجھتے ہیں، اگر لوگ فرض نماز کی امامت کے لئے اس کو کہیں تو کیا وہ امامت کرادیا کرے یا نہیں؟

ج……توبہ کے بعد امامت کراسکتا ہے، کیونکہ توبہ کی صورت میں پچھلے تمام گناہ ایسے معاف ہوجاتے ہیں جیسے کئے ہی نہیں گئے تھے۔

میّت کو غسل دینے والے کی اقتدا

س…… غاسل المیت کے پیچھے نماز پڑھنا کیسا ہے جو کہ اَحکاماتِ شریعت کو بھی نظرانداز کردیتا ہے؟

ج……میّت کو غسل دینا تو عبادت ہے، اگر اور کوئی وجہ نہ ہو تو اس کے پیچھے نماز بلاشبہ جائز ہے۔

نابینا عالم کی اقتدا میں نماز صحیح ہے

س……آنکھوں سے معذور (اندھے) امام کے پیچھے نماز نہیں ہوتی، حالانکہ ہمارے امام صاحب ایک بڑے عالم ہیں، لیکن آنکھوں سے معذور ہیں، تو کیا میں ان کے پیچھے نماز پڑھ سکتا ہوں، اور اگر نہیں تو کیا صرف جمعہ کی نماز پڑھ سکتا ہوں؟

ج……نابینا امام کے پیچھے نماز اس صورت میں مکروہ ہے جبکہ وہ پاکی پلیدی میں احتیاط نہ کرسکتا ہو، ورنہ بلاکراہت صحیح ہے، جمعہ کا اور پنج گانہ نمازوں کا ایک ہی حکم ہے۔

معذور امام کی اقتدا کرنا

س……اگر کوئی امام صاحب عمر کے تقاضے کی وجہ سے بوجہ مجبوری (معذوری) دو سجدوں کے

درمیان جلسہ میں سیدھا نہیں بیٹھ سکتے جس میں ترکِ واجب لازم آتا ہو، نیز قعدہ میں اسی عذر کی بنا پر اپنے دونوں پیروں کو بچھا کر بیٹھ جاتے ہوں تو ان کے پیچھے اقتدا کی شرعاً کیا حیثیت ہے؟ کیا دُوسرے قابل عالم اور قاری کے ہوتے ہوئے ان کی اقتدا صحیح ہوگی؟ جبکہ مذکورہ امام صاحب عرصہ ۲۵، ۳۰ سال سے کسی مسجد میں امام ہوں، مقتدیوں کی بڑی تعداد امام صاحب کے پرانے ہونے کی وجہ سے ان کے پیچھے نماز ادا کرنے میں کوئی اعتراض نہیں کرتی، ماسوائے چند اہلِ علم حضرات کے، کیا اس صورتِ حال کی ذمہ داری مسجد کی انتظامیہ پر بھی عائد ہوتی ہے؟

ج...... جبکہ وہ دو سجدوں کے درمیان بیٹھ نہیں سکتے، ان کے بجائے کسی اور کو امام مقرّر کرنا ضروری ہے، ورنہ سب کی نمازیں غارت ہوں گی، امام صاحب اگر پرانے ہیں تو اہلِ محلّہ کو چاہئے کہ ان کی خدمت و اعانت کرتے رہیں۔

مسافر امام کی اقتدا

س...... نمازِ قصر کس طرح پڑھی جاتی ہے؟ چند دن پہلے ایک صاحب ہمارے پاس ایک رات کے لئے آئے، عشاء کی نماز میں ہم نے انہیں امام بنایا کہ آپ ہمارے امام بنیں، سو انہوں نے نماز پڑھانے سے پہلے مطلع کیا کہ چونکہ میں مسافر ہوں اس لئے دو رکعات فرض پڑھوں گا اور آپ کو بھی پڑھاؤں گا، باقی کی دو رکعات بجائے آپ سلام پھیرنے کے مزید آگے بذاتِ خود پڑھیں، اس کے بعد امام صاحب نے باقی سنتیں، وتر، نفل پورے پڑھے، جاننا یہ چاہتا ہوں کہ کیا یہ طریقہ صحیح ہے؟

ج...... امام اگر مسافر ہو تو وہ نماز قصر پڑھے گا، اور اس کے پیچھے جو لوگ مقیم ہیں وہ اپنی باقی دو رکعتیں پوری کرلیں گے، ان صاحب نے صحیح مسئلہ بتایا۔ اور اگر امام مقیم ہو اور مقتدی مسافر ہو تو وہ امام کے ساتھ پوری نماز پڑھے گا، لیکن چار رکعت قضا والی نماز میں مسافر کا مقیم کی اقتدا کرنا صحیح نہیں۔

غیرشادی شدہ امام کی اقتدا

س...... غیرشادی شدہ کے پیچھے نماز پڑھنا دُرست ہے یا نہیں؟ اگر ہے تو وہ کس صورت

فہرست

میں؟ اور اگر نہیں دُرست تو کس صورت میں؟ کہ بعض لوگ کہتے ہیں کہ غیرشادی شدہ کے پیچھے نماز بالکل نہیں ہوتی، اور ایسے کو امام مقرّر کرنا دُرست نہیں۔

ج…… غیرشادی شدہ اگر نیک پارسا ہو تو نماز اس کے پیچھے صحیح ہے، اور اس کو امام مقرّر کرنا بھی صحیح ہے۔

حجام کی امامت کہاں تک دُرست ہے؟

س…… ایک آدمی حجام کا کاروبار کرتا ہے، وہ آدمی نماز کی نیت کرتا ہے، مسجد میں جاتا ہے، اتفاق سے پیش امام نہیں آتا اور مقتدیوں کے کہنے سے وہ نماز پڑھاتا ہے، کیا اس کے پیچھے نماز جائز ہے؟

ج…… اگر وہ شرع کا پابند ہے، قرآنِ کریم پڑھنا جانتا ہے اور نماز کے مسائل سے واقف ہے، تو اس کی امامت صحیح ہے۔ کسی حلال پیشے کو ذلیل سمجھنا جاہلی تکبر ہے، اسلام اس کی تعلیم نہیں دیتا۔ البتہ اگر وہ لوگوں کی داڑھیاں مونڈتا ہے یا خلافِ شرع بال بناتا ہے تو وہ فاسق ہے، اس کے پیچھے نماز مکروہِ تحریمی ہے۔

سجدہ میں پاؤں کی اُنگلیاں نہ موڑنے والے کی اقتدا میں نماز

س…… ہماری مسجد کے امام صاحب کی سجدے میں پاؤں کی ایک اُنگلی بھی نہیں مڑتی، جس سے شریعت کے مطابق سجدہ نہ ہوا، اور سجدہ نہ ہونے سے نماز نہ ہوئی، میں نے اس بارے میں امام صاحب کو متوجہ کیا مگر اس پر عمل نہ ہوا، مسجد کے چیئرمین کو لکھا، مگر انہوں نے بھی اس کا کوئی حل نہ لکھا، اب آپ بتائیں کہ اس امام کے پیچھے نماز پڑھیں یا نہیں؟ جہاں میں کام کرتا ہوں وہاں سے اتنی دیر کی چھٹی نہیں ملتی کہ محلے سے باہر کی مسجد میں جاکر نماز ادا کروں؟

ج…… اگر سجدے میں اُنگلیاں نہ مڑسکیں مگر زمین کو لگی رہی تو سجدہ صحیح ہے، اور امام صاحب کی امامت بھی صحیح ہے۔

سر اور داڑھی کو خضاب لگانے والے کی امامت

س…… ہم جس دفتر میں کام کرتے ہیں اس میں ہم نے ایک جگہ نماز ادا کرنے کے لئے

مخصوص کرلی ہے، جہاں پر آفس کے اوقات میں ظہر اور عصر کی نماز باجماعت ادا کی جاتی ہے، جو حافظ صاحب اس کی امامت فرماتے ہیں وہ یہاں اس ادارے میں ملازم ہیں، لیکن واضح رہے کہ امامت کے سلسلے میں وہ کوئی معاوضہ نہیں لیتے۔ مسئلہ دراصل یہ ہے کہ اب کچھ دنوں سے انہوں نے اپنے سر اور داڑھی کے بالوں کو خضاب سے رنگنا شروع کردیا ہے، جس کی بظاہر کوئی وجہ نظر نہیں آتی، لہٰذا آپ سے پوچھنا یہ ہے کہ آیا حنفی فقہ کے تحت ان کے پیچھے نماز ادا کرنا جائز ہے؟ اور جو لوگ ان کے پیچھے نماز ادا کر رہے ہیں، کیا ان کی نماز ہوجاتی ہے؟

ج……جو امام سیاہ خضاب لگاتا ہو، اس کے پیچھے نماز مکروہِ تحریمی ہے۔

اُستاذ کی بددُعا والے شاگرد کی امامت

س……ایک امامِ مسجد نے اپنے شاگرد کو کسی ذاتی تنازع کی بناپر (زمین کا تنازع) بددُعا دی، اور چند دن بعد پیش امام کا انتقال ہوگیا، اور شاگرد اسی مسجد میں پیش امام بن جاتے ہیں، اب مقتدیوں میں اختلاف ہے، بعض کہتے ہیں کہ اس (موجودہ امام) کو اُستاذ کی بددُعا ہے، اس لئے اس کے پیچھے نماز نہیں ہوسکتی، جبکہ دُوسرا گروہ یہ کہتا ہے کہ نماز ہوسکتی ہے، جبکہ اس گاؤں میں دُوسرا کوئی شخص نماز پڑھانے کے لائق اور قابل ہی نہیں ہے۔

ج……اُستاذ کی بددُعا اگر بے وجہ تھی تو اللہ تعالیٰ ان کو معاف فرمائے، اور اگر معقول وجہ کی بنا پر تھی تو شاگرد کو اُستاذ کے لئے بلندیٔ درجات کی دُعا کرنی چاہئے اور اللہ تعالیٰ سے بھی معافی مانگے، نماز اس کے پیچھے صحیح ہے۔

حدیث کے مقابلے میں ڈھٹائی کرکے داڑھی کتروانے والا امام سخت ترین مجرم ہے

س…… ہمارے یہاں مسجد میں ایک پیش امام ہیں، ان کی داڑھی تقریباً ایک اِنچ تھی، ان سے کسی نے کہا کہ حدیث میں ہے کہ داڑھی بڑھاؤ، تو انہوں نے کہا کہ میں تو اور کٹاؤں گا۔ چنانچہ چند روز بعد انہوں نے اور کترائی آدھا اِنچ رہ گئی، جب ان سے کہا گیا کہ یہ آپ نے کیا کیا ہے؟ تو انہوں نے جواب دیا کہ بس بال برابر کئے ہیں، اور ان کا کہنا ہے کہ حدیث

میں کہیں بھی ایک مشت داڑھی رکھنے کا حکم نہیں ہے۔ یہ بات ان کی کس حد تک دُرست ہے؟ نیز ایسے امام کے پیچھے نماز پڑھنے کا شرعی حکم کیا ہے؟

ج…… امام ابویوسفؒ نے ایک بار حدیث بیان کی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو لوکی، کدّو مرغوب تھا، مجلس میں ایک شخص نے حدیث سن کر کہا کہ: مجھے تو مرغوب نہیں! حضرتِ امامؒ نے حکم فرمایا کہ: اسے قتل کردو! یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث سے معارضہ کرتا ہے، اس نے توبہ کی۔ یہ واقعہ آپ کے پیش امام پر صادق آتا ہے، ابویوسفؒ کی مجلس میں پیش امام آیا ہوتا تو وہ اس پیش امام کے قتل کا فتویٰ دیتے، اس لئے نہیں کہ یہ داڑھی کٹاتا ہے، بلکہ اس لئے کہ یہ فرمانِ نبویؐ کا معارضہ کرتا ہے۔

رہا اس کا یہ کہنا کہ حدیث میں کہیں بھی ایک مشت داڑھی رکھنے کا حکم نہیں آیا، اس سے پوچھئے کہ داڑھی کٹانے کا حکم کس حدیث میں آیا ہے؟ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تو بڑھانے ہی کا حکم دیا ہے، البتہ بعض صحابہؓ سے ایک مشت سے زائد کا کاٹنا ثابت ہے، اس سے تمام فقہائے اُمت نے ایک مشت سے زائد کے کاٹنے کو جائز اور اس سے کم کے کاٹنے کو حرام فرمایا ہے۔ بہرحال اپنے امام صاحب سے کہئے کہ اپنے اس گستاخانہ کلمہ سے توبہ کریں اور اپنے ایمان کی خیر منائیں۔ اگر اس پر بھی بات ان کی عقل میں نہ آئے تو اس کو امامت سے معزول کردیا جائے، اس کے پیچھے نماز پڑھنا جائز نہیں جب تک کہ توبہ نہ کرے۔

ٹخنے ڈھانکنے والے کی امامت صحیح نہیں

س…… ایسے امام کے متعلق آپ کی کیا رائے ہے جو شلوار ٹخنوں سے نیچے رکھنے کا عادی ہو؟

ج…… شلوار، پاجامہ آدھی پنڈلی تک رکھنا سنتِ نبوی ہے، ٹخنوں تک رکھنے کی اجازت ہے، اور ٹخنوں سے نیچے رکھنا حرام ہے، اور نماز میں یہ فعل اور بھی بُرا ہے، جو امام شلوار، پاجامہ ٹخنوں سے نیچا رکھنے کا عادی ہو، اگر وہ اس سے باز نہ آئے تو اس کو امامت سے ہٹادینا ضروری ہے۔

فاسق کی اقتدا میں نماز ادا کرنا مکروہِ تحریمی ہے

س…… کیا فاسق کی اقتدا میں نماز ادا کرنا جائز ہے؟

فہرست

ج…… فاسق کی اقتدا میں ادا کی گئی نماز مکروہِ تحریمی ہے، قاعدے کے لحاظ سے تو واجب الاعادہ ہونی چاہئے، مگر بعض علمائے کرام فرماتے ہیں کہ لوٹانے کی ضرورت نہیں۔

جس کے گھر والے بے پردہ ہوں اس کے پیچھے نماز

س…… منظور کی داڑھی کٹی ہوئی ہے، لیکن اس کے گھر میں شرعی پردہ ہے، حکیم متقی ہے، لیکن اس کے گھر میں پردہ نہیں ہے، ان دونوں میں سے امامت کے لائق کون ہے؟

ج…… داڑھی کٹے کے پیچھے نماز جائز نہیں، اور جو شخص گھر والوں کو بے پردگی سے منع نہیں کرتا اور اس کی رضا سے بے پردگی ہوتی ہے، تو اس کی امامت بھی جائز نہیں۔

بینک کے ملازم کی امامت مکروہِ تحریمی ہے

س…… اگر پیش امام بینک میں ملازم ہے تو کیا اس کے پیچھے نماز ہوجاتی ہے (خاص کر اس کی ڈیوٹی سودی لین دین ہو) اور تنخواہ حرام ہے یا حلال؟

ج…… بینک کی ملازمت جائز نہیں، اور ایسے امام کی امامت مکروہِ تحریمی ہے، بینک کی تنخواہ چونکہ سود سے ملتی ہے، اس لئے وہ بھی حلال نہیں۔

بددیانت درزی اور ناحق زکوٰۃ لینے والے کی امامت

س…… ایک صاحب مال دار (صاحبِ نصاب) ہیں، وہ بجائے زکوٰۃ دینے کے زکوٰۃ لیتے ہیں، اور امامت کرتے ہیں۔ ایک صاحب بہت جھوٹ بولتے ہیں اور امامت کے فرائض بھی انجام دیتے ہیں۔ ایک صاحب درزی ہیں یا کشن میکر ہیں، اور ضرورت سے زیادہ کپڑا لیتے ہیں، یعنی جتنا لیتے ہیں اتنا لگاتے نہیں، بچالیتے ہیں، بعض صورت میں نئے کی جگہ پرانا مال اندر لگادیتے ہیں اور نیا بچالیتے ہیں، اور امامت بھی کراتے ہیں، کیا ایسے اماموں کے پیچھے نماز دُرست ہے؟

ج…… مال دار (جس پر زکوٰۃ واجب ہے) کا زکوٰۃ لینا، جھوٹ بولنا اور درزی کا کپڑا چھپانا اور خیانت کرنا یہ سب گناہ ہیں، اور ان کا مرتکب فاسق ہے، اور فاسق کی امامت مکروہِ تحریمی ہے، کیونکہ عہدۂ امامت عزّت واحترام کا منصب ہے، جس کا وہ فاسق اہل نہیں، اس لئے

ایسے شخص کی اقتدا میں نماز جائز نہیں، بلکہ مکروہِ تحریمی ہے۔

فاسق امام اور اس کے حمایتی متولّی کا حکم

س…… جو امام پانچ وقت نماز پڑھائے، خطیب ہو، اور عیدین کی نماز بھی پڑھاتا ہو، اور داڑھی صرف سوا اِنچ کے قریب ہو، اور باوجود مقتدیوں کے اصرار کے پوری داڑھی نہ رکھتا ہو، اور یہ کہے کہ شادی کے بعد پوری داڑھی رکھوں گا، کیا ایسے امام کی امامت دُرست ہے؟ کیا نماز باجماعت ہوجاتی ہے؟ مسجد کے متولّی بضد ہیں کہ اسی کو امام رکھوں گا، یہ کم تنخواہ لیتا ہے۔

ج…… یہ امام، حرام اور کبیرہ گناہ کا مرتکب ہے، اس لائق نہیں کہ اس کو امام رکھا جائے، اور اس کے پیچھے نماز مکروہِ تحریمی ہے، اگر وہ توبہ نہ کرے تو اہلِ محلّہ کا فرض ہے کہ اس کی جگہ کوئی اور امام رکھیں، اور اگر متولّی ایسے امام کے رکھنے پر بضد ہے تو وہ بھی معزول کئے جانے کے لائق ہے، لوگوں کی نمازیں غارت کرنے والے کو مسجد کا متولّی بنانا جائز نہیں۔

گناہِ کبیرہ کرنے والے کی امامت

س…… ایک شخص نے گناہِ کبیرہ کیا اور لوگوں میں بدنام ہوگیا، کیا وہ شخص بحیثیت امام نماز پڑھا سکتا ہے؟ اگر وہ شخص بحیثیت مقتدی میرے برابر میں کھڑا ہو تو کیا میری اور باقی نمازیوں کی نماز ہوئی یا نہیں؟ جبکہ تمام نمازیوں کو اس بات کا علم ہے، کیا ہم اس سے دُعا سلام رکھ سکتے ہیں؟ کیا ہم کسی تقریب میں اکٹھے کھانا کھا سکتے ہیں؟ کیا بعد نمازِ عید گلے مل سکتے ہیں؟

ج…… گناہِ کبیرہ کا مرتکب اگر توبہ کرکے آئندہ کے لئے اپنی اصلاح کرلے تو اس کو امام بنانا جائز ہے، مسلمان خواہ کتنا ہی گناہگار ہو اس کے نماز میں شامل ہونے سے کسی کی نماز نہیں ٹوٹتی، اور اس کے ساتھ کھانا پینا بھی جائز ہے، کسی مسلمان کو ایسا ذلیل سمجھنا خود گناہِ کبیرہ ہے۔

ولد الحرام اور بدعتی کی امامت

س…… بدعتی کے پیچھے نماز پڑھنا جائز ہے یا ناجائز؟

ج…… فاسق، مبتدع اور ولد الحرام کی امامت مکروہِ تحریمی ہے، بشرطیکہ بدعتی کی بدعت حدِ کفر تک پہنچی ہوئی نہ ہو، ورنہ اس کے پیچھے نماز ادا ہی نہیں ہوگی۔

مسجد میں تصویر کشی کرنے والے کی امامت

س...... مسجد کی تقریب میں امام کے حکم پر ان کا معاون تصویر کشی کرتا ہے، منع کرنے پر امام کا حوالہ دیتا ہے، بعد ازاں امام صاحب دُوسرے دن قسم کھا کر انکار کرتے ہیں، کیا یہ فعل دُرست ہے اور ایسے امام کا کیا حکم ہے؟

ج...... تصویر بنانا خصوصاً مسجد کو اس گندگی کے ساتھ ملوّث کرنا حرام اور سخت گناہ ہے، اگر یہ حضرات اس سے اعلانیہ توبہ کا اعلان کریں اور اپنی غلطی کا اقرار کر کے اللہ تعالیٰ سے معافی مانگیں تو ٹھیک، ورنہ ان حافظ صاحب کو امامت اور تدریس سے الگ کر دیا جائے، ان کے پیچھے نماز ناجائز اور مکروہِ تحریمی ہے۔

قاتل کی اقتدا میں نماز

س...... قاتل کے پیچھے چاہے وہ قید میں ہو یا آزاد ہو، نماز پڑھنا جائز ہے یا نہیں؟ کیونکہ یہاں اکثر قاتل لوگ نماز پڑھاتے ہیں؟

ج...... قاتل کے پیچھے نماز جائز ہے، آنحضرت صلی اللہ علیہ سلم کا ارشاد ہے: ''صلوا خلف کل بر و فاجر'' یعنی ہر نیک و بد کے پیچھے نماز پڑھنے کی اجازت ہے، اگر قاتل نے اپنے گناہ سے توبہ کر لی ہو تو اس کے پیچھے نماز بلا کراہت جائز ہے، ورنہ مکروہِ تحریمی ہے۔

جھوٹ بولنے اور گالیاں دینے والے کے پیچھے نماز

س...... جس کمپنی میں ہم کام کرتے ہیں وہاں کی مسجد میں کسی پیش امام کا مستقل بندوبست نہیں ہے، ایک صاحب ہیں جو کہ ظہر کی نماز اکثر پڑھاتے ہیں، میں ان کو قریب سے جانتا ہوں، جھوٹ بولتے ہیں، ذرا سی بات پر ناراض ہو کر انتہائی غلیظ گالیاں بکتے ہیں۔ آپ سے صرف اتنی عرض ہے کہ کیا اس شخص کے پیچھے نماز پڑھنا جائز ہے جو کہ غیبت کرتا ہو، گالیاں بکتا ہو اور جھوٹ بولتا ہو؟

ج...... ایسے امام کے پیچھے نماز مکروہ ہے، مگر تنہا پڑھنے سے بہتر ہے۔

سینما دیکھنے والے کی امامت

س…… جو شخص سینما میں جاکر فلم دیکھتا ہو، ٹیلی ویژن پر ناچ گانے بھی دیکھتا ہو، ریڈیو اور ٹیپ ریکارڈ پر گانے اور موسیقی بھی سنتا ہو، اور مسجد میں امامت بھی کرتا ہو، اس کے پیچھے نماز پڑھنا جائز ہے یا نہیں؟

ج…… ایسے شخص کے پیچھے نماز مکروہِ تحریمی ہے، اس کو امام نہ بنایا جائے۔

ٹی وی دیکھنے، گانا سننے والے کے پیچھے نماز

س…… جو مولوی، قاضی یا امام مسجد ٹی وی دیکھنے اور گانا سننے کا مشتاق ہو ایسے شخص کے پیچھے نماز پڑھنا دُرست ہے یا نہیں؟

ج…… جو شخص ٹی وی دیکھتا اور گانے سنتا ہو وہ فاسق ہے، اس کو امامت سے ہٹادیا جائے، اس کے پیچھے نماز مکروہِ تحریمی ہے۔

شراب پینے والے کی اقتدا اور جماعت کا ترک کرنا

س…… میں نے ایک شخص کو شراب پیتے ہوئے بذاتِ خود دیکھا ہے، اور ایک دفعہ اتفاق سے اس شخص کو باجماعت نماز کی امامت کرتے ہوئے پایا، اس صورت میں اس کے پیچھے جماعت سے نماز ادا کروں یا نماز الگ پڑھوں؟ باجماعت نماز کی حیثیت کیا ہے، واجب ہے یا سنت ہے؟

ج…… ایسا شخص اگر توبہ نہ کرے تو فاسق ہے، نماز اس کے پیچھے مکروہ ہے، مگر تنہا پڑھنے سے بہتر ہے، جماعت کے ساتھ نماز پڑھنا واجب ہے، کبھی اتفاقاً جماعت نہ مل سکے تو خیر، ورنہ جماعت چھوڑنے کی عادت بنالینا گناہِ کبیرہ ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پر بہت وعیدیں فرمائی ہیں، اور اس کو منافقوں کی علامت فرمایا ہے۔ علامہ حلبیؒ شرح منیہ (ص:۵۰۹) میں لکھتے ہیں: ''احکام اس کے وجوب پر دلالت کرتے ہیں، چنانچہ جو شخص بلاعذر جماعت چھوڑ دے، وہ لائقِ تعزیر ہے، اور اس کی شہادت مردُود ہے، اور اگر اس کے ہمسائے اس پر سکوت کریں تو وہ بھی گناہگار رہیں۔''

رشوت خور کو امام بنانا دُرست نہیں

س……اگر کوئی امامِ مسجد رشوت لیتا ہو تو اس کی اقتدا میں نماز پڑھنا جائز ہے؟

ج……رشوت لینا گناہِ کبیرہ ہے، اس کا مرتکب فاسق ہے، اور فاسق کی امامت مکروہِ تحریمی ہے۔

سود خور کی اقتدا میں نماز

س……زید نے بینک سے بمع ساتھی سوسائٹی والوں کے ساتھ سود پر رقم لی، زید وقتاً فوقتاً نماز کے فرائض بھی انجام دیا کرتا ہے، زید نے پہلے یہ نہیں بتایا تھا کہ میں سود میں ملوّث ہو چکا ہوں، جب مسجد والوں کو اس بات کا علم ہوا کہ زید نے بھی سود پر قرض لیا ہے، تو مسجد والوں نے زید کے بارے میں فتویٰ منگوایا، یہ فتویٰ زید کے خلاف گیا، جب یہ فتویٰ زید کو دِکھایا گیا تو زید نے کہا کہ: میں ایک ماہ پہلے ہی توبہ کر چکا ہوں۔ زید اپنے طور پر کہتا ہے، مگر کوئی گواہ نہیں، اور نہ ہی کسی کے سامنے توبہ کی، کسی سے کہتا ہے کہ میں ساری رقم ادا کر چکا ہوں، کسی سے کہتا ہے کہ دو ڈھائی ہزار روپیہ باقی ہے، جبکہ اب بھی سات آٹھ ہزار روپیہ سے زائد رقم زید کے ذمہ باقی ہے، جس کا سود ادا کر رہا ہے، جھوٹ بولنا بھی کبیرہ گناہ ہے۔

سوسائٹی والے زید کے ساتھیوں نے بتایا کہ زید سود پر قرضہ دِلانے والوں کا ڈائریکٹر ہے، بحیثیت ڈائریکٹر کے زید نے ہی اپنے ساتھیوں کو قرض لینے پر مائل کیا اور ان کا گواہ بنا، اور بینک والوں کو گارنٹی دی کہ ان لوگوں نے قرض ادا نہ کیا تو میں ادا کروں گا۔ حدیث شریف میں لکھا ہے کہ: ''سود لینے والا، دینے والا، دستاویز لکھنے والا، گواہ بننے والا سب ایک ہی شمار کئے جائیں گے۔'' کیا ان کے لئے ایک ہی حکم ہے یا علیحدہ علیحدہ؟ اس صورت میں زید کے پیچھے نماز فرائض یا تراویح بلا کراہت جائز ہو سکتی ہے؟ کیا زید امامت کے فرائض انجام دے سکتا ہے؟ شرعی طور پر جو بھی حکم ہو بتایا جائے مہربانی ہوگی۔

ج……زید اگر آئندہ کے لئے سودی کاروبار سے توبہ کرتا ہے اور اپنے گزشتہ فعل پر نادم ہے تو اس کے پیچھے نماز جائز ہے، اور اگر وہ اپنی غلطی کا اقرار کر کے آئندہ کے لئے باز رہنے کا عہد نہیں کرتا تو اس کے پیچھے نماز نہ پڑھی جائے۔

فہرست

کیا امام سنتِ مؤکدہ پڑھے بغیر امامت کرواسکتا ہے؟

س...... بعض اوقات امام صاحب دیر سے آتے ہیں اور جماعت کا وقت ہو جاتا ہے، جب ان سے جماعت کا کہتے ہیں تو پہلے سنت ادا کرتے ہیں پھر امامت کرتے ہیں، کیا امام کے لئے ضروری ہے کہ خواہ وقت ہو جائے وہ سنت نماز ضرور ادا کریں؟ کیا وہ بعد میں سنت ادا نہیں کرسکتے؟ ان دونوں مسائل کا جواب دیتے ہوئے پیش نظر رہے کہ ہم کارخانے کے کارکنان ہیں اس لئے ڈیوٹی کے وقت کا بھی خیال رکھنا پڑتا ہے۔

ج...... امام نے سنتیں نہ پڑھی ہوں تب بھی وہ جماعت کراسکتا ہے، امام صاحب کو چاہئے کہ سنتوں سے پہلے فارغ ہونے کا اہتمام کیا کریں اور اگر کبھی امام پہلے فارغ نہ ہوسکے تو مقتدیوں کو چاہئے کہ امام کو سنتوں کا موقع دے دیا کریں، لیکن اگر کارکنوں کی مشغولی کی وجہ سے وقت کم ہو تو امام فرض پڑھانے کے بعد سنت پڑھے۔

اقامت کے وقت امام لوگوں کو سیدھا کرسکتا ہے

س...... ہمارے ہاں مسجد میں جب نماز پڑھنے سے پہلے اقامت تکبیر پڑھتے ہیں تو امام صاحب نمازیوں کو کہتے ہیں کہ آپ یہاں کھڑے ہوں اور آپ وہاں کھڑے ہوں، امام صاحب کو یہاں پر کیا حکم آیا ہے؟ کیا امام صاحب کو خاموش کھڑے رہنا چاہئے یا نمازیوں کو ہدایت دینا جائز ہے؟

ج...... اگر نمازی آگے پیچھے ہوں یا صف میں جگہ خالی ہو تو امام کو ہدایت کرنی چاہئے۔

امام اور مقتدی کی نماز میں فرق

س...... مقتدی اور امام کی نماز میں خاص فرق کیا ہے؟ وہ کون کون سی عبادتیں ہیں جو آدمی اکیلا پڑھتا ہے اور اگر امام بن جائے تو نہ پڑھے؟

ج...... اکیلے نماز اور امام کی نماز میں تو کوئی فرق نہیں، البتہ مقتدی، امام کے پیچھے قرأت نہیں کرے گا، باقی تمام ارکان اور دُعائیں پڑھے گا۔

فہرست

کیا امام مقتدیوں کی نیت کرے گا؟

س…… مقتدی حضرات باجماعت نماز میں یہ کہتے ہیں کہ پیچھے اس امام صاحب کے، لیکن امام صاحب جب مقتدیوں کے آگے مصلے پر ہوتے ہیں کیا ان کو بھی یہ کہنا پڑتا ہے کہ آگے ان مقتدیوں کے، اس بارے میں تفصیل سے بتائیں۔

ج…… زبان سے کہنے کی ضرورت تو مقتدیوں کو بھی نہیں، صرف یہ نیت کرنا کافی ہے کہ میں اکیلے نماز نہیں پڑھ رہا، امام کے ساتھ پڑھ رہا ہوں۔ امام کو بھی یہ نیت کرنی چاہئے کہ میں دُوسروں کی امامت کر رہا ہوں، تاہم اگر وہ نیت نہ کرے تب بھی اقتدا صحیح ہے۔

آہستہ آواز والے امام کی اقتدا

س…… کیا ہمیں ایسے امام کے پیچھے نماز ادا کرنی چاہئے جس کی آواز ہم تک پہنچ تو رہی ہو لیکن یہ سمجھ میں نہ آرہا ہو کہ وہ کیا پڑھ رہے ہیں؟

ج…… امام کی آواز پہنچے یا نہ پہنچے، اقتدا صحیح ہے اور ثواب میں بھی کوئی کمی نہیں آتی۔

خلافِ ترتیب تلاوت کرنے والے امام کے پیچھے نماز

س…… کیا نماز میں قرآن کو ترتیب سے پڑھنا چاہئے؟ اگر ایسا ضروری ہے تو ایسا امام جو اس چیز کی پابندی نہ کرے تو کیا اس کے پیچھے نماز جائز ہے جبکہ اس کو اس بات کا علم بھی ہو؟

ج…… قرآنِ کریم کو خلافِ ترتیب پڑھنا مکروہ ہے، جبکہ قصداً ایسا کیا جائے، اور اگر سہواً ایسا ہوجائے تو مکروہ نہیں، جہاں تک میرا خیال ہے کوئی امام قصداً خلافِ ترتیب نہیں پڑھ سکتا، بھولے سے ایسا ہوسکتا ہے، اس لئے نماز جائز ہے۔

اتنی لمبی نماز نہ پڑھائیں کہ مقتدی تنگ ہوجائیں

س…… ہمارے علاقے کی مسجد کے امام صاحب عام نمازوں میں اتنی طویل قرأت پڑھتے ہیں کہ بعض اوقات بوڑھے نمازی لڑکھڑا کر گر پڑتے ہیں۔ بعض دیگر مقتدی درمیان میں بیٹھ جاتے ہیں، رُکوع اور سجود اتنے طویل ہوتے ہیں کہ بعض مقتدی بیس سے تیس بار تک تسبیحات پڑھتے ہیں، تشہد اور قعدے میں اتنی دیر لگتی ہے کہ گمان ہوتا ہے کہ امام صاحب

سوگئے ہیں یا پھر خدانخواستہ......ازراہِ کرم قرآن وحدیث کی روشنی میں ارشاد فرمائیے کہ ۱: امامت کے بارے میں کیا اَحکام ہیں؟ ۲: کیا رُکوع اور سجود کی تسبیحات سات سے زائد بار اور تشہد اور قعدے میں وقت بچے تو دیگر دُعائیں پڑھی جاسکتی ہیں؟

ج...... آپ کے امام صاحب صحیح نہیں کرتے! امام کو چاہئے کہ نماز میں مقتدیوں کی رعایت کرے اور اتنی لمبی نماز نہ پڑھائے کہ لوگ تنگ ہوجائیں۔ حدیث شریف میں ہے کہ جو شخص امام ہو، وہ ہلکی نماز پڑھائے، کیونکہ مقتدیوں میں کوئی کمزور ہوگا، کوئی بیمار ہوگا، کوئی حاجت مند ہوگا۔ ایک اور حدیث میں حکم ہے کہ جماعت میں جو سب سے کمزور آدمی ہو اس کی رعایت کرتے ہوئے نماز پڑھائے۔

فرائض کی جماعت میں امام کو لقمہ دینا

س...... کیا تراویح کی نماز کے علاوہ اور نمازوں مثلاً: فجر، مغرب، عشاء میں لقمہ دینا جائز ہے؟ اگر امام لقمہ قبول کرلیتا ہے تو کیا نماز فاسد ہوجاتی ہے؟ اور کیا اس سلسلے میں علماء میں کوئی اختلاف ہے؟

ج...... اگر امام نے آیت غلط پڑھ دی ہو تب تو لقمہ دینا ضروری ہے، تاکہ وہ دوبارہ صحیح پڑھے، اور اگر امام بقدرِ ضرورت قرأت کرچکا تھا اس کے بعد اٹک گیا تو اس کو چاہئے کہ رُکوع کردے، مقتدیوں کو لقمہ دینے پر مجبور نہ کرے، لیکن اگر کسی کو مقتدی نے لقمہ دے دیا تب بھی نماز فاسد نہیں ہوگی۔

امام صاحب کی بھول ہمیشہ مقتدی کے غلط وضو کی وجہ سے نہیں ہوتی

س...... مغرب کی باجماعت نماز میں امام صاحب دُوسری رکعت میں التحیات کے بعد کھڑے ہونا بھول گئے، لقمہ دینے پر وہ اُٹھے اور سجدۂ سہو کے بعد نماز مکمل کرلی، نماز کے بعد امام صاحب نے فرمایا کہ: آپ مقتدیوں میں سے کسی کا وضو دُرست نہیں جو کہ یہ غلطی سرزد ہوئی، اور سرکار نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی یہی فرمایا ہے۔ آپ سے یہ بات پوچھنی ہے کہ کیا یہ درست ہے؟ کیونکہ اس وقت جماعت میں سے بارش ہونے کے سبب ہم صرف پانچ

نمازی تھے، امام صاحب کی اس بات نے ہم پانچوں کو تشویش میں مبتلا کردیا ہے، میں نے ایک دُوسرے صاحب سے یہ بات بھی سنی ہے کہ جب جماعت میں امام صاحب سے کوئی غلطی ہوجاتی ہے تو اس وقت حضرت خضر علیہ السلام مسجد میں تشریف لاتے ہیں اور آدمیوں کے بھیس میں نمازیوں سے مصافحہ کرتے ہیں۔

ج...... یہ کہنا تو مشکل ہے کہ امام صاحب کو جب بھی بھول ہو، اس کا سبب ہمیشہ یہی ہوتا ہے کہ مقتدیوں میں سے کسی کا وضو صحیح نہیں ہوگا۔ البتہ یہ کہنا صحیح ہے کہ دیگر اسباب میں سے ایک سبب یہ بھی ہوسکتا ہے۔ آپ کے امام صاحب نے جس حدیث کا حوالہ دیا ہے وہ سننِ نسائی (ج:۱ ص:۱۵۱) میں ہے، جس کا مفہوم یہ ہے کہ ایک بار آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے صبح کی نماز میں سورۂ رُوم کی قرأت فرمائی، قرأت کے دوران آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو متشابہ لگ گیا، نماز سے فارغ ہوکر فرمایا کہ: ان لوگوں کا کیا حال ہے جو ٹھیک سے وضو نہیں کرتے، یہی لوگ ہیں جن کی وجہ سے ہماری قرأت میں گڑبڑ ہوتی ہے۔ بہرحال امام صاحب کی بھول کا سبب کبھی مقتدیوں کی یہ کوتاہی بھی ہوسکتی ہے، اور کبھی خود امام کی کوتاہی، بلکہ یہی اغلب ہے۔

حضرت خضر علیہ السلام کے تشریف لانے اور نمازیوں سے مصافحہ کرنے کی بات میں نے کہیں نہیں سنی، نہ پڑھی۔

امام کا اپنے بچے کے رونے کی وجہ سے نماز توڑ دینا

س...... ہمارے محلے کی قریبی مسجد میں جو امام مقرّر ہیں، ایک دن عشاء کی نماز کی آخری رکعت میں امام صاحب سجدے میں گئے تو انہیں مسجد سے ملحقہ اپنے مکان سے اپنے بچے کے رونے کی آواز آئی، یہ نماز صحن میں ادا کی جارہی تھی، مسجد کے ہال سے امام صاحب کے گھر ایک دروازہ کھلتا ہے، امام صاحب سجدے میں نماز چھوڑ کر اپنے گھر چلے گئے، مقتدی کافی دیر سجدے میں رہے تو ان میں سے ایک مقتدی اُٹھ گیا، دیکھا تو امام صاحب غائب ہیں، اس طرح باقی مقتدیوں نے بھی نماز توڑ دی، بعد میں مقتدیوں نے جب امام صاحب سے دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا کہ مجھے اپنے بچے کے رونے کی آواز آئی تھی، میں یہ سمجھا کہ کوئی اسے اغوا کر رہا ہے، حالانکہ امام صاحب کی بیوی گھر میں موجود تھیں۔ مقتدیوں نے

نماز توڑ دی، بتائیے اس صورت میں انہیں کیا کرنا چاہئے تھا یا دوبارہ نماز با جماعت پڑھانی چاہئے تھی؟ ابھی پچھلے دنوں امام صاحب امامت کے دوران قرأت کرتے ہوئے بھول گئے، بعد میں ایک مقتدی نے ان سے اس کے بارے میں مسئلہ پوچھا تو انہوں نے بجائے مسئلہ بتانے کے یہ کہا کہ اس میں میرا کوئی قصور نہیں، کسی مقتدی نے وضو صحیح نہیں کیا، آپ ہی بتائیں کہ ایسے اعمال کرنے والے امام صاحب کے پیچھے نماز جائز ہے یا نہیں؟

ج...... بچے کے رونے کی آواز سن کر امام صاحب کے لئے نماز توڑنا جائز نہیں تھا، اگر انہوں نے ایسا کیا تو یہ غلط کیا، اس سے امام صاحب اور مقتدیوں، سب کی نماز ٹوٹ گئی، اور دوبارہ جماعت سے کرانی چاہئے تھی، کسی کے وضو کرنے یا نہ کرنے کا امام کے بھولنے میں ہمیشہ دخل نہیں ہوتا، بعض مرتبہ اچھے اچھے عالم بھی بھول جاتے ہیں، یہ اتنی معیوب بات نہیں، دونوں مسئلوں سے معلوم ہوتا ہے کہ امام صاحب فقہ اور نماز کے مسائل سے ناواقف ہیں، بہتر یہ ہے کہ کسی عالم کو جو قرأت بھی جانتے ہوں امام مقرّر کیا جائے۔

امام کو اپنی نماز جماعت سے زیادہ اطمینان سے پڑھنی چاہئے

س...... دیکھا گیا ہے کہ پیش امام حضرات نماز کی جماعت تو بڑے اہتمام سے پڑھاتے ہیں اور بعد کی بقیہ رکعتیں جو بعد نماز جماعت ادا کرنی ہوتی ہیں، جلدی جلدی پڑھ کر نماز ختم کر لیتے ہیں۔ سوال یہ ہے کہ ایسا وہ دانستہ کرتے ہیں یا اس کے لئے کوئی شرعی جواز ہے؟ کیا جماعت کے علاوہ بقیہ رکعتیں سکون و آرام کے ساتھ ادا کرنی چاہئیں یا جلدی جلدی امام صاحب کی طرح؟

ج...... فرض نماز تو مختصراً پڑھانے کا حکم ہے، تاکہ بیماروں، بوڑھوں اور کمزوروں کی رعایت رکھی جاسکے، اپنی تنہا نماز آدمی کو زیادہ اطمینان سے پڑھنی چاہئے، جس غلطی کی آپ نے نشاندہی فرمائی ہے، وہ واقعی لائقِ اصلاح ہے۔

امام کو سنت کے لئے جگہ تبدیل کرنا

س...... امام فرائض پڑھا کر مصلےٰ سے ہٹ کر نماز سنت ادا کرے یا وہاں اسی جگہ پر؟

ج...... جگہ بدل لینا اور ذرا آگے پیچھے یا دائیں بائیں ہو جانا چاہئے۔

فہرست

نماز کے بعد امام کس طرف منہ کرکے بیٹھے؟

س...... کیا ہر نماز باجماعت کے بعد امام صاحب کا دُعا کے لے مقتدیوں کی طرف منہ کرکے بیٹھنا ضروری ہے یا سنت ہے؟

ج...... نماز کے بعد مقتدیوں کی طرف منہ کرکے بیٹھنا کوئی ضروری نہیں ہے، دائیں بائیں جس طرف چاہے بیٹھ سکتا ہے۔

امام صاحب کا نمازی کے سامنے منہ کرکے بیٹھنا جائز نہیں

س...... عشاء کی نماز باجماعت کا سلام پھیر کر امام صاحب مقتدیوں کی طرف منہ کرکے دُعا مانگتے ہیں اور دُعا ختم ہوجاتی ہے، امام صاحب اب بھی مقتدیوں کی طرف منہ کرکے بیٹھتے ہیں، ٹھیک امام صاحب کے پیچھے صفِ اوّل میں ایک نہایت ضعیف البصر وضعیف السماعت عمر رسیدہ بزرگ بیٹھتے ہیں، یہ بزرگ دُعا ختم ہونے پر حسبِ معمول سنتِ مؤکدہ ادا کرنے کے لئے کھڑے ہوجاتے ہیں اور نیت باندھ کر نماز ادا کرنے لگتے ہیں، امام صاحب اب بھی ان بزرگ کی طرف منہ کئے ہوئے بیٹھے رہتے ہیں۔

ج...... نمازی کے سامنے اس کی طرف منہ کرکے بیٹھنا جائز نہیں، اور نمازی کے سامنے سے اُٹھ کر چلے جانا جائز ہے۔

نماز کے بعد امام کو کعبہ کی طرف پیٹھ کرکے بیٹھنا جائز ہے

س...... کیا بعد نماز امام کا کعبہ کی طرف یا قبلۂ اوّل کی طرف پیٹھ کرنا جائز ہے؟

ج...... امام کو چاہئے کہ نماز کے بعد مقتدیوں کی طرف پشت کرکے نہ بیٹھے، بلکہ یا تو مقتدیوں کی طرف منہ کرکے بیٹھ جائے یا دائیں بائیں منہ کرکے بیٹھے۔

امام سے اختلاف کی بنا پر مسجدِ نبوی میں نماز نہ پڑھنا بڑی محرومی ہے

س...... مسجدِ نبوی کی طرف جاکر وہاں نماز نہ پڑھنا (جو چالیس نمازوں کے برابر ہے) محض امام سے اختلاف کی بنا پر کیسا فعل ہے؟

ج...... مسجدِ نبوی شریف میں نماز پڑھنا ایک ہزار نماز کے برابر ہے، حدیث شریف میں ہے

کہ جس نے میری مسجد میں چالیس نمازیں ایسے طور پڑھیں کہ کوئی نماز فوت نہ ہو، اس کے لئے دوزخ سے برأت اور عذاب سے نجات کا پروانہ لکھ دیا جاتا ہے اور وہ نفاق سے بری ہوجاتا ہے۔ (مسندِ احمد ج:۳ ص:۱۵۵) ان فضائل کے باوجود محض امام سے فقہی اختلاف کی بنا پر حرمِ نبویؐ کی نمازیں چھوڑ دینا کتنی بڑی محرومی اور بے توفیقی ہے، اس کا اندازہ بھی کیا جاسکتا ہے...؟ اناللہ وانا الیہ راجعون...!

جس امام سے ناراضی ہو اس کی اقتدا

س...... کسی امام سے ناراضی ہو تو ایسی صورت میں اس کے پیچھے نماز پڑھنا جائز ہے یا نہیں؟

ج...... امام سے کسی دُنیوی سبب سے ناراضی رکھنا بُرا ہے، نماز اس کے پیچھے جائز ہے۔

امام کی توہین کرنے والے کی اسی امام کے پیچھے نماز

س...... گاؤں کے معزّزین کا ایک اجتماع برائے فلاح و بہبود منعقد ہوا، جس میں امامِ مسجد شریک ہوئے، باتوں باتوں میں ایک شخص نے مولوی صاحب کے اعتراض پر کہا کہ مولوی بکواس کرتا ہے اور جھوٹ بولتا ہے، کیا یہ شخص مجمع عام کے سامنے امام کی بے عزّتی کرکے دوبارہ کسی جگہ فرض، واجب وغیرہ ان امام صاحب کی اقتدا میں نماز ادا کرسکتا ہے؟ اس کے لئے شرعی تعزیر یا سزا کیا ہے؟ تاکہ آئندہ کے لئے سدِ باب ہوسکے اور امام صاحب کی عزّت محفوظ رہ سکے، یاد رہے کہ مذکورہ امام صاحب عرصہ دس سال سے للہ فی اللہ دینی خدمات، عیدین، جمعہ، جنازہ، دُعا وغیرہ سرانجام دے رہے ہیں۔

ج...... امام کی ناحق توہین کرکے وہ شخص گناہ کا مرتکب ہوا ہے، اس کو اس سے توبہ کرنی چاہئے اور امام صاحب سے معافی مانگنی چاہئے، نماز اس کی امام صاحب کے پیچھے جائز ہے۔

اگر امام سے کسی مسئلے میں اختلاف ہوجائے تو اس کے پیچھے نماز پڑھنا کیسا ہے؟

س...... میری دُکان کے سامنے مسجد ہے، آٹھ مہینے پہلے کا واقعہ ہے کہ عصر کی نماز کی جماعت ختم ہونے کے بعد ایک نمازی دوبارہ نماز پڑھنے کے لئے کھڑے ہوئے، ان کے برابر

دُوسرے نمازی نے ٹوکا کہ تم نے ابھی جماعت سے نماز پڑھی ہے، عصر کی نماز پڑھنے کے بعد کوئی نماز پڑھنا حرام ہے، ان صاحب نے جواب دیا کہ میں پچھلی قضا نماز پڑھوں گا، اس پر ٹوکنے والے نے وہی بات دُہرائی کہ کوئی بھی نماز پڑھنا حرام ہے چاہے امام صاحب سے معلوم کرلو۔ دُوسرے نمازی بھی ان ٹوکنے والے کے ساتھ مل گئے اور امام صاحب کے پاس اس نمازی کو لے آئے، امام صاحب نے بھی یہی جواب دیا کہ عصر کی نماز پڑھنے کے بعد کوئی بھی نماز پڑھنا حرام ہے۔ یہ سن کر میں نے نمازیوں سے کہا کہ میری معلومات کے تحت یہ قضا نماز پڑھ سکتے ہیں، ابھی مغرب میں کم سے کم ایک گھنٹہ ہے، میرے جواب دینے پر نمازی مجھ پر پلٹ گئے اور کہنے لگے تم نے امام صاحب کی مخالفت کی ہے، اس وجہ سے اپنی نمازیں دوبارہ پڑھو۔ اس واقعے کے بعد میں نے اس مسجد میں نماز پڑھنی بند کردی، تھوڑے فاصلے پر دوسری مسجد میں باجماعت پڑھنی شروع کردی، مجھ کو آپ سے یہ معلوم کرنا ہے کہ امام صاحب اور نمازیوں سے اس اختلاف پر دُوسری مسجد میں نماز پڑھنا کیا جائز ہے؟ اور کیا مجھ کو پچھلی نمازیں جو میں نے ان امام صاحب کے ساتھ پڑھیں دوبارہ پڑھنی پڑیں گی؟

ج...... افسوس ہے کہ بے علمی کی وجہ سے آپ حضرات میں سے کسی نے صحیح مسئلہ نہیں بتایا، آپ کے سوال میں چند مسائل ہیں جنھیں الگ الگ لکھتا ہوں:

۱:...... فجر اور عصر کی نماز کے بعد نفل پڑھنا جائز نہیں، لیکن قضا نمازیں پڑھ سکتے ہیں، مگر لوگوں کے سامنے قضا نماز مکروہ ہے، الگ جگہ پڑھنی چاہئے۔

۲:...... جس شخص کو قضا نماز پڑھنی ہو، صرف اسی شخص کا مقتدی بن سکتا ہے جو وہی قضا نماز پڑھ رہا ہو، مثلاً: ایک دن کی عصر کی نماز دو شخصوں کی فوت ہوگئی تھی، وہ دونوں جماعت کراسکتے ہیں، لیکن اگر امام کوئی نماز پڑھا رہا ہو اور مقتدی کی نماز اور ہو تو اقتدا صحیح نہیں، مثلاً: امام آج کی عصر پڑھنا چاہتا ہے اور مقتدی قضا شدہ کل کی عصر پڑھنا چاہتا ہے تو اقتدا صحیح نہیں ہوگی۔

۳:...... امام سے اگر مسئلے میں اختلاف ہوجائے خواہ امام کی غلطی ہو یا مقتدی کی،

فہرست

اس کے پیچھے پڑھی ہوئی نماز صحیح ہے، اس کو نہیں لوٹایا جائے گا، اس لئے جن دوستوں نے آپ کو نماز لوٹانے کا مشورہ دیا، وہ غلط تھا، اور آپ کا اس مسجد کو چھوڑ کر دُوسری مسجد میں نماز شروع کردینا بھی اسی غلط مشورے کو قبول کرنے کا نتیجہ ہے، اس لئے یہ بھی غلطی ہے، آپ کی نماز اسی امام صاحب کے پیچھے جائز ہے۔

ایک مقتدی کی نماز خراب ہوگئی تو اس نے اسی نماز کی دُوسری جگہ امامت کی

س...... منیٰ میں اپنے نزدیکی خیمے میں نماز کے لئے گیا، وہ لوگ طائف (مسافت ۵۳ میل) سے حج کے لئے آئے تھے، جس کا مجھے بعد میں علم ہوا، ظہر کی نماز کا وقت تھا، انہوں نے نماز شروع کی، میں بھی ان میں شامل ہوگیا، امام جو کہ حافظِ قرآن تھا (لیکن داڑھی نہیں تھی) نے بالجہر (قرأت سے) الحمدللہ شریف اور سورۃ پڑھی، حالانکہ پیچھے سے کئی مرتبہ اللہ اکبر بھی کہا، دُوسری رکعت میں بھی اس نے اسی طرح قرأت سے الحمد شریف اور سورۃ پڑھی، اور پھر دو رکعت کے بعد سلام پھیر دیا، کیونکہ انہوں نے قصر پڑھنی تھی، میں نے بھی سلام پھیر دیا، امام صاحب کو سمجھایا کہ جناب ظہر اور عصر میں بالجہر نہیں پڑھنی چاہئے، بہرحال مجھے اس نماز سے تسلی نہیں ہوئی، چونکہ میں مقامی یعنی مکۃ المکرّمہ کا رہنے والا تھا اس لئے میں نے قصر نماز نہیں پڑھنی تھی، بلکہ پوری ادا کرنی تھی، اس لئے میں اپنے خیمے میں آگیا جہاں میرے ساتھی اور بھائی نماز کے لئے تیار تھے، انہوں نے مجھے امامت کے لئے کہا اور میں نے ظہر کی نماز پڑھائی، برائے مہربانی یہ وضاحت فرمادیں کہ کیا یہ میرا عمل دُرست تھا؟ خاص طور پر امامت کرانا کیسا رہا؟

ج...... دن کی نمازوں میں جہری قرأت دُرست نہیں، جب آپ نے مقیم ہونے کے باوجود دو رکعت پر سلام پھیر دیا تو آپ کی وہ نماز نہیں ہوئی، اس لئے آپ کا امامت کرانا صحیح تھا۔
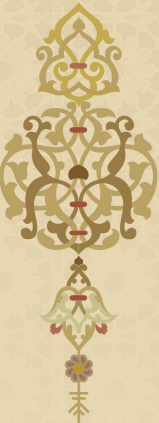
مقتدی

دوبارہ امامت کرانے والے کی اقتدا کرنا

س...... ہمارے یہاں ریاض میں عربی امام صاحب ظہر کی جماعت کراتے ہیں، اگر کوئی شخص جماعت سے رہ جائے تو دوبارہ اس کے ساتھ امام بن کر جماعت کراتے ہیں کہ اس طرح میری (امام) نیت نفلوں کی ہوتی ہے اور مقتدی فرض پڑھتا ہے۔ پوچھنا یہ ہے کہ اگر امام کی نیت نفل کی ہو اور مقتدی کی نیت فرض کی، تو جماعت ہوجاتی ہے یا نہیں؟ صحابہ کرامؓ، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتدا میں نماز ادا کرنے کے بعد محلوں میں جماعت کی امامت کراتے تھے یا نہیں؟

ج...... حنفیہ کے نزدیک فرض پڑھنے والے کی اقتدا نفل پڑھنے والے کے پیچھے صحیح نہیں، دیگر بعض ائمہ کے نزدیک جائز ہے، وہ صاحب اپنے مسلک کے مطابق دوبارہ نماز پڑھاتے ہوں گے، لیکن کسی حنفی کو ان کی دوبارہ امامت کی اقتدا کرنا صحیح نہیں، ورنہ اس کی نماز نہیں ہوگی۔

امام بالائی منزل پر ہو تو نچلی منزل والوں کی نماز

س...... ہمارے محلے کی مسجد زیرِ تعمیر ہے، مسجد ایک حصہ تعمیر ہوچکا ہے، جو دو منزلوں پر مشتمل ہے، مسجد کی تعمیر کے دوران اسی حصے میں نماز باقاعدگی سے پڑھائی جاتی ہے، باجماعت نماز اس طرح ہوتی تھی کہ پیش امام صاحب بالائی منزل پر ہوتے تھے اور مقتدی بالائی اور زیریں دونوں جگہوں پر باجماعت نماز ادا کرتے تھے، دونوں منازل پر لاؤڈ اسپیکر کے ذریعہ امام صاحب کی آواز پہنچانے کا انتظام تھا۔ مسئلہ یہ ہے کہ چند حضرات کا کہنا ہے کہ نچلی منزل میں نماز پڑھنے والے نمازیوں کی نماز نہیں ہوئی، پیش امام کا مقتدی کے سامنے ہونا ضروری ہے، نیز پیش امام جس مقام پر کھڑا ہے اور مقتدی جس مقام پر کھڑا ہے اس مقام کی اُونچائی

کی حد مقرّر ہے۔ آپ سے اس مسئلے کی وضاحت کا خواست گار ہوں اور کیا وہ نمازیں جو ہم نے نچلی منزل میں باجماعت ادا کی ہیں، وہ ہوگئیں یا انہیں دوبارہ ادا کرنا چاہئے؟ اُمید ہے آپ تفصیل سے جواب عطا فرماکر شکریہ کا موقع دیں گے۔

ج...... اگر بالائی منزل پر امام کے ساتھ کچھ مقتدی بھی ہوں، جیسا کہ سوال میں ذکر کیا گیا ہے، تو نچلے حصے والوں کی اقتدا بھی صحیح ہے، لیکن نچلی منزل کو چھوڑ کر امام صاحب کا اُوپر کی منزل پر جماعت کرانا مکروہ ہے۔

س...... یہاں پر ایک مسجد زیرِ تعمیر ہے، اس کے لئے مسئلہ یہ معلوم کرنا ہے کہ مسجد کو دو منزلہ بنا رہے ہیں، کیونکہ جگہ چھوٹی ہے، جمعہ کی نماز میں نمازیوں کی کثرت ہونے کی وجہ سے اور بچوں کو قرآن شریف کی تعلیم کے لئے دُوسری منزل کا بھی پروگرام ہے، کچھ ساتھی یہ کہہ رہے ہیں کہ پہلی منزل کی چھت میں محراب کے مقابل گیلری رکھی جائے تاکہ امام صاحب کی آواز اُوپر جاسکے، ویسے لاؤڈاسپیکر بھی لگائے جائیں گے، اگر لائٹ نہ ہو تو آواز کا مسئلہ تب ہی پیدا ہوگا، اور کہتے ہیں کہ اگر گیلری نہ چھوڑی گئی تو اُوپر کی منزل الگ ہوگئی اور نیچے کی الگ ہوگئی، لہٰذا اس مسئلے کا شرعی حل بتادیں تو نوازش ہوگی، گیلری رکھنی ضروری ہے یا نہیں؟

ج...... اگر اُوپر والوں کو امام کے انتقالات کا علم ہوتا رہے، خواہ لاؤڈاسپیکر کے ذریعہ، خواہ مکبّروں کے ذریعہ، تو اُوپر والوں کی اقتدا صحیح ہے، خواہ گیلری ہو یا نہ ہو، ویسے گیلری کی تجویز بھی بہت مناسب ہے۔

امام کے ساتھ ارکان کی ادائیگی

س...... جماعت کی نماز کے دوران امام جب رُکوع وسجود کرتا ہے، کیا اس کے ساتھ ساتھ یا بعد میں یعنی امام سجدے میں چلا جائے تب مقتدی کو سجدہ کرنا چاہئے یا امام کے ساتھ ساتھ؟

ج...... مقتدی کا رُکوع وسجدہ اور قومہ وجلسہ امام کے ساتھ ہی ہونا چاہئے، بشرطیکہ مقتدی، امام کے رُکن شروع کرنے کے بعد اس رُکن کو شروع کرے، نیز یہ کہ امام سے آگے نکلنے کا اندیشہ نہ ہو، اگر امام کے اُٹھنے بیٹھنے کی رفتار سست ہو اور یہ اندیشہ ہو کہ اگر اس امام کے ساتھ ہی انتقال شروع کیا تو امام سے آگے نکل جائے گا تو ایسی حالت میں تھوڑا سا توقف کرنا چاہئے۔

مقتدی تمام ارکان امام کی متابعت میں ادا کرے

س...... حضرت! میرے پاس سعودی عرب سے ایک چھنگی ن آئے تھے، وہ ایک دن میرے ساتھ نماز پڑھنے گئے، نماز کے بعد فرمانے لگے کہ یہاں جماعت کی نماز میں ایک خطا ہوئی ہے، نماز کا حکم یہ ہے کہ امام جب اللہ اکبر پورا کہہ دیں اس کے بعد مقتدی اللہ اکبر کہیں، اس کے لئے فرمانے لگے کہ ضروری ہے کہ مقتدی بھی خیال فرمائیں اور امام بھی لفظ ''اللہ'' کو یا ''اکبر'' کو نہ کھینچے، بلکہ بہت جلدی سے اللہ اکبر کہیں، اسی طرح یہ بھی فرمانے لگے کہ حکم ہے کہ جب امام رُکوع میں جائیں یا سجدے میں جائیں یا سجدے سے اُٹھے تو جب تک امام اللہ اکبر پورا نہ کہہ لیں اس وقت تک مقتدی اللہ اکبر شروع نہ کریں اور نہ ہی رُکوع میں یا سجدے میں جائیں اور نہ ہی سجدے سے اُٹھیں۔ اسی طرح فرمانے لگے کہ یہی حکم رُکوع سے اُٹھنے کا ہے، اس طریقہ پر فرمانے لگے کہ یہی حکم سلام پھیرنے کا ہے۔ حضرت! آپ سے معلوم کرنا تھا کہ یہ بات کہاں تک صحیح ہے؟ اور اگر صحیح ہے تو ہماری مساجد میں تو اکثر بہت سے مقتدیوں کی نماز اس حکم سے بہت مختلف ہے، جس کی پہلی وجہ تو لوگوں کی ناواقفیت ہے، اور دُوسری اہم وجہ یہ کہ ہماری مساجد میں اکثر امام حضرات ہر رُکن پر ''اللہ اکبر'' یا ''سمع اللہ لمن حمدہ'' یا سلام کافی لمبا کھینچتے ہیں۔

ج...... آپ کے سعودی دوست کی بات اس حد تک دُرست ہے کہ مقتدی کے ارکان امام سے پہلے ادا نہیں ہونے چاہئیں، اور پھر اس میں کچھ تفصیل ہے، وہ یہ کہ اگر امام کی تحریمہ (پہلی تکبیر) سے پہلے مقتدی نے تحریمہ ختم کرلی تو اقتدا ہی صحیح نہیں ہوئی، اس لئے مقتدی کی نماز نہیں ہوئی۔ اور دُوسرے ارکان میں نماز فاسد نہیں ہوگی لیکن سخت گناہگار ہوگا، مثلاً: اگر رُکوع، سجدہ میں پہلے چلا گیا تو اگر امام بھی اس کے ساتھ رُکوع، سجدے میں جاکر شریک ہوگیا تو مقتدی کی نماز تو ہوگئی مگر گناہگار رہوا۔

خلاصہ یہ کہ امام سے آگے بڑھنا جائز نہیں، اور بعض صورتوں میں اس سے نماز فاسد ہوجاتی ہے۔

مقتدی تکبیر کب کہے؟

س……مقتدی امام کے پیچھے کس طرح نماز ادا کریں؟ امام کے منہ سے ''اللہ'' نکلے فوراً عمل شروع کردیں؟

ج……امام کے تکبیر شروع کرنے کے بعد آپ تکبیر کہہ سکتے ہیں، مگر اس کا خیال رکھا جائے کہ تکبیر امام سے پہلے شروع نہ کیا جائے اور امام سے پہلے ختم بھی نہ کی جائے۔

مقتدی کو تکبیریں آہستہ کہنی چاہئیں

س……مردوں کے لئے فرض رکعتوں میں تکبیریں اور ثنا (ظہر اور عصر کے علاوہ) باآواز بلند پڑھنے کا حکم ہے، مسجد میں بھی (جماعت کے علاوہ) کیا ایسا کرنا چاہئے؟ عموماً لوگ مساجد میں فرائض بھی خاموشی سے ادا کرلیتے ہیں، کیا یہ دُرست ہے؟

ج…… بلند آواز سے تکبیر امام کہتا ہے، مقتدی کو اور منفرد کو تکبیریں آہستہ کہنی چاہئیں، اور ثنا تو امام بھی آہستہ پڑھے۔

مقتدی تکبیرات کتنی آواز سے کہے؟

س……بعض لوگ باجماعت نماز پڑھتے ہوئے امام کی تکبیروں کے ساتھ تکبیریں کہتے ہیں اور کہتے بھی بالجہر ہیں، یعنی ان کے ساتھ کھڑے ہوئے دو تین شخص بآسانی ان کی آواز سن اور سمجھ سکتے ہیں، کیا ان کی نماز ہوجاتی ہے؟

ج……مقتدی کو تکبیر آہستہ کہنی چاہئے، اور آہستہ کا مطلب یہ ہے کہ آواز صرف اس کے کانوں کو سنائی دے۔

امام کی اقتدا میں ثنا کب تک پڑھے؟

س……سرّی نماز و جہری نماز میں مقتدی کو ثنا کیسے ادا کرنی چاہئے، یعنی سرّی نماز میں کب تک اور جہری نماز میں کب تک پڑھنی چاہئے؟

ج…… جب امام قرأت شروع کردے تو ثنا چھوڑ دینی چاہئے، اور سرّی نماز میں جب تک یہ خیال ہو کہ امام نے قرأت شروع نہیں کی ہوگی، ثنا پڑھ لے، اس کے بعد چھوڑ دے۔

مقتدی کی ثنا کے درمیان اگر امام فاتحہ شروع کردے تو مقتدی خاموش ہوجائے

س…… امام کے سورۂ فاتحہ شروع کرنے سے پہلے میں نے ثنا پڑھنی شروع کردی، اور درمیان میں امام نے سورۂ فاتحہ شروع کردی، اس وقت بقیہ ثنا اور تعوّذ و تسمیہ پڑھنا جائز ہے یا نہیں؟

ج…… جب امام قرأت شروع کردے تو ثنا پڑھنا وہیں پر بند کردے، تعوّذ و تسمیہ قرأت کے تابع ہیں، اس لئے ان کو امام اور منفرد پڑھے، مقتدی نہیں، مقتدی صرف ثنا پڑھ کر خاموش ہوجائے۔

شافعی امام جب فجر میں قنوت پڑھے تو حنفی مقتدی خاموش رہے

س…… اکثر فجر کی دُوسری رکعت میں شافعی امام ہاتھ اُٹھا کر قنوت پڑھتے ہیں، جس میں پانچ، سات منٹ صَرف ہوتے ہیں، بحیثیت حنفی مسلک کے مجھے ہاتھ اُٹھا کر دُعا مانگنی چاہئے یا خاموشی سے کھڑا رہنا چاہئے؟ اگر امام کی اتباع میں ہاتھ اُٹھا کر دُعا مانگ لی جائے تو اس میں کیا حرج ہے؟ نماز ہوگئی یا دوبارہ لوٹانی پڑے گی؟

ج…… ہمارے نزدیک قنوتِ فجر مشروع نہیں، اس لئے اس میں شافعی امام کی مطابقت نہ کی جائے، بلکہ خاموش کھڑا رہے۔

فجر کی دُوسری رکعت میں قنوت پڑھنے والے امام کے پیچھے کیا کیا جائے؟

س…… یہاں پر یعنی ابوظہبی میں اکثر مساجد میں دیکھنے میں آیا ہے کہ نمازِ فجر کے دوران دُوسری رکعت میں رُکوع کے بعد اور سجدے سے پہلے کھڑے ہوکر اور ہاتھ اُٹھا کر امام اُونچی آواز سے طویل دُعا پڑھتا ہے، اور اس کے ساتھ تمام نمازی بھی دُعا پڑھتے ہیں اور آمین کہتے ہیں، ایسے بھی لوگ ہیں جن میں میں بھی شامل ہوں، امام کے ساتھ دُعا پڑھنے کی بجائے خاموشی سے کھڑے رہتے ہیں، اور جب امام دُعا ختم کرکے سجدے میں جاتا ہے تو ساتھ ہی سجدے میں چلے جاتے ہیں، قرآن و سنت کی روشنی میں اس دُعا کے پڑھنے یا نہ پڑھنے کے متعلق تفصیلاً جواب سے نوازیں۔

ج…… یہ دُعائے قنوت کہلاتی ہے، جسے حضراتِ شافعیہ فجر کی نماز میں ہمیشہ پڑھتے ہیں، ہمارے نزدیک فجر کی نماز میں قنوت ہمیشہ نہیں پڑھی جاتی، بلکہ جب مسلمانوں کو کوئی اہم حادثہ

فہرست

پیش آجائے تو قنوتِ نازلہ پڑھی جاتی ہے، کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ایسے حوادث کے موقع پر ہی پڑھنا ثابت ہے، بعد میں ترک فرمادیا تھا۔ پس اگر امام شافعی المذہب ہو اور وہ فجر کی نماز میں ہمیشہ قنوت پڑھے تو اس کے قنوت پڑھنے کے دوران ہاتھ چھوڑ کر خاموش کھڑے رہیں اور جب امام سجدے میں جائے تو اس کے ساتھ سجدے میں چلے جائیں۔

سرّی نمازوں میں مقتدی ثنا کے بعد کیا کرے؟

س…… نمازِ فرض میں امام کے پیچھے نماز پڑھنے کے دوران فجر، مغرب اور عشاء میں تو امام صاحب بلند آواز سے قرأت کرتے ہیں، مگر ظہر اور عصر میں بلند آواز سے قرأت نہیں کرتے، کیا مقتدی کو مندرجہ بالا دونوں نمازوں میں ثنا کے بعد کچھ پڑھنا چاہئے یا خاموشی سے امام کی اقتدا کرنی چاہئے؟

ج…… جماعت کی نماز میں قرأت امام کا وظیفہ ہے، مقتدی کو خاموشی کا حکم ہے، اس لئے خواہ دن کی نماز ہو یا رات کی، مقتدی کو ثنا پڑھنے کے بعد خاموش رہنا چاہئے، اور دِل میں سورۂ فاتحہ پڑھ لے، مگر زبان سے الفاظ ادا نہ کرے۔

امام کے پیچھے قرأت کے معاملے میں اپنے اپنے مسلک پر عمل کریں

س…… بعض لوگ پیش امام کے پیچھے نماز ادا کرتے ہیں، سورتیں خود بھی پڑھتے ہیں، کیا یہ بات مناسب ہے؟

ج…… امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک امام کی قرأت مقتدی کے لئے کافی ہے، لہٰذا امام کے پیچھے سورتیں پڑھنا صحیح نہیں، اور اہلِ حدیث حضرات امام کے پیچھے صرف فاتحہ پڑھنے کا حکم کرتے ہیں، آپ جس مسلک کے ہوں اس پر عمل کریں، اختلافی مسائل میں دُوسروں سے اُلجھنا نہیں چاہئے۔

مقتدی کا عصر یا ظہر کی پہلی دو رکعتوں میں سورة سوچنا بہتر ہے

س…… امام کے ساتھ عصر یا ظہر کے چار فرض پڑھ رہے ہوں تو کیا پہلی اور دُوسری رکعت کے قیام میں ہم الحمد شریف اور کوئی سورة ''سوچ'' سکتے ہیں یا نہیں، تاکہ کوئی دُنیاوی

فہرست

خیالات نہ آویں؟

ج…… دِل میں ضرور سوچتے رہنا چاہئے، لیکن زبان سے الفاظ ادا نہ کئے جائیں۔

مقتدی رُکوع و سجود میں کتنی بار تسبیح پڑھے؟

س…… مقتدی رُکوع اور سجود میں جتنی بار وقت ملے اتنی بار تسبیح کرسکتا ہے یا مقرّرہ حد تین بار ہی کہے؟ ایسا بھی ہوسکتا ہے کہ رُکوع میں وہ پانچ بار تسبیح کرسکا، پہلے سجدے میں سات بار، دُوسرے میں امام صاحب کے جلد اُٹھ جانے کے باعث تین ہی بار تسبیح کرسکا، کیا اس طریقے سے کوئی قباحت ہے؟

ج…… تین بار کمال کا ادنیٰ درجہ ہے، اس سے زیادہ جتنی بار کہہ سکتا ہے کہہ لے، مگر طاق کی رعایت رکھے۔

''ربنا لک الحمد'' کے بجائے ''سمع اللہ لمن حمدہ'' کہہ دینے سے کوئی خرابی نہیں آئی

س…… بکر نے غلطی سے پہلی رکعت میں ایک مرتبہ امام کے ساتھ ''سمع اللہ لمن حمدہ'' کہا ''ربنا لک الحمد'' کے بجائے، اور پھر ''ربنا لک الحمد'' بھی کہا، تو کیا نماز میں کوئی خرابی تو نہیں آئی؟

ج…… کوئی خرابی نہیں آئی۔

امام سے پہلے سجدہ کرنا

س…… بعض مقتدی امام صاحب سے پہلے رُکوع یا سجدے میں چلے جاتے ہیں، تو معلوم یہ کرنا ہے کہ ان لوگوں کی نماز ہوجاتی ہے جو امام صاحب سے پہلے رُکوع یا سجدہ کرتے ہیں؟

ج…… مقتدی کا امام سے پہلے رُکوع اور سجدے میں جانا نہایت بُری حرکت ہے۔ صحیحین کی حدیث میں ہے کہ: ''جو شخص امام سے پہلے سر اُٹھاتا ہے، کیا وہ اس بات سے نہیں ڈرتا کہ اللہ تعالیٰ اس کا سر گدھے کے سر سے بدل دے؟'' (مشکوٰۃ ص:۱۰۲)

جو شخص امام سے پہلے رُکوع اور سجدے میں چلا جائے، اگر امام کے ساتھ رُکوع یا سجدے میں شریک ہوجائے تو اس کی نماز ہوجائے گی، اور اگر امام کے رُکوع اور سجدے میں جانے سے پہلے اُٹھ جائے تو اس کی نماز نہیں ہوگی، اِلَّا یہ کہ امام کے ساتھ یا امام کے بعد

دوبارہ رُکوع وسجدہ کرے۔

مقتدی نے امام سے پہلے سر اُٹھالیا تو نماز کا کیا حکم ہے؟

س……میں جمعۃ المبارک کی نماز پڑھ رہا تھا، جماعت کے دوران جب امام صاحب رُکوع کی حالت میں تھے تو ہمارے اُوپر سے ہوائی جہاز گزرنے لگا، جس کی آواز نے ہمیں (پچھلی صف والوں کو) امام صاحب کی آواز سننے نہ دی، اس کے بعد امام صاحب سجدے میں جانے لگے تو ہم بھی ''ربنا لک الحمد'' کہہ کر امام صاحب کے ساتھ مل گئے، لیکن چند سیکنڈ کے بعد ہم اپنے اندازے سے سجدے سے اُٹھ گئے، لیکن جبکہ امام صاحب ابھی سجدے ہی میں تھے، اس طرح ہم سے رُکن کی ادائیگی میں پہل ہوگئی، جبکہ میں نے علمائے کرام سے سنا ہے کہ جو آدمی باجماعت نماز کے دوران امام صاحب سے پہل کرے، اس کی نماز ٹوٹ جاتی ہے اور حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت کے دن ایسے آدمی کی شکل گدھے جیسی ہوگی۔ ایسی صورتِ حال میں آپ سے گزارش ہے کہ قرآن وحدیث کی روشنی میں جواب دے کر ہمیں مطمئن فرمائیں کہ ہماری نماز ہوگئی یا نہیں؟ اگر واقعی نماز ٹوٹ گئی تھی تو پھر کیا کرنا چاہئے؟

ج……قصداً امام سے پہلے اُٹھ جانا بڑا گناہ ہے، مگر غلطی سے اُٹھ جائے تو گناہ نہیں، پھر اُٹھ جانے کے بعد اگر اگلے رُکن میں امام کے ساتھ شریک ہوجائے تب تو نماز صحیح ہوگئی، اور اگر امام سے پہلے اگلے رُکن کو بھی ختم کرلیا تو اس کی نماز فاسد ہوگئی۔ مثلاً: کسی نے امام سے پہلے سجدے سے سر اُٹھالیا اور دُوسری رکعت کے لئے کھڑا ہوگیا، امام ابھی دُوسری رکعت کے لئے کھڑا نہیں ہوا تھا کہ یہ رُکوع میں چلا گیا، تو اس کی نماز فاسد ہوگئی، اور اگر دُوسری رکعت کے قیام میں امام اس کے ساتھ آملا تو نماز صحیح ہوگئی۔

مقتدی آخری قعدہ میں اور دُعائیں بھی پڑھ سکتا ہے

س……امام جب آخری رکعت کے قعدہ میں ہو تو مقتدی دُرود شریف اور دُعا ''یوم یقوم الحساب'' تک پڑھنے کے بعد کیا مزید دُعائیں پڑھ سکتا ہے یا خاموش رہے، امام کے سلام پھیرنے تک؟

ج……امام کے سلام پھیرنے تک جو دُعائیں یاد ہوں ان میں سے جتنی چاہے پڑھتا رہے۔

فہرست

فہرست

امام کی اقتدا میں مقتدی کب سلام پھیرے؟

س…… باجماعت نماز میں امام صاحب نے نماز ختم کرنے کے لئے التحیات، دُرود شریف اور دُعا کے بعد سلام پھیر دیا، لیکن ایک مقتدی ابھی دُرود شریف ہی پڑھ رہا تھا، تو کیا مقتدی کو بھی جب امام صاحب نے نماز ختم کرنے کے لئے سلام پھیرا تھا، سلام پھیر دینا چاہئے یا مقتدی کو دُرود شریف اور دُعا پوری پڑھنے کے بعد سلام پھیرنا چاہئے؟

ج…… اگر التحیات پوری نہیں ہوئی، تو اسے پوری کرے، اور اگر التحیات پڑھ چکا ہے تو امام کے ساتھ سلام پھیر لے، دُرود شریف کو پورا نہ کرے۔

امام کے دُوسرے سلام سے پہلے مقتدی کا قبلہ سے پھر جانا

س…… ہماری مسجد کے امام صاحب بہت لمبا (دیر تک) سلام پھیرتے ہیں، ایک مقتدی امام صاحب کے دُوسرا سلام پھیرتے ہی منہ قبلے کی طرف سے پھیرلیتا ہے، جبکہ امام صاحب کا سلام ابھی پورا نہیں ہوتا، اس کا کہنا ہے کہ دُوسرا سلام پھیرتے وقت مقتدی امام کی اقتدا سے آزاد ہوجاتا ہے، کیا اس کا یہ عمل دُرست ہے؟

ج…… امام کو سلام اتنا لمبا نہیں کرنا چاہئے کہ مقتدیوں کا سلام درمیان ہی میں ختم ہوجائے، جو مقتدی امام کا دُوسرا سلام پورا ہونے سے پہلے ہی قبلہ سے ہٹ کر بیٹھ جاتا ہے، اس کی نماز فاسد تو نہیں ہوگی، لیکن ایسا کرنا مکروہ ہے، جب اس نے پانچ سات منٹ امام کے ساتھ صبر کیا ہے تو چند سیکنڈ اور بھی صبر کرلیا کرے۔

امام سے پہلے سلام پھیرنا

س…… یہ دیکھنے میں آیا ہے کہ باجماعت نمازوں میں مقتدی حضرات (بوڑھے، جوان اور نوعمر) امام سے پہلے ہی سلام پھیر دیتے ہیں، امام سے پہلے مقتدی کا عمل کہاں تک دُرست ہے؟ کیا یہ گناہگار نہ ہوئے؟ ایسے لوگوں کی نماز ہوئی کہ نہیں؟

ج…… رُکوع سجدہ میں امام سے پہلے جانا گناہ ہے، اگر مقتدی تشہد پڑھ چکا تھا تو اس کی نماز ہوگئی، لیکن امام سے پہلے سلام پھیرنا ناجائز اور مکروہِ تحریمی ہے۔

معذور شخص کا گھر بیٹھ کر لاؤڈ اسپیکر پر امام کی اقتدا کرنا

س…… میں ایک معذور شخص ہوں، جمعہ کی نماز کے لئے مسجد نہیں جاسکتا، مسجد میرے گھر سے بہت قریب ہے، لاؤڈ اسپیکر سے خطبہ اور پوری نماز سنائی دیتی ہے، کیا میں گھر میں بیٹھ کر لاؤڈ اسپیکر سے نمازِ جمعہ ادا کرسکتا ہوں؟

ج…… اقتدا کے لئے صرف امام کی آواز پہنچنا کافی نہیں، بلکہ یہ بھی ضروری ہے کہ صفیں وہاں تک پہنچتی ہوں، اگر درمیان میں کوئی نہر یا سڑک پڑتی ہو تو اقتدا صحیح نہیں، اس لئے آپ کا گھر بیٹھے جمعہ کی نماز میں شریک ہونا صحیح نہیں، اگر آپ عذر کی وجہ سے مسجد نہیں جاسکتے تو گھر پر ظہر کی نماز پڑھا کیجئے۔

کیا ٹیلی ویژن پر اقتدا جائز ہے؟

س…… جناب بعض اوقات ٹیلی ویژن پر براہِ راست حرمِ پاک خانۂ کعبہ سے باجماعت نماز دِکھائی جاتی ہے، اگر بندہ ٹیلی ویژن کو دُوسرے کمرے میں رکھ کر اس کی آواز تیز رکھے اور ٹیلی ویژن کے امام کے ساتھ نماز پڑھے تو یہ نماز صحیح ہوگی یا پھر بغیر ٹیلی ویژن کے پڑھے؟

ج…… جو طریقہ آپ نے لکھا ہے، اس سے امام کی اقتدا صحیح نہیں ہوگی، نہ آپ کی نماز ہوگی۔

مستقل امامت کی تنخواہ جائز ہے

س…… میں نے پڑھا ہے کہ اگر کوئی حافظِ قرآن تراویح پڑھانے کے لئے تنخواہ پہلے مقرّر کرلے تو اس کے پیچھے تراویح پڑھنا جائز نہیں، جیسا کہ آج کل کے مولانا اور حافظِ قرآن مسجدوں میں مقرّرہ تنخواہوں پر نمازیں پڑھاتے ہیں، کیا ایسے حافظ صاحبان کے پیچھے تراویح اور دُوسری نمازیں پڑھنا جائز ہے یا نہیں؟

ج…… مسجد کی مستقل امامت تنخواہ کے ساتھ جائز ہے، صرف تراویح پڑھانے کی اُجرت جائز نہیں۔

نماز کے دوران یا بعد میں دُعا و ذِکر

دُعا کی اہمیت

س……دُعا کی اہمیت پر روشنی ڈالئے۔

ج……دُعا کے معنی اللہ تعالیٰ سے مانگنے اور اس کی بارگاہ میں اپنی احتیاج کا دامن پھیلانے کے ہیں۔ دُعا کی اہمیت اسی سے واضح ہے کہ ہم سراپا احتیاج ہیں اور ہر لمحہ دُنیا و آخرت کی ہر بھلائی کے محتاج ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے:

''دُعا مؤمن کا ہتھیار ہے، دین کا ستون ہے اور آسمان و زمین کا نور ہے۔'' (مسندِ ابویعلیٰ، مستدرک حاکم)

ایک اور حدیث میں ہے:

''دُعا عبادت کا مغز ہے۔'' (ترمذی)

ایک اور حدیث میں ہے:

''دُعا عین عبادت ہے۔'' (مسندِ احمد، نسائی، ابوداوٴد، ترمذی)

ایک اور حدیث میں ہے کہ:

''دُعا رحمت کی کنجی ہے، وضو نماز کی کنجی ہے، نماز جنت کی کنجی ہے۔'' (دیلمی بسند ضعیف)

ان ارشادات سے معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کو دُعا کتنی محبوب ہے، اور کیوں نہ ہو؟ وہ غنیٴ مطلق ہے اور بندوں کا عجز و فقر ہی اس کی بارگاہِ عالی میں سب سے بڑی سوغات ہے۔ ساری عبادتیں اسی فقر و احتیاج اور بندگی و بے چارگی کے اظہار کی مختلف شکلیں ہیں۔ دُعا میں آدمی بارگاہِ الٰہی میں اپنی بے بسی و بے کسی اور عجز و قصور کا اعتراف کرتا ہے، اسی لئے دُعا کو عین عبادت بلکہ عبادت کا مغز فرمایا گیا، عبادت سے جس شخص کے دِل میں بندگی کی یہ

کیفیت پیدا نہیں ہوتی وہ عبادت کی حلاوت وشیرینی اور لذّت آفرینی سے محروم ہے۔

س......سب سے افضل دُعا کون سی ہے؟

ج......حدیث میں ارشاد ہے کہ: تم اپنے رَبّ سے دُنیا وآخرت کی عفو وعافیت مانگو، کیونکہ دونوں چیزیں دُنیا میں بھی مل گئیں اور آخرت میں بھی تو تم کامیاب ہوگئے۔ (ترمذی)

ایک اور حدیث میں ہے کہ جس کے لئے دُعا کا دروازہ کھل گیا اس کے لئے رحمت کے دروازے کھل گئے، اور اللہ تعالیٰ سے جتنی چیزیں مانگی جاتی ہیں، اس میں اللہ تعالیٰ کو سب سے زیادہ یہ پسند ہے کہ آدمی عافیت مانگے۔ (ترمذی)

ان احادیث سے معلوم ہوتا ہے کہ سب سے افضل دُعا یہ ہے:

"اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ الْعَفْوَ وَالْعَافِیَۃَ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ."

اسی طرح سورۂ بقرہ کی آیت:۲۰۱ میں جو دُعا مذکور ہے وہ بھی بہت جامع ترین دُعا ہے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اکثر یہی دُعا فرمایا کرتے تھے۔ (صحیح بخاری ومسلم)

س......کن اوقات کی دُعائیں مؤثر ہوتی ہیں؟

ج......رحمتِ خداوندی کا دروازہ ہر وقت کھلا رہتا ہے، اور ہر شخص جب چاہے اس کریم آقا کی بارگاہ میں بغیر کسی روک ٹوک کے اِلتجا کرسکتا ہے، اس لئے دُعا تو ہر وقت ہی مؤثر ہوتی ہے، بس شرط یہ ہے کہ کوئی مانگنے والا ہو اور ڈھنگ سے مانگے۔ دُعا کی قبولیت میں سب سے زیادہ مؤثر چیز آدمی کی عاجزی اور لجاجت کی کیفیت ہے، کم از کم ایسی لجاجت سے تو مانگو جیسے ایک بھیک منگا سوال کیا کرتا ہے۔

حدیث میں فرمایا گیا ہے کہ: "اللہ تعالیٰ غافل دِل کی دُعا قبول نہیں فرماتے۔"

اور قرآن مجید میں ہے: "کون ہے جو قبول کرتا ہے بے قرار کی دُعا، جبکہ اس کو پکارے۔"

اس سے معلوم ہوتا ہے کہ دُعا کی قبولیت کے لئے اصل چیز پکارنے والے کی بے قراری کی کیفیت ہے۔ قبولیتِ دُعا کے لئے ایک اہم شرط لقمہ حلال ہے حدیث میں ارشاد ہے کہ: "ایک شخص گرد وغبار سے اَٹا ہوا، پراگندہ بال، دُور دراز سے سفر کرکے (حج کے لئے) آتا ہے، اور وہ بڑی لجاجت سے "یا رَبّ! یا رَبّ!" پکارتا ہے، لیکن اس کا کھانا حرام کا، پینا

فہرست

حرام کا، لباس حرام کا، اس کی دُعا کیسے قبول ہو؟'' (صحیح مسلم)

قبولیتِ دُعا کے لئے ایک ضروری شرط یہ ہے کہ آدمی جلد بازی سے کام نہ لے، بعض دفعہ ایسا ہوتا ہے کہ آدمی اپنی کسی حاجت کے لئے دُعائیں مانگتا ہے، مگر جب بظاہر وہ مراد بر نہیں آتی تو مایوس ہوکر نہ صرف دُعا کو چھوڑ دیتا ہے بلکہ ...نعوذ باللہ... خدا تعالیٰ سے بدظن ہوجاتا ہے، حدیث میں فرمایا گیا ہے کہ: ''بندے کی دُعا قبول ہوتی ہے جب تک کہ جلد بازی سے کام نہ لے۔ عرض کیا گیا: جلد بازی سے کیا مطلب؟ فرمایا: یوں کہنے لگے کہ میں نے بہت دُعائیں کیں مگر قبول ہی نہیں ہوتیں۔''

یہاں یہ بھی یاد رکھنا چاہئے کہ آدمی کی ہر دُعا اللہ تعالیٰ قبول فرماتے ہیں، مگر قبولیت کی شکلیں مختلف ہوتی ہیں، کبھی بعینہٖ وہی چیز عطا کردی جاتی ہے جو اس نے مانگی تھی، کبھی اس سے بہتر چیز عطا کردیتے ہیں، کبھی اس کی برکت سے کسی مصیبت کو ٹال دیتے ہیں، اور کبھی بندے کے لئے اس کی دُعا کو آخرت کا ذخیرہ بنادیتے ہیں، اس لئے اگر کسی وقت آدمی کی منہ مانگی مراد پوری نہ ہو تو دِل توڑ کر نہ بیٹھ جائے، بلکہ یہ یقین رکھے کہ اس کی دُعا تو ضرور قبول ہوئی ہے، مگر جو چیز وہ مانگ رہا ہے، وہ شاید علمِ الٰہی میں اس کے لئے موزوں نہیں، یا اللہ تعالیٰ نے اس سے بہتر چیز عطا کرنے کا فیصلہ فرمایا ہے، حدیث میں آتا ہے کہ:

> ''اللہ تعالیٰ مؤمن کو قیامت کے دن بلائیں گے، اور اسے اپنی بارگاہ میں باریابی کا اِذن دیں گے، پھر ارشاد ہوگا کہ: میں نے تجھے مانگنے کا حکم دیا تھا اور قبول کرنے کا وعدہ کیا تھا، کیا تم مجھ سے دُعا کیا کرتے تھے؟ بندہ عرض کرے گا: یا اللہ! میں دُعا تو کیا کرتا تھا۔ ارشاد ہوگا کہ: تم نے جتنی دُعائیں کی تھیں میں نے سب قبول کیں۔ دیکھو! تم نے فلاں وقت فلاں مصیبت میں دُعا کی تھی، اور میں نے وہ مصیبت تم سے ٹال دی تھی، بندہ اقرار کرے گا کہ واقعی یہی ہوا تھا۔ ارشاد ہوگا: وہ تو میں نے تم کو دُنیا ہی میں دے دی تھی، اور دیکھو! تم نے فلاں وقت، فلاں مصیبت میں مجھے پکارا تھا، لیکن بظاہر وہ مصیبت

فہرست

نہیں ٹلی تھی، بندہ عرض کرے گا کہ: جی ہاں! اے ربّ! یہی ہوا تھا، ارشاد ہوگا: وہ میں نے تیرے لئے جنت میں ذخیرہ بنا رکھی ہے۔“

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس واقعے کو نقل کرکے فرمایا ہے:

”مؤمن بندہ اللہ تعالیٰ سے جتنی دُعائیں کرتا ہے، اللہ تعالیٰ ایک ایک کی وضاحت فرمائیں گے کہ یا تو اس کا بدلہ دُنیا ہی میں جلدی عطا کردیا گیا، یا اسے آخرت میں ذخیرہ بنادیا گیا، دُعاؤں کے بدلے میں جو کچھ مؤمن کو آخرت میں دیا جائے گا، اسے دیکھ کر وہ تمنا کرے گا کہ کاش! دُنیا میں اس کی کوئی بھی دُعا قبول نہ ہوئی ہوتی۔“ (مستدرک)

ایک اور حدیث میں ہے کہ:

”اللہ تعالیٰ رحیم و کریم ہے، جب بندہ اس کے سامنے ہاتھ پھیلاتا ہے تو اسے حیا آتی ہے کہ اسے خالی ہاتھ لوٹادے۔“

(ترمذی، ابنِ ماجہ)

الغرض! دُعا کرتے وقت قبولیت کا کامل یقین اور وثوق ہونا چاہئے، اور اگر کسی وقت بظاہر دُعا قبول نہ ہو، تب بھی مایوس نہیں ہونا چاہئے، بلکہ یہ سمجھنا چاہئے کہ حق تعالیٰ شانہ میری اس دُعا کے بدلے مجھے بہتر چیز عطا فرمائیں گے، مؤمن کی شان تو یہ ہونی چاہئے کہ:

یابم او را یا نہ یابم جستجوئے می کنم
حاصل آید یا نیاید آروزئے می کنم

حضراتِ عارفینؒ نے اس بات کو خوب سمجھا ہے، وہ قبولیت کی بہ نسبت عدمِ قبولیت کے مقام کو بلند تر سمجھتے ہیں، اور وہ تفویض و تسلیم کا مقام ہے۔

حضرت پیرانِ پیر شاہِ جیلاں غوثِ اعظم قطب جیلانی قدس اللہ روحہ فرماتے ہیں کہ:

”جب آدمی پر کوئی افتاد پڑتی ہے تو وہ اسے اپنی ذات پر سہارنے کی کوشش کرتا ہے، اور کسی دُوسرے کو اس کی اطلاع دینا پسند

نہیں کرتا، اور جب وہ قابو سے باہر ہوجاتی ہے، تو عزیز واقارب اور دوست احباب سے مدد کا خواستگار ہوتا ہے، اور اسبابِ ظاہری کی طرف دوڑتا ہے، جب اس سے بھی کام نہیں نکلتا تو بارگاہِ خداوندی میں دُعا والتجا کی طرف متوجہ ہوتا ہے، خود بھی گڑگڑا کر دُعائیں کرتا ہے اور دُوسروں سے بھی کراتا ہے، اور جب اس پر بھی وہ مصیبت نہیں ٹلتی تو بارگاہِ جلال میں سرِتسلیم خم کردیتا ہے، اپنی بندگی و بے چارگی اور عبدیت پر نظر کرتے ہوئے رضائے مولیٰ پر راضی ہوجاتا ہے۔ شیخ فرماتے ہیں کہ یہ تفویض وتسلیم کا مقام ہے، جو اللہ تعالیٰ اپنے بندے کو عطا کرتا ہے۔'' (تاریخِ دعوت وعزیمت، از مولانا ابوالحسن علی ندوی)

بعض اکابر نے قبولیتِ دُعا کے سلسلے میں عجیب بات لکھی ہے، عارفِ رُومی قدس اللہ روحہ فرماتے ہیں کہ: تمہاری دُعا کیوں قبول نہیں ہوتی؟ اس لئے کہ تم پاک زبان سے دُعا نہیں کرتے۔ پھر خود ہی سوال کرتے ہیں: جانتے ہو پاک زبان سے دُعا کرنے کا مطلب کیا ہے؟ پاک زبان سے دُعا کرنے کا مطلب یہ ہے کہ تم دُوسروں کی زبان سے دُعا کراؤ، وہ اگرچہ گناہگار ہوں، مگر تمہارے حق میں ان کی زبان پاک ہے۔

یہ ناکارہ عرض کرتا ہے کہ: پاک زبان سے دُعا کرنے کی ایک اور صورت بھی ہے، وہ یہ کہ کسی دُوسرے مؤمن کے لئے دُعا کی جائے، آپ کو جو چیز اپنے لئے مطلوب ہے، اس کی دُعا کسی دُوسرے مؤمن کے لئے کیجئے تو انشاء اللہ آپ کو پہلے ملے گی۔ حدیث میں ارشاد ہے کہ: جب مؤمن دُوسرے مؤمن کے لئے پسِ پشت دُعا کرتا ہے تو فرشتے کہتے ہیں: ''اَللّٰھُمَّ اٰمِیْنَ، وَلَکَ'' یعنی اے اللہ! اس کی دُعا کو قبول فرما، اور پھر دُعا کرنے والے کو مخاطب کرکے کہتے ہیں کہ: اللہ تعالیٰ تجھے بھی یہ چیز عطا فرمائے۔''

گویا فرشتوں کی پاک زبان سے دُعا کرانے کا طریقہ یہ ہے کہ آپ کسی مؤمن کے لئے دُعا کریں، چونکہ اس پر فرشتے آمین کہتے ہیں اور پھر دُعا کرنے والے کے حق میں بھی دُعا کے قبول ہونے کی درخواست کرتے ہیں، شاید اسی بنا پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

نے فرمایا ہے کہ ایک مؤمن کی دُوسرے مؤمن کے حق میں غائبانہ دُعا قبول ہوتی ہے۔

بہرحال دُعا تو ہر شخص کی قبول ہوتی ہے، اور ہر وقت قبول ہوتی ہے (خواہ قبولیت کی نوعیت کچھ ہی ہو)، تاہم بعض اوقات ایسے ہیں جن میں دُعا کی قبولیت کی زیادہ اُمید کی جاسکتی ہے، ان میں سے چند اوقات ذکر کرتا ہوں:

۱:......سجدے کی حالت میں، حدیث میں ہے کہ: ''آدمی کو حق تعالیٰ شانہ کا سب سے زیادہ قرب سجدے کی حالت میں ہوتا ہے، اس لئے خوب کثرت اور دِل جمعی سے دُعا کیا کرو۔'' (صحیح مسلم)

مگر حنفیہ کے نزدیک فرض نمازوں کے سجدے میں وہی تسبیحات پڑھنی چاہئیں جو حدیث میں آتی ہیں، یعنی ''سبحان ربی الاعلیٰ''۔ کریم آقا کی تعریف وثنا بھی دُعا اور درخواست ہی کی مد میں شمار ہوتی ہے، اور نفل نمازوں کے سجدے میں جتنی دیر چاہے دُعائیں کرتا رہے۔

۲:......فرض نماز کے بعد، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا گیا کہ: کس وقت کی دُعا زیادہ سنی جاتی ہے؟ فرمایا: ''رات کے آخری حصے کی اور فرض نمازوں کے بعد کی۔'' (ترمذی)

۳:......سحر کے وقت، حدیث میں ہے کہ جب دو تہائی رات گزر جاتی ہے تو زمین والوں کی طرف حق تعالیٰ کی نظرِ عنایت متوجہ ہوتی ہے اور اعلان ہوتا ہے کہ: ''کیا ہے کوئی مانگنے والا کہ میں اس کو عطا کروں؟ ہے کوئی دُعا کرنے والا کہ اس کی دُعا قبول کریں؟ ہے کوئی بخشش کا طلب گار کہ میں اس کی بخشش کروں؟'' یہ سلسلہ صبحِ صادق تک جاری رہتا ہے۔ (صحیح مسلم)

۴:......مؤذّن کی اذان کے وقت۔

۵:......بارانِ رحمت کے نزول کے وقت۔

۶:......اذان اور اقامت کے درمیان۔

۷:......سفر کی حالت میں۔

۸:……بیماری کی حالت میں۔

۹:……زوال کے وقت۔

۱۰:……دن رات میں ایک غیر معین گھڑی۔

یہ اوقات احادیث میں مروی ہیں۔

حدیث میں ارشاد ہے کہ: اپنی ذات، اپنی اولاد، اپنے متعلقین اور اپنے مال کے حق میں بددُعا نہ کیا کرو، دن رات میں ایک گھڑی ایسی آتی ہے کہ جس میں جو دُعا کی جائے، قبول ہوجاتی ہے، ایسا نہ ہو کہ تمہاری بددُعا بھی اسی گھڑی میں ہو اور وہ قبول ہوجائے (تو پھر پچھتاتے پھروگے)۔ (صحیح مسلم وغیرہ)

دُعا کا صحیح طریقہ

س……بعض لوگ کہتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے وسیلے سے دُعا مانگنی چاہئے یا اس طرح سے دُعا جلد قبول ہوتی ہے، نیز بزرگانِ دین کی منتیں بھی مانتے ہیں، جبکہ بعض اس میں اختلاف کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ مسائل کا حل یعنی دُعا صرف خدا تعالیٰ سے مانگنی چاہئے۔ آپ یہ بتائیں قرآن وحدیث کی روشنی میں کہ دُعا مانگنے کا صحیح طریقہ کیا ہے؟

ج……دُعا مانگنے کا صحیح طریقہ یہ ہے کہ پہلے اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا کرے، پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر دُرود شریف پڑھے، پھر اپنے لئے اور تمام مسلمان بھائیوں کے لئے مغفرت کی دُعا کرے، پھر جو کچھ اللہ تعالیٰ سے مانگنا چاہتا ہے، مانگے۔ سب سے بڑا وسیلہ تو اللہ تعالیٰ کی رحیمی وکریمی کا واسطہ دینا ہے، اور حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم اور بزرگانِ دین کے طفیل اللہ تعالیٰ سے مانگنا بھی جائز ہے، حدیثِ پاک میں ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فقراء مہاجرین کا حوالہ دے کر اللہ تعالیٰ سے فتح کی دُعا کیا کرتے تھے۔

(مشکوٰۃ شریف ص:۴۴۷، بروایت شرح السنۃ)

اللہ رَبّ العزّت سے دُعا مانگنے کا بہترین طریقہ

س……دُعا مانگنے کی فضیلت بارہا بیان ہوچکی ہے، اور میں نے بہت سی کتابوں میں بھی دُعا مانگنے کی برکت، قبولیت اور ضرورت کا مطالعہ کیا ہے۔ خدا تعالیٰ خود فرماتے ہیں کہ ”مانگو!“،

میں ایک گناہگار عاجز بندی ہوں، میری معلومات اور مطالعہ محدود ہے، زندگی کے مسائل میں بھی گھری ہوئی ہوں، خدا کا شکر ہے کہ رزقِ حلال میسر ہے، نماز کے بعد جو دُعا بچپن میں کبھی یاد کی ہوگی وہ تو خودبخود زبان سے ہر نماز کے بعد ادا ہوجاتی ہے: ”ربنا اٰتنا فی الدنیا“، مگر اس کے بعد کوئی اور دُعا یا قرآن پڑھنا چاہوں کہ اپنے مسائل کے متعلق کوئی دُعا مانگوں تو مجھے الفاظ نہیں ملتے، میری زبان گنگ ہوجاتی ہے، بس یوں لگتا ہے کہ ہر موئے تن دُعا بن گیا ہے، دِل میں یہ خیال آتا ہے کہ وہ وحدہٗ لاشریک، عالم الغیب ہے، وہ ہر دِل کی بات جانتا ہے، اس کو کیا بتایا جائے، اب میں نہیں جانتی کہ میرا یہ فعل دُرست ہے کہ نہیں؟ اُمید ہے کہ آپ قرآن وحدیث کی روشنی میں جواب دیں گے۔

ج…… یہ تو واضح ہے کہ اللہ تعالیٰ سب کچھ جانتے ہیں، اس کے باوجود ہمیں دُعا کا حکم فرمایا، ظاہر ہے کہ اس میں کوئی حکمت ہوگی اور وہ حکمت ہمارے فقر واحتیاج کا اظہار ہو، جو عبدیت کا اعلیٰ مقام ہے، اور اللہ تعالیٰ سے نہ مانگنے میں ایک طرح کا استغناء ہے، جو شانِ بندگی کے منافی ہے، باقی دُعا دِل سے بھی ہوسکتی ہے اور زبان سے بھی، اور آپ کا یہ فقرہ کہ ”بس یوں لگتا ہے کہ ہر موئے تن دُعا بن گیا ہے“ دِل کی دُعا کی طرف اشارہ کرتا ہے، تاہم بہتر ہے کہ زبان سے بھی مانگا جائے، اور کچھ نہ سوجھے تو یونہی کہہ لے کہ: یا اللہ! میں سراپا فقیر ہوں، میں ایک ایک چیز میں محتاج ہوں، اپنی ضرورتوں اور حاجتوں سے خود بھی واقف نہیں، اور آپ میری ساری ضرورتوں کو جانتے ہیں، پس مجھے دُنیا و آخرت کی ساری بھلائیاں عطا فرمائیے اور ساری مضرتوں سے حفاظت فرمائیے۔

دُعا کے الفاظ دِل ہی دِل میں ادا کرنا بھی صحیح ہے

س…… جس طرح نماز میں قرأت دِل سے ادا کرنا صحیح نہیں، بلکہ قرأت کی آواز کا کانوں تک واضح طور پر پہنچنا ضروری ہے، کیا اسی طرح دُعا کے الفاظ بآواز ادا کرنا ضروری ہے؟ میرے ساتھ اکثر یہ ہوتا ہے کہ دُعا کرتے کرتے ہونٹوں کی جنبش رُک جاتی ہے، اور دُعا کے الفاظ دِل ہی دِل میں ادا ہونے لگتے ہیں، کیا دُعا کرنے کا یہ طریقہ صحیح نہیں ہے؟

ج…… صحیح ہے، دُعا دِل سے بھی ہوسکتی ہے۔

فہرست

بددُعا کے اثرات سے تلافی کا طریقہ

س...... ٹیلی ویژن پر ایک پروگرام آتا ہے، اس میں مولوی صاحب سوالوں کے جواب دیتے ہیں، اس دفعہ انہوں نے ایک سوال کا جواب یوں دیا کہ سمجھ میں نہ آسکا، لہٰذا آپ کی خدمتِ اقدس میں سوال پیش کر رہا ہوں، یقین ہے کہ جواب ضرور دیں گے، بہت بہت مہربانی ہوگی۔

سوال یوں تھا کہ ایک آدمی نے کسی کے لئے بددُعا کی، تو وہ کچھ عرصے بعد مشکلات میں مبتلا ہوگیا، تو جس صاحب نے بددُعا کی اس نے سوچا کہ شاید یہ میری بددُعا کا اثر تھا، تو انہوں نے پوچھا کہ اگر وہ بددُعا کا اثر تھا تو کوئی ایسا طریقہ بتائیں کہ اس کے لئے تلافی کی جائے۔ مولانا صاحب نے جواب دیا کہ تکلیفیں تو خدا کی طرف سے آتی ہیں اور پہلے دن سے لکھی جاچکی ہیں، کسی کی بددُعا نہیں لگتی، جبکہ حدیث میں آیا ہے کہ مظلوم اور یتیم کی بددُعا بہت جلد قبول ہوتی ہے، لہٰذا آپ قرآن وحدیث کی روشنی میں بتائیں کہ بددُعا قبول ہوتی ہے کہ نہیں؟

ج...... مولانا صاحب کی یہ بات تو بالکل صحیح ہے کہ ہر تکلیف پہلے سے لکھی ہوئی ہے، مگر یہ صحیح نہیں کہ کسی کی بددُعا نہیں لگتی، حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جب یمن بھیجا تھا تو ان کو رُخصت کرتے ہوئے ارشاد فرمایا تھا کہ: ''مظلوم کی بددُعا سے ڈرتے رہنا، کیونکہ اس کے درمیان اور اللہ تعالیٰ کے درمیان کوئی پردہ نہیں ہوتا۔'' اس کے علاوہ اور بھی بہت سی احادیث میں مظلوم اور کمزور کی بددُعا سے ڈرایا گیا ہے۔

دراصل جو شخص مظلوم ہو، مگر اپنی کمزوری کی وجہ سے بدلہ لینے کی طاقت نہ رکھتا ہو، اس کا مقدمہ ''سرکاری'' ہوجاتا ہے، اور اللہ تعالیٰ اس کا انتقام لینے کے لئے خود آگے بڑھتے ہیں، ہم نے سیکڑوں ظالموں کو انتقامِ الٰہی کا نشانہ بنتے اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے، اس لئے کمزوروں کے ساتھ ظلم وزیادتی کرنے سے آدمی کو کانپنا چاہئے، اللہ تعالیٰ اپنے قہر وغضب سے محفوظ رکھیں۔ اور تلافی کی صورت یہ ہے کہ مظلوم سے معافی مانگ لے اور اس کو راضی کرلے اور اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں بھی سچی توبہ کرے کہ آئندہ کسی پر ظلم نہیں کرے گا۔

دُعا کے آداب

س......نماز کے بعد بغیر دُرود شریف کے بیماروں کے لئے دُعا کرنا کیسا ہے؟ دُعا قبول ہوگی یا نہیں؟

ج......دُعا کے آداب میں سے یہ ہے پہلے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا کرے، پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر دُرود شریف پڑھے، پھر اپنے لئے اور تمام مسلمان مردوں اور عورتوں کے لئے دُعائے مغفرت کرے، پھر جو حاجت ہو وہ مانگے، حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: میں نماز پڑھ رہا تھا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تشریف فرما تھے اور حضرات ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما بھی حاضرِ خدمت تھے، میں نماز سے فارغ ہوا تو میں نے پہلے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا کی، پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر دُرود بھیجا، پھر میں نے اپنے لئے دُعا کی، تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''مانگ تجھ کو دیا جائے گا! مانگ تجھ کو دیا جائے گا!'' (ترمذی، مشکوٰۃ ص:۸۷)

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا ارشاد ہے کہ: ''دُعا آسمان اور زمین کے درمیان ٹھہری رہتی ہے، اس میں سے کوئی چیز اُوپر نہیں چڑھتی، یہاں تک کہ تم اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر دُرود پڑھو۔'' (ترمذی، مشکوٰۃ ص:۸۷)

دُعا میں کسی بزرگ کا واسطہ دینا

س......دُعا مانگتے وقت یہ کہنا کیسا ہے کہ: ''یا اللہ! فلاں نیک بندے کی خاطر میرا فلاں کام کردے''؟

ج......مقبولانِ الٰہی کے طفیل دُعا کرنا جائز ہے۔

فرض، واجب یا سنت کے سجدوں میں دُعا کرنا

س......فرض یا واجب، سنت، نفل نمازوں کے سجدوں میں دُعا کرنا جائز ہے کہ نہیں؟ اگر غیر عربی میں ہو تو حرج ہے کہ نہیں؟

ج......نماز کے سجدے میں قرآن و حدیث میں وارِد شدہ دُعا کرنا جائز ہے، غیر عربی میں دُرست نہیں، فرض نماز میں اگر سجدے کے طویل ہونے سے مقتدیوں کو تنگی لاحق ہو تو امام کو

فہرست

چاہئے کہ سجدے میں تسبیحات پر اکتفا کرے، اپنی الگ نماز میں جتنی چاہے سجدے میں دُعائیں کرے۔

فرض نماز کے بعد دُعا کی کیفیت کیا ہونی چاہئے؟

س…… بعض امام صاحب ہر نماز کے بعد دُعا عربی میں مانگتے ہیں، کیا اُردو میں دُعا مانگ سکتے ہیں یا نہیں؟ نیز یہ بھی بتائیں کہ دُعا مختصر ہونی چاہئے یا لمبی؟

ج…… فرض نماز کے بعد دُعا مختصر ہونی چاہئے اور آہستہ کی جانی چاہئے، اپنے اپنے طور پر جس شخص کی جو حاجت ہو اس کے لئے دُعا کرے، عربی الفاظ ہمیشہ بلند آواز سے نہ کہے جائیں۔

فرض نمازوں کے بعد دُعا کا ثبوت

س…… پانچوں نمازوں کے بعد امام کے ساتھ تمام نمازی بھی ہاتھ اُٹھا کر دُعا مانگتے ہیں، لیکن اب کچھ لوگ یہ کہتے ہیں کہ ہاتھ اُٹھا کر ہر نماز کے بعد دُعا مانگنا بدعت ہے، اور یہ کسی بھی حدیث سے ثابت نہیں، اب ہم اس اُلجھن میں مبتلا ہیں کہ دُعا مانگیں یا نہ مانگیں؟ اُمید ہے آپ ہماری رہنمائی فرمائیں گے۔

ج…… پہلے یہ سمجھ لینا ضروری ہے کہ ''بدعت'' کسے کہتے ہیں؟ ''بدعت'' اس عمل کا نام ہے جس کی صاحبِ شریعت صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ تو قولاً تعلیم دی ہو، نہ عملاً کر کے دِکھایا ہو، نہ وہ عمل سلف صالحین کے درمیان معمول و مروّج رہا ہو، لیکن جس عمل کی صاحبِ شریعت صلی اللہ علیہ وسلم نے ترغیب دی ہو یا خود کبھی اس پر عمل کر کے دِکھایا ہو، وہ ''بدعت'' نہیں، بلکہ سنت ہے۔

اس کے بعد مندرجہ ذیل اُمور پیشِ نظر رکھئے:

۱:…… آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے متعدّد احادیث میں نمازِ فرض کے بعد دُعا کی ترغیب دی ہے اور اس کو قبولیتِ دُعا کے مواقع میں شمار فرمایا ہے۔

۲:…… صحیح احادیث میں دُعا کے لئے ہاتھ اُٹھانے اور دُعا کے بعد ان کو چہرے پر پھیرنے کو آدابِ دُعا میں ذکر فرمایا ہے۔

فہرست

۳:......متعدّد احادیث میں فرض نماز کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا دُعا کرنا ثابت ہے، یہ تمام اُمور ایسے ہیں کہ کوئی صاحبِ علم جس کی احادیثِ طیبہ پر نظر ہو، ان سے ناواقف نہیں، اس لئے فقہائے اُمت نے فرض نمازوں کے بعد دُعا کو آداب و مستحبات میں شمار کیا ہے۔ امام نوویؒ شرح مہذب (ج:۳ ص:۴۴۸) میں لکھتے ہیں:

"الدعاء للامام والمأموم والمنفرد مستحب عقب کل الصلوات بلا خلاف."

یعنی نمازوں کے بعد دُعا کرنا بغیر کسی اختلاف کے مستحب ہے، امام کے لئے بھی، مقتدی کے لئے بھی اور منفرد کے لئے بھی۔ علومِ حدیث میں امام نوویؒ کا بلند مرتبہ جس کو معلوم ہے، وہ کبھی اس متفق علیہ مستحب کو بدعت کہنے کی جسارت نہیں کرسکتا۔ اور فرض نماز جب باجماعت ادا کی گئی ہو تو ظاہر ہے کہ اس کے بعد دُعا صورۃً اجتماعی ہوگی، لیکن امام اور مقتدی ایک دُوسرے کے پابند نہیں، بلکہ اپنی اپنی دُعا کر رہے ہیں، اس لئے امام کا پکار پکار کر دُعا کرنا اور مقتدیوں کا آمین آمین کہنا صحیح نہیں، ہر شخص کو اپنی اپنی دُعا کرنی چاہئے، اور سنن و نوافل کے بعد امام کا مقتدیوں کے انتظار میں بیٹھے رہنا اور پھر سب کا مل کر دُعا کرنا یہ بھی صحیح نہیں۔

س......فرضوں کے بعد اجتماعی طور سے دُعا کرنے کا حدیث سے ثبوت کیا ہے؟

ج......فرض نماز کے بعد دُعا کی متعدّد احادیث میں ترغیب و تعلیم دی گئی ہے، اور ہاتھ اُٹھانے کو دُعا کے آداب میں سے شمار فرمایا گیا ہے، تفصیل کے لئے امام جزریؒ کی "حصن حصین" کا مطالعہ کرلیا جائے۔ امام بخاریؒ نے "کتاب الدعوات" میں ایک باب "الدعاء بعد الصلوٰۃ" کا رکھا ہے (ج:۲ ص:۹۳۷)، اور ایک باب "رفع الأیدی فی الدعاء" کا قائم کیا ہے (ج:۲ ص:۹۳۸)، اور دونوں کو احادیثِ طیبہ سے ثابت فرمایا ہے۔ اس لئے فرض نمازوں کے بعد اجتماعی دُعا کا معمول خلافِ سنت نہیں، خلافِ سنت وہ عمل کہلاتا ہے جو شارع علیہ السلام نے خود نہ کیا ہو، اور نہ اس کی ترغیب دی ہو۔

فہرست

مقتدی امام سے پہلے دُعا مانگ کر جاسکتا ہے

س……فجر کی نماز میں امام وظیفہ پڑھ کر دُعا کے لئے ہاتھ اُٹھاتے ہیں، میں چونکہ ملازم ہوں ساڑھے آٹھ بجے ڈیوٹی پر حاضری دینا ہوتی ہے، دُودھ لانا، ناشتہ تیار کرنا، پھر کھانا، کپڑے بدل کر تیار ہوکر بس کا انتظار کرنا، ایسی صورت میں کیا میں ان کے ساتھ دُعا میں شریک ہوں یا اپنی مختصر دُعا مانگ کر مسجد سے آجاوٴں؟

ج……امام کے ساتھ دُعا مانگنا کوئی ضروری نہیں، آپ نماز سے فارغ ہوکر اپنی دُعا کر کے آسکتے ہیں۔

کیا حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز کے بعد ہاتھ اُٹھا کر دُعا کرتے تھے؟

س……کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نماز ادا کرنے کے بعد ہاتھ اُٹھا کر دُعا کیا کرتے تھے؟ اگر کیا کرتے تھے تو کوئی حدیث بحوالہ بیان کریں۔

ج……نماز کے بعد ہاتھ اُٹھا کر دُعا کرنے کی صراحت تو منقول نہیں، البتہ فرض نماز کے بعد دُعا کرنے کی ترغیب آئی ہے، اور ہاتھ اُٹھا کر مانگنا دُعا کے آداب میں سے فرمایا ہے۔ اس لئے فرض نماز کے بعد ہاتھ اُٹھا کر دُعا کرنا ارشاداتِ نبویؐ کے عین مطابق ہے، مگر بلند آواز سے دُعا نہ کی جائے جس سے نمازیوں کی نماز میں خلل پیدا ہو۔

نماز کے بعد عربی اور اُردو میں دُعائیں

س……نماز سے فارغ ہوکر میں دُرود شریف ابراہیمی، سورۂ فاتحہ اور ایک دُعا "ربنا اٰتنا فی الدنیا" پڑھ کر باقی دُعا اُردو میں مانگتا ہوں، کیونکہ مزید دُعائیں (عربی) میں یاد نہیں ہیں، کیا میرا یہ عمل مسنون ہے؟

ج……کوئی حرج نہیں۔

سنتوں کے بعد اجتماعی دُعا کرنا بدعت ہے

س……ظہر اور عشاء کی سنتوں کے بعد دو دفعہ دُعا کرتا ہوں، اور یہ دُعا اجتماعیت کے ساتھ کر رہا ہوں، خواص کے لئے اور عوام کے لئے دُعا بحیثیت اجتماعی بدعتِ سیئہ ہے یا بدعتِ

فہرست

حسنہ؟ شرعی جواب ارشاد فرمائیں۔

ج…… سنتوں کے بعد اجتماعی دُعا کے لئے امام اور مقتدیوں کا بیٹھے رہنا، اور پھر مل کر دُعا کرنا صحیح نہیں، اس کا اہتمام والتزام بدعت ہے، بدعت کا لفظ مطلق بولا جائے تو بدعتِ سیئہ ہی مراد ہوتی ہے۔

نماز کے بعد دُعا اُونچی آواز سے مانگنا

س…… زید کہتا ہے کہ فرض نماز کے بعد امام کا اُونچی آواز میں دُعا مانگنا مکروہ ہے، فقہِ حنفیہ کی روشنی میں جواب مرحمت فرمائیں۔

ج…… امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک دُعا آہستہ مانگنی چاہئے، اُونچی آواز سے دُعا کی عادت کرلینا دُرست نہیں، کبھی مقتدیوں کی تعلیم کے لئے بلند آواز سے کوئی جملہ کہہ دے تو مضائقہ نہیں۔

دُعا کے وقت آسمان کی طرف نظر اُٹھانا

س…… حضرت جابر بن سمرہؓ اور حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ: ”لوگو! نماز میں نظریں آسمان کی طرف نہ اُٹھاؤ، خدشہ ہے کہ یہ نظریں اُچک لی جائیں اور واپس نہ آئیں۔“ مسئلہ یہ ہے کہ کیا یہ حدیثِ پاک دُعا کے وقت آسمان پر جو انسان نظریں اُٹھاتا اور ہاتھ پھیلاکر اپنے ربّ سے مانگتا ہے، اس پر بھی صادق آتی ہے؟ یعنی دُعا کے وقت بھی کیا نظریں اُوپر نہ اُٹھائی جائیں؟ (یہ حدیث شریف صحیح مسلم سے ہے)۔

ج…… امام نوویؒ نے اس حدیث کی شرح میں لکھا ہے کہ بعض حضرات نے خارجِ نماز میں بھی دُعا میں آسمان کی طرف نظریں اُٹھانے کو مکروہ کہا ہے، مگر اکثر علماء قائل ہیں کہ مکروہ نہیں، کیونکہ آسمان دُعا کا قبلہ ہے۔

دُعا مانگتے وقت ہاتھ کہاں تک اُٹھائے جائیں؟

س…… کچھ عرصہ پہلے بچوں کے کالم میں طریقۂ نماز سکھاتے ہوئے بتایا گیا تھا کہ دُعا مانگتے وقت خیال رکھنا چاہئے کہ ہاتھ کندھوں سے اُوپر نہ جائیں، کیا یہ صحیح ہے؟

ج…… جی ہاں! عام حالات میں یہی صحیح طریقہ ہے، البتہ نمازِ استسقاء میں اس سے زیادہ

اُٹھانا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے، دُعا میں عاجزی اور مسکنت کی کیفیت ہونی چاہئے۔

سجدے میں دُعا مانگنا جائز ہے

س…… میں نے سنا ہے کہ سجدے میں گر کر دُعا نہیں مانگی جاتی کیونکہ نیت کے بغیر سجدہ نہیں ہوتا۔

ج…… سجدے میں دُعا مانگنے میں یہ تفصیل ہے کہ سجدہ یا تو نماز کا ہوگا یا بغیر نماز کے، اگر نماز کا سجدہ ہو تو سجدے کے اندر دُعائیں کرنا جائز ہے، مگر شرط یہ ہے کہ دُعا عربی زبان میں کرے، بلکہ قرآن وحدیث میں جو دُعائیں آتی ہیں، ان کو اختیار کرے، (فرض نماز میں امام کو سجدے میں دُعائیں نہیں کرنی چاہئیں تاکہ مقتدیوں پر بار نہ ہو)، اور اگر سجدہ نماز کے علاوہ ہو تو لوگوں کے سامنے اور فرض نمازوں کے بعد سجدے میں گر کر دُعائیں نہ کرے، ہاں! تنہائی میں سجدے میں گر کر دُعائیں کرنے کا مضائقہ نہیں۔

دُعا کے بعد سینے پر پھونک مارنا

س…… جب لوگ دُعا مانگ لیتے ہیں تو بعض لوگ اپنے سینے میں پھونک مارتے ہیں، کیا یہ جائز ہے؟

ج…… کوئی وظیفہ پڑھ کر پھونکتے ہوں گے، اور یہ جائز ہے۔

امام کا نماز کے بعد مقتدیوں کی طرف منہ کر کے دُعا مانگنا

س…… فجر اور عصر کی نماز کے بعد امام مقتدیوں کی طرف منہ کر کے اور قبلہ کی طرف تقریباً پشت کر کے کیوں دُعا مانگتا ہے؟

ج…… کیونکہ نماز سے تو فارغ ہو چکے، اب مقتدیوں کی طرف منہ کر کے بیٹھنا چاہئے، باقی نمازوں میں چونکہ مختصر دُعا کے بعد سنتوں کے لئے کھڑے ہو جاتے ہیں، اس لئے اس مختصر وقفے میں مقتدیوں کی طرف منہ کر کے بیٹھنے کا اہتمام نہیں کیا جاتا، اور فجر اور عصر کے بعد تسبیحات پڑھ کر دُعا کی جاتی ہے، اس لئے طویل وقفہ ہونے کی وجہ سے مقتدیوں کی طرف

منہ کرکے بیٹھتے ہیں، نماز کے بعد امام کو رُخ بدل لینا چاہئے خواہ دائیں جانب کرلے یا بائیں جانب، یا مقتدیوں کی طرف، بہرحال مقتدیوں کی طرف پشت کرکے نہ بیٹھے۔

نماز کے وقت بلند آواز سے ذکر کرنا ناجائز ہے

س…… ہماری مسجد میں نمازِ عشاء کے فوراً بعد ذکر و اذکار کا سلسلہ جاری ہوجاتا ہے، ذکر اتنی بلند آواز سے کیا جاتا ہے کہ آواز احاطۂ مسجد سے باہر تک سنائی دیتی ہے، (بتیاں گل کردی جاتی ہیں)، جبکہ نمازی عشاء دیر تک پڑھتے رہتے ہیں، شور سے نماز میں خلل پیدا ہوتا ہے، مفصل تحریر کریں آیا یہ کہاں تک دُرست ہے؟

ج…… ایسے وقت بلند آواز سے ذکر کرنا جبکہ لوگ نماز پڑھ رہے ہوں، دُرست نہیں، حضراتِ فقہاء نے اس کو ناجائز لکھا ہے۔

مسجد میں اجتماعی ذکر بالجہر کہاں تک جائز ہے؟

س…… ہماری مسجد بلکہ اس علاقے کی تمام مساجد میں صبح کی نماز کے بعد، بلکہ بعض جگہ لاؤڈ اسپیکر بھی لگاکر سلام پھیرنے کے فوراً بعد کلمہ طیبہ کا ذکر ہوتا ہے، اور بعد میں دُرود شریف ان الفاظ کے ساتھ: "صل علٰی نبینا صل علی محمد"۔ البتہ ہماری مسجد میں مسبوق اپنی رکعت ایک یا دو پڑھ لیتے ہیں، اس کے بعد اُونچا ذکر چیخ چلاکر درمیانہ جہر بھی نہیں، بلکہ زور لگاکر ایک سُر کے ساتھ تمام نمازی ذکر کرتے ہیں، اور پھر وہ ذکر مسنون یعنی آیت الکرسی اور تسبیح ۳۳ بار، تحمید ۳۳ بار، اور تکبیر ۳۴ بار بھی پڑھتے ہیں۔ اور ایک دفعہ اجتماعی دُعا مانگی جاتی ہے، ایسا ذکر کرنا جائز ہے یا نہیں؟ دُوسری مسجد میں سلام کے بعد تین دفعہ استغفر اللہ آہستہ پڑھتے ہیں اور آیت الکرسی اور "اللّٰھم اجرنی من النار" ۷ دفعہ، اور تسبیحاتِ مسنونہ، بعدہٗ ایک بار دُعا ہوتی ہے۔ آپ ارشاد فرمائیں کہ آہستہ طریقہ مسنون ہے حضرت کا فرمایا ہوا یا کہ اُونچا ذکر کرنا یعنی بہت اُونچا ذکر کرنے والے ثواب پر ہیں؟ اس وقت کوئی سویا ہوا نہیں ہوتا، اگر سویا ہوا ہو تو اس کو نماز کے لئے اُٹھایا جاتا ہے تاکہ صبح کی نماز قضا نہ ہوجائے، اور مسجد کے قریب کوئی بیمار بھی نہیں ہوتا، اور نہ کوئی نمازی ہوتا ہے۔ محلے کے لوگ اکثر آجاتے

ہیں، ہاں عورتیں گھروں پر پڑھتی ہوں تو ہوں گی۔ ایسے وقت ایسی صورت میں کون سا ذکر مسنون ہے، اور کون سا ذکر بدعت اور منع ہے؟ تاکہ ہم لوگ ذکرِ مسنون کریں اور ذکرِ بدعت بند کردیں۔ اُونچا ذکر کرنے والے بڑے بڑے اشتہار پیش کرتے ہیں کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام، حضرت علیؓ اور صحابہ کرامؓ اُونچا ذکر کرتے تھے، ہم بھی اہلِ سنت والجماعت ہیں، بلکہ یہ علامت ہے، جو کوئی کلمہ بعد نماز اُونچا پڑھے وہ سنی حنفی ہے، اور جو اُونچا ذکر نہ کرے وہ ذکر کے مانعین سے ہے، عذاب کے مستحق ہیں، وہابی ہیں، وغیرہ وغیرہ، جھگڑا کرتے ہیں۔

ج......۱: نماز کے بعد بلند آواز سے ذکر کرنا جس سے مسبوق نمازیوں کی نماز میں خلل پڑے، جائز نہیں، اور اس مقصد کے لئے لاوٴڈ اسپیکر کا استعمال اور بھی بُرا ہے۔ حدیث میں علاماتِ قیامت میں سے ایک علامت یہ ارشاد فرمائی ہے: ”وارتفعت الأصوات فی المساجد“ یعنی مساجد میں آوازیں بلند ہونے لگیں گی۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ مساجد میں آوازیں بلند کرنا اُمت کے بگاڑ کی علامت ہے۔

۲:......آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم، صحابہ کرامؓ، سلف صالحینؒ سے جو طریقہ منقول ہے وہ یہ ہے کہ نماز سے فارغ ہوکر زیرِ لب تسبیحات اور اذکارِ مسنونہ پڑھے جائیں، اور آہستہ ہی دُعا کی جائے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کبھی کبھی تعلیم کے لئے کوئی کلمہ بلند آواز سے بھی فرمادیتے تھے، بلند آواز سے کبھی دُعا ہوجائے جبکہ اس سے کسی کی نماز میں خلل نہ ہو تو کوئی مضائقہ نہیں۔ جہری دُعا کو معمول بنالینا اور سنت کی طرح اس کی پابندی کرنا صحیح نہیں۔

۳:......ذکر اور دُعا کا تعلق بندے اور معبودِ برحق جل شانہ کے درمیان ہے، بلند آواز سے، خصوصاً لاوٴڈ اسپیکر پر ذکر اور دُعا کی اذان دینا اس کی رُوح کے منافی ہے، اور اس میں ریا اور مخلوق کی طرف التفات کا خطرہ زیادہ سے زیادہ ہے، اس لئے مسلمانوں کو اس سے احتراز کرنا چاہئے، اور اگر کوئی اس کے خلاف کرتا ہے تو اس سے اُلجھنے کی ضرورت نہیں۔

دورانِ نماز اُنگلیوں پر تسبیحات شمار کرنا

س......میں نے ایک جگہ پڑھا تھا کہ نماز میں الحمدللہ، سبحان اللہ، اللہ اکبر وغیرہ ہاتھ پر یا

فہرست

تسبیح پر نہیں پڑھنی چاہئے، اس سے نماز مکروہ ہوجاتی ہے، اگر یہ بات سچ ہے تو ہم کیسے ان الفاظ کو پڑھ سکتے ہیں؟

ج…… نماز میں اُنگلیوں پر یا تسبیح پر گننا واقعی مکروہ ہے، صلوٰۃ التسبیح میں ان کلمات کے گننے کی ضرورت پیش آتی ہے، اس کی تدبیر یہ ہے کہ ایک ایک اُنگلی کو ذرا سا دباتے رہیں۔

آیتیں، سورتیں اور تسبیحات اُنگلیوں پر شمار کرنا

س…… آیتیں، سورتیں یا تسبیحات اُنگلیوں پر شمار کرنا مکروہاتِ نماز میں شامل ہے، کیا یہ دُرست ہے؟ نماز کے بعد جو ہم تسبیح اُنگلیوں پر شمار کرتے ہیں اس کا کیا حکم ہے؟

ج…… آیات یا تسبیحات کا اُنگلیوں پر گننا نماز کے اندر مکروہ ہے، نماز سے باہر مکروہ نہیں، بلکہ مأمور بہ ہے۔

تسبیحاتِ فاطمی کی فضیلت

س…… میں نے ایک حدیث میں پڑھا ہے کہ ۳۳ مرتبہ سبحان اللہ، ۳۳ مرتبہ الحمدللہ اور ۳۴ مرتبہ اللہ اکبر، مطلب یہ ہے کہ سودانوں کی یہ تسبیح جو شخص روزانہ صبح فجر کے وقت اور عشاء کی نماز کے بعد یا ہر نماز کے بعد پڑھے گا تو قیامت کے دن اس کا مرتبہ بہت ہی بلند ہوگا؟

ج…… آپ نے صحیح لکھا ہے، یہ کلمات تسبیحاتِ فاطمی کہلاتے ہیں، کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی لاڈلی بیٹی حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کو سکھائے تھے۔ حدیث میں ان کے بہت سے فضائل آئے ہیں، جو حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا کاندھلوی مدنی قدس سرہٗ کے رسالے ''فضائلِ ذکر'' میں جمع کردیئے گئے ہیں، یہ پاکیزہ کلمات ہر نماز کے بعد اور رات کو سوتے وقت بڑے اہتمام سے پڑھنے چاہئیں۔

نماز کے بعد کی تسبیحات اُنگلیوں پر گننا افضل ہے

س…… میں نے کہیں یہ مسئلہ پڑھا تھا کہ نماز کے بعد پڑھی جانے والی تسبیح (۳۳ بار سبحان اللہ، ۳۳ بار الحمدللہ اور ۳۴ بار اللہ اکبر) ہاتھ کی اُنگلیوں پر گن کر پڑھنا مکروہ ہے۔ گزارش ہے کہ آپ اس سلسلے میں یہ فرمائیں کہ آیا یہ مسئلہ دُرست ہے یا نہیں؟

ج…… دُرست نہیں! اُنگلیوں پر تسبیحات کا گننا نہ صرف جائز ہے، بلکہ حدیث شریف میں تسبیحات کو اُنگلیوں پر گننے کا حکم آیا ہے:

”عن یسیرة رضی الله عنها، وکانت من المهاجرات قالت: قال لنا رسول الله صلی الله علیه وسلم: علیکن بالتسبیح والتهلیل والتقدیس واعقدن بالأنامل فانهن مسؤلات مستنطقات ولا تغفلن فتنسین الرحمة.“ (رواہ الترمذی وابوداوٗد، مشکوٰۃ ص:۲۰۲)

ترجمہ:……”حضرت یسیرة رضی اللہ عنہا جو ہجرت کرنے والیوں میں سے تھیں، فرماتی ہیں کہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سے فرمایا تھا کہ: تسبیح و تہلیل اور تقدیس کو اپنے اُوپر لازم کرلو اور ان کو اُنگلیوں پر گنا کرو، کیونکہ ان سے سوال کیا جائے گا اور ان کو بلوایا جائے گا، اور ذکر سے غفلت نہ کیا کرو، ورنہ رحمت سے بھلادی جاؤ گی۔“

چلتے پھرتے تسبیح کرنا

س…… میں نے کراچی میں مردوں اور عورتوں کو راستہ چلتے پھرتے تسبیح کرتے دیکھا ہے، اکثریوں بھی دیکھا ہے کہ سڑک پار کر رہے ہیں مگر تسبیح کے دانے چلتے رہتے ہیں، پچھلے دنوں میں نے بس اسٹاپ پر ایک عورت کو دیکھا آدھے سے زیادہ سر کھلا ہوا تھا، کھڑی تسبیح کر رہی تھی، میں آپ سے پوچھنا چاہتی ہوں کیا تسبیح کرنے کا یہ طریقہ دُرست ہے؟

ج…… تسبیح پڑھنا چلتے پھرتے بھی جائز ہے، بلکہ بہت اچھی بات ہے کہ ہر وقت آدمی ذکرِ الٰہی میں مصروف رہے، اگر کوئی تسبیح کے دوران غلط کام کرتا ہے تو اسے ایسا نہیں کرنا چاہئے۔

تسبیح بدعت نہیں، بلکہ ذکرِ الٰہی کا ذریعہ ہے

س…… آپ نے ایک سوال کے جواب میں چلتے پھرتے تسبیح پڑھنے کو جائز، بلکہ بہت اچھی بات لکھا ہے، یہاں پر میرا مقصود آپ کے علم میں کسی قسم کا شک وشبہ کرنا نہیں۔ بلاشبہ آپ کا

علم وسیع ہے، مگر جہاں تک میری معلومات کا تعلق ہے وہ یہ کہ تسبیح کے دانے پڑھنا حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت میں داخل نہ تھا، اور نہ ہی اسے ذکر اللہ کہا جاسکتا ہے، ذکر اللہ کے عملی معنی اس سے بالکل مختلف ہیں، یہ ایک شرعی بدعت ہے جو آج کل ہماری زندگی میں فیشن کی شکل میں داخل ہوگئی ہے، اُمید ہے آپ اس مسئلے پر مزید کچھ روشنی ڈالیں گے۔

ج...... تسبیح بذاتِ خود مقصود نہیں، بلکہ ذکر کے شمار کرنے کا ذریعہ ہے، بہت سی احادیث میں یہ مضمون وارد ہوا ہے کہ فلاں ذکر اور فلاں کلمہ کو سو مرتبہ پڑھا جائے تو یہ اجر ملے گا، حدیث کے طلبہ سے یہ احادیث مخفی نہیں ہیں۔ اور ظاہر ہے کہ اس تعداد کو گننے کے لئے کوئی نہ کوئی ذریعہ ضرور اختیار کیا جائے گا، خواہ اُنگلیوں سے گنا جائے یا کنکریوں سے، یا دانوں سے۔ اور جو ذریعہ بھی اختیار کیا جائے وہ بہرحال اس شرعی مقصد کے حصول کا ذریعہ ہوگا۔ اور جو چیز کسی مطلوبِ شرعی کا ذریعہ ہو وہ بدعت نہیں کہلاتا، بلکہ فرض کے لئے ایسے ذریعہ کا اختیار کرنا فرض، اور واجب کے لئے ایسے ذریعہ کا اختیار کرنا واجب ہے، اسی طرح مستحب کے لئے ایسے ذریعہ کا اختیار کرنا مستحب ہوگا۔ آپ جانتے ہیں کہ حج پر جانے کے لئے بحری، بری اور فضائی تینوں راستے اختیار کئے جاسکتے ہیں، لیکن اگر کسی زمانے میں ان میں سے دو راستے مسدود ہوجائیں، صرف ایک ہی کھلا ہو تو اسی کا اختیار کرنا فرض ہوگا، اور اگر تینوں راستے کھلے ہوں تو ان میں کسی ایک کو لاعلی التعیین اختیار کرنا فرض ہوگا۔ اسی طرح جب تسبیحات و اذکار کا گننا عندالشرع مطلوب ہے اور اس کے حصول کا ایک ذریعہ تسبیح بھی ہے، تو اس کو بدعت نہیں کہیں گے، بلکہ دُوسرے ذرائع میں سے ایک ذریعہ کہلائے گا، اور چونکہ تمام ذرائع میں زیادہ آسان ہے، اس لئے اس کو ترجیح ہوگی۔

۲:...... متعدّد احادیث سے ثابت ہے کہ کنکریوں اور دانوں پر گننا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ملاحظہ فرمایا اور نکیر نہیں فرمائی، چنانچہ:

الف:...... سنن ابی داؤد (ج:۱ ص:۲۱۰ باب التسبیح بالحصیٰ) اور مستدرک حاکم (ج:۱ ص:۴۸۵) میں حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ:

"انہ دخل مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم علی

فہرست

امرأة وبين يديها نوى أو حصٰی تسبح به فقال: اخبرک بما هو ايسر عليک من هٰذا وافضل .... الحديث.“

(سكت عليه الحاكم وقال الذهبی صحيح)

ترجمہ:...... ”وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک خاتون کے پاس گئے، جس کے آگے کھجور کی گٹھلیاں یا کنکریاں رکھی تھیں، جن پر وہ تسبیح پڑھ رہی تھی، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں تجھے ایسے چیز بتاؤں جو اس سے زیادہ آسان اور افضل ہے؟.....الخ۔“

ب:......ترمذی اور مستدرک حاکم (ج:۱ ص:۵۴۷) پر حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ:

”قالت: دخل علی رسول اللہ صلی اللہ عليه وسلم وبين يدی اربعة الاف نواة اسبح بهن، فقال: يا بنت حی! ما هٰذا؟ قلت: اسبح بهن! قال: قد سبحت منذ قمت علٰی رأسک اكثر من هذا، قلت: علمنی يا رسول الله! قال: قولی: سبحان الله عدد ما خلق من شئ.“ (قال الحاكم هٰذا حديث صحيح الاسناد ولم يخرجاه، وقال الذهبی صحيح).

ترجمہ:...... ”آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے، میرے آگے چار ہزار گٹھلیاں تھیں، جن پر میں تسبیح پڑھ رہی تھی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ کیا ہے؟ عرض کیا: میں ان پر تسبیح پڑھ رہی ہوں! فرمایا: میں جب سے تیرے پاس کھڑا ہوا ہوں، میں نے اس سے زیادہ تسبیح پڑھ لی ہے۔ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! مجھے بھی سکھایئے۔ فرمایا: یوں کہا کر: سبحان الله عدد

ما خلق من شئ۔''

حدیثِ اوّل کے ذیل میں صاحبِ ''عون المعبود'' لکھتے ہیں:

''هٰذا اصل صحیح لتجویز السبحة بتقریره صلی الله علیه وسلم فانه فی معناها اذ لا فرق بین المنظومة والمنثورة فیما یعد به ولا یعتد بقول من عدها بدعة.'' (عون المعبود ج:۱ ص:۵۵۵)

ترجمہ:...... ''آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا گٹھلیوں پر نکیر نہ فرمانا، تسبیح کے جائز ہونے کی صحیح اصل ہے۔ کیونکہ تسبیح بھی گٹھلیوں کے ہم معنی ہے، کیونکہ شمار کرنے کے لئے اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا کہ گٹھلیاں پروئی ہوئی ہوں یا بغیر پروئی ہوئی ہوں، اور جو لوگ اس کو بدعت شمار کرتے ہیں، ان کا قول لائقِ اعتبار نہیں۔''

۳:...... تسبیح، ایک اور لحاظ سے بھی ذکرِ الٰہی کا ذریعہ ہے، وہ یہ کہ تسبیح ہاتھ میں ہو تو زبان پر خودبخود ذکر جاری ہوجاتا ہے، اور تسبیح نہ ہو تو آدمی کو ذکر یاد نہیں رہتا، اسی بنا پر تسبیح کو ''مذکرہ'' کہا جاتا ہے، یعنی یاد دِلانے والی، اور اسی بنا پر صوفیہ اس کو ''شیطان کے لئے کوڑا'' کہتے ہیں کہ اس کے ذریعہ شیطان دفع ہوجاتا ہے، اور آدمی کو ذکر سے غافل کرنے میں کامیاب نہیں ہوتا، پس جب ذکرِ الٰہی میں مشغول رہنا مطلوب ہے اور تسبیح کا ہاتھ میں ہونا اس مشغولی کا ذریعہ ہے، تو اس کو بدعت کہنا غلط ہوگا، بلکہ ذریعۂ ذکرِ الٰہی ہونے کی وجہ سے اس کو مستحب کہا جائے تو بعید نہ ہوگا۔

دُرود شریف کا ثواب زیادہ ہے یا اِستغفار کا؟

س...... دُرود شریف کا ثواب زیادہ ہے یا اِستغفار کا؟

ج...... دونوں کا ثواب اپنی اپنی جگہ ہے، اِستغفار کی مثال برتن مانجھنے کی ہے، اور دُرود شریف کی مثال برتن قلعی کرنے کی۔

مختصر دُرود شریف

س...... ہم اکثر سنتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر کثرت سے دُرود شریف بھیجو، تو مولانا صاحب! آپ دُرود بھیجنے کا کوئی آسان طریقہ بتائیں اور یہ بھی بتائیں کہ دُرود شریف میں کون سا دُرود افضل ہے؟

ج...... سب سے افضل دُرود شریف تو وہ ہے جو نماز میں پڑھا جاتا ہے، اور مختصر دُرود شریف یہ بھی ہے: "اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَبَارِکْ وَسَلِّمْ"، اس دُرود شریف کی تین تسبیح صبح کو، تین تسبیح شام کو پڑھی جائیں، اتنی فرصت نہ ہو تو صبح و شام ایک ایک تسبیح ہی پڑھ لی جائے، اس کے علاوہ جب بھی فرصت و فراغت ملے دُرود شریف کو وِردِ زبان بنانا چاہئے۔

نماز والے دُرود شریف میں "سیّدنا و مولانا" کا اضافہ کرنا

س...... نماز میں التحیات اور تشہد کے بعد والے دُرود میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کے ناموں سے پہلے "سیّدنا و مولانا" پڑھنا کیسا ہے؟

ج...... ہمارے ائمہ سے تو یہ مسئلہ منقول نہیں، درمختار میں اس کو شافعیہ کے حوالے سے مستحب لکھا ہے، اور اس سے موافقت کی ہے۔

روضۂ اقدس پر دُرود شریف آپ صلی اللہ علیہ وسلم خود سنتے ہیں

س...... حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر دُرود و سلام بھیجنا جائز ہے؟ اور جب ہم پڑھتے ہیں تو حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم خود سنتے ہیں؟

ج...... آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر دُرود و سلام پڑھنے کا تو حکم ہے، اور اس کے بے شمار فضائل آئے ہیں، مگر اس کے الفاظ اور اس کا وہی طریقہ صحیح ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خود ارشاد فرمایا ہے، آج کل جو لوگ گا گا کر دُرود و سلام پڑھتے ہیں، یہ طریقہ نہ صرف خلافِ سنت ہے، بلکہ محض ریاکاری ہے۔ دُرود شریف اگر روضۂ اقدس پر پڑھا جائے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خود سنتے ہیں، ورنہ فرشتے پہنچاتے ہیں۔

فہرست

ایک مجلس میں اسمِ مبارک پر پہلی بار دُرود شریف واجب اور ہر بار مستحب ہے

س…… لانڈھی کالونی ایریا-۳۰بی میں رحمانیہ مسجد واقع ہے، وہاں پر مجھے نمازِ جمعہ ادا کرنے کا موقع ملتا ہے، امامِ محترم نماز سے پون گھنٹہ پہلے تقریر فرماتے ہیں، دورانِ تقریر ''رسول اللہ اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم'' کا لفظ بار بار زبان پر آتا ہے، مگر اس طرح کہ: ''رسول اللہ نے فرمایا، حضورؐ نے فرمایا''، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہیں کہتے، مجھے ذاتی طور پر بہت تکلیف ہوتی ہے، کیا اس طرح نامِ مبارک (صلی اللہ علیہ وسلم) لینا بے ادبی نہیں؟

ج…… ایک مجلس میں پہلی بار جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اسمِ گرامی آئے تو دُرود شریف (صلی اللہ علیہ وسلم) پڑھنا واجب ہے، اور ہر بار اسمِ مبارک کے ساتھ دُرود پڑھنا واجب نہیں، بلکہ مستحب ہے۔ جی نہیں چاہتا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا پاک نام لیا جائے اور دُرود شریف نہ پڑھا جائے، خواہ ایک مجلس میں سو بار نامِ مبارک آئے، ہر بار ''صلی اللہ علیہ وسلم'' کہنا مستحب ہے۔

دُعا کی قبولیت کے لئے اوّل وآخر دُرود شریف کا ہونا زیادہ اُمید بخش ہے

س…… کیا دُعا کے اوّل اور آخر میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر دُرود شریف پڑھے بغیر دُعا قبول نہیں ہوتی؟

ج…… دُعا کے اوّل وآخر دُرود شریف کا ہونا دُعا کی قبولیت کے لئے زیادہ اُمید بخش ہے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا قول ہے کہ: دُعا آسمان وزمین کے درمیان معلق رہتی ہے جب تک کہ اس کے اوّل وآخر میں دُرود شریف نہ ہو۔

بغیر وضو دُرود شریف پڑھنا جائز ہے

س…… بغیر وضو دُرود شریف پڑھنا چاہئے یا نہیں؟ میں اوّل وآخر دُرود شریف پڑھ کر خدا سے دُعا مانگتا ہوں، کیا اس طرح دُعا مانگنا صحیح ہے یا نہیں؟

ج…… بغیر وضو کے دُرود شریف پڑھنا جائز ہے، اور دُعا کے اوّل وآخر دُرود شریف پڑھنا

فہرست

دُعا کے آداب میں سے ہے، حدیث میں اس کا حکم آیا ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا ارشاد ہے کہ: ''دُعا آسمان اور زمین کے درمیان معلق رہتی ہے جب تک کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر دُرود شریف نہ پڑھا جائے۔''

دُرود شریف کی کثرت موجبِ سعادت و برکت ہے

س...... میں ہر نماز کے بعد دُرود شریف کی ایک تسبیح پڑھتا ہوں، کیا دُرود شریف زیادہ سے زیادہ پڑھ سکتا ہوں؟

ج...... اپنی صحت، قوّت اور فرصت کا لحاظ رکھتے ہوئے جتنا زیادہ دُرود شریف پڑھیں موجبِ سعادت و برکت ہے۔

خالی اوقات میں دُرود شریف کی کثرت کرنی چاہئے

س...... خالی اوقات میں مساجد یا گھر پر دُرود شریف یا اِستغفار پڑھیں تو دونوں میں افضل دُرود کون سا ہوگا؟

ج...... دونوں اپنی جگہ افضل ہیں، آپ دُرود شریف کی کثرت کریں۔

دُرود شریف بھی اُٹھتے بیٹھتے پڑھنا جائز ہے

س...... دُرود شریف کھڑے ہوکر پڑھنا جائز ہے یا نہیں؟ کیونکہ اُٹھتے بیٹھتے اللہ کی حمد و ثنا کرنی چاہئے۔

ج...... دُرود شریف بھی اُٹھتے بیٹھتے پڑھنا جائز ہے۔

بے نمازی کی دُعا قبول نہ ہونا

س...... کیا نماز نہ پڑھنے والوں کی دُعائیں قبول نہیں ہوتیں؟ اور ایسے لوگ جو دُعائیں کرتے ہیں ان دُعاؤں کا اللہ کے نزدیک کوئی مرتبہ ہے؟ ایسی دُعائیں کوئی مطلب رکھتی ہیں؟

ج...... دُعا تو کافر کی بھی قبول ہوسکتی ہے، باقی جو شخص نماز نہیں پڑھتا، اس کا تعلق اللہ تعالیٰ سے صحیح نہیں، اس کی دُعا قبول بھی ہوجائے تو یہ ایسا ہی ہوگا کہ جیسے کتے کو روٹی ڈال دی جاتی ہے۔

ستر ہزار بار کلمہ شریف پڑھ کر بخشنے سے مردے سے عذاب ٹل جاتا ہے

س…… میں نے کچھ عرصہ قبل کسی جگہ پڑھا تھا کہ ایک شخص فوت ہوگیا، دُوسرے کسی نے خواب میں دیکھا کہ وہ عذاب میں مبتلا ہے، کسی نے اس کو بتایا تھا کہ کلمہ شریف سوا لاکھ دفعہ (تعداد مجھے ٹھیک سے یاد نہیں) پڑھ کر اس کو اس کا ثواب پہنچائے تو اللہ پاک اس کا عذاب دُور کردیں گے، لہٰذا انہوں نے یہ پڑھا اور پھر دوبارہ خواب میں دیکھا کہ اس شخص کا عذاب دُور ہوچکا ہے، اس سلسلے میں کچھ بزرگوں کے نام تھے جو مجھے یاد نہیں، کیا ایسی کوئی چیز ہے؟

ج…… اس قسم کا واقعہ ہمارے شیخ حضرتِ اقدس مولانا محمد زکریا مہاجر مدنی قدس سرہٗ نے شیخ ابویزید قرطبیؒ سے نقل کیا ہے، وہ فرماتے ہیں کہ: ''میں نے یہ سنا کہ جو شخص ستر ہزار مرتبہ ''لا الٰہ الا اللہ'' پڑھے، اس کو دوزخ سے نجات ملے، میں نے یہ خبر سن کر ایک نصاب یعنی ستر ہزار کی تعداد اپنی بیوی کے لئے پڑھا اور کئی نصاب خود اپنے لئے پڑھ کر ذخیرۂ آخرت بنایا۔ ہمارے پاس ایک نوجوان رہتا تھا، جس کے متعلق یہ مشہور تھا کہ یہ صاحبِ کشف ہے، جنت و دوزخ کا بھی اس کو کشف ہوتا ہے، مجھے اس کی صحت میں کچھ تردّد تھا، ایک مرتبہ وہ نوجوان ہمارے ساتھ کھانے میں شریک تھا، کہ دفعتاً اس نے چیخ ماری اور سانس پھولنے لگا اور کہا کہ: میری ماں دوزخ میں جل رہی ہے، اس کی حالت مجھے نظر آئی۔

قرطبیؒ کہتے ہیں کہ میں اس کی گھبراہٹ دیکھ رہا تھا، مجھے خیال آیا کہ ایک نصاب اس کی ماں کو بخش دوں، جس سے اس کی سچائی کا بھی مجھے تجربہ ہوجائے گا۔ چنانچہ میں نے ایک نصاب ستر ہزار کا اُن نصابوں میں سے جو اپنے لئے پڑھے تھے، اس کی ماں کو بخش دیا۔ میں نے اپنے دِل میں چپکے ہی سے بخشا تھا، اور میرے اس پڑھنے کی خبر بھی اللہ کے سوا کسی کو نہ تھی، مگر وہ نوجوان فوراً کہنے لگا کہ: چچا! میری ماں دوزخ کے عذاب سے ہٹادی گئی۔

قرطبیؒ کہتے ہیں کہ مجھے اس قصے سے دو فائدے ہوئے، ایک تو اس برکت کی جو ستر ہزار کی مقدار پر میں نے سنی تھی، اس کا تجربہ ہوا، دُوسرے اس نوجوان کی سچائی کا مجھے یقین ہوگیا۔''

فہرست

کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے دُعائے مغفرت کر سکتے ہیں؟

س...... عام طور پر ہم اپنے عزیز و اقرباء (مرحومین) کی مغفرت کے لئے اللہ تعالیٰ سے دُعا کرتے ہیں، اور قرآن مجید اور نوافل پڑھ کر ان کو ثواب پہنچاتے ہیں، اور خدا تعالیٰ سے ان کے لئے جنت الفردوس کی دُعا مانگتے ہیں، لیکن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جو کہ کامل انسان تھے اور جن کے متعلق غلطی یا تقصیر کا تصوّر بھی گناہ ہے، تو کیا ان کے لئے مغفرت کی دُعا مانگنی چاہئے یا نہیں؟

ج...... آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی برکت سے تو گناہگاروں کی مغفرت ہوگی، اس لئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے دُعائے مغفرت کی ضرورت نہیں، بلکہ بلندیٔ درجات کی دُعا کرنی چاہئے۔ سب سے بہترین تحفہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہِ عالی میں دُرود شریف ہے، اور نفلی عبادات کا ثواب بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو ضرور بخشنا چاہئے، کہ یہ ہماری محبت و تعلق کا تقاضا ہے، مثلاً: قربانی کے موقع پر گنجائش ہو تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے بھی قربانی کی جائے، صدقہ و خیرات آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے کیا جائے، حج و عمرہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے کیا جائے۔

اِستغفار سب کے لئے کیا جاسکتا ہے

س...... اِستغفار کے متعلق کہا جاتا ہے کہ اپنے بھائیوں کے لئے اِستغفار کیا کرو، یہ سمجھائیں کہ زندہ بھائی یا مردہ بھائی کے لئے اِستغفار کا کیا طریقہ ہے؟ اور پھر یہ اِستغفار ان بھائیوں کے لئے کیا فائدہ پہنچاتا ہے؟

ج...... اِستغفار زندوں اور مُردوں سب کے لئے کیا جاسکتا ہے، مثلاً: عربی میں یہ الفاظ بہت جامع ہیں: ''اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِلْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَالْمُسْلِمِيْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ اَلْاَحْيَاءِ مِنْهُمْ وَالْاَمْوَاتِ'' اور اُردو میں یہ الفاظ کہہ لے کہ: ''یا اللہ! میری اور تمام مسلمان مردوں اور عورتوں کی بخشش فرما۔''

رہا یہ کہ مسلمان کے لئے اِستغفار کا کیا فائدہ ہے؟ اس کا جواب یہ ہے کہ جو شخص پوری اُمت کے لئے اِستغفار کرے، اللہ تعالیٰ اس کی بھی بخشش فرمادیتے ہیں۔ اور جس

شخص کے لئے بہت سے مسلمان اِستغفار کررہے ہوں، اللہ تعالیٰ ان کی دُعا کی برکت سے اس شخص کی بھی مغفرت فرمادیتے ہیں، گویا پوری اُمت کے لئے اِستغفار کرنے کا فائدہ اِستغفار کرنے والے کو بھی پہنچتا ہے، اور جن کے لئے اِستغفار کیا جائے ان کو بھی، کیونکہ اِستغفار کے معنی بخشش کی دُعا کرنے کے ہیں، اور یہ دُعا کبھی رائیگاں نہیں جاتی، جس کے لئے اِستغفار کیا جائے گویا اس کی مغفرت کی شفاعت کی جاتی ہے، اور حق تعالیٰ شانہ اہلِ ایمان کی شفاعت کو قبول فرماتے ہیں۔

''رات کے آخری تہائی حصہ'' کی وضاحت اور اس میں عبادت

س…… میں نے کتابوں میں پڑھا ہے کہ جب رات کا ایک تہائی حصہ باقی رہ جائے تو اللہ تعالیٰ آسمان سے دُنیا پر نزولِ اجلال فرماتے ہیں اور جو دُعا کی جائے وہ قبول ہوتی ہے۔ ایک تہائی حصہ باقی رہ جاتا ہے، مراد کتنے بجے ہیں؟ یعنی ۳ بجے یا ۲ بجے؟ یعنی صحیح وقت کون سا ہے؟ اور یہ کہ وضو کرکے دو رکعت نفل پڑھنی چاہئے اور پھر دُعا مانگنی چاہئے یا کوئی اور طریقہ ہو؟ جواب ضروری دیں، منتظر رہوں گی۔

ج……غروبِ آفتاب سے صبحِ صادق تک کا وقت تین حصوں میں تقسیم کردیا جائے تو آخری تہائی مراد ہے، مثلاً آج کل مغرب سے صبحِ صادق تک تقریباً ۹ گھنٹے کی رات ہوتی ہے، اور سوا ایک بجے تک دو تہائی رات گزر جاتی ہے، سوا ایک بجے سے صبحِ صادق تک وہ وقت ہے جس کی فضیلت حدیث میں بیان کی گئی ہے، اس وقت وضو کرکے چار سے لے کر بارہ رکعتوں تک جتنی اللہ تعالیٰ توفیق دے، نمازِ تہجد میں پڑھنی چاہئے، اس کے بعد جتنی دُعائیں مانگ سکے مانگے۔

عہد نامہ، دُعائے گنج العرش، دُرودِ تاج وغیرہ کی شرعی حیثیت

س…… میں نے اربعین نووی پڑھی جس کے صفحہ:۱۶۸ پر دُعائے گنج العرش، دُرود لکھی، عہد نامہ، وغیرہ کے متعلق شکوک وشبہات کا اظہار کیا ہے۔ میں چند دُعاؤں کو آپ کی رائے شریف کی روشنی میں دیکھنا چاہتا ہوں، ان دُعاؤں کے شروع میں جو فضیلت لکھی ہوئی ہے،

فہرست

اس سے آپ بخوبی واقف ہوں گے، زیادہ ہی فضیلت ہے جو تحریر نہیں کی جاسکتی، کیا یہ لوگوں نے خود تو نہیں بنائیں؟

آپ صرف یہ جواب دیں ان میں سے کون سی دُعا قرآن وحدیث سے ثابت ہے اور کون سی نہیں؟ اگر ثابت ہے تو جو شروع میں فضیلتیں قرآن وحدیث سے ثابت ہیں؟ اگر نہیں تو کیا ہم کو ان دُعاؤں کو پڑھنا چاہئے یا کہ نہیں؟ کیا یہ دُشمنانِ اسلام کی سازش تو نہیں؟

دُعائیں مندرجہ ذیل ہیں:

۱:-وصیت نامہ۔	۲:-دُرود ماہی۔	۳:-دُرود لکھی۔
۴:-دعائے گنج العرش۔	۵:-دُعائے جمیلہ۔	۶:-دُعائے عکاشہ۔
۷:-عہد نامہ۔	۸:-دُرود تاج۔	۹:-دُعائے مستجاب۔

ج...... ''وصیت نامہ'' کے نام سے جو تحریر چھپتی اور تقسیم ہوتی ہے، وہ تو خالص جھوٹ ہے، اور یہ جھوٹ تقریباً ایک صدی سے برابر پھیلایا جارہا ہے، اسی طرح آج کل ''معجزہ زینب علیہا السلام'' اور ''بی بی سیّدہ کی کہانی'' بھی سو جھوٹ گھڑ کر پھیلائی جارہی ہے۔

دیگر دُرود و دُعائیں جو آپ نے لکھی ہیں، وہ کسی حدیث میں تو وارِد نہیں، نہ ان کی کوئی فضیلت ہی احادیث میں ذکر کی گئی ہے، جو فضائل ان کے شروع میں درج کئے گئے ہیں، ان کو صحیح سمجھنا ہرگز جائز نہیں، کیونکہ یہ خالص جھوٹ ہے، اور جھوٹی بات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف منسوب کرنا وبالِ عظیم ہے۔ جہاں تک الفاظ کا تعلق ہے، یہ بات تو قطعی ہے کہ یہ الفاظ خدا اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمودہ نہیں، بلکہ کسی شخص نے محنت و ذہانت سے ان کو خود تصنیف کرلیا ہے، ان میں سے بعض الفاظ فی الجملہ صحیح ہیں، اور قرآن و حدیث کے الفاظ سے مشابہ ہیں، اور بعض الفاظ قواعدِ شرعیہ کے لحاظ سے صحیح بھی نہیں، خدا اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات تو کیا ہوتے!

یہ کہنا مشکل ہے کہ ان دُعاؤں اور دُرود کا رواج کیسے ہوا؟ کسی سازش کے تحت یہ سب کچھ ہوا ہے یا کتابوں کے ناشروں نے مسلمانوں کی بے علمی سے فائدہ اُٹھایا ہے؟ ہمارے اکابرین ان دُعاؤں کے بجائے قرآنِ کریم اور حدیثِ نبوی کے منقول الفاظ کو بہتر

سمجھتے ہیں، اور اپنے متعلقین اور احباب کو ان چیزوں کے پڑھنے کا مشورہ دیتے ہیں۔

نمازوں کے بعد مصافحہ کی رسم بدعت ہے

س…… میں دیکھتا ہوں کہ بالخصوص فجر اور عصر کی نمازوں کے بعد، اس کے علاوہ ظہر، مغرب اور عشاء کی نمازوں کے بعد بالعموم مصلّی حضرات جناب امام صاحب سے (جو نماز پڑھاتے ہیں) اس کے بعد آپس میں ایک دُوسرے سے مصافحہ کیا کرتے ہیں، یہ مصافحہ بعد نماز کیسا ہے؟ براہ کرم اَحکامِ شرعی فقہِ حنفیہ کے مطابق مطلع فرمائیں۔

ج……نمازوں کے بعد مصافحہ کو فقہاء نے بدعت لکھا ہے، اس لئے اس کا التزام نہ کیا جائے۔

نماز کے بعد بغل گیر ہونا یا مصافحہ کرنا بدعت ہے

س…… باجماعت نماز کے بعد مقتدیوں کا آپس میں بغل گیر ہونا، ہاتھ ملانا باعثِ ثواب ہے، سنت یا واجب ہے؟

ج……نہ سنت ہے، نہ واجب، بلکہ بدعت ہے، اگر کوئی شخص دُور سے آیا ہو اور نماز کے بعد ملے تو اس کا مصافحہ و معانقہ کرنا جائز ہے۔

فرض نمازوں کے فوراً بعد اور سنتوں سے قبل کسی سے ملنا کیسا ہے؟

س…… میرے بھائی جان مسجد میں نماز پڑھ رہے تھے، انہوں نے فرض پڑھ کر سلام پھیرا، برابر والے صاحب نے بھی سلام پھیرا، وہ بھائی جان کے بہت پُرانے دوست نکلے، کافی عرصے سے ملاقات نہیں ہوئی تھی، اس لئے دونوں نے مصافحہ وغیرہ کیا، اور پھر بقیہ نماز پڑھ لی۔ کچھ لوگوں نے کہا کہ یہ غلط ہے، پہلے آپ لوگ پوری نماز پڑھ لیتے، کچھ نے کہا کوئی بات نہیں۔ آپ ضرور بتائیے کہ واقعی غلطی ہوگئی؟

ج……اگر کسی سے اس طرح ملاقات ہو جیسی کہ آپ کے بھائی کی اپنے دوست سے ہوتی تھی، تو فرض نماز کے بعد بھی دُعا اور مصافحہ جائز ہے، مگر آواز اُونچی نہ ہو جس سے نمازی پریشان ہوں۔

مسبوق و لاحق کے مسائل

جماعت شروع ہونے کے بعد شامل ہونا

جس شخص سے امام کی نماز کی کچھ رکعتیں رہ گئی ہوں، اور وہ بعد کی رکعتوں میں امام کے ساتھ شریک ہوا ہو اس کو ''مسبوق'' کہتے ہیں۔ جو شخص ابتدا میں امام کے ساتھ نماز میں شریک ہوا تھا، مگر کسی وجہ سے اس کی بعد کی رکعتیں امام کے ساتھ نہیں ہوئیں، اس کو ''لاحق'' کہتے ہیں۔ مثلاً جو شخص امام کے ساتھ دُوسری رکعت میں شریک ہوا وہ ''مسبوق'' ہے، اور جو شخص امام کے ساتھ پہلی رکعت میں شریک تھا، مگر دُوسری رکعت میں کسی وجہ سے شریک نہیں رہا، وہ ''لاحق'' ہے۔

مسبوق امام کے پیچھے کتنی رکعات کی نیت باندھے؟

س...... اکثر ایسا ہوتا ہے کہ جماعت کھڑی ہوچکی ہوتی ہے، اور ہم دیر سے جماعت میں شامل ہوتے ہیں، جبکہ کچھ رکعتیں نکل بھی جاتی ہیں، لیکن ہم نیت تمام رکعتوں کی امام کے پیچھے کی باندھتے ہیں، جبکہ ہماری کچھ رکعتیں نکل بھی جاتی ہیں جو ہم بعد میں خود پوری کرتے ہیں۔ آپ سے یہ معلوم کرنا چاہتا ہوں کہ ہم کو جماعت میں شامل ہوتے وقت جبکہ ہم کو بعض اوقات یہ بھی معلوم نہیں ہوتا کہ کتنی رکعتیں ہوئی ہیں؟ ہم کو نیت پوری رکعتوں کی امام کے پیچھے باندھنی چاہئے یا صرف اتنی ہی رکعت کی نیت باندھیں جو امام کے ساتھ جماعت میں ملیں؟

ج...... امام کے پیچھے امام کی اقتدا کی نیت کرکے نماز شروع کردیں، جتنی رکعتیں رہ گئی ہوں وہ بعد میں پوری کرلیں، رکعتوں کے تعین کی ضرورت نہیں۔

بعد میں شامل ہونے والا کس طرح رکعتیں پوری کرے؟

س...... مسبوق یعنی جس کی امام کے پیچھے کچھ رکعتیں رہ گئی ہوں، وہ اپنی بقیہ رکعات کس طرح ادا کرے؟ امام کے ساتھ تین رکعت ادا کیں اور ایک رکعت اس کی رہ گئی، امام کے پیچھے دو رکعت ادا کیں، اور اس کی دو رکعتیں باقی رہ گئیں، امام کے پیچھے ایک رکعت ادا کی بقیہ تین رکعات اس کی باقی ہیں؟

ج...... اگر ایک رکعت رہ گئی ہو تو اُٹھ کر جس طرح رکعت پڑھی جاتی ہے "**سبحانک اللّٰھم**" سے شروع کردے، اور سورۂ فاتحہ اور سورۃ پڑھ کر رکعت پوری کرے۔ اور اگر دو رکعتیں رہ گئی ہوں تو اُٹھ کر پہلی دو رکعتوں کی طرح پڑھے، یعنی پہلی میں "**سبحانک اللّٰھم**" سے شروع کرے اور سورۂ فاتحہ اور کوئی اور سورۃ پڑھ کر رُکوع کرے، دُوسری رکعت سورۂ فاتحہ سے شروع کرے۔ اور اگر تین رکعتیں رہ گئی ہوں تو پہلی رکعت "**سبحانک اللّٰھم**" سے شروع کرکے سورۂ فاتحہ اور سورۃ پڑھے اور اس رکعت پر قعدہ کرے، دُوسری رکعت میں سورۂ فاتحہ اور سورۃ پڑھے، تیسری میں صرف سورۂ فاتحہ پڑھے اور آخری قعدہ کرے۔

مسبوق کی باقی رکعات اس کی پہلی شمار ہوں گی یا آخری؟

س...... نماز باجماعت میں بعد میں شامل ہونے والے مقتدی کی ایک یا دو رکعت چھوٹ جائیں تو ان رکعتوں کو کس ترتیب سے پورا کرے؟ شروع کی سمجھ کر یا آخری سمجھ کر؟ ظاہر ہے دونوں میں فرق سورۂ فاتحہ کے بعد کوئی سورۃ پڑھنے یا نہ پڑھنے کا ہے، نیز ثنا کس وقت پڑھے نماز میں شمولیت کے وقت یا بقیہ رکعتیں پوری کرتے وقت؟

ج...... باقی ماندہ رکعتیں قرأت کے اعتبار سے تو پہلی ہیں، پس اُٹھ کر پہلی رکعت "**سبحانک اللّٰھم**" سے شروع کرے، اور فاتحہ کے ساتھ کوئی سورۃ بھی ملائے، اور دُوسری میں فاتحہ اور سورۃ، اور تیسری میں صرف فاتحہ پڑھے۔ لیکن التحیات بیٹھنے کے لئے لحاظ سے یہ رکعتیں آخری ہیں، پس اگر امام کے ساتھ ایک رکعت ملی ہو تو ایک رکعت اور پڑھ کر قعدہ کرنا ضروری ہے، اور باقی دو رکعتیں ایک قعدے میں ادا کرے۔

رُکوع میں شامل ہونے والا ثنا اور نیت کے بغیر شامل ہوسکتا ہے

س…… جماعت شروع ہوچکی ہوتی ہے، اور ہم اس وقت جماعت میں شامل ہوتے ہیں جس وقت امام رُکوع میں جانے کی تکبیر کہہ رہا ہوتا ہے، اگر ہم اس وقت نیت باندھنے کے الفاظ اور ثنا پڑھتے ہیں تو اتنی دیر میں رُکوع ہوچکا ہوتا ہے، اور ہماری ایک رکعت جماعت سے نکل جاتی ہے، کیا اس وقت جبکہ جماعت رُکوع میں ہو اور ہمارے پاس اتنا وقت نہ ہو کہ ہم نیت کے الفاظ اور ثنا کو پڑھ سکیں فوراً جماعت میں شامل ہوکر رُکوع میں جاسکتے ہیں یا نہیں؟

ج…… زبان سے نیت کے الفاظ پڑھنا ضروری نہیں، بس دِل میں یہ نیت کرکے کہ فلاں نماز امام کی اقتدا میں شروع کر رہا ہوں، کھڑے کھڑے اللہ اکبر کہیں اور رُکوع میں چلے جائیں، ثنا نہ پڑھیں۔

جو شخص پہلی رکعت میں شریک ہو وہ اس وقت تک ثنا پڑھ سکتا ہے جب تک امام نے قرأت شروع نہ کی ہو، جب امام نے قرأت شروع کردی تو مقتدیوں کو ثنا پڑھنے کی اجازت نہیں، اور اگر سری نماز ہو تو یہ اندازہ کرلینا چاہئے کہ امام نے ثنا سے فارغ ہوکر قرأت شروع کردی ہوگی یا نہیں؟ اگر اندازہ ہو کہ امام قرأت شروع کرچکا ہے تو ثنا نہ پڑھی جائے۔

بعد میں آنے والا رُکوع میں کس طرح شامل ہو؟

س…… دورانِ نماز جب امام رُکوع میں ہوتے ہیں، تو نئے آنے والے نمازی فوراً اللہ اکبر کہہ کر رُکوع میں چلے جاتے ہیں، بعض لوگ ایک لمحہ سیدھے کھڑے ہوکر رُکوع میں شامل ہوتے ہیں، بعض کھڑے ہوکر ثنا پڑھتے ہیں، پھر رُکوع میں جاتے ہیں، اس دوران بعض مرتبہ یا تو امام صاحب رُکوع سے کھڑے ہوجاتے ہیں یا اُٹھ رہے ہوتے ہیں، تو اس سلسلے میں شرعی طریقۂ کار کیا ہے؟

ج…… حکم یہ ہے کہ بعد میں آنے والا شخص کھڑا ہونے کی حالت میں تکبیرِ تحریمہ کہہ کر رُکوع میں چلا جائے، تکبیر کے بعد قیام کی حالت میں ٹھہرنا کوئی ضروری نہیں، پھر اگر امام کو عین رُکوع کی حالت میں جاملا تو رکعت مل گئی، خواہ اس کے رُکوع میں جانے کے بعد امام فوراً ہی

فہرست

اُٹھ جائے، اور اس کو رُکوع کی تسبیح پڑھنے کا بھی موقع نہ ملے، اور اگر ایسا ہوا کہ اس کے رُکوع میں پہنچنے سے پہلے امام رُکوع سے اُٹھ گیا تو رکعت نہیں ملی۔

دُوسری رکعت میں شامل ہونے والا اپنی پہلی رکعت میں سورۃ ملائے گا

س...... میں مغرب کی نماز ادا کرنے کے لئے مسجد گیا، لیکن مجھے کچھ دیر ہوگئی تھی، جماعت ہو رہی تھی، اور امام صاحب ایک رکعت پڑھا چکے تھے، میں جماعت کے ساتھ دُوسری رکعت میں شامل ہوگیا، اب آپ یہ فرمائیں کہ جب میں یہ رکعت ادا کروں تو میں اس رکعت میں صرف سورۂ فاتحہ پڑھوں یا پھر سورۂ فاتحہ کے بعد کوئی دُوسری سورۃ بھی پڑھنی چاہئے؟ کیونکہ میری جو رکعت چھوٹ گئی تھی اس میں سورۂ فاتحہ کے بعد کوئی دُوسری قرآنی سورۃ بھی پڑھی گئی تھی۔

ج...... جو رکعت امام کے ساتھ آپ کو نہیں ملی وہ آپ کی پہلی رکعت تھی، امام کے فارغ ہونے کے بعد جب آپ اس کو ادا کریں گے، اس میں **سبحانک اللّٰھم**، **بسم اللہ**، **اعوذ باللہ**، سورۂ فاتحہ اور اس کے بعد کوئی سورۃ پڑھیں گے۔

مغرب کی تیسری رکعت میں شامل ہونے والا بقیہ نماز کس طرح ادا کرے؟

س...... مغرب کے وقت فرض میں اگر کوئی تیسری رکعت میں جماعت کے ساتھ شامل ہو، تو بقیہ دو رکعتیں کس طرح ادا کرے؟ قرأت اور التحیات، دُرود و دُعا سب کی ادائیگی وضاحت سے سمجھائیے۔

ج...... پہلی رکعت میں ثنا اور سورۂ فاتحہ اور کوئی سورۃ پڑھے، اور دو رکعت پوری کر کے قعدہ میں بیٹھ جائے اور صرف التحیات پڑھ کر اُٹھ جائے، دُوسری رکعت میں سورۂ فاتحہ اور کوئی سورۃ پڑھ کر رکعت پوری کرے اور آخری قعدہ کرے، اس میں التحیات، دُرود شریف اور دُعا پڑھ کر سلام پھیر دے۔

مسبوق، امام کے آخری قعدہ میں التحیات کتنی پڑھے؟

س...... بعض اوقات ایسا ہوتا ہے کہ نماز پڑھنے کے لئے مسجد میں جاتے ہیں تو جماعت کھڑی ہو چکی ہوتی ہے، اور دو یا تین رکعتیں پڑھی جا چکی ہوتی ہیں، مسئلے کے مطابق نیت کر کے

جماعت کے ساتھ شامل ہوجانا چاہئے اور جب امام سلام پھیرے تو بغیر سلام پھیرے وہ آدمی جو دیر سے آیا ہے اُٹھ کر وہ نماز مکمل کرے جو وہ پہلے نہیں پڑھ سکا۔ پوچھنے والا مسئلہ یہ ہے کہ جس وقت چوتھی رکعت کے بعد التحیات پر بیٹھا جاتا ہے تو جو آدمی دیر سے نماز میں شامل ہوا ہے وہ التحیات پوری پڑھے یا دُرود شریف تک پڑھے اور پھر خاموش بیٹھ جائے؟

ج...... یہ شخص صرف التحیات پوری کرے، دُرود شریف اور دُعا نہ پڑھے، بہتر تو یہ ہے کہ وہ اس قدر آہستہ التحیات پڑھے کہ امام کے فارغ ہونے تک اس کی التحیات ہی پوری ہو، اور اگر امام سے پہلے التحیات سے فارغ ہوجائے تو ”اشهد ان لا الٰـه الا الله واشهد ان محمدًا عبده ورسولهٗ“ مکرّر پڑھتا رہے۔

بعد میں جماعت میں شریک ہونے والا، امام کے ساتھ سجدۂ سہو کرے

س...... اگر کوئی شخص آخر نماز جماعت میں شریک ہونے آیا، اسی حالت میں اس شخص نے ارادہ قعدہ کیا، قبل اس کے بیٹھنے کے امام نے سجدۂ سہو کیا، آیا اس شخص کو کیا حکم ہے امام کے ساتھ سجدۂ سہو کرے یا نہ؟ اگر نہ کرے تو اس کی نماز ہوگی یا نہ ہوگی؟

ج...... اس شخص پر سجدۂ سہو میں امام کے ساتھ شرکت واجب ہے، اگر شریک نہیں ہوتا تو گناہگار ہوگا، کیونکہ مسئلہ یہ ہے کہ امام جس حال میں ہو، مسبوق کو اسی حال میں شامل ہوجانا چاہئے، امام بعض اوقات قعدہ یا سجدے میں ہوتا ہے تو لوگ اس کے اُٹھنے کے انتظار میں کھڑے رہتے ہیں تاکہ قیام میں آئے تو ہم شریک ہوں، یہ غلط ہے۔

مسبوق، امام کی متابعت میں سجدۂ سہو کس طرح کرے؟

س...... اگر امام نے سجدۂ سہو کیا تو مسبوق بھی سجدہ تو کرے گا لیکن امام کی متابعت میں سلام بھی پھیرے یا صرف سجدۂ سہو ہی کرے؟

ج...... مسبوق امام کی متابعت میں سجدۂ سہو تو ضرور کرے، مگر سلام نہ پھیرے، بلکہ سلام پھیرے بغیر امام کے ساتھ سجدۂ سہو کرلے۔

مسبوق اگر امام کے ساتھ سلام پھیر دے تو باقی نماز کس طرح پڑھے؟

س…… اگر چار فرض کی جماعت ہو رہی ہو، اور کوئی شخص دو رکعت کے بعد جماعت میں شامل ہو اور بھول کر امام کے ساتھ سلام پھیر لے تو اسے کیا کرنا چاہئے؟ دوبارہ چار فرض پڑھے یا دو فرض پڑھ کر سجدۂ سہو کرے؟ بعض لوگ کہتے ہیں کہ امام کے پیچھے سجدۂ سہو کرنا جائز نہیں، اور کچھ کہتے ہیں کہ اُٹھ کر دو رکعتیں ادا کرکے سجدۂ سہو کرلے، اگر بغیر جماعت کے بھول جائے تو بھی کیا کرے؟

ج…… اگر امام کے ساتھ ہی سلام پھیر دیا تو اُٹھ کر نماز پوری کرلے، سجدۂ سہو کی ضرورت نہیں، اور اگر امام کے فارغ ہونے کے بعد سلام پھیرا تو نماز پوری کرکے آخر میں سجدۂ سہو کرے۔

مسبوق کب کھڑا ہو؟

س…… اگر جماعت میں پہلی، دُوسری یا تیسری رکعت چھوٹ جائے تو کب کھڑا ہونا چاہئے؟ جب امام ایک طرف سلام پھیر لے یا دونوں طرف سلام پھیر لینے کے بعد؟

ج…… جب امام دُوسری طرف کا سلام شروع کرے تو مسبوق کھڑا ہوجائے، ایک طرف سلام پھیرنے پر کھڑا نہ ہو، کیونکہ ہوسکتا ہے کہ امام کے ذمہ سجدۂ سہو ہو۔

نمازی کے سامنے سے گزرنا

اَن جانے میں نمازی کے سامنے سے گزرنا

س…… اگر کوئی نماز پڑھ رہا ہو اور دُوسرا کوئی اس کے آگے سے اَن جانے میں گزر جائے تو کیا نماز ٹوٹ جائے گی؟ اور کیا آگے سے نکلنے والے کو گناہ ہوتا ہے؟

ج…… نمازی کے آگے سے گزرنا گناہ ہے، مگر اس سے نماز نہیں ٹوٹتی اور اگر کوئی بے خیالی میں گزر گیا تو معذور ہے۔

نمازی کے بالکل سامنے سے اُٹھ کر جانا

س...... نماز پڑھتے ہوئے شخص کے سامنے سے کتنا فاصلہ رکھ کر گزرا جاسکتا ہے؟ اگر کوئی شخص نماز سے فارغ ہوتا ہے اور اس کی پچھلی صف میں ٹھیک اس کے پیچھے کوئی شخص نماز پڑھ رہا ہے تو کیا وہ شخص اپنی جگہ سے اُٹھ کر جاسکتا ہے؟ اور اگر نہیں جاسکتا تو یہ پابندی کتنی صفوں تک برقرار رہتی ہے؟

ج...... اگر کوئی شخص میدان میں یا بڑی مسجد میں نماز پڑھ رہا ہو تو دو تین صفوں کی جگہ چھوڑ کر اس کے آگے سے گزرنے کی گنجائش ہے، اور چھوٹی مسجد میں مطلقاً گنجائش نہیں، جو شخص نمازی کے بالکل سامنے بیٹھا ہو، اس کو اُٹھ کر جانے کی اجازت ہے۔

کیا سجدہ کی حالت میں نمازی کے سامنے سے گزرنا جائز ہے؟

س...... گزشتہ دنوں ظہر کی نماز کے وقت ایک نمازی دُوسرے نمازی کے آگے سے (بحالتِ نماز) گزرا، منع کرنے پر موصوف نے فرمایا کہ میں اس وقت گزرا ہوں جبکہ مذکورہ نمازی سجدے کی حالت میں تھا، اور سجدے کی حالت میں نمازی کے سامنے سے گزرنا جائز ہے۔ نمازی کے آگے سے گزرنے کے متعلق کیا حکم ہے؟ سجدے کی حالت میں نماز کے آگے سے گزرا جاسکتا ہے؟

ج...... جس طرح قیام کی حالت میں نمازی کے آگے سے گزرنا منع ہے، اسی طرح سجدے کی حالت میں بھی گزرنا منع ہے، دونوں کے درمیان کوئی فرق نہیں۔

ان صورتوں میں کون گناہگار ہوگا، نمازی یا سامنے سے گزرنے والا؟

س...... کچھ لوگ ایسی جگہ نماز کے لئے کھڑے ہوجاتے ہیں جو گزرگاہ ہو، ایسی حالت میں اگر کسی نمازی کے آگے سے کوئی آدمی گزر جائے تو کون گناہگار ہے، گزرنے والا یا نمازی جو زبردستی دُوسروں کا راستہ مسدود کرتا ہے؟

ج...... فقہاء نے اس کی تین صورتیں لکھی ہیں:

ا:...... اگر نمازی کے لئے کسی اور جگہ نماز پڑھنے کی گنجائش نہ ہو اور گزرنے والوں

کے لئے دُوسری جگہ سے گزرنے کی گنجائش ہے تو گزرنے والا گناہگار ہوگا۔

۲:...... دُوسری اس کے برعکس، کہ نمازی کے لئے دُوسری جگہ گنجائش تھی، مگر گزرنے والے کے لئے اور کوئی راستہ نہیں، تو اس صورت میں نمازی گناہگار ہوگا۔

۳:...... دونوں کے لئے گنجائش ہو، نمازی کے لئے دُوسری جگہ نماز پڑھنے کی، اور گزرنے والے کے لئے کسی اور طرف سے نکلنے کی، اس صورت میں دونوں گناہگار ہوں گے، بہرحال اس میں نمازیوں کو بھی احتیاط کرنی چاہئے اور گزرنے والوں کو بھی۔

نمازی کے آگے سے گزرنے والے کو روکنا

س...... اگر کوئی نمازی کے آگے سے گزر جائے تو کیا حالتِ نماز میں مزاحمت کرنا جائز ہے؟

ج...... ہاتھ کے اشارے سے روک دے، اگر وہ باز نہ آئے تو جانے دے، وہ خود گناہگار ہوگا۔

چھوٹا بچہ اگر سامنے سے گزر جائے تو نماز فاسد نہیں ہوتی

س...... گزشتہ جمعہ کی نماز پڑھنے کی غرض سے مسجد جانے لگا تو میرا چھوٹا بچہ جس کی عمر تقریباً پونے تین سال ہے، زبردستی شامل ہوگیا، اسے پچھلی صف میں بٹھا دیا، مگر جب نماز شروع ہوئی اور امام صاحب نے قرأت شروع کی تو اس بچے نے صفوں کے درمیان چلنا شروع کردیا، جس سے نمازیوں کی نماز میں خلل واقع ہوا، آپ سے دریافت یہ کرنا چاہوں گا کہ کیا ان نمازیوں کی نماز خراب یا فاسد ہوگئی جن کے سامنے سے بچہ گزرا تھا؟

ج...... اتنے چھوٹے بچوں کو مسجد میں نہیں لے جانا چاہئے، حدیث شریف میں چھوٹے بچوں کو مسجد میں لے جانے کی ممانعت آئی ہے، مگر اس کے گزرنے سے کسی کی نماز فاسد نہیں ہوتی، البتہ بچے کے اس طرح گھومنے پھرنے سے نمازیوں کی توجہ ضرور بٹ جاتی ہے۔

بچوں کا نمازی کے آگے سے گزرنا

س...... میرے چھوٹے بچے جن کی عمر زیادہ سے زیادہ چار سال ہے، دورانِ نماز سامنے سے گزرتے ہیں اور میرے سامنے کھیلتے رہتے ہیں، اگرچہ میں اپنے سامنے دوران نماز کوئی چھوٹی میز یا لوٹا رکھ لیتی ہوں، کیا بچوں کا سامنے سے گزر جانا طرفین کا گناہ تو نہیں؟

ج……کوئی گناہ نہیں، البتہ بچے سمجھ دار ہوں تو ان کو سمجھایا جائے کہ نمازی کے آگے سے گزرنا بہت بُری بات ہے۔

بلی وغیرہ کا نمازی کے سامنے آجانا

س……اگر کسی وقت نماز پڑھتے ہوئے کوئی جاندار شے مثال کے طور پر بلی وغیرہ جائے نماز کے سامنے آجائے تو کیا کرنا چاہئے؟ اور ان چیزوں کو ہٹانے سے نیت تو نہیں ٹوٹتی؟ اگر ٹوٹ جائے تو کیا دوبارہ نماز پڑھنی چاہئے؟

ج…… بلی وغیرہ کو ہٹانے کی ضرورت نہیں، نہ اس کے سامنے آنے سے نماز میں کوئی خلل آتا ہے، اور اگر ہاتھ کے اشارے سے بلی کو ہٹادیا تو نماز فاسد نہیں ہوگی۔

طواف کرنے والے کا نمازی کے سامنے سے گزرنا جائز ہے

س……نمازی کے سامنے سے گزر جانے میں کیا حرج ہے؟ جبکہ خانۂ کعبہ میں طواف کرنے والے ہر وقت نماز پڑھنے والوں کے سامنے سے گزرتے رہتے ہیں۔

ج……نمازی کے آگے سے گزرنا جائز نہیں، طواف کی حالت اس سے مستثنیٰ ہے، کیونکہ طواف بھی نماز کے حکم میں ہے، اس لئے طواف کرنے والا نمازی کے آگے سے گزر سکتا ہے۔

فہرست

عورتوں کی نماز کے چند مسائل

عورت پر نماز کب فرض ہوتی ہے؟

س...... کتنی عمر میں عورت پر نماز فرض ہوتی ہے؟

ج...... جوان ہونے کا وقت معلوم ہو تو اس وقت سے نماز فرض ہے، ورنہ عورت پر نو سال پورے ہونے پر دسویں سال سے نماز فرض سمجھی جائے گی۔

عورت کو نماز میں کتنا جسم ڈھانپنا ضروری ہے؟

س......اکثر لوگ کہتے ہیں کہ عورت کے لئے ضروری ہے کہ وہ نماز کے وقت ضروری پوشیدہ کپڑا (سینہ بند) ضرور پہنے کہ اس کے بغیر نماز نہیں ہوتی، وجہ یہ بتاتے ہیں کہ یہ کپڑا یعنی سینہ بند کفن میں بھی شامل ہے، جبکہ اکثر جگہوں پر لکھا ہوا ہے کہ ہاتھ پاؤں اور چہرے کے علاوہ تمام جسم ڈھکا ہوا ہونا چاہئے۔ اب آپ فرمائیے کہ کون سی بات دُرست ہے اور آیا سینہ بند نماز کے وقت ضروری ہے؟

ج......عورت کو نماز میں ہاتھ پاؤں اور چہرے کے علاوہ باقی سارا بدن ڈھکنا ضروری ہے، سینہ بند ضروری نہیں، جن لوگوں نے سینہ بند کو ضروری کہا، انہوں نے غلط کہا۔

ایسے باریک کپڑوں میں جن سے بدن جھلکے، نماز نہیں ہوتی

س......ہم گرمیوں میں لان اور وائل کے باریک کپڑے پہنتے ہیں اور اسی حال میں نماز بھی پڑھتے ہیں، تو کیا ہماری نماز قبول ہو جاتی ہوگی؟ کیونکہ ہماری ایک عزیزہ نے بتایا تھا کہ ان کپڑوں میں نماز قبول نہیں ہوتی، کیونکہ ان میں سے جسم جھلکتا ہے۔

ج...... جو کپڑے ایسے باریک ہوں کہ ان کے اندر سے بدن نظر آئے، ان سے نماز نہیں ہوتی، نماز کے لئے دوپٹہ موٹا استعمال کرنا چاہئے۔

عورت کا ننگے سر یا ننگے بازو کے ساتھ نماز پڑھنا

س…… بعض خواتین نماز کے دوران اپنے بال نہیں ڈھانکتیں، دوپٹہ انتہائی باریک استعمال کرتی ہیں یا پھر اتنا مختصر ہوتا ہے کہ کہنیوں سے اُوپر بازو بھی ننگے ہوتے ہیں، اور ستر پوشی بھی ٹھیک طرح سے ممکن نہیں ہوتی، ایسی خواتین سے جب کچھ کہا جائے تو وہ فرماتی ہیں کہ جب بندوں سے پردہ نہیں تو اللہ سے کیا؟ آپ کے خیال سے کیا ایسے نماز ہوجاتی ہے؟ اور اگر ہوتی ہے تو کیسی؟

ج…… چہرہ، دونوں ہاتھ گٹوں تک اور دونوں پاؤں ٹخنوں تک، ان تین اعضاء کے علاوہ نماز میں پورا بدن ڈھکنا عورت کے لئے نماز کے صحیح ہونے کی شرط ہے، اس کے بغیر نماز نہیں ہوگی۔ خواتین کا یہ کہنا کہ: ’’جب بندوں سے پردہ نہیں، تو خدا سے کیا پردہ؟‘‘ بالکل غلط منطق ہے، اللہ تعالیٰ سے تو کپڑے پہننے کے باوجود آدمی چھپ نہیں سکتا، تو کیا پورے کپڑے اُتار کر نماز پڑھنے کی اجازت دے دی جائے گی؟ پھر بندوں سے پردہ نہ کرنا ایک مستقل گناہ ہے جو عورت اس گناہ میں مبتلا ہو اس کے لئے یہ کیسے جائز ہوگیا کہ وہ نماز میں بھی ستر نہ ڈھانکے؟ الغرض عورتوں کا یہ شبہ، شیطان نے ان کی نمازیں غارت کرنے کے لئے ایجاد کیا ہے۔

بچہ اگر ماں کا سر درمیانِ نماز ننگا کردے تو کیا نماز ہوجائے گی؟

س…… چھ ماہ سے لے کر تین سال کی عمر کے بچے کی ماں نماز پڑھ رہی ہے، بچہ ماں کے سجدے کی جگہ لیٹ جاتا ہے، جب ماں سجدے میں جاتی ہے تو بچہ ماں کے اُوپر پیٹھ پر بیٹھ جاتا ہے، اور سر سے دوپٹہ اُتار دیتا ہے، اور بالوں کو بھی بکھیر دیتا ہے، کیا اس حالت میں ماں کی نماز ہوجاتی ہے؟

ج…… نماز کے دوران سر کھل جائے اور تین بار ’’سبحان اللہ‘‘ کہنے کی مقدار تک کھلا رہے تو نماز ٹوٹ جائے گی، اور اگر سر کھلتے ہی فوراً ڈھک لیا تو نماز ہوگئی۔

ساڑی باندھ کر نماز پڑھنا

س…… وہ عورتیں جو اکثر ساڑی باندھتی ہیں کیا وہ کھڑے ہوکر نماز نہیں پڑھ سکتیں؟

ج……ان کو کھڑے ہوکر نماز پڑھنا فرض ہے، اور لباس ایسا پہنیں جس میں بدن نہ کھلتا ہو، بیٹھ کر ان کی نماز نہ ہوگی، اگر بدن پورا ڈھکا ہوا ہو تو نماز ساڑی میں بھی ہوجائے گی، مگر ساڑی خود ناپسندیدہ لباس ہے۔

کیا ساڑی پہننے والی عورت بیٹھ کر نماز پڑھ سکتی ہے؟

س……ساڑی پہننے والی بعض مستورات کا کہنا ہے کہ: ''چونکہ ہم ساڑی پہنتے ہیں اس لئے ہم فرض اور سنت نمازیں بیٹھ کر بھی پڑھ سکتے ہیں'' کیا ان کا یہ عمل دُرست ہے یا نہیں؟ جبکہ وہ ضعیف العمر نہیں، نہ ہی بیماری یا معذوری ہے۔

ج……نفل نماز تو بیٹھ کر پڑھنے کی اجازت ہے، گو بیٹھ کر پڑھنے کا آدھا ثواب ملے گا، لیکن فرض نماز بیٹھ کر نہیں ہوتی کیونکہ قیام نماز کا رُکن ہے، مردوں کے لئے بھی اور عورتوں کے لئے بھی، اور اُصول یہ ہے کہ نماز کا رُکن فوت ہوجائے تو نماز نہیں ہوتی، لہٰذا جو عورتیں فرض نماز بغیر معذوری کے بیٹھ کر پڑھتی ہیں ان کی نماز نہیں ہوتی، ہاں! جسم کا صحیح طریقے سے ڈھانکنا ضروری شرط ہے، چاہے ساڑی ہو، چاہے شلوار پاجامہ۔

نماز میں سینے پر دوپٹہ ہونا اور بانہوں کا چھپانا لازمی ہے

س……کیا نماز پڑھتے وقت سینے پر دوپٹے کا ہونا اور ہاتھ دوپٹے کے اندر چھپانا لازمی ہے؟

ج……پہنچوں تک ہاتھ کھلے ہوں تو مضائقہ نہیں، سینے پر اوڑھنی ہونی چاہئے۔

سجدے میں دوپٹہ نیچے آجائے تو بھی نماز ہوجاتی ہے

س……میرا مسئلہ یہ ہے کہ جب میں نماز پڑھتی ہوں تو نماز پڑھتے ہوئے اگر دوپٹہ سجدے کی جگہ آجائے تو کیا سجدہ ہوسکتا ہے؟ اکثر ایسا ہوجاتا ہے کہ دوپٹے کے اُوپر ہی سجدہ ہوجاتا ہے۔

ج……کوئی حرج نہیں، نماز صحیح ہے۔

خواتین کے لئے اذان کا انتظار ضروری نہیں

س……کیا خواتین گھر پر نماز کا وقت ہوجانے پر اذان سنے بغیر نماز پڑھ سکتی ہیں یا اذان کا انتظار کرنا ضروری ہے؟

ج…… وقت ہوجانے کے بعد خواتین کے لئے اوّل وقت میں نماز پڑھنا افضل ہے، ان کو اذان کا انتظار ضروری نہیں، البتہ اگر وقت کا پتہ نہ چلے تو اذان کا انتظار کریں۔

عورتوں کا چھت پر نماز پڑھنا کیسا ہے؟

س…… عورتوں یا لڑکیوں کو چھت پر نماز پڑھنا جائز ہے یا نہیں؟

ج…… اگر باپردہ جگہ ہو تو جائز ہے، مگر گھر میں ان کی نماز افضل ہے۔

بیوی شوہر کی اقتدا میں نماز پڑھ سکتی ہے

س…… عورت تو مسجد نہیں جاسکتی، مگر عورت اپنے شوہر کے پیچھے باجماعت نماز پڑھ سکتی ہے یا نہیں، جبکہ خاوند کے علاوہ غیر کوئی مرد نہ ہو، صرف زوجین ہوں؟

ج…… بیوی، شوہر کی اقتدا میں نماز پڑھ سکتی ہے، مگر برابر کھڑی نہ ہو بلکہ پیچھے کھڑی ہو۔

گھر میں عورت کا نمازِ تراویح باجماعت پڑھنا

س…… کیا عورت باجماعت نماز نہیں پڑھ سکتی؟ جبکہ گھر میں تراویح کی جماعت ہو رہی ہو اور صرف گھر کے آدمی نماز ادا کر رہے ہوں، اور اگر ادا کرسکتی ہے تو کیا امام کو عورت کی نیت کرنی پڑے گی؟

ج…… اگر گھر میں جماعت کا اہتمام ہوسکے تو بہت ہی اچھی بات ہے، گھر کی مستورات بھی اس جماعت میں شریک ہوجائیں، مگر مرد لوگ فرض نماز مسجد میں پڑھ کر آیا کریں، امام کو عورت کی نیت ضروری ہے۔

عورت، عورتوں کی امامت کرسکتی ہے، مگر مکروہ ہے

س…… اسلام میں عورت بھی امامت کے فرائض انجام دے سکتی ہے یا نہیں؟ قرآن وسنت کی روشنی میں جواب دیں۔

ج…… عورت مردوں کی امامت تو نہیں کرسکتی، اگر عورتوں کی امامت کرے تو یہ مکروہ ہے۔

عورتوں کا کسی گھر میں جمع ہوکر نماز باجماعت ادا کرنا بدترین بدعت ہے

س…… ہمارے محلے میں کوئی دس پندرہ گھر ہیں، جمعہ کے روز سب عورتیں ہمارے گھر میں

نماز پڑھتی ہیں، ان میں سے ایک خاتون اُونچی آواز میں نماز پڑھتی ہیں اور باقی خواتین ان کے پیچھے، کیا یہ طریقہ ٹھیک ہے؟ جو خاتون نماز پڑھاتی ہیں ان کے ہاتھ اور پاؤں پر نیل پالش لگی ہوتی ہے، اور کچھ خواتین آدھی آستین کی قمیص پہن کر آتی ہیں، ان کے متعلق اسلام کی رُو سے بتایئے کہ اس طرح نماز پڑھی جاسکتی ہے یا نہیں؟

ج...... سوال میں یہ ذکر نہیں کیا گیا کہ یہ عورتیں جو نماز پڑھتی ہیں آیا وہ جمعہ کی نماز پڑھتی ہیں یا نفل نماز؟ اگر وہ اپنے خیال میں جمعہ کی نماز پڑھتی ہیں تو ان کی جمعہ کی نماز نہیں ہوتی، کیونکہ جمعہ کی نماز میں امام کا مرد ہونا شرط ہے، لہٰذا ان کی جمعہ کی نماز نہ ہوئی، (یہ نفل نماز ہوئی جس کا ذکر آگے آتا ہے)، اور ظہر کی نماز ان کے ذمہ رہ گئی، اور اگر وہ نفل نماز پڑھتی ہیں تو عورتوں کا جمع ہوکر اس طرح نفل نماز جماعت کے ساتھ ادا کرنا بدترین بدعت ہے، اور متعدّد غلطیوں کو مجموعہ ہے، جس کی وجہ سے وہ سخت گناہگار ہیں، اور نیل پالش اور آدھی آستین والی عورتوں کی تو انفرادی نماز بھی نہیں ہوتی۔

عورتوں کو اذان سے کتنی دیر بعد نماز پڑھنی چاہئے؟

س...... عورتوں کو اذان سے کتنی دیر بعد نماز پڑھنی چاہئے؟ کیونکہ عام طور سے سننے میں آیا ہے کہ پہلے مرد نماز پڑھ کر گھر آجائیں تو اس کے بعد عورتوں کو پڑھنی چاہئے؟

ج...... فجر کی نماز تو عورتوں کو اوّل وقت میں پڑھنا افضل ہے، اور دُوسری نمازیں مسجد کی جماعت کے بعد پڑھنا افضل ہے۔

عورتیں جمعہ کے دن نماز کس اذان کے بعد پڑھیں؟

س...... جمعہ کی نماز میں دو اذانیں ہوتی ہیں، اور چونکہ جمعہ کی نماز عورتوں پر فرض نہیں، کچھ لوگوں کا خیال ہے کہ عورتوں کو پہلی اذان پر ظہر کی نماز ادا نہیں کرنی چاہئے، بلکہ جب مسجدوں میں نماز ختم ہوجائے تو وہ ظہر کی نماز ادا کریں، آپ ہمیں اس کا شرعی طور پر حل ضرور بتائیں۔

ج...... عورتوں پر ایسی کوئی پابندی نہیں، وقت ہونے کے بعد وہ نمازِ ظہر پڑھ سکتی ہیں۔

عورت جمعہ کی کتنی رکعات پڑھے؟

س…… یہ بتادیجئے کہ عورتوں کے لئے جمعہ کی نماز میں کتنی رکعتیں ہوتی ہیں؟

ج…… عورت اگر مسجد میں جماعت کے ساتھ جمعہ پڑھے تو اس کے لئے بھی اتنی ہی رکعتیں ہیں جتنی مردوں کے لئے، یعنی پہلے چار سنتیں، پھر دو فرض، پھر چار سنتیں موٴکدہ، پھر دو سنتیں غیرموٴکدہ، عورتوں پر جمعہ فرض نہیں، اس لئے اگر وہ اپنے گھر پر نماز پڑھیں تو عام دنوں کی طرح ظہر کی نماز پڑھیں۔

عورتوں کی جمعہ اور عیدین میں شرکت

س…… بعض حضرات اس پر زور دیتے ہیں کہ عورتوں کو جمعہ، جماعت اور عیدین میں ضرور شریک ہونا چاہئے، کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں جمعہ، جماعت اور عیدین میں عورتوں کی شرکت ہوتی تھی، بعد میں کون سی شریعت نازل ہوئی کہ عورتوں کو مساجد سے روک دیا گیا؟

ج…… جمعہ، جماعت اور عیدین کی نماز عورتوں کے ذمہ نہیں ہے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا بابرکت زمانہ چونکہ شر و فساد سے خالی تھا، ادھر عورتوں کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اَحکام سیکھنے کی ضرورت تھی، اس لئے عورتوں کو مساجد میں حاضری کی اجازت تھی، اور اس میں بھی یہ قیود تھیں کہ باپردہ جائیں، میلی کچیلی جائیں، زینت نہ لگائیں، اس کے باوجود عورتوں کو ترغیب دی جاتی تھی کہ وہ اپنے گھروں میں نماز پڑھیں۔

چنانچہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

”لا تمنعوا نساءکم المساجد، وبیوتھن خیر لھن.“ (رواہ ابوداوٴد، مشکوٰة ص:۹۶)

ترجمہ:…… ”اپنی عورتوں کو مسجدوں سے نہ روکو، اور ان کے گھر ان کے لئے زیادہ بہتر ہیں۔“

فہرست

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

”صلٰوۃ المرأۃ فی بیتها افضل من صلٰوتها فی حجرتها، وصلٰوتها فی مخدعها افضل من صلٰوتها فی بیتها.“ (رواہ ابوداؤد، مشکوٰۃ ص:۹۶)

ترجمہ:......”عورت کا اپنے کمرے میں نماز پڑھنا، اپنے گھر کی چاردیواری میں نماز پڑھنے سے بہتر ہے، اور اس کا پچھلے کمرے میں نماز پڑھنا اگلے کمرے میں نماز پڑھنے سے بہتر ہے۔“

مسندِ احمد میں حضرت اُمِّ حمید ساعدیہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ انہوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میں آپ کے ساتھ نماز پڑھنا پسند کرتی ہوں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

”قد علمت انک تحبین الصلٰوۃ معی وصلٰوتک فی بیتک خیر لک من صلٰوتک فی حجرتک، وصلٰوتک فی حجرتک خیر من صلٰوتک فی دارک، وصلٰوتک فی دارک خیر لک من مسجد قومک، وصلٰوتک فی مسجد قومک خیر لک من صلٰوتک فی مسجدی. قال: فأمرت فبنی لها مسجد فی اقصی شیٔ من بیتها واظلمه، فکانت تصلی فیه حتی لقیت اللہ عز وجل.“ (مسندِ احمد ج:۱ ص:۳۷۱، وقال الهیثمی ورجاله رجال الصحیح غیر عبداللہ بن سوید الأنصاری، وثقه ابن حبان، مجمع الزوائد ج:۲ ص:۳۴)

ترجمہ:......”مجھے معلوم ہے کہ تم کو میرے ساتھ نماز پڑھنا محبوب ہے، مگر تمہارا اپنے گھر کے کمرے میں نماز پڑھنا گھر کے صحن

میں نماز پڑھنے سے بہتر ہے، اور گھر کے صحن میں نماز پڑھنا گھر کے احاطے میں نماز پڑھنے سے بہتر ہے، اور احاطے میں نماز پڑھنا اپنے محلے کی مسجد میں نماز پڑھنے سے بہتر ہے، اور اپنے محلے کی مسجد میں نماز پڑھنا میری مسجد میں (میرے ساتھ) نماز پڑھنے سے بہتر ہے۔ راوی کہتے ہیں کہ: حضرت اُمِّ حمید رضی اللہ عنہا نے یہ ارشاد سن کر اپنے گھر کے لوگوں کو حکم دیا کہ گھر کے سب سے دُور اور تاریک ترین کونے میں ان کے لئے نماز کی جگہ بنادی جائے، چنانچہ ان کی ہدایت کے مطابق جگہ بنادی گئی، وہ اسی جگہ نماز پڑھا کرتی تھیں، یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ سے جاملیں۔"

ان احادیث میں عورتوں کے مساجد میں آنے کے بارے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا منشائے مبارک بھی معلوم ہوجاتا ہے اور حضراتِ صحابہ وصحابیات رضوان اللہ علیہم اجمعین کا ذوق بھی۔

یہ تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دورِ سعادت کی بات تھی، لیکن بعد میں جب عورتوں نے ان قیود میں کوتاہی شروع کردی جن کے ساتھ ان کو مساجد میں جانے کی اجازت دی گئی تو فقہائے اُمت نے ان کے جانے کو مکروہ قرار دیا۔

اُمّ المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا ارشاد ہے:

"لو ادرک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما احدث النساء لمنعهن المسجد کما منعت نساء بنی اسرائیل." (صحیح بخاری ج:۱ ص:۱۲۰، صحیح مسلم ج:۱ ص:۱۸۳، مؤطا امام مالک ص:۱۸۴)

ترجمہ:...... "عورتوں نے جونئی رَوش اختراع کرلی ہے، اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس کو دیکھ لیتے تو عورتوں کو مسجد سے روک دیتے، جس طرح بنواسرائیل کی عورتوں کو روک دیا گیا تھا۔"

حضرت اُمّ المؤمنین رضی اللہ عنہا کا یہ ارشاد ان کے زمانے کی عورتوں کے بارے میں ہے، اسی سے اندازہ کیا جاسکتا ہے کہ ہمارے زمانے کی عورتوں کا کیا حال ہوگا...؟

خلاصہ یہ کہ شریعت نہیں بدلی، اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی کو شریعت کے بدلنے کا اختیار نہیں، لیکن جن قیود و شرائط کو ملحوظ رکھتے ہوئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عورتوں کو مساجد میں جانے کی اجازت دی، جب عورتوں نے ان قیود و شرائط کو ملحوظ نہیں رکھا تو اجازت بھی باقی نہیں رہے گی، اس بنا پر فقہائے اُمت نے، جو درحقیقت حکمائے اُمت ہیں، عورتوں کی مساجد میں حاضری کو مکروہ قرار دیا، گویا یہ چیز اپنی اصل کے اعتبار سے جائز ہے، مگر کسی عارضے کی وجہ سے ممنوع ہوگئی ہے۔ اور اس کی مثال ایسی ہے کہ وبا کے زمانے میں کوئی طبیب امرود کھانے سے منع کردے، اب اس کے یہ معنی نہیں کہ اس نے شریعت کے حلال و حرام کو تبدیل کردیا، بلکہ یہ مطلب ہے کہ ایک چیز جو جائز و حلال ہے، وہ ایک خاص موسم اور ماحول کے لحاظ سے مضرِ صحت ہے، اسی لئے اس سے منع کیا جاتا ہے۔

عورت خاص ایام میں نماز کے بجائے ذکر و تسبیح کرے

س...... نماز پڑھنا سب مسلمان مرد و عورت پر فرض ہے، ہم بہت سی لڑکیاں آفس وغیرہ میں کام کرتی ہیں، ظہر کی نماز کا وقت آفس کے کام کے دوران ہوتا ہے، مسئلہ یہ ہے کہ پاکیزگی کے دوران تو ہم نماز پڑھ لیتے ہیں، مگر ناغہ کے دنوں میں کیا کریں؟ ایک جاننے والی نے بتایا کہ تب بھی نماز پڑھ لیا کروں (یعنی اس طرح جائے نماز پر بیٹھ کر بارہ رکعتیں پڑھ لیا کروں)، میں اُلجھن میں ہوں، کیا ناغہ کے دنوں میں نماز (ظہر) کی نہ پڑھوں یا پھر جاننے والی کے کہنے پر عمل کروں؟ (اصل میں آفس بہت چھوٹا ہے اور علیحدگی میں جہاں کمرہ بند کرکے بندہ بیٹھ جائے، نماز پڑھنے کی جگہ نہیں)۔

ج...... عورت کو ''خاص ایام'' میں نماز پڑھنے کی اجازت نہیں، اس لئے اس خاتون نے آپ کو جو مسئلہ بتایا وہ قطعاً غلط ہے، لیکن خاص ایام میں عورت کے لئے یہ بہتر ہے کہ نماز کے وقت وضو کرکے مصلےٰ پر بیٹھ کر کچھ ذکر و تسبیح کرلیا کرے۔

فہرست

خواتین کی نماز کی مکمل تشریح

س...... خواتین کی نماز کے بارے میں تفصیل سے بیان کریں، خاص طور سے سجدے کی حالت کیا ہوگی؟

ج...... عورتوں کی نماز بھی مردوں ہی کی طرح ہے، البتہ چند اُمور میں ان کی نسوانیت اور ستر کے پیشِ نظر ان کے لئے مردوں سے الگ حکم ہے، ذیل میں قیام، رُکوع، سجود اور قعدہ کے عنوانات سے ان کے مخصوص مسائل کا ذکر کرتا ہوں:

قیام:

۱:...... عورتوں کو قیام میں دونوں پاؤں ملے ہوئے رکھنے چاہئیں، یعنی ان میں فاصلہ نہ رکھیں، اسی طرح رُکوع اور سجدے میں بھی ٹخنے ملائے رکھیں، (جبکہ مردوں کے لئے یہ حکم ہے کہ قیام میں ان کے قدموں کے درمیان چار پانچ اُنگلیوں کا فاصلہ رہنا چاہئے)۔

۲:...... عورتوں کو خواہ سردی وغیرہ کا عذر ہو یا نہ ہو، ہر حال میں چادر یا دوپٹہ وغیرہ کے اندر ہی سے ہاتھ اُٹھانے چاہئیں، باہر نہیں نکالنے چاہئیں، (جبکہ مردوں کے لئے حکم یہ ہے کہ اگر انہوں نے چادر اوڑھ رکھی ہو تو تکبیرِ تحریمہ کے وقت چادر سے باہر نکال کر ہاتھ اُٹھائیں)۔

۳:...... عورتوں کو صرف کندھوں تک ہاتھ اُٹھانے چاہئیں، (جبکہ مردوں کو اتنے اُٹھانے چاہئیں کہ انگوٹھے، کانوں کی لو کے برابر ہوجائیں، بلکہ کانوں کی لو کو لگ جائیں)۔

۴:...... عورتوں کو تکبیرِ تحریمہ کے بعد سینے پر ہاتھ باندھنے چاہئیں، (جبکہ مردوں کو ناف کے نیچے)۔

۵:...... عورتیں ہاتھ باندھتے وقت صرف اپنی داہنی ہتھیلی بائیں کی پشت پر رکھ لیں، حلقہ بنانا اور بائیں کلائی کو پکڑنا نہ چاہئے، (جبکہ مردوں کے لئے یہ حکم ہے کہ دائیں ہاتھ کے انگوٹھے کا حلقہ بناکر بائیں ہاتھ کو گٹے سے پکڑ لیں اور درمیان کی تین اُنگلیاں کلائی پر سیدھی رکھیں)۔

رُکوع:

۱:...... رُکوع میں عورتوں کو زیادہ جھکنا نہیں چاہئے، بلکہ صرف اس قدر جھکیں کہ

ان کے ہاتھ گھٹنوں تک پہنچ جائیں، (جبکہ مردوں کو یہ حکم ہے کہ اس قدر جھکیں کہ کمر بالکل سیدھی ہوجائے اور سر اور سرین برابر ہوجائیں)۔

۲:......عورتوں کو رُکوع میں دونوں ہاتھوں کی اُنگلیاں کشادہ کئے بغیر (بلکہ ملاکر) رکھنی چاہئیں، (جبکہ مردوں کے لئے حکم یہ ہے کہ رُکوع میں ہاتھوں کی اُنگلیاں کشادہ رکھیں)۔

۳:......عورتیں رُکوع میں ہاتھوں کو گھٹنوں پر رکھیں، مگر زیادہ زور نہ دیں، (جبکہ مردوں کے لئے حکم ہے کہ ہاتھوں کا گھٹنوں پر خوب زور دے کر رُکوع کریں)۔

۴:......رُکوع میں عورتیں ہاتھوں کو گھٹنے پر رکھ لیں، مگر گھٹنے کو پکڑے نہ رہیں، (جبکہ مردوں کو حکم ہے کہ اُنگلیوں سے گھٹنوں کو مضبوط پکڑلیں)۔

۵:......رُکوع میں عورتوں کو اپنی کہنیاں اپنے پہلوؤں سے ملی ہوئی رکھنی چاہئیں، یعنی سمٹی ہوئی رہیں، (جبکہ مردوں کو حکم ہے کہ کہنیوں کو پہلوؤں سے الگ رکھیں)۔

سجدہ:

ا:......سجدے میں عورتوں کو کہنیاں زمین پر بچھی ہوئی رکھنی چاہئیں، (جبکہ مردوں کو کہنیاں زمین پر بچھانا مکروہ ہے)۔

۲:......عورتوں کو سجدے میں دونوں پیر اُنگلیوں کے بل پر کھڑے نہیں کرنے چاہئیں، بلکہ دونوں پیر داہنی طرف نکال کر کولہوں پر بیٹھیں اور خوب سمٹ کر اور دَب کر سجدہ کریں، سرین اُٹھائے ہوئے نہ رکھیں، (جبکہ مردوں کو چاہئے کہ سجدے میں دونوں پاؤں اُنگلیوں کے بل کھڑے رکھیں، اور سرین پاؤں سے اُٹھائے رکھیں)۔

۳:......سجدے میں عورتوں کا پیٹ رانوں سے ملا ہوا ہونا چاہئے، اور بازو پہلوؤں سے ملے ہوئے ہونے چاہئیں، غرضیکہ خوب سمٹ کر سجدہ کریں، (جبکہ مردوں کا پیٹ رانوں سے اور بازو پہلوؤں سے الگ رہنے چاہئیں)۔

قعدہ:

ا:......التحیات میں بیٹھتے وقت مردوں کے برخلاف عورتوں کو دونوں پیر داہنی طرف نکال کر بائیں سرین پر بیٹھنا چاہئے، یعنی سرین زمین پر رہے، پیر پر نہ رکھیں، (جبکہ

فہرست

مردوں کے لئے حکم ہے کہ قعدہ میں اپنا داہنا پاؤں کھڑا رکھیں، اور بایاں پاؤں بچھا کر اس پر بیٹھ جائیں)۔

۲:......عورتیں قعدہ میں ہاتھوں کی اُنگلیاں ملی ہوئی رکھیں، (جبکہ مردوں کو چاہئے کہ ان کو اپنے حال پر چھوڑ دیں، نہ کھلی رکھیں نہ ملائیں)۔

عورتوں کی نماز کے دیگر مسائل

۱:......جب کوئی بات نماز میں پیش آئے، مثلاً: نماز پڑھتے ہوئے کوئی آگے سے گزرے اور اسے روکنا مقصود ہو تو عورت تالی بجائے، جس کا طریقہ یہ ہے کہ دائیں ہاتھ کی اُنگلیوں کی پشت بائیں ہاتھ کی ہتھیلی پر مارے، (جبکہ مردوں کو ایسی ضرورت کے لئے ''سبحان اللہ'' کہنے کا حکم ہے، مگر عورتیں ''سبحان اللہ'' نہ کہیں، بلکہ اُوپر لکھے ہوئے طریقے کے مطابق تالی بجائیں)۔

۲:......عورت، مردوں کی امامت نہ کرے۔

۳:......عورتیں اگر جماعت کرائیں تو جو عورت امام ہو وہ آگے بڑھ کر کھڑی نہ ہو، بلکہ صف کے بیچ میں کھڑی ہو، (عورتوں کی تنہا جماعت مکروہ ہے)۔

۴:......فتنہ و فساد کی وجہ سے عورتوں کا مسجدوں میں جماعت میں حاضر ہونا مکروہ ہے۔

۵:......عورت اگر جماعت میں شریک ہو تو مردوں اور بچوں سے پچھلی صف پر کھڑی ہو۔

۶:......عورت پر جمعہ فرض نہیں، لیکن اگر جمعہ کی نماز میں شریک ہو جائے تو اس کا جمعہ ادا ہو جائے گا، اور ظہر کی نماز ساقط ہو جائے گی۔

۷:......عورتوں کے ذمہ عیدین کی نماز واجب نہیں۔

۸:......عورتوں پر ایامِ تشریق، یعنی فرض نمازوں کے بعد کی تکبیراتِ تشریق واجب نہیں، البتہ اگر کوئی عورت جماعت میں شریک ہوئی ہو، تو امام کی متابعت میں اس پر بھی واجب ہے، مگر بلند آواز سے تکبیر نہ کہے، کیونکہ اس کی آواز بھی ستر ہے۔

۹:......عورتوں کو فجر کی نماز جلدی اندھیرے میں پڑھنا مستحب ہے، اور تمام

نمازیں اوّل وقت میں ادا کرنا مستحب ہے۔

۱۰:......عورتوں کو نماز میں بلند آواز سے قرأت کرنے کی اجازت نہیں، نماز خواہ جہری یا سرّی، ان کو ہر حال میں آہستہ قرأت کرنی چاہئے، بلکہ بعض فقہاء کے نزدیک چونکہ عورت کی آواز ستر ہے، اس لئے اگر وہ بلند آواز سے قرأت کرے گی تو اس کی نماز فاسد ہوجائے گی۔

۱۱:......عورت اذان نہیں دے سکتی۔

۱۲:......عورت مسجد میں اِعتکاف نہ کرے، بلکہ اپنے گھر میں اس جگہ جو نماز کے لئے مخصوص ہو، اِعتکاف کرے، اور اگر گھر میں کوئی جگہ نماز کے لئے مخصوص نہ ہو تو اِعتکاف کے لئے کسی جگہ کو مقرّر کرلے۔

کن چیزوں سے نماز فاسد یا مکروہ ہوجاتی ہے؟

غیراسلامی لباس پہن کر نماز ادا کرنا

س......غیراسلامی طرزِ زندگی اختیار کرنے سے ہماری اللہ کے نزدیک کیا حیثیت رہ جاتی ہے؟ ایسی صورت میں ہماری نماز قبول ہوتی ہے، جب ہم غیراسلامی لباس پہن کر نماز پڑھتے ہیں؟

ج......نماز قبول ہونے کے دو مطلب ہیں، ایک فرضیت کا اُتر جانا، اور دُوسرے نماز کے ان تمام انوار و برکات کا نصیب ہونا جو اللہ تعالیٰ نے اس میں رکھے ہیں۔ جو شخص غیراسلامی لباس پہن کر یا غیرشرعی اُمور کا ارتکاب کرتے ہوئے نماز پڑھتا ہو، فرض تو اس کا ادا ہوجائے گا، لیکن چونکہ عین نماز کی حالت میں بھی اس نے ایسی شکل و وضع بنارکھی ہے جو اللہ تعالیٰ کے نزدیک ناپسندیدہ اور مبغوض ہے، اس لئے اس کی نماز مکروہ ہے، اور اس پر نماز کے ثمرات پورے طور پر مرتب نہیں ہوں گے۔

ناپاک کپڑوں میں پڑھی ہوئی نماز دوبارہ پڑھی جائے

س……نماز سے پہلے آدمی کو معلوم ہو کہ میرے کپڑے خراب ہیں، لیکن وہ نماز کے وقت ہونے پر بھول جائے اور نماز پڑھ لے، نماز میں یاد آنے پر یا بعد میں یاد آئے تو کیا اس کی نماز ہوگئی؟

ج……اگر بدن یا کپڑے پر اتنی نجاست لگی ہو جو نماز سے مانع ہے تو نماز نہیں ہوگی، اگر بھولے سے نماز شروع کردی اور نماز ہی میں یاد آگیا تو فوراً نماز کو چھوڑ دے اور نجاست کو دُور کرکے دوبارہ نماز پڑھے، اور اگر نماز کے بعد یاد آیا تب بھی دوبارہ نماز پڑھے۔

کھلے گریبان کے ساتھ نماز پڑھنا کیسا ہے؟

س……نمازیوں کی اکثریت دُرست طریقے پر نماز ادا نہیں کرتی، اور نماز کے ارکان پوری طرح ادا کرنے کے بجائے نماز بھگتانے کی کوشش کی جاتی ہے، جو نماز کی اصل رُوح کے منافی ہے۔ ایک بہت بڑی غلطی جس کی طرف آج تک کسی نے توجہ نہیں دی، وہ یہ ہے کہ اکثر نمازیوں کا گریبان (داداگیروں کی طرح) کھلا ہوتا ہے اور جھک کر عاجزی وانکساری کے ساتھ کھڑے ہونے کے بجائے سینہ تان کر کھڑے ہوجاتے ہیں، جبکہ اس کے برعکس اگر کوئی نمازی یا شخص بادشاہِ وقت کے رُوبرو پیش ہو تو اس کا طرزِ عمل کیا یہی ہوگا؟ قطعی نہیں، مولانا محترم! جواب دیں کہ بادشاہوں کے بادشاہ، خالقِ دو جہاں، خداوند تعالیٰ کے حضور اس طرزِ عمل کا مظاہرہ کرنے والے اپنے اعمال کو ضائع کر رہے ہیں یا ایسا کرنے میں کوئی حرج نہیں؟

ج……کھلے گریبان کے ساتھ نماز جائز ہے، لیکن بند کرلینا بہتر ہے، اور قیام کی حالت میں آدمی کو اپنی اصلی وضع پر کھڑا ہونا چاہئے، نہ اکڑ کر کھڑا ہو، اور نہ جھک کر۔

بغیر رومالی کی شلوار یا پاجامہ میں نماز

س……شلوار یا پاجامہ اگر بغیر رومالی کے ہو تو نماز ہوجائے گی؟

ج……ہوجائے گی، بشرطیکہ شلوار یا پاجامہ پاک ہو اور اعضاء کی ساخت نظر نہ آتی ہو۔

چین والی گھڑی پہن کر نماز پڑھنا

س…… ہمارے محلے کی جامع مسجد میں ایک صاحب مجھ سے نماز سے پہلے کہنے لگے کہ گھڑی کی چین پہن کر نماز مت پڑھا کرو، کیونکہ اس سے نماز نہیں ہوتی، میں نے ان سے وجہ پوچھی تو وہ فرمانے لگے کہ چین ایک قسم کی دھات ہے اور کسی بھی قسم کی دھات مردوں پر حرام ہے، لہٰذا اس سے نماز قبول نہیں ہوتی، آپ اس سلسلے میں وضاحت فرمائیں، میں بہت ہی شش و پنج میں پڑ گیا ہوں۔

ج…… ان صاحب کا ''فتویٰ'' غلط ہے، گھڑی کی چین جائز ہے اور اس سے نماز میں کوئی خرابی نہیں، مردوں کے لئے سونا اور چاندی کا پہننا حرام ہے، (البتہ مرد حضرات چاندی کی انگوٹھی جس کا وزن ساڑھے تین ماشے سے زیادہ نہ ہو، پہن سکتے ہیں)، باقی دھاتیں مرد کے لئے حرام نہیں، البتہ زیور مردوں کے لئے نہیں، عورتوں کے لئے ہوتا ہے، اور گھڑی کی چین ان زیورات میں شامل نہیں۔

سونا پہن کر نماز ادا کرنا

س…… ایک اہم مسئلہ آپ کی خدمت میں لکھنا چاہتا ہوں، وہ یہ کہ سونے کی انگوٹھی پہن کر نماز ہوجاتی ہے یا نہیں؟ سونا چونکہ مرد کے لئے حرام ہے، اور حرام چیز پہن کر نماز پڑھنا کہاں تک جائز ہے؟

ج…… نماز، اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضری ہے، جو شخص عین حاضری کی حالت میں بھی فعلِ حرام کا مرتکب ہو اور حق تعالیٰ شانہ کے اَحکام کو توڑنے پر مصر ہو، خود ہی سوچ لیجئے کہ کیا اس کو قرب و رضا کی دولت میسر آئے گی…؟ الغرض سونا یا کوئی اور حرام چیز پہن کر نماز پڑھنا دُرست نہیں، اگرچہ نماز کا فرض ادا ہوجائے گا۔

ریشم یا سونا پہن کر اور بغیر داڑھی کے نماز پڑھنا

س…… میں نے سنا ہے کہ ریشمی کپڑا اور سونا مرد پر حرام ہیں، اور اگر کوئی شخص ان کے ساتھ نماز پڑھتا ہے تو اس شخص کی نماز قبول نہیں ہوتی، کیا یہ بات دُرست ہے؟ کیونکہ داڑھی

منڈوانا بھی حرام ہے، کیا بغیر داڑھی کے نماز قبول ہوسکتی ہے؟

ج…… یہ تمام اُمور ناجائز اور گناہِ کبیرہ ہیں، اور جو شخص عین نماز کی حالت میں خدا کی نافرمانی کرتا ہو، اس کو ظاہر ہے کہ نماز کا پورا ثواب نہیں ملے گا، خصوصاً جبکہ اس کو اس نافرمانی پر ندامت بھی نہ ہو۔ نماز تو ہوجائے گی، مگر مرد کو سونے کی انگوٹھی اور ریشم پہننا حرام ہے، (گو عورت کو سونا اور ریشم پہننا حرام نہیں ہے)۔

ننگے سر مسجد میں آنا

س…… عموماً شہروں میں اکثر نمازی مسجد میں آتے ہیں، ان کے سر پر کپڑا نہیں ہوتا، اُدھر مسجد والے ننگے سر حضرات کے لئے ٹوپیوں کا انتظام کرتے ہیں، بسااوقات ٹوپیاں اُٹھانے کے لئے نمازی کے آگے سے بھی گزر جاتے ہیں، اب سوال یہ ہے کہ گھر سے ننگے سر آنا اور مسجد والوں کا ٹوپیاں کا انتظام کرنا شرعاً دُرست ہے یا نہیں؟ پھر ٹوپیاں رکھنے والے اسے کارِ خیر تصوّر کرتے ہیں۔

ج…… ننگے سر بازاروں میں پھرنا مروّت کے اور اسلامی وقار کے خلاف ہے، اور فقہاء نے لکھا ہے کہ ایسے شخص کی شہادت شرعی عدالت میں معتبر نہیں، اس لئے مسلمان کو ننگے سر رہنا ہی نہیں چاہئے۔ مسجدوں میں جو ٹوپیاں رکھی جاتی ہیں، اگر وہ صاف ستھری اور عمدہ ہوں، تو ان کو پہن کر نماز پڑھنا صحیح ہے، اور وہ پھٹی پرانی یا میلی کچیلی ہوں جن کو پہن کر آدمی کارٹون نظر آنے لگے، ان کے ساتھ نماز مکروہ ہے، اور نمازیوں کے آگے سے گزرنا گناہ ہے۔

کپڑا نہ ملنے کی صورت میں ننگے سر نماز پڑھنا

س…… اگر کسی کو مسجد میں ٹوپی یا سَر پر ڈالنے کے لئے کپڑا نہ ملے تو کیا وہ ننگے سر نماز پڑھ سکتا ہے؟

ج…… یہاں تین مسئلے ہیں:

۱:…… آج کل لوگوں میں ننگے سر رہنے اور اسی حالت میں بازاروں میں گھومنے پھرنے کا رواج ہے، اور یہ خلافِ مروّت ہے، مسلمان کو بازاروں میں ننگے سر نہیں پھرنا چاہئے۔

۲:…… چونکہ عام طور سے لوگوں کے پاس سر ڈھانکنے کی کوئی چیز نہیں ہوتی، اس

لئے مسجد میں ٹوپیاں رکھنے کا رواج ہے، تاکہ لوگ نماز کے وقت ان کو پہن لیا کریں، ان میں اکثر بدشکل، میلی کچیلی اور شکستہ ہوتی ہیں، ایسی ٹوپیوں کو پہن کر نماز پڑھنا مکروہ ہے، کیونکہ ان کو پہن کر آدمی کسی سنجیدہ محفل میں نہیں جاسکتا، لہٰذا احکم الحاکمین کے دربار میں ان کو پہن کر حاضری دینا خلافِ ادب ہے۔

۳:...... ننگے سر نماز پڑھنا مکروہ ہے۔

کیسی ٹوپی میں نماز پڑھنا چاہئے؟

س...... کیسی ٹوپی میں نماز پڑھنا چاہئے؟

ج...... جس ٹوپی کو پہن کر آدمی شرفاء کی محفل میں جاسکے، اس کے ساتھ نماز پڑھنا اور پڑھانا جائز ہے۔

چمڑے کی قراقلی ٹوپی میں نماز جائز ہے

س...... چمڑے کی ٹوپی یعنی قراقلی ٹوپی پہننا کیسا ہے؟ بعض حضرات کہتے ہیں کہ اس ٹوپی سے نماز نہیں ہوتی۔

ج...... قراقلی ٹوپی پہننا مباح ہے اور اس میں نماز پڑھنا جائز ہے۔

جرابیں پہن کر نماز ادا کرنا صحیح ہے

س...... اگر پائینچے اُوپر ہوں اور جرابیں پہن لیں تو کیا نماز ہوجائے گی؟ کیونکہ جرابیں پہن لینے سے ٹخنے چھپ جاتے ہیں؟

ج...... اس کا کوئی حرج نہیں۔

چشمہ لگا کر نماز ادا کرنا صحیح ہے، اگر سجدے میں خلل نہ پڑے

س...... عینک (چشمہ) پہن کر نماز پڑھنا یا پڑھانا کیسا ہے؟ آیا یہ جائز ہے یا نہیں؟ ایک بزرگ کہتے ہیں کہ چشمہ لگا کر نماز نہیں پڑھنی چاہئے، کیونکہ انہوں نے مفتی کفایت اللہ رحمۃ اللہ علیہ اور مولانا کرامت اللہؒ کو دیکھا کہ وہ نماز میں چشمہ اُتار کر نماز ادا کرتے تھے۔ لیکن دُوسرے لوگوں کا خیال ان کے برعکس ہے۔

فہرست

ج…… اگر نظر کا چشمہ ہو اور اس کے بغیر زمین وغیرہ اچھی طرح نظر نہیں آتی ہے تو چشمہ اُتارے بغیر نماز پڑھی جائے تو اچھا ہے، اور اگر چشمے کے بغیر سجدے کی جگہ وغیرہ دیکھنے میں دِقت نہیں ہوتی ہے یا نظر کا چشمہ نہیں ہے تو اُتار دینا بہتر ہے، تاہم چشمہ لگا کر نماز ادا کرنے سے بھی نماز ادا ہو جاتی ہے، اس سے نماز میں کوئی خلل واقع نہیں ہوتا، البتہ چشمہ لگانے کی صورت میں اگر سجدہ صحیح طور پر نہیں ہوتا، ناک یا پیشانی زمین پر نہیں لگتی تو چشمہ اُتار دینا ضروری ہے۔ بہرحال چشمہ لگا کر نماز پڑھنے میں اگر سجدہ وغیرہ میں خلل واقع نہ ہوتا ہو تو نماز صحیح اور دُرست ہے، البتہ سجدے کی جگہ وغیرہ چشمے کے بغیر نظر آنے کی صورت میں اُتار دینا اَوْلیٰ وافضل ہے۔

نوٹ پر تصویر ناجائز ہے، گوکہ جیب میں ہونے سے نماز ہوجائے گی

س…… مسجد خدا کا گھر ہے، اس میں کسی انسان کی تصویر کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا، جبکہ مسلمان بھائیوں کی جیب میں نوٹوں پر چھپی ہوئی تصاویر ہوتی ہیں، اور وہ نماز ادا کرتے ہیں، نوٹوں پر تصویر چھاپنا کیوں ضروری ہے؟ عوام تو قائدِاعظم کا احترام کرتے ہیں، اگر ان کی تصویر نوٹ پر نہ ہو تو کیا فرق پڑے گا؟ کیا اس طرح جیب میں تصویر ہونے سے نماز ہوجاتی ہے؟ اگر نہیں تو اس کے لئے اسلام نے کیا فرمایا ہے اور ہم کو کیا کرنا چاہئے؟

ج…… نوٹوں پر تصویر کا چھاپنا شرعی طور پر جائز نہیں، یہ دورِ جدید کی ناروا بدعت ہے، اور اس کی وجہ سے متعلقہ محکمہ اور اربابِ اقتدار گناہگار ہیں، تاہم نوٹوں کے جیب میں ہونے کی صورت میں نماز صحیح ہے۔

مسجد میں لگے ہوئے شیشے کے سامنے نماز ادا کرنا

س…… ہماری مسجد میں، بلکہ بہت سی مسجدوں میں شیشے کی کھڑکیاں اور دروازے ہوتے ہیں کہ جن میں نماز کا اپنا عکس نظر آتا ہے، آپ سے یہ معلوم کرنا ہے کہ اس سے نمازی کی نماز میں کوئی فرق پڑتا ہے یا نہیں؟

ج…… اگر اس سے نمازی کی توجہ ہٹے تو مکروہ ہے، ورنہ نہیں۔

کسی تحریر پر نظر پڑنے یا آواز سننے سے نماز نہیں ٹوٹتی

س…… کیا حالتِ نماز میں اگر جائے نماز پر رکھی ہوئی کوئی چیز پڑھ لی جائے تو نماز ٹوٹ جاتی ہے؟ آپ بتائیں کہ حالتِ نماز میں اگر کسی کی کہی ہوئی آواز سنی جائے، اور حالتِ نماز میں اس آواز کا مفہوم سمجھ لیا جائے تو کیا نماز ٹوٹ جاتی ہے؟

ج…… کسی لکھی ہوئی چیز پر نظر پڑ جائے اور آدمی اس تحریر کا مفہوم سمجھ جائے، لیکن زبان سے تلفظ ادا نہ کرے، تو اس سے نماز نہیں ٹوٹتی، اسی طرح کسی کی آواز کان میں پڑنے اور اس کا مفہوم سمجھ لینے سے بھی نماز نہیں ٹوٹتی۔

دورانِ نماز گھڑی پر وقت دیکھنا، چشمہ اُتارنا، مٹی کو پھونک مار کر اُڑانا

س…… اگر کوئی شخص دورانِ نماز ہاتھ یا دیوار کی گھڑی وقت معلوم کرنے کے لئے جان بوجھ کر دیکھ لے۔

۲:…… دورانِ نماز ٹوپی اُٹھا کر سر پر رکھ لے، جبکہ سجدہ کرتے وقت سر سے ٹوپی گر گئی ہو۔

۳:…… سجدہ کرتے وقت سجدہ کی جگہ مٹی کو پھونک مار کر اُڑانے کے بعد سجدہ کرے۔

۴:…… چشمہ اُتارنا بھول گیا، سجدہ کرتے وقت چشمہ اُتارے، کیونکہ چشمہ پہنے ہوئے سجدے میں ناک اور پیشانی بیک وقت نہیں لگتے۔

پوچھنا یہ ہے کہ ان باتوں سے نماز میں کیا فرق آتا ہے؟ کیا نماز دُہرائی جائے گی یا سجدۂ سہو کیا جائے گا؟

ج…… جان بوجھ کر گھڑی دیکھنا مکروہ ہے، اور خشوع کے منافی ہے۔

۲:…… ایک ہاتھ سے ٹوپی اُٹھا کر سر پر رکھ لینے میں کوئی حرج نہیں، دونوں ہاتھ استعمال نہ کرے۔

۳:…… یہ فعل مکروہ ہے۔

۴:…… ایک ہاتھ سے اُتار دے تو یہ مکروہ نہیں۔

ان چاروں صورتوں میں نماز لوٹانے کی ضرورت نہیں، نہ سجدۂ سہو کی۔

عملِ کثیر سے نماز ٹوٹ جاتی ہے

س...... ہمارے ایک ساتھی دورانِ نماز اپنے اعضاء کو مختلف انداز میں حرکت دیتے رہتے ہیں، مثلاً: کبھی سر کے بالوں پر ہاتھ پھیرتے رہتے ہیں، جیب میں ہاتھ ڈال دیتے ہیں، انگوٹھی کو اُنگلی میں ہلاتے رہتے ہیں، اِدھر اُدھر دیکھنے لگتے ہیں، غرض کہ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ یہ نماز کی حالت میں نہیں۔ حالتِ نماز میں اس قسم کی حرکات کرنے سے نماز فاسد ہوجاتی ہے (بلاعذر)، میں نے یہ بات جب ان کو بتائی تو انہوں نے نماز کے فاسد ہوجانے کو بالکل مسترد کردیا، بلکہ ناراضگی کا اظہار کیا، ان کے اس تأثر سے میں عجیب اُلجھن میں پڑ گیا۔

ج...... حنفی مذہب کا فتویٰ یہ ہے کہ عملِ کثیر سے نماز فاسد ہوجاتی ہے، اور ایسے عمل کو عملِ کثیر کہتے ہیں کہ اس کو دیکھنے والا یہ سمجھے کہ یہ شخص نماز میں نہیں ہے، جس کام کے لئے دونوں ہاتھوں کا استعمال کیا جائے وہ بھی عملِ کثیر ہے، اور اگر ایک ہی ہاتھ سے ایک رُکن میں بار بار کوئی عمل کیا جائے، وہ بھی عملِ کثیر بن جاتا ہے۔ آپ نے اپنے ساتھی کی جو حالت لکھی ہے، وہ عملِ کثیر کے تحت آتی ہے، اور اس سے نماز فاسد ہوجاتی ہے اور اس کا اس مسئلے کو نہ ماننا اس کی ناواقفی ہے۔

نماز میں جسم کو مختلف انداز سے حرکت دینا صحیح نہیں

س...... بعض حضرات نماز پڑھتے ہوئے اس کی بنیادی رُوح اور اس کی وضع قطع کو ہی تبدیل کردیتے ہیں، یعنی اس قدر جلدی پڑھیں گے کہ ایسا لگے کہ کوئی جلدی ہو، ایک صاحب رُکوع کے بعد سیدھے کھڑے ہی نہیں ہوتے اور سیدھے سجدے میں چلے جاتے ہیں، تکبیر کے لئے ہاتھ اُٹھانے کے بعد واپس لاتے وقت دونوں بازوؤں کو مختلف انداز میں عجیب طرح سے حرکت دیتے ہیں، اور سجدے میں جانے سے پہلے چند لمحوں تک اُکڑوں بیٹھنے کے انداز میں قائم رہتے ہیں۔ غرضیکہ ان کی نماز ایک بالکل ہی مختلف اور عجیب تأثر دیتی ہے، جب ان کو کچھ کہا جائے تو وہ قرآن اور حدیث سے ثبوت مانگتے ہیں، ایسے لوگوں کو کیا جواب دیا جائے؟ اور ان کی نماز کیسی ہے؟

ج…… ایسے حضرات کی نماز بعض صورتوں میں تو ہوتی ہی نہیں، اور بعض صورتوں میں مکروہ ہوتی ہے، چنانچہ رُکوع کے بعد سیدھے کھڑے نہ ہونا، اور دونوں سجدوں کے درمیان اطمینان سے نہ بیٹھنا ترکِ واجب ہے، اور ایسی نماز واجب الاعادہ ہے، اور ہاتھوں کو غیرضروری حرکت دینا اور سجدے کو جاتے ہوئے درمیان میں غیرضروری توقف کرنا مکروہ ہے۔

نماز میں مونچھوں پر ہاتھ پھیرنا فعلِ عبث ہے

س…… ہمارے علاقے میں زیادہ تر پولیس والے ہیں، اور عام طور پر دیکھا گیا ہے کہ جب بھی وہ باجماعت نماز ادا کرتے ہیں تو زیادہ تر مونچھوں پر ہاتھ پھیرتے رہتے ہیں، اب یہ بتائیں کہ نماز میں مونچھوں پر ہاتھ پھیرنے سے نماز پوری ہوجاتی ہے یا نہیں؟

ج…… مونچھوں پر ہاتھ پھیرنا فعلِ عبث ہے، اس سے نماز مکروہ ہوجاتی ہے۔

نماز میں کپڑے سمیٹنا یا بدن سے کھیلنا مکروہ ہے

س…… میں اکثر دیکھتا ہوں کہ بعض نمازی نماز پڑھتے وقت اپنے کپڑوں کی شکنیں دُرست کرتے رہتے ہیں، کیا ایسا کرنا جائز ہے؟

ج…… نماز میں اپنے بدن سے یا کپڑے سے کھیلنا مکروہ ہے۔

رُکوع میں جاتے ہوئے تکبیر بھول جائے تو بھی نماز ہوگئی

س…… اگر کوئی شخص نماز میں قیام سے رُکوع میں جاتے ہوئے ''اللہ اکبر'' کہنا بھول گیا یا اکثر بھولتا ہے، اس کے لئے کیا حکم ہے؟

ج…… نماز میں تکبیرِ تحریمہ فرض ہے، اس کے علاوہ باقی تمام تکبیرات سنت ہیں، اس لئے اگر رُکوع کو جاتے ہوئے تکبیر بھول گیا تو نماز ہوگئی، سجدۂ سہو بھی لازم نہیں۔

رُکوع میں سجدے کی تسبیح پڑھنے سے نماز نہیں ٹوٹتی

س…… نماز پڑھتے ہوئے کوئی غلطی ہوجائے، مثلاً: رُکوع میں ''سبحان ربی العظیم'' کی جگہ ''سبحان ربی الاعلیٰ'' یا سجدے میں ''سبحان ربی الاعلیٰ'' کی جگہ ''بسم اللہ الرحمٰن الرحیم'' یا کوئی لفظ نکل جائے تو کیا نماز ہوجاتی ہے؟

فہرست

ج…… اگر سجدے میں ''سبحان ربی العظیم'' یا رُکوع میں ''سبحان ربی الاعلیٰ'' کہہ لیا تو اس سے نماز میں کوئی خلل نہیں آیا، نماز صحیح ہے۔

نماز میں بہ مجبوری زمین پر ہاتھ ٹیک کر اُٹھنے میں کوئی حرج نہیں

س…… میری عمر اس وقت چالیس سال کے قریب ہے، جسم بھاری ہے، میں نماز میں اُٹھتے بیٹھتے وقت ہاتھ مٹھی کی شکل میں زمین پر جمالیتی ہوں، اس سے نماز میں تو کوئی خلل نہیں پڑتا؟

ج…… آپ کا ہاتھوں کو زمین پر جما کر اُٹھنا چونکہ مجبوری کی وجہ سے ہے، اس لئے کوئی حرج نہیں، بغیر ضرورت کے ایسا نہیں کرنا چاہئے۔

کیا نماز میں دائیں پاؤں کا انگوٹھا دبا کر رکھنا ضروری ہے؟

س…… کیا نماز پڑھتے وقت دائیں پاؤں کا انگوٹھا اتنی مضبوطی سے دبا کر رکھنا چاہئے کہ اگر پانی پاؤں کے پاس سے گزرے تو انگوٹھے کی جگہ سوکھی رہے؟

ج…… یہ کوئی مسئلہ نہیں۔

سجدے میں قدم زمین پر لگانا

س…… میں نے نماز کی حالت میں سجدے میں لوگوں کو دیکھا ہے کہ وہ اپنا سیدھا پاؤں زمین سے اُٹھا لیتے ہیں، اور میں نے مسجد کے امام صاحب سے یہ مسئلہ معلوم کیا، تو وہ کہنے لگے کہ نماز پڑھنے کی حالت میں سجدہ کرتے وقت پاؤں کو پوری طرح اُٹھانے سے نماز فاسد ہوجاتی ہے، میں نے لوگوں کی نماز فاسد ہونے سے بچانے کے لئے آپ سے یہ مسئلہ پوچھا ہے؟

ج…… سجدے کی حالت میں دونوں پاؤں کی اُنگلیاں قبلہ کی طرف متوجہ کرنا سنت ہے، دونوں پاؤں زمین سے لگانا واجب ہے، اور بلا عذر ایک پاؤں کا اُٹھائے رکھنا مکروہِ تحریمی ہے، اور دونوں میں سے ایک پاؤں کا کچھ حصہ زمین سے لگانا فرض ہے، خواہ ایک ہی اُنگلی لگائی جائے، فرض ادا ہوجائے گا، اور اگر دونوں پاؤں زمین سے اُٹھائے اور تین بار ''سبحان اللہ'' کہنے کی مقدار اُٹھائے رکھے تو نماز فاسد ہوجائے گی، اُنگلی زمین سے لگنے کی شرط یہ ہے کہ فقط ناخن زمین سے نہ چھوئے، بلکہ اُنگلی کے سرے کا گوشت بھی زمین سے چھو

جائے، یعنی اُنگلی زمین پر مڑ جائے۔

نماز میں ڈکار لینا مکروہ ہے

س……بعض حضرات نماز میں موٹی موٹی ڈکاریں لیتے ہیں، جس سے آس پاس والوں کو بڑی کراہیت ہوتی ہے، دورانِ نماز ڈکار لینا شرعاً کیسا فعل ہے؟

ج……نماز میں ڈکار لینا مکروہ ہے، اس کو روکنے کی کوشش کی جائے، اور جہاں تک ممکن ہو آواز پست رکھی جائے۔

نماز میں میٹھی چیز حلق میں جانے سے نماز ٹوٹ گئی

س……اگر وضو کے بعد کوئی میٹھی چیز کھالی، پھر نماز پڑھنے لگے، نماز کے دوران منہ میں بھی مٹھاس محسوس ہوتی ہو اور اس کی مٹھاس کا مزا کچھ باقی ہو، اور تھوک کے ساتھ حلق میں جاتا ہو، تو کیا نماز صحیح ہے یا نہیں؟

ج……اگر صرف ذائقہ ہی باقی ہے تو نماز ہوجائے گی، اور اگر وہ میٹھی چیز منہ میں باقی ہو اور تحلیل ہوکر حلق میں چلی گئی ہو تو نماز فاسد ہوجائے گی۔

کیا نماز میں منصوبے بنانا جائز ہے؟

س……ایک صاحب نے بتلایا کہ نماز میں دُنیاوی باتوں کے بارے میں سوچنا اور کسی کام کے بارے میں منصوبے بنانا جائز اور دُرست ہے، اور مثال دی کہ حضرت عمرؓ اور حضرت ابوبکرؓ وغیرہ نماز میں جنگ کے منصوبے بنایا کرتے تھے۔ اب میرے دِل میں یہ بات کھٹک رہی ہے کہ ہم یقین رکھتے ہیں کہ نماز میں کوئی دُنیاوی خیال آجائے تو نماز نہیں ہوتی۔ آپ کی کیا رائے ہے؟

ج……ان صاحب کی یہ بات بالکل غلط ہے، نماز توجہ الی اللہ کے لئے ہوتی ہے، اور دُنیاوی باتیں ازخود سوچنا اور ان کے منصوبے بنانا توجہ الی اللہ کے منافی ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے جو منقول ہے کہ: ''میں نماز میں لشکر تیار کرتا ہوں'' اس پر دُنیاوی باتوں کو قیاس کرنا غلط ہے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ خلیفہٴ راشد تھے، اور نماز میں حضوری کے وقت ان کو من جانب

اللہ جہاد کے لئے تدابیر القاء کی جاتی تھیں، یہ ان کی اپنی سوچ نہیں ہوتی تھی، بلکہ القائے ربانی ہوتا تھا، اور بلاشبہ ان کی مثال ایسی ہے کہ بوقتِ حضوری وزیرِاعظم کو بادشاہ کی جانب سے ہدایات دی جاتی ہیں۔ حضرت عمرؓ چونکہ منشائے الٰہی کی تعمیل فرماتے تھے اس لئے ان کو من جانب اللہ اس کی ہدایات القاء کی جاتی تھیں۔ اور نماز میں خیالات کا آنا بُرا نہیں، جبکہ یہ نماز کی طرف پوری طرح متوجہ رہے، البتہ خیالات لانا بُرا ہے، اس لئے سوال کا یہ فقرہ صحیح نہیں کہ ''نماز میں کوئی دُنیاوی خیال آجائے تو نماز نہیں ہوتی۔''

نماز کے دوران ''لاحول'' پڑھنا

س...... نماز کے دوران شیطان کو دُور کرنے کے لئے لاحول پڑھ سکتے ہیں؟

ج...... نماز میں جو اَذکار مقرّر ہیں، ان ہی کو پڑھنا چاہئے، ''لاحول'' کے بجائے نماز میں جو کچھ پڑھا جاتا ہے اس کی طرف توجہ رکھی جائے، شیطان خود ہی دفع ہوجائے گا۔

نماز کے دوران آنکھیں بند نہ کی جائیں

س...... یہ بات تو میرے علم میں ہے کہ نماز کے دوران آنکھیں بند نہیں کرنی چاہئیں، بلکہ مختلف ارکانِ نماز میں نظریں اپنی مخصوص جگہوں پر ہونی چاہئیں، لیکن میں صرف اپنی توجہ قائم رکھنے کے لئے آنکھیں بند کرکے نماز پڑھتا ہوں، اگر آنکھیں بند نہ کروں تو نظر کے ساتھ ساتھ ذہن بھی بھٹکنے لگتا ہے، بعض اوقات میں دُعا بھی آنکھیں بند کرکے مانگتا ہوں، برائے مہربانی یہ وضاحت فرمائیں کہ میرا یہ عمل دُرست ہے یا مجھے ہر صورت میں آنکھیں کھول کر ہی نماز پڑھنی چاہئیں؟

ج...... آنکھیں بند کرنے سے اگرچہ ذہن میں یکسوئی پیدا ہوتی ہے، لیکن افضل یہی ہے کہ نماز میں آنکھیں بند نہ کی جائیں۔

خیالات سے بچنے کے لئے آنکھیں بند کرنا

س...... میرا مسئلہ کچھ یوں ہے کہ میں جب نماز پڑھتی ہوں تو آنکھیں سجدے کی طرف تو ہوتی ہیں لیکن آس پاس کی چیزیں بھی نظر آتی ہیں، اور خیال بھی ان کی طرف چلا جاتا ہے،

اس طرح سے نماز ٹوٹ جاتی ہے، کیا اس صورت میں آنکھیں بند کی جاسکتی ہیں؟

ج…… غیراختیاری طور پر اگر آس پاس کی چیزوں پر نظر پڑ جائے تو اس سے نماز میں کوئی خلل نہیں ہوگا، آنکھیں بند نہیں کرنی چاہئیں، آنکھیں بند کرنے سے یکسوئی حاصل ہوجاتی ہے اور خیالات کے منتشر ہونے میں مدد ملتی ہے، اس کے باوجود آنکھیں کھول کر نماز پڑھنا افضل ہے، اور آنکھیں بند رکھنا مکروہ ہے جبکہ مستقل طور پر آنکھوں کو بند رکھا جائے، اور اگر کبھی کھول دے اور کبھی بند کرلے تو کراہت نہیں۔

اگر دورانِ نماز دِل میں بُرے بُرے خیالات آئیں تو کیا نماز پڑھنا چھوڑ دیں؟

س…… محترم! میں جب بھی نماز پڑھنے مسجد میں جاتا ہوں تو نماز کے دوران طرح طرح کے دُنیاوی خیالات ذہن میں آتے ہیں، اور بعض اوقات تو ایسے گندے گندے خیالات ذہن میں آتے ہیں کہ پھر دِل یہ کہتا ہے کہ اب نماز نہیں پڑھوں گا، کیونکہ اس طرح تو ثواب کے بجائے اور گناہ ہوگا، لہٰذا آپ بتائیں کہ اگر نماز کے دوران بُرے خیالات آئیں تو نماز ہوگی یا نہیں؟

ج…… نماز میں ازخود خیالات کا لانا بُرا ہے، بغیر اختیار کے ان کا آجانا بُرا نہیں، بلکہ خیالات آئیں اور آپ نماز کی طرف متوجہ رہنے کی کوشش کریں اور دھیان نماز کی سورتوں اور دُعاؤں پر جمانے کی کوشش کریں تو آپ کو مجاہدے کا ثواب ملے گا، لہٰذا نماز میں خیالات آنے سے پریشان ہونے کی ضرورت نہیں، ورنہ شیطان خوش ہوگا۔ حدیث میں آتا ہے کہ شیطان نماز میں تو وسوسے ڈالتا رہتا ہے، اور نماز کے بعد کہتا ہے: ”تو نے کیا نماز پڑھی؟ ایسی نماز سے تو نہ پڑھنا بہتر ہے، ایسی نماز بھلا کیا قبول ہوگی؟“ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ: ”جب وہ ایسا وسوسہ ڈالے تو اس سے کہہ دیا کرو کہ: میرا معاملہ تیرے ساتھ نہیں، اللہ تعالیٰ کے ساتھ ہے!“ (جس مالک نے مجھے اپنے دربار میں سر جھکانے کی توفیق دی ہے، وہ اپنی رحمت سے دِل جھکانے کی توفیق بھی دے گا، اور اسے قبول بھی فرمائے گا، مردُود! تو خود تو

ملعون اور رحمتِ خداوندی سے مایوس ہے، مجھے بھی رحمت سے مایوس کرکے اپنے ساتھ ملانا چاہتا ہے)۔

اس لئے آپ کا سوال کہ خیالات آنے سے نماز ہوگی یا نہیں؟ اس کا جواب یہ ہے کہ ہوگی، اور انشاء اللہ بالکل صحیح ہوگی، خواہ لاکھ وسوسے آئیں، (مگر خیالات خود نہ لائے جائیں)۔

نماز میں خیالات کا آنا

س...... خدا کے فضل وکرم سے پانچ وقت کی نماز پڑھتا ہوں، لیکن نماز کے دوران غلط قسم کے خیالات آتے ہیں، کوشش کے باوجود ان خیالات سے چھٹکارا نہیں پاتا، اُمید ہے آپ مجھے ایسی رائے دیں گے کہ جسے اپنا کر اطمینان سے نماز پڑھ سکوں۔ یاد رہے کہ میں جمعہ کی نماز کے علاوہ سب نمازیں اکیلے پڑھتا ہوں، کیونکہ میں سعودی عرب کے صحرا میں رہتا ہوں اور جو افراد میرے ساتھ ہیں وہ وقت پر نماز نہیں پڑھتے، اور میں مقرّرہ وقت پر نماز پڑھتا ہوں، کیونکہ قرآن میں پڑھا ہے کہ: ''بے شک نماز مؤمنین پر وقتِ مقرّرہ پر فرض ہے۔''

ج...... نماز اکیلے پڑھنے کے بجائے اذان اور جماعت کے ساتھ پڑھنی چاہئے، اپنے دو چار ساتھیوں کو اس کے لئے آمادہ کرلینا کچھ بھی مشکل نہیں، تھوڑے سے اہتمام کی ضرورت ہے۔ نماز میں غیراختیاری طور پر جو خیالات آتے ہیں، ان کا کوئی حرج نہیں، خود نماز کی طرف متوجہ رہنا چاہئے، اور اس کی تدبیر یہ ہے کہ جو کچھ نماز میں پڑھا جاتا ہے اس کی طرف دھیان رکھا جائے اور سوچ کر پڑھا جائے۔

س...... میں طالبِ علم ہوں اور اللہ کے فضل سے پانچ وقت کی نماز بھی پڑھتی ہوں، اور اللہ تعالیٰ کے آگے بڑی عاجزی اور انکساری اور گناہگاروں کی طرح حاضر ہوتی ہوں، لیکن پھر بھی نماز پڑھتے وقت دِل میں طرح طرح کے خیالات آتے رہتے ہیں، باوجود ترک کرنے کے ختم نہیں ہوتے، بلکہ بڑھ جاتے ہیں، اس کے لئے بہت پریشان ہوں کہ کیا کروں؟ کوئی حل بتائیں۔

ج...... نماز میں خیالات و وساوس کا آنا غیراختیاری ہے، اس پر مؤاخذہ نہیں، البتہ خیالات

کا لانا اختیاری ہے، اس لئے اگر خیالات ازخود آئیں تو ان کی پروا نہ کی جائے، نہ ان کی طرف التفات کی جائے، بلکہ نماز میں جو کچھ پڑھا جاتا ہے اس کی طرف دھیان رکھا جائے، اور جو کچھ پڑھیں سوچ سوچ کر پڑھیں، اگر خیال بھٹک جائے تو پھر متوجہ ہوجائیں، اگر آپ نے اس تدبیر پر عمل کیا تو نہ صرف یہ کہ نماز کے ثواب میں کوئی کمی نہیں ہوگی، بلکہ آپ کو اس محنت و مجاہدے کا مزید ثواب ملے گا۔ ایک ضروری بات یہ ہے کہ نماز سے پہلے یہ دھیان کرلیا کریں کہ میں اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضر ہورہی ہوں۔

مسکرانے سے نماز نہیں ٹوٹتی، لیکن باآواز ہنسنے سے ٹوٹ جاتی ہے

س…… کیا نماز پڑھتے وقت مسکرانے سے نماز نہیں ٹوٹتی؟ میرا خیال ہے کہ نماز ٹوٹ جاتی ہے، جبکہ میرے دوست کا کہنا ہے کہ کھلکھلا کر ہنسنے سے نماز ٹوٹتی ہے مسکرانے سے نہیں۔

ج…… صرف مسکرانے سے نماز نہیں ٹوٹتی بشرطیکہ ہنسنے کی آواز پیدا نہ ہو، اور اگر اتنی آواز پیدا ہوجائے کہ برابر کھڑے شخص کو سنائی دے تو اس سے نماز ٹوٹ جائے گی۔

نماز میں قصداً پیر و مرشد کا تصوّر جائز نہیں

س…… ایک صاحب کا کہنا ہے کہ نماز پڑھتے وقت اپنے پیر و مرشد کا تصوّر کرنا چاہئے، تو کیا یہ صحیح ہے؟

ج…… نماز میں پیر و مرشد کا قصداً تصوّر کرنا جائز نہیں، نماز میں صرف خدا تعالیٰ کا تصوّر کرنا چاہئے۔

نماز میں قہقہہ لگانے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے

س…… نماز میں قہقہہ لگانے سے وضو ٹوٹتا ہے یا نہیں؟

ج…… حنفی مذہب میں نماز میں قہقہہ لگانے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے، بشرطیکہ قہقہہ لگانے والا بالغ ہو، بیدار ہو، اور نماز رُکوع اور سجدہ والی ہو۔ پس اگر بچے نے یا نماز کے اندر سوئے ہوئے نے قہقہہ لگایا تو وضو نہیں ٹوٹے گا، البتہ نماز فاسد ہوجائے گی، اسی طرح اگر نمازِ جنازہ میں قہقہہ لگایا تو نماز فاسد ہوجائے گی، مگر وضو نہیں ٹوٹے گا، اور نماز سے باہر قہقہہ لگانے

فہرست

سے وضو نہیں ٹوٹتا، مگر قہقہہ لگانا مکروہ ہے کہ یہ غفلت کی علامت ہے۔

نماز کے اندر رونا

س...... نماز کے دوران یا قرآن پاک پڑھتے ہوئے رونا آجائے تو کیا وضو ٹوٹ جاتا ہے؟ اور ایک وضو سے کتنی نمازیں پڑھی جاسکتی ہیں؟ یا وضو کتنی دیر تک قائم رہتا ہے؟

ج...... اگر اللہ تعالیٰ کے خوف سے رونا آئے تو اس سے نہ نماز ٹوٹتی ہے، نہ وضو، اور اگر کسی دُنیوی حادثے سے نماز میں آواز سے رو پڑے تو اس سے نماز ٹوٹ جائے گی، وضو نہیں ٹوٹے گا۔ وضو کرنے کے بعد جب تک وضو توڑنے والی کوئی بات پیش نہ آئے (مثلاً: ریح خارج ہونا)، اس وقت تک وضو قائم رہتا ہے، اور ایک وضو سے جتنی نمازیں چاہے پڑھ سکتا ہے۔

نماز میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے نام پر دُرود پڑھنے سے نماز نہیں ٹوٹتی

س...... اگر نماز میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا نام آجائے، یعنی قرأت میں یا دُرود شریف وغیرہ میں تو کیا نماز کے دوران بھی "صلی اللہ علیہ وسلم" کہہ دینا چاہئے؟ اس سے نماز تو نہیں ٹوٹتی؟

ج...... نماز میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاک نام پر دُرود شریف نہیں پڑھا جاتا، لیکن اگر پڑھ لیا تو اس سے نماز فاسد نہیں ہوگی۔

نماز کے دوران اگر چھینک آئے تو کیا "الحمدللہ" کہنا چاہئے؟

س...... کیا نماز کے دوران اگر چھینک آجائے تو "الحمدللہ" کہنا چاہئے، جیسا کہ عام حالت میں کہتے ہیں؟

ج...... نماز میں نہیں کہنا چاہئے، لیکن اگر کہہ لیا تو نماز فاسد نہیں ہوگی۔

نماز میں اُردو زبان میں دُعا کرنا کیسا ہے؟

س...... کیا ہم نماز پڑھتے وقت سجدے میں اپنی زبان میں یعنی اُردو میں اللہ تعالیٰ سے اپنی حاجت بیان کرسکتے ہیں؟

ج...... نہیں! ورنہ نماز ٹوٹ جائے گی۔

آخری قعدہ چھوڑنے والے کی نماز باطل ہوگئی

س...... اگر امام صاحب چار فرض والی رکعت میں دُوسری رکعت میں بیٹھنے کے بجائے تیسری رکعت میں بیٹھے، ابھی وہ بیٹھے ہی تھے کہ مقتدی نے اللہ اکبر کہا تو وہ فوراً کھڑے ہوگئے، پھر وہ چوتھی رکعت میں نہیں بیٹھے، بلکہ وہ کھڑے ہوگئے، پانچویں رکعت میں بھی نہیں بیٹھے، بلکہ وہ چھٹی رکعت میں بیٹھے، تو انہوں نے التحیات پڑھنے کے بعد سجدۂ سہو کیا، اور پھر انہوں نے سارا پڑھ کر سلام پھیر کر نماز ختم کی۔ تو کیا نماز ہوگئی؟ اور اگر نماز ہوگئی تو کتنی رکعت ہوئیں؟ فرض کے علاوہ نفل بھی ہوگئی یا نہیں؟

ج...... مقتدیوں کو چاہئے تھا کہ امام کو چوتھی رکعت پر بیٹھنے کا لقمہ دیتے، بہرحال جب امام نے پانچویں رکعت کا سجدہ کرلیا تو فرض نماز باطل ہوگئی، اور یہ نفلی نماز ہوگئی، کیونکہ آخری قعدہ فرض ہے، اور فرض کے چھوٹ جانے سے نماز نہیں ہوتی، امام اور مقتدی دوبارہ نماز پڑھیں۔

نماز توڑنے کے عذرات

مالی نقصان پر نماز کو توڑنا جائز ہے

س...... ہمارے محلے کی مسجد کے پیش امام صاحب نے مغرب کی نماز شروع کی، ایک رکعت کے بعد انہوں نے سلام پھیر دیا، اس کے بعد وہ وضوخانہ میں گئے، اور اپنی گھڑی اُٹھا کر لائے، پھر انہوں نے دوبارہ تکبیر پڑھوائی اور نماز شروع کی۔ کچھ لوگ کہتے ہیں کہ امام صاحب نے گھڑی کی خاطر نماز کو کیوں توڑا؟ اور تکبیر دوبارہ کیوں کہی گئی؟

ج...... ایک درہم (تقریباً ساڑھے تین ماشے چاندی) کے نقصان کا اندیشہ ہو تو نماز توڑ دینے کی اجازت ہے، اقامت کو دیر ہوجائے تو اقامت دوبارہ کہنی چاہئے، آپ کے امام صاحب نے دونوں مسئلوں میں شریعت کے مطابق عمل کیا، لوگوں کا اعتراض ناواقفی کی بنا پر ہے۔

ایک درہم مال کے ضائع ہونے کا اندیشہ ہوتو نماز توڑنا جائز ہے

س...... اگر نماز کے دوران جیب سے کچھ پیسے یا روپے گر جائیں اور کوئی دُوسرا شخص ان روپوں کو اُٹھا کر لے جا رہا ہو تو کیا نماز توڑ کر اس سے وہ روپے واپس لینے چاہئیں یا نماز پڑھتے رہنا چاہئے؟ یہ حرکت اگر کوئی شخص نفل، سنت یا فرض با جماعت میں کرے تو ہم کو کیا کرنا چاہئے؟

ج...... نماز کو توڑ کر اس کو پکڑ لینا صحیح ہے، نماز خواہ فرض ہو یا نفل اور جماعت کی ہو یا بغیر جماعت کے، نماز کے دوران اگر ایک درہم چاندی (۳ء۰۶۲ گرام) کی مالیت کے برابر چیز کے ضائع ہونے کا اندیشہ ہو تو نماز کو توڑ دینا جائز ہے۔

نماز کے دوران گمشدہ چیز یاد آنے پر نماز توڑ دینا

س...... وضو کے دوران وضو خانے میں ہم اگر اپنی کوئی خاص چیز گھڑی یا چشمہ وغیرہ بھول جائیں اور وہ ہم کو نماز کے دوران یاد آئے تو ہم اس صورت میں کیا کریں؟

ج...... نماز توڑ کر اس کو اُٹھا لائیں۔

کسی شخص کی جان بچانے کے لئے نماز توڑنا

س...... اگر ایک آدمی بیمار ہے اور بیماری کی حالت میں بے ہوش ہے، اس کے پاس عورتیں کافی ہیں، مرد صرف ایک ہے، اس نے بھی فرض نماز کی نیت کر لی ہے، نمازی نے صرف ایک رکعت پڑھی ہے کہ اتنے میں عورتوں نے شور مچا دیا کہ بیمار فوت ہو رہا ہے تو نمازی نماز توڑ سکتا ہے؟

ج...... اگر اس کی جان بچانے کی کوئی تدبیر کر سکتا ہے، تو نماز توڑ دے، اور اگر وہ مر چکا ہے تو نماز توڑنے کا کیا فائدہ؟

اگر کوئی بے ہوش ہو کر گر جائے تو اس کو اُٹھانے کے لئے نماز توڑ سکتے ہیں؟

س...... نماز جماعت کے ساتھ ہو رہی ہے، اور کوئی نمازی بوجہ کمزوری یا کسی اور وجہ سے گر کر بے ہوش ہو جائے تو کیا ساتھ کھڑے ہوئے آدمی کو نماز توڑ کر اسے اُٹھانا چاہئے یا نماز جاری

رکھنی چاہئے؟ براہِ کرم یہ بتائیں کہ ہمیں اس وقت کیا کرنا ہے جبکہ آدمی نیچے تڑپ رہا ہو؟

ج…… نماز توڑ کر اس کو اُٹھانا چاہئے، ایسا نہ ہو کہ اس کو مدد نہ ملنے کی وجہ سے اس کی جان ضائع ہوجائے۔

نماز میں زہریلی چیز کو مارنا

س…… اگر نماز میں اچانک کہیں سے کوئی زہریلا کیڑا آجائے اور نمازی کی طرف بڑھے تو کیا نمازی نیت توڑ سکتا ہے؟

ج…… اگر اس کو مارنے کے لئے عملِ کثیر کی ضرورت نہ ہو تو نماز کو توڑے بغیر اس کو ماردیں، اور اگر عملِ کثیر کی ضرورت ہو تو نماز ٹوٹ جائے گی اور اس کو مارنے کے لئے نماز کا توڑ دینا جائز ہے۔ خلاصہ یہ کہ اگر نماز توڑے بغیر اس کو مار سکتے ہوں تو ٹھیک، ورنہ اس کے لئے نماز توڑ سکتے ہیں۔

نماز کے دوران بھڑ، شہد کی مکھی وغیرہ کو مارنا

س…… اگر باجماعت نماز پڑھتے ہوئے پاؤں، سر یا کان پر کوئی بھڑ، شہد کی مکھی یا کوئی کیڑا کاٹ لے تو اسے یعنی جانور (بھڑ، کیڑا اور شہد کی مکھی) کو مارنے کی اجازت ہے؟

ج…… اگر اس کے ایذا دینے کا خوف ہو اور عملِ کثیر کے بغیر مار سکے تو ماردے، اس سے نماز نہیں ٹوٹے گی، ورنہ نماز توڑ کر ماردے۔

دروازے پر فقط دستک سن کر نماز توڑنا جائز نہیں

س…… ہم نماز پڑھ رہے ہیں، اس وقت کوئی ہم کو دُوسرے کمرے میں سے آواز دیتا ہے، جس کو یہ نہیں معلوم ہوتا کہ ہم نماز میں مشغول ہیں، یا کوئی دروازے پر دستک دے اور ہم نماز پڑھ رہے ہوں اور گھر میں ہمارے سوا کوئی اور نہ ہو، ایسے وقت آنے والا بھی جلدی میں ہو تو کیا ایسے میں نماز کی نیت توڑی جاسکتی ہے؟ اور اگر توڑی جاسکتی ہے تو نماز توڑنے کا طریقہ بتائیں؟

ج…… یہ آپ کو کیسے معلوم ہوگا کہ وہ جلدی میں ہے؟ بہرحال کسی ایسی شدید ضرورت کے لئے جس کے نقصان کی تلافی نہ ہوسکے، نیت توڑ دینا جائز ہے، اور محض دستک سن کر نماز توڑنا جائز نہیں۔

والدین کے پکارنے پر کب نماز توڑی جاسکتی ہے؟

س……ایک صاحب نے مضمون بعنوان ''والدین کا احترام'' میں لکھا ہے کہ حدیث شریف میں آیا ہے (حدیث کا نام نہیں لکھا) کہ ''رَبّ کی رضا باپ کی رضا میں ہے اور رَبّ کی ناراضگی باپ کی ناراضگی میں ہے۔''

پھر لکھتے ہیں کہ: روایت میں ہے (کس کی روایت ہے؟ کوئی حوالہ نہیں) کہ اگر والدین کسی تکلیف و پریشانی کی وجہ سے پکاریں تو فرض نماز بھی توڑ کر ان کو جواب دے اور اگر بلاضرورت پکاریں، ان کو یہ معلوم نہیں کہ تم نماز میں ہو تو بھی سنت و نفل نماز توڑ کر جواب دو، اگر یہ معلوم ہونے کے باوجود کہ تم نماز میں ہو پکاریں تو ہر طرح کی نماز توڑ کر ان کو جواب دو۔

براہِ کرم آپ فرمائیں کہ کس حدیث میں یہ حکم ہے؟ یا کون سی مستند روایت ہے کہ والدین کے احترام میں نماز توڑ دینے کی ہدایت کی گئی ہے؟۔

ج……درمختار (باب ادراک الفریضة) میں لکھا ہے کہ: اگر فرض نماز میں ہو تو والدین کے بلانے پر نماز نہ توڑے اِلَّا یہ کہ وہ کسی ناگہانی آفت میں مبتلا ہو کر اس کو مدد کے لئے پکاریں (اس صورت میں والدین کی خصوصیت نہیں، بلکہ کسی کی جان بچانے کے لئے نماز توڑنا ضروری ہے)، اور اگر نفل نماز میں ہو اور والدین کو اس کا علم ہو تو نہ توڑے، اور اگر ان کو علم نہ ہو تو نماز توڑ کر جواب دے۔

خلاصہ یہ کہ دو صورتوں میں نماز نہیں توڑے گا، اور ایک صورت میں توڑے گا۔

جہاں تک روایت کا تعلق ہے، حدیث میں جریج راہب کا قصہ آتا ہے کہ اس کو اس کی ماں نے پکارا، وہ نماز میں تھا، اس لئے جواب نہ دیا، بالآخر والدہ نے بددُعا دی، اور وہ بددُعا ان کو لگی، لمبا قصہ ہے، غالباً وہ نفل نماز میں تھے، اور ان کی والدہ کو اس کا علم نہیں تھا، اس لئے ان کو نماز توڑ کر جواب دینا چاہئے تھا۔

نماز میں وضو کا ٹوٹ جانا

دورانِ نماز ریاح روکنے والے کی نماز کا حکم

س…… دورانِ نماز ریاح خارج ہونے کا اندیشہ ہو تو کیا ایسے میں ہم ریاح روک سکتے ہیں؟ اور اگر ہم روک لیتے ہیں تو کیا نماز ہوجاتی ہے؟

ج…… ایسا کرنا مکروہ ہے، نماز ہوجاتی ہے۔

دورانِ نماز وضو ٹوٹ جانے پر بقیہ نماز کی ادائیگی

س…… دورانِ نماز اگر وضو ٹوٹ جائے تو بقیہ نماز کس طرح ادا کرنی چاہئے؟

ج…… نماز کو وہیں چھوڑ کر چپ چاپ وضو کر آئے، کسی سے بات چیت نہ کرے، اور جہاں سے نماز چھوڑی تھی، واپس آکر وہیں سے دوبارہ شروع کرلے، مگر اس کے مسائل بڑے دقیق ہیں، عوام کے لئے مناسب یہی ہے کہ وضو کرنے کے بعد ازسرِ نو نماز شروع کریں، اور اگر امام صاحب کا وضو ٹوٹ جائے تو صف میں سے کسی کو آگے کردے اور خود وضو کر کے مقتدیوں کی صف میں شریک ہوجائے، بے وضو نماز پڑھتے رہنا جائز نہیں، بلکہ سخت گناہ ہے، بعض علماء فرماتے ہیں کہ اس سے اندیشۂ کفر ہے۔

مقتدی یا امام کا وضو ٹوٹ جائے تو جماعت سے کس طرح نکل کر نماز پوری کرے؟

س…… میں نے ایک مولانا سے پوچھا کہ مقتدی اگلی صف میں کھڑا ہے، جماعت بہت بڑی ہے، اس کا وضو ٹوٹ جاتا ہے، تو وہ کیا کرے؟ وہ کہتے ہیں کہ اگر پیچھے جانے کی جگہ نہ ہو تو وہیں بیٹھا رہے، بعد میں علیحدہ نماز پڑھے۔ لیکن دُوسرے مولانا سے پوچھا تو وہ کہتے ہیں کہ ہر ممکن کوشش کر کے وہ پیچھے باہر نکلے اور وضو کر کے دوبارہ شامل ہوجائے۔ میں آپ سے

فہرست

پوچھنا چاہتا ہوں کہ دونوں مسئلوں میں کون سا صحیح ہے؟ اور اگر امام صاحب کا وضو ٹوٹ جائے تو اس کے لئے کیا حکم ہے؟

ج…… جس کا وضو ٹوٹ جائے وہ ناک پر ہاتھ رکھ کر صف سے باہر نکل جائے اور وضو کرکے دوبارہ جماعت میں شامل ہوجائے، اگر امام ہو تو پیچھے کسی مقتدی کو آگے بڑھا کر امام بنادے اور خود وضو کرکے جماعت میں شریک ہوجائے۔ صف سے نکلنے کی گنجائش نہ ہو تو صف کے آگے سے گزر کر ایک طرف کو نکل جائے، جس کا وضو ٹوٹ گیا ہو اس کے لئے بہتر یہی ہے کہ وضو کے بعد نماز شروع سے ادا کرے اور اگر کسی طرح نکلنا ممکن ہی نہ ہو تو نماز توڑ کر نماز سے خارج ہوجائے (یعنی اپنی جگہ پر بیٹھا رہے)۔

دو رکعات کے بعد وضو ٹوٹ جانے کے بعد کتنی رکعتیں دوبارہ پڑھے؟

س…… فرض، سنت اور نفل چار رکعت کی نیت کی، دو رکعت کے بعد وضو ٹوٹ گیا، تو وہ چار رکعت پڑھے یا دو رکعت پڑھے؟ کیونکہ وہ دو رکعت پڑھ چکی ہے، اور کسی سے بات بھی نہیں کی، فوراً وضو کرلیا۔

ج…… فرض، وتر اور سنتِ مؤکدہ تو پوری دوبارہ پڑھے، نفل اور غیر مؤکدہ سنتیں دو ہی پڑھ لینا جائز ہے۔

نماز پڑھنے کے بعد یاد آیا کہ وضو نہیں تھا، تو دوبارہ پڑھے

س…… مسئلہ یوں ہے کہ میں نے عصر کی نماز سے قبل وضو کیا، بعد ازاں میرا وضو ٹوٹ گیا، لیکن مغرب کے وقت میرا پکا خیال تھا کہ میرا عصر کے وقت کا ابھی تک وضو ہے، اس طرح میں نے نمازِ مغرب ادا کرلی، لیکن کچھ آدھے گھنٹے کے بعد مجھے سو فیصد یاد آگیا کہ میں نے یہ نماز بے وضو پڑھی، کیونکہ وضو تو بعد از نمازِ عصر ٹوٹ گیا تھا، کیا میری نماز ہوگئی ہے یا نہیں؟

ج…… جب آپ کو سو فیصد یقین ہوگیا کہ نماز بے وضو پڑھی ہے، تو بے وضو تو نماز نہیں ہوتی، اس لئے اس کا لوٹانا فرض ہے۔

معذور کے اَحکام

وضو اور تیمّم نہ کرسکے تو نماز اور تلاوت کیسے کرے؟

س…… میں نے آپ کے کالم میں پڑھا تھا کہ بغیر وضو کے قرآنِ پاک کو چھونا جائز نہیں، لیکن میں تو وضو کر ہی نہیں سکتا، کیونکہ اللہ تعالیٰ نے مجھے معذور کرکے چارپائی پر بٹھادیا ہے، مجھ میں اتنی طاقت نہیں کہ میں چارپائی سے نیچے اُتر سکوں، مجھے ماں ہی نہلاتی ہیں اور وہی پیشاب کرواتی ہیں، مجھے قرآنِ پاک کی تلاوت کا بہت شوق ہے، تو کیا میں بغیر وضو کے قرآن مجید کو چھوسکتا ہوں؟ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے کہ: ''اگر تم نماز کھڑے ہوکر نہیں پڑھ سکتے تو بیٹھ کر پڑھو، اور اگر بیٹھ کر نہیں پڑھ سکتے ہو تو لیٹ کر پڑھو'' مگر میں تو نہ تیمّم کرسکتا ہوں نہ وضو، نماز کس طرح پڑھوں؟ اگر بغیر وضو کے نماز پڑھی جاسکتی ہے تو آپ مجھے بتائیں۔

ج…… کوئی دُوسرا آدمی آپ کو وضو کرادیا کرے، اور قرآنِ پاک کی تلاوت آپ بغیر وضو بھی کرسکتے ہیں، قرآن مجید کے اوراق کسی کپڑے وغیرہ کے ساتھ اُلٹ لیا کریں۔

معذور کی نماز کس طرح ہوتی ہے؟

س…… جناب میں پیشاب کی بیماری میں مبتلا ہوں، پانچوں وقت کی نماز ادا کرتا ہوں، اور قرآن مجید بھی بلاناغہ پڑھتا ہوں، مسئلہ یہ ہے کہ میں جب بھی پیشاب کرکے اُٹھوں یا استنجا کرکے اُٹھوں پیشاب کے قطرے کپڑوں میں گر جاتے ہیں۔ دُوسری بات یہ ہے کہ میں گیس ٹربل کا مریض بھی ہوں اور منٹ منٹ بعد مجھے گیس بھی خارج ہوجاتی ہے، میں نے نماز کی کتابوں میں پڑھا ہے کہ نماز میں ریح کو روکنا نہیں چاہئے اور استنجا کرنے کے بعد بھی پیشاب گر جائے تو نماز کی کیا صورت ہوگی؟ یہ نماز معذور کی نماز ہوگی یا نہیں؟ بعض اوقات شیطان حملہ کرتا ہے کہ ایسی صورت میں نماز نہ پڑھا کروں، مگر میں نماز چھوڑنا نہیں چاہتا، ہر

نماز میں تازہ وضو کرتا ہوں، جمعہ کو دو دفعہ وضو کرتا ہوں، میری اس پریشانی کو دُور کر کے مشکور فرمائیں، مہربانی ہوگی۔

ج…… نماز تو آپ نہ چھوڑیں، آپ کے حالات سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ شرعاً معذور ہیں، ہر نماز کے وقت کے لئے ایک دفعہ وضو کرلینا کافی ہے، نماز کے لئے کپڑا الگ رکھا کریں، اگر وہ نماز کے دوران ناپاک ہوجائے تو بعد میں اتنا حصہ دھولیا کریں۔

اگر پاؤں ٹخنے سے کٹا ہوا ہو تو مصنوعی پاؤں کو دھونا ضروری نہیں

س…… میں ایک پیر سے معذور ہوں، وہ ایک حادثے میں ضائع ہوگیا تھا، میں مصنوعی ٹانگ لگا کر دفتر جاتا ہوں، دفتر میں ظہر کی نماز ادا کرنے کے لئے یہ ممکن نہیں کہ میں پیر کو کھول کر وضو کروں اور کسی جگہ پر بیٹھ کر نماز ادا کرسکوں، ایسی صورت میں تیمّم کر کے کرسی پر بیٹھ کر نماز ادا کرسکتا ہوں؟ اکثر شادی کی تقریبات یا کسی کی موت پر اگر جاؤں تو وہاں بھی یہی مشکل پیش ہوتی ہے کہ نماز کس طرح ادا کروں؟ اس لئے مجھے کوئی ایسا طریقہ بتائیں جس سے نماز ادا کرسکوں۔

ج…… ٹخنے کے اُوپر سے اگر پاؤں کٹا ہوا ہے تو مصنوعی پاؤں کھولنے کی ضرورت نہیں، کیونکہ اس پاؤں کا دھونا ساقط ہوچکا ہے، اگر آپ بیٹھ کر سجدہ کرسکتے ہیں تو کرسی پر بیٹھ کر اشارہ کافی نہیں، اور اگر رُکوع اور سجدہ دونوں اشارے سے ادا کرتے ہیں تو کرسی پر بیٹھ کر اشارہ کرنا بھی صحیح ہے۔

بیماری کی وجہ سے وضو نہ ٹھہرنے پر ادائیگی نماز

س…… آپ نے ایک صاحب کے سوال کے جواب میں بیان کیا تھا کہ حالتِ مجبوری میں نماز قضا نہیں کرنی چاہئے، جبکہ حالتِ مجبوری میں وضو ہی نہیں ہوتا، مہربانی فرما کر اس کے بارے میں تفصیل سے جواب دے کر شکریہ کا موقع دیں۔

ج…… یہ آپ کو کسی نے غلط بتایا، شریعت کا حکم یہ ہے کہ اگر کسی کا وضو بیماری کی وجہ سے نہ ٹھہرتا ہو تو وہ معذور کہلائے گا، اور نماز کے وقت اس کو ایک بار وضو کرلینا کافی ہے۔ اس کے

بعد وقت کے اندر جتنی نمازیں چاہے پڑھتا رہے، اس خاص عذر کی وجہ سے اس کا وضو نہیں ٹوٹے گا، اور جب نماز کا وقت نکل جائے تو اس کا وضو ٹوٹ جائے گا، اب دوبارہ وضو کرلے۔ مثلاً: کسی معذور نے فجر کے وقت وضو کیا تو جب سورج نکل آیا تو اس کا وضو ختم ہوگیا، سورج نکلنے کے بعد جب وضو کرے تو ظہر کی نماز کا وقت ختم ہونے تک اس کا وضو رہے گا، اور جب ظہر کا وقت ختم ہوا تو اس کا وضو بھی جاتا رہا۔ الغرض ہر وقتِ نماز کے لئے ایک بار وضو کرلیا کرے، بس کافی ہے، اس دوران اس خاص عذر کی وجہ سے اس کے وضو میں فرق نہیں آئے گا، ہاں! کسی اور وجہ سے وضو ٹوٹ جائے تو اور بات ہے۔

پیشاب پاخانے کی حاجت کے باوجود نماز ادا کرنا مکروہ ہے

س…… میرا ایک مسئلہ یہ ہے کہ مجھے قبض رہتا ہے، جس کی وجہ سے نماز نہیں پڑھ سکتی، جب میں نماز پڑھنے کھڑی ہوتی ہوں تو حاجت پیش آتی ہے، تو میں دوبارہ وضو کرلیتی ہوں، لیکن کبھی ایسا ہوتا ہے کہ نیت باندھنے کے بعد حاجت ہوتی ہے، پھر بھی میں نماز پوری پڑھ لیتی ہوں۔ میں پوچھنا یہ چاہتی ہوں کہ کیا اس حالت میں مجھے نماز پڑھنی چاہئے یا نہیں؟ اگر نہیں پڑھنی چاہئے تو یہ بتائیں کہ وضو کرنے کے بعد کچھ رکعت پڑھنے کے بعد اگر وضو ٹوٹ جاتا ہے تو کیا دوبارہ وضو کرکے نماز پڑھی جائے یا وہیں سے جہاں سے ٹوٹی تھی؟

ج…… پیشاب پاخانے کا تقاضا ہو تو نماز مکروہِ تحریمی ہے، اگر وضو ٹوٹ جائے تو وضو کرکے دوبارہ نیت باندھنی چاہئے۔

لیکوریا کے مرض والی عورت نماز کس طرح ادا کرے؟

س…… آج کل خواتین میں لیکوریا کی بیماری عام ہے، اور تقریباً سو میں سے اَسّی، پچاسی فیصد خواتین اسی بیماری میں مبتلا ہیں، آپ سے پوچھنا یہ ہے کہ کیا ایسی صورت میں نماز انہی کپڑوں میں پڑھ لینی چاہئے، یا پھر کپڑے بدلنا ہوں گے؟ نجاست اگر کپڑے پر ہو اور اسے دھولیں تب انہی کپڑوں سے نماز پڑھ سکتے ہیں؟ نماز پڑھتے وقت اگر نجاست خارج ہوجائے تو نماز لوٹانا ہوگی؟

ج……اس مرض میں خارج ہونے والا پانی ناپاک ہوتا ہے، جو کپڑا اس سے آلودہ ہوجائے اس میں نماز نہ پڑھی جائے، البتہ کپڑے کے ناپاک حصے کو دھوکر پاک کرلیا جائے تو اس میں نماز دُرست ہے۔

جہاں تک نماز لوٹانے کا تعلق ہے، اس کے لئے معذور کا مسئلہ سمجھ لینا چاہئے۔ جس شخص کا کسی مرض کی وجہ سے وضو نہ ٹھہرتا ہو، وہ معذور کہلاتا ہے۔ ایک شرط معذور بننے کے لئے ہے، اور ایک معذور رہنے کے لئے۔ معذور بننے کے لئے شرط یہ ہے کہ نماز کے پورے وقت میں اس کو اتنی مہلت نہ ملے کہ وہ طہارت کے ساتھ نماز پڑھ سکے، ایسے شخص کا حکم یہ ہے کہ وہ ہر نماز کے وقت ایک بار وضو کرلیا کرے، جب تک وہ وقت باقی ہے، اس خاص عذر کی وجہ سے اس کا وضو ساقط نہیں ہوگا، جب وقت نکل جائے تو دوبارہ وضو کرلے۔ جب کوئی شخص ایک بار معذور بن جائے تو اس کے معذور رہنے کی حد یہ ہے کہ وقت کے اندر اس کو کم از کم ایک بار یہ عذر پیش آئے، اگر پورا وقت گزر گیا اور اس کو یہ عذر پیش نہیں آیا، تو یہ معذور نہیں ہے۔

پس جن خواتین کو ایام سے پاک ہونے کے بعد لیکوریا کی اتنی شدّت ہو کہ وہ پورے وقت کے اندر طہارت کے ساتھ نماز نہیں پڑھ سکتیں، ان پر معذور کا حکم جاری ہوگا، اور ان کو ہر نماز کے وقت ایک بار وضو کرلینا کافی ہوگا، لیکن اگر اتنی شدّت نہ ہو تو وہ معذور نہیں، اگر وضو کے بعد نماز سے پہلے یا نماز کے اندر پانی خارج ہوجائے تو ان کو دوبارہ وضو کرکے نماز پڑھنا ضروری ہوگا۔

قطرہ قطرہ پیشاب آنے پر ادائیگیٔ نماز

س……زید کو تکلیف ہے کہ پیشاب قطرہ قطرہ ہوکر آتا رہتا ہے، کپڑے پاک نہیں رہ سکتے، تو وہ نماز پڑھنے کے لئے کیا کرے؟

ج…… ہر نماز کے وقت کے لئے وضو کرلیا کرے اور نماز کے لئے صاف چادر ساتھ رکھا کرے، نماز سے فارغ ہوکر اس کو اُتار دیا جائے، لیکن اگر کبھی چادر نہ ہو تو پاجامہ کا اتنا حصہ جس کے بارے میں اندیشہ ہو کہ وہ ناپاک ہوگیا ہوگا، وقتاً فوقتاً دھولیا کرے، بہرحال جس

فہرست

طرح بھی بن پڑے وہ نماز ضرور پڑھے۔

ریح کی معذوری کے ساتھ جماعت میں شرکت

س……تخلیق کے اعتبار سے انسانی زندگی میں پاخانہ پیشاب اور ریح وغیرہ کا بننا اور خارج ہونا فطری تقاضا ہے، ان کے اخراج کو روکنا طب کے اعتبار سے انتہائی مضر ہے، حتیٰ کہ اگر ریح کے روکنے سے اس کا رُخ دِل کی طرف ہوجائے تو حرکتِ قلب بند ہوجانے سے موت بھی واقع ہوسکتی ہے۔ علاوہ ازیں اس کے روکنے سے نماز میں خلل بھی پیدا ہوتا ہے، جس کی وجہ سے بھی جب رُجوعِ قلب نہ ہو تو نماز باطل ہوسکتی ہے، لہٰذا جب خدا خود ارشاد فرماتا ہے کہ دین میں جبر نہیں، تو پھر ہم کس طور پر اخراج کو روکنے سے اپنے آپ کو فطری تقاضوں پر ظلم کرکے مہلک امراض میں مبتلا ہونے کی دعوت دیتے ہیں، ان چیزوں کی تکمیل میں بھی تو مشیت کا ہاتھ ہے۔ علاوہ ازیں جس شخص کو ریح کے اخراج کا شدید عارضہ لاحق ہو تو پھر کب تک وضو کرتا رہے گا؟ نماز توڑتا رہے گا؟ چنانچہ اللہ تعالیٰ بحالتِ مجبوری معاف بھی کرسکتا ہے، ہاں! اتنا ضرور ہے کہ ایسے شخص کو احتیاط سے کام لے کر آخری صف میں نماز ادا کرنا انتہائی مستحسن معلوم ہوتا ہے تاکہ دُوسرے نمازیوں کی نماز میں خلل نہ پیدا ہو۔

ج……ایسا شخص جس کا وضو نہ ٹھہرتا ہو، معذور کہلاتا ہے، معذور بننے کے لئے یہ شرط ہے کہ اس پر نماز کا پورا وقت اس حال میں گزر جائے کہ وہ پورے وقت میں فرض رکعتیں بھی بغیر عذر کے نہ پڑھ سکے، اور جب ایک دفعہ معذور بن گیا تو معذور رہنے کے لئے یہ شرط ہے کہ پورے وقت میں اس کو کم سے کم ایک بار یہ عذر ضرور پیش آئے، اگر پورا وقت گزر گیا اور اس کو یہ عذر پیش نہیں آیا (مثلاً: ریح صادر نہیں ہوئی) تو یہ شخص معذور نہیں رہا۔ معذور کا حکم یہ ہے کہ اس کے لئے ہر نماز کے وقت کے لئے ایک بار وضو کرلینا کافی ہے، اس عذر کی وجہ سے اس کا وضو نہیں ٹوٹے گا، اور جب وقت نکل جائے تو اس کا وضو ٹوٹ جائے گا، اب دُوسرے وقت کے لئے دُوسرا وضو کرے۔

فہرست

فہرست

نمازِ وتر

تہجد کے وقت وتر پڑھنا افضل ہے

س……فرض نماز مسجد میں جماعت کے ساتھ پڑھنی چاہئے اور نفل نماز گھر میں، اس بارے میں حدیث بھی ہے۔ مزید معلومات کے لئے آپ سے رُجوع کیا ہے، اگر وتر تہجد کے وقت پڑھیں تو کیسا ہے؟ عشاء کے وقت افضل ہے یا تہجد کے وقت افضل ہے؟

ج……جو شخص جاگنے کا بھروسا رکھتا ہو اس کے لئے تہجد کے وقت وتر پڑھنا افضل ہے، اور جو بھروسا نہ رکھتا ہو اس کے لئے عشاء کے بعد پڑھ لینا بہتر ہے۔

بغیر عذر کے وتر بیٹھ کر ادا کرنا صحیح نہیں

س……اگر کسی وجہ سے نماز بیٹھ کر پڑھے تو کیا عشاء کی نماز میں وتر بھی بیٹھ کر پڑھے یا کھڑے ہو کر؟

ج……بغیر عذر کے فرض اور وتر بیٹھ کر ادا کرنے سے نماز نہیں ہوگی، اور اگر کھڑے ہونے پر قدرت نہ ہو تو مجبوری ہے۔

ایک رکعت وتر پڑھنا صحیح نہیں

س……کیا تین وتر کے بجائے ایک وتر بھی پڑھ سکتے ہیں؟

ج……نہیں! آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے صرف ایک رکعت پر اکتفا کرنا ثابت نہیں، بلکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا معمولِ مبارک تین رکعات وتر کا تھا، جیسا کہ متعدّد احادیث میں آیا ہے، اس لئے امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک تنہا ایک رکعت وتر نہیں، اس مسئلے کی بقدرِ ضرورت تفصیل میری کتاب ''اِختلافِ اُمت اور صراطِ مستقیم حصہ دوم'' میں ملاحظہ فرمالی جائے۔

وتر کی تیسری رکعت میں دُعائے قنوت بھول جانا

س......نمازِ وتر کی تیسری رکعت میں سورۂ فاتحہ اور دُوسری سورۃ پڑھنے کے بعد ''اللہ اکبر'' کہہ کر کانوں کی لو کو ہاتھ لگا کر دوبارہ ہاتھ باندھ کر دُعائے قنوت پڑھنی ہے، اس کے بعد رُکوع میں جانا ہے، اگر کوئی سورۂ فاتحہ اور دُوسری سورۃ پڑھ کر رُکوع میں مکمل جھک گیا ہے اور اسے فوراً ہی یاد آجاتا ہے کہ میں نے دُعائے قنوت پڑھنی تھی، کیا وہ رُکوع سے واپس آسکتا ہے؟ جبکہ اس نے رُکوع کی ایک تسبیح بھی نہیں پڑھی تھی۔ دُوسری صورت میں ایک تسبیح رُکوع میں پڑھ چکا ہے، اس مسئلے کا کیا حل ہے؟ آیا وہ مکمل رُکوع کرنے کے بعد سجدۂ سہو کرے یا رُکوع سے واپس آکر دُعائے قنوت پڑھے اور بعد میں سجدۂ سہو کرے؟

ج......اگر رُکوع میں چلا گیا یا اس کے قریب پہنچ گیا کہ دونوں ہاتھ گھٹنوں کو لگ گئے تو واپس نہ لوٹے، بلکہ آخر میں سجدۂ سہو کرلے، اور اگر اتنا نہیں جھکا کہ گھٹنوں تک ہاتھ پہنچ جائیں تو کھڑا ہوکر قنوت پڑھ لے، اس صورت میں سجدۂ سہو نہیں۔

وتر میں دُعائے قنوت کے بجائے ''قل ھو اللہ'' پڑھنا

س......کیا وتر میں دُعائے قنوت کی جگہ تین دفعہ سورۂ اِخلاص پڑھ سکتے ہیں یا نہیں؟

ج......دُعائے قنوت یاد کرنی چاہئے، جب تک وہ یاد نہ ہو، ''ربنا اٰتنا'' والی دُعا پڑھ لیا کریں، یا کم از کم ''اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِیْ'' تین مرتبہ کہہ لیا کریں، سورۂ اِخلاص دُعائے قنوت کی جگہ نہیں پڑھی جاتی۔

رمضان کے وتروں میں مقتدی کے لئے دُعائے قنوت

س......رمضان شریف میں جب امام کے پیچھے نمازِ وتر پڑھی جاتی ہے تو کیا مقتدی کو بھی دُعائے قنوت پڑھنی چاہئے؟

ج......دُعائے قنوت کا پڑھنا امام اور مقتدی دونوں پر واجب ہے، اس لئے مقتدیوں کو دُعائے قنوت ضرور پڑھنی چاہئے۔

وتر کی تیسری رکعت میں سورۂ اِخلاص پڑھنا ضروری نہیں

س...... نمازِ وتر کی تیسری رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۂ اِخلاص پڑھتے ہیں، پھر تکبیر کے لئے کانوں کی لو کو ہاتھ لگا کر دوبارہ ہاتھ باندھ کر دُعائے قنوت پڑھتے ہیں، کیا یہ لازمی ہے کہ وتروں کی تیسری رکعت میں سورۂ اِخلاص ہی پڑھنی چاہئے؟ یا کوئی اور سورة بھی پڑھ لی جائے تو کوئی گناہ تو نہیں؟

ج...... وتر کی تیسری رکعت میں سورۂ اِخلاص ہی پڑھنا ضروری نہیں، کوئی اور سورة بھی پڑھ سکتے ہیں۔

وتر کی تیسری رکعت میں الحمد دوبارہ نہ پڑھیں

س...... وتر نماز میں تیسری (آخری) رکعت میں دوبارہ تکبیر کے بعد "الحمد شریف" اور کوئی سورة لگا کر "دُعائے قنوت" پڑھنی چاہئے یا صرف دُعائے قنوت پڑھ لینی چاہئے؟

ج...... تیسری رکعت میں پہلے الحمد شریف اور کوئی سورة پڑھی جائے، پھر تکبیر کہہ کر صرف دُعائے قنوت پڑھی جائے، دُعائے قنوت والی تکبیر کے بعد دوبارہ فاتحہ نہیں پڑھی جاتی۔

غیر رمضان میں نمازِ وتر کی جماعت کیوں نہیں ہوتی؟

س...... نمازِ وتر رمضان کے علاوہ باجماعت کیوں نہیں پڑھی جاتی؟

ج...... صحابہ کرامؓ کے وقت سے یوں ہی چلا آتا ہے۔

عشاء کی فرض نماز چھوٹنے پر کیا وتر باجماعت پڑھ سکتے ہیں؟

س...... اگر کوئی شخص عشاء کی فرض نماز کے بعد آتا ہے، یعنی اس کی جماعت نکل گئی تو کیا وہ تراویح کے بعد باجماعت وتر نہیں پڑھ سکتا؟ ذرا تفصیل سے اور حوالے سے بتائیں۔

ج...... علامہ شامیؒ نے قہستانی کے حوالے سے لکھا ہے کہ جس شخص نے فرض جماعت کے ساتھ نہ پڑھے ہوں (بلکہ علیحدہ پڑھے ہوں) وہ وتر کی جماعت میں شریک نہیں ہوسکتا، لیکن یہ قول ضعیف ہے، صحیح یہ ہے کہ شریک ہوسکتا ہے، جیسا کہ علامہ طحطاویؒ نے درمختار کے حاشیہ میں تصریح کی ہے، اور اگر فرض کی جماعت ہی نہیں ہوئی تو وتر کی نماز باجماعت پڑھنا صحیح نہیں۔

کیا وتر کے بعد کوئی بھی نماز نہیں پڑھ سکتے؟

س…… ”اجعلوا الصلٰوۃ العشاء الاٰخرۃ الوتر“ عشاء کی وتروں کے بعد کوئی نماز نہیں پڑھنی چاہئے۔ (بخاری شریف) یہ سوال ایک عالم دین نے کیا ہے کہ وتروں کے بعد کوئی نماز نہیں پڑھنی چاہئے، حالانکہ بڑے بڑے عالم حضرات بھی وتروں کے بعد نماز پڑھتے ہیں، اس کی کیا حقیقت ہے؟

ج…… آپ نے جو لفظ نقل کئے ہیں وہ تو حدیث کی کسی کتاب میں نہیں، صحیح بخاری شریف (ج:۱ ص:۱۳۶) میں یہ ارشاد نقل کیا ہے: ”اجعلوا اٰخر صلٰوتکم باللیل وترًا“ یعنی رات کی نماز (جس سے مراد نمازِ تہجد ہے) کے آخر میں وتر پڑھا کرو۔ یہ حکم اہلِ علم کے نزدیک استحباب کے لئے ہے، اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے وتر کے بعد دو رکعتیں پڑھنا ثابت ہے، مگر عام معمول وتر کے بعد نفل پڑھنے کا نہیں تھا، اس لئے اگر کوئی وتر کے بعد نفل پڑھتا ہے تو اسے منع نہ کیا جائے۔ البتہ عام لوگ یہ نفل بیٹھ کر پڑھتے ہیں، یہ غلط ہے، یہ نفل بھی کھڑے ہوکر پڑھنے چاہئیں۔

اگر وتر اور تہجد کی نماز رہ جائے تو؟

س…… میں روزانہ تہجد کی نماز پڑھتی ہوں، اس لئے عشاء میں وتر چھوڑ دیتی ہوں، اور تہجد کے بعد پڑھتی ہوں، آج رات ہم دیر سے اُٹھے، سحری ختم ہوچکی تھی، اس لئے تہجد کی نماز رہ گئی، اب وتر جو میں نے چھوڑے ہیں اور تہجد کی نماز بھی، کیا اس کی قضا پڑھ سکتی ہوں؟

ج…… اگر دیر سے آنکھ کھلے اور صبحِ صادق ہونے میں کچھ وقت ہو تو وتر تو صبحِ صادق سے پہلے پڑھ لینے ضروری ہیں، اور اگر صبحِ صادق کے بعد آنکھ کھلے تو فجر کی سنتوں سے پہلے وتر پڑھ لینے چاہئیں، نفل کی قضا نہیں ہوتی، لیکن جس شخص کی تہجد رہ گئی ہو وہ اشراق کے وقت تہجد کے نفل پڑھ لے، انشاء اللہ اس کو تہجد کا ثواب مل جائے گا۔

سنت نمازوں کی ادائیگی

سنتِ مؤکدہ اور غیر مؤکدہ

س…… سنتِ مؤکدہ اور غیر مؤکدہ کسے کہتے ہیں؟

ج…… جس چیز کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اکثر پابندی فرمائی ہو، اور جس کے ترک کو لائقِ ملامت قرار دیا گیا ہو، وہ سنتِ مؤکدہ ہے، اور جس چیز کی ترغیب دی گئی ہو، مگر اس کے چھوڑنے پر ملامت نہ کی گئی ہو، وہ سنتِ غیر مؤکدہ ہے، اور اسی کو مستحب اور مندوب بھی کہا جاتا ہے۔

سنن ونوافل کیوں اور کس کے لئے پڑھے جاتے ہیں؟

س…… نماز ہم پر فرض ہے، اس کو ہم پڑھتے ہیں، فرض کے علاوہ سنتیں کیوں ضروری ہیں؟ فرض اللہ کے واسطے اور سنتیں نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے واسطے ہیں، یہ ''واسطے'' پر بھی ذرا روشنی ڈالئے تاکہ مسئلہ معلوم ہو جائے۔

ج…… نماز تو چاہے فرض ہو، چاہے سنت ونفل، سب اللہ تعالیٰ ہی کے لئے ہوتی ہیں، یہ خیال غلط ہے کہ سنتیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے ہیں۔ فرض نماز میں جو کمی (یعنی خشوع وخضوع میں جو کمی) رہ جاتی ہے اس کو پورا کرنے کے لئے سنتیں اور نفل ہیں۔

کیا آج کے مشینی دور میں صرف فرض پڑھ لینا کافی ہے؟

س…… کیا فرض نمازوں میں صرف فرض ادا کرنے سے نماز ہو جاتی ہے، جبکہ سنت، نفل، وتر واجب نہ پڑھے جائیں؟ ہمارے ایک عزیز کا کہنا ہے کہ آج کے مشینی دور میں کس کو اتنی فرصت ہے کہ سنت ونفل بھی پڑھے؟ نیز غیر ممالک جو کہ اسلامی ہیں، مسلمان عورتیں ومرد اسی طریقے سے صرف فرض پڑھ کر نماز ادا کرتے ہیں، اور اگر انہیں منع کیا جائے تو کہتے ہیں

کہ انسان کی نیت دُرست ہونی چاہئے، اور بالکل ہی نماز چھوڑ دینے سے بہتر ہے صرف فرض ہی پڑھ لئے جائیں، کیا نماز پڑھنے کا یہ طریقہ دُرست ہے؟

ج…… فرض تو فرض ہے، اور وتر کی نماز واجب ہے، گویا عملاً وہ بھی فرض ہے، اس کا چھوڑنا گناہ ہے، اور اگر وقت پر نہ پڑھ سکے تو قضا لازم ہے۔ سنتِ مؤکدہ کا چھوڑنا بُرا ہے، اور اس کے چھوڑنے کی عادت بنالینا بھی گناہ ہے، سنتِ غیرمؤکدہ اور نوافل میں اختیار ہے، خواہ پڑھے، یا چھوڑ دے۔

مشینی دور کی مصروفیات کے باوجود خرافات کے لئے، گپ شپ کے لئے، تفریح کے لئے اور نامعلوم کن کن چیزوں کے لئے وقت نکالا جاتا ہے، تو مشینی دور کی عدیم الفرصتی کا نزلہ نماز ہی پر کیوں گرایا جاتا ہے؟ رہا یہ کہ ''آدمی کی نیت دُرست ہونی چاہئے'' بالکل بجا ہے، لیکن اس سے یہ کیسے لازم آیا کہ آدمی کا عمل خراب ہونا چاہئے؟ نیت کے ساتھ عمل کا دُرست ہونا بھی تو ضروری ہے! ورنہ نری نیت سے کیا ہوگا…؟

سنتِ مؤکدہ کا ترک کرنا کیسا ہے؟

س…… سنتِ مؤکدہ کن مجبوریوں کی بنا پر ترک کی جاسکتی ہے؟ کیا انہیں وقت گزرنے کے بعد بھی ادا کیا جاسکتا ہے؟

ج…… سفر، مرض یا وقت کی تنگی کی وجہ سے نہ پڑھ سکے تو دُوسری بات ہے، ورنہ سنتِ مؤکدہ کا ترک کرنا بہت بُرا ہے۔ وقت گزرنے کے بعد سنت کی قضا نہیں ہوسکتی، اور فجر کی سنتیں نصف النہار سے پہلے پہلے پڑھ لینی چاہئیں۔

سنتیں گھر میں پڑھنا افضل ہے یا مسجد میں؟

س…… سنتیں آدمی مسجد میں بھی پڑھ سکتا ہے اور گھر پر بھی، سنا ہے گھر پر پڑھنا افضل ہے؟

ج…… گھر پر سنتیں پڑھنا افضل ہے، مگر اس کے لئے شرط یہ ہے کہ گھر کا ماحول پُرسکون ہو اور اس کو گھر جاتے ہی گھریلو کاموں کی تشویش لاحق نہ ہوجائے، اگر ایسا اندیشہ ہو تو مسجد میں سنتیں پڑھنا افضل ہے۔

کیا سنت و نفل نماز میں وقتِ نماز کی نیت شرط ہے؟

س...... کیا سنت اور نوافل میں بھی وقتِ نماز کی نیت کرنی چاہئے؟

ج...... سنت و نفل کے لئے مطلق نماز کی نیت کافی ہے، اس میں وقت اور رکعات کی نیت کرنے کی ضرورت نہیں۔

سنت، نفل، وتر کی اکٹھی نیت دُرست نہیں

س...... کیا ہم اکٹھی رکعت کی نیت باندھ سکتے ہیں؟ یعنی مثلاً: عشاء کی نماز کے فرض امام کے ساتھ پڑھ کر باقی ۲ سنت، ۲ نفل، ۳ وتر، ۲ نفل کی ایک ہی دفعہ نیت باندھ لی جائے۔

ج...... سنت، نفل، وتر الگ الگ نمازیں ہیں، ان کی اکٹھی نیت باندھنا دُرست نہیں۔

کیا سنت حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے پڑھی جاتی ہے؟

س...... فرض نماز اور سنت کی نیت میں کیا فرق ہے؟ کیونکہ بعض لوگوں کا خیال ہے کہ فرض اللہ تعالیٰ کے لئے اور سنت حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے پڑھی جاتی ہے، کیا یہ دُرست ہے؟

ج...... سنت نماز بھی اللہ تعالیٰ ہی کے لئے پڑھی جاتی ہے، مگر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی میں پڑھی جاتی ہے، اس لئے فرض اور سنت کی نیت میں کوئی فرق نہیں، بس ایک کے لئے فرض کی نیت کی جاتی ہے اور دُوسری کے لئے سنت کی، عبادت دونوں اللہ تعالیٰ کے لئے ہوتی ہے۔

فرض سے پہلے وتر اور سنتیں پڑھنا صحیح نہیں

س...... ہمارے گاؤں میں دو شخص عشاء کی سنتِ مؤکدہ اور وتر فرضوں سے پہلے یعنی جماعت ہونے سے پہلے پڑھ لیتے ہیں، اور جماعت دیر سے ہوتی ہے اس لئے وہ ایسا کرتے ہیں، آیا اس طرح نماز ہوجاتی ہے؟

ج...... یہ تو ظاہر ہے کہ فرض کے بعد کی مؤکدہ سنتیں تو بعد ہی میں ہوسکتی ہیں، کیونکہ وہ فرض کے تابع ہیں، یہی وجہ ہے کہ اگر فرض و سنت پڑھنے کے بعد پتہ چلا کہ فرض نماز نہیں ہوئی تو فرض کے ساتھ بعد کی سنتیں بھی دوبارہ پڑھی جائیں گی، جب تک فرض نماز ہی نہیں پڑھی،

فہرست

بعد کی سنتیں کیسے ادا ہوسکتی ہیں؟ وتر کی نماز اگرچہ مستقل نماز ہے، فرض کے تابع نہیں، لیکن عشاء اور وتر میں ترتیب لازم ہے، اس لئے وتر کا عشاء کے فرض سے پہلے ادا کرنا صحیح نہیں، البتہ اگر فرض سنت اور وتر ادا کرنے کے بعد معلوم ہوا کہ فرض نماز کسی وجہ سے صحیح نہیں ہوئی تھی تو فرض اور سنت کا اعادہ لازم ہے، مگر وتر صحیح ہوگئے۔

کیا فجر کی سنتوں کی بھی قضا ہوتی ہے؟

س…… قضا نماز میں صرف فرض پڑھے جاتے ہیں، مگر بعض لوگ کہتے ہیں کہ فجر کی نماز قضا ہوجائے تو اس کی سنتیں بھی پڑھنی چاہئیں، اگر یہ اس وجہ سے ہے کہ فجر کی سنتیں مؤکدہ ہیں، تو پھر ظہر کی بھی مؤکدہ ہیں، کیا ان کی بھی قضا پڑھنی چاہئے؟

ج…… فجر کی سنتوں کی تاکید بہت زیادہ ہے، اس لئے اگر نمازِ فجر فوت ہوجائے تو سورج طلوع ہونے کے بعد زوال سے پہلے اس کو سنتوں سمیت پڑھنے کا حکم ہے، لیکن اگر زوال سے پہلے نمازِ فجر قضا نہیں کی تو بعد میں صرف فرض پڑھے جائیں، وقت نکل جانے کے بعد فجر کی سنتوں کے علاوہ باقی کسی سنت کی قضا نہیں۔

قضا سنت کی نیت کس طرح کریں؟

س…… محترم! آپ نے فرمایا ہے کہ فجر کی نماز اگر قضا ہوجائے تو دوپہر سے پہلے سنتوں کے ساتھ قضا کرنی چاہئے۔ تو محترم! سوال یہ ہے کہ قضا سنتوں کی نیت کس طرح ہوگی؟

ج…… بس سنتِ فجر کی نیت کرلینا کافی ہے۔

فجر کی سنتیں رہ جائیں تو بعد طلوع پڑھیں

س…… اخبار جنگ میں ''آپ کے مسائل اور ان کا حل'' کے زیرِ عنوان آپ نے تحریر فرمایا تھا کہ: ''صبحِ صادق کے بعد سنتِ فجر کے علاوہ نوافل مکروہ ہیں، سنتوں سے پہلے بھی اور بعد بھی۔'' اس سلسلے میں وضاحت طلب بات یہ ہے کہ اگر کسی کی سنتیں رہ جائیں اور وہ سنتیں پڑھے بغیر فجر کی جماعت میں شریک ہوجائے تو یہ بتایا گیا ہے کہ اب سورج طلوع ہونے کے بعد سنتیں پڑھے، تو جب صرف نوافل مکروہ ہیں تو سنتوں پر یہ پابندی کیوں ہے؟ سنتیں

تو نوافل کی تعریف میں نہیں آتیں۔

ج...... اس مسئلے میں سنتوں اور نفلوں کا ایک ہی حکم ہے، فرض کے بعد طلوع سے پہلے فجر کی سنتیں پڑھنا بھی دُرست نہیں۔

نمازِ فجر کے بعد فجر کی سنتیں ادا کرنا

س...... نمازِ فجر کی دو رکعت سنت کے بارے میں سنا ہے کہ یہ فرض نماز سے قبل لازماً ادا کرنی چاہئے، لیکن ہمارے محلے کی مسجد میں یہ اکثر دیکھا جاتا ہے کہ نمازی حضرات مذکورہ سنتوں کو چھوڑ کر فرض نماز باجماعت پڑھ لیتے ہیں، اور نماز فرض مکمل ہونے پر اکیلے کھڑے ہو کر دو رکعت سنت ادا کر لیتے ہیں۔

ج...... فقہِ حنفی کا مسئلہ یہ ہے کہ اگر جماعت کی دُوسری رکعت (بلکہ تشہد بھی) مل جانے کی توقع ہو تو کسی الگ جگہ پر فجر کی سنتیں پہلے ادا کرے، تب جماعت میں شریک ہو، ورنہ جماعت میں شریک ہوجائے اور سنتیں سورج نکلنے کے بعد اشراق کے وقت پڑھے، فجر کی نماز کے بعد سورج نکلنے تک نفل نماز ممنوع ہے، البتہ قضا نمازیں، سجدۂ تلاوت اور نمازِ جنازہ جائز ہے۔

فجر کی سنتوں کی تقدیم و تأخیر پر علمی بحث

س...... دو سنت فجر، فرض نماز کھڑی ہونے کے بعد پڑھنا کیسا ہے؟ اس سلسلے میں ایک دفعہ آپ کو تحریر کیا تھا جس میں حضرت نے کہا تھا کہ حدیثِ تقریری پر حدیثِ قولی مقدم ہوتی ہے، اور صحابہؓ کے آثار بھی موجود ہیں کہ قیامِ فرض کے بعد جماعت میں شامل ہونے سے قبل دو سنت پڑھنا بہتر ہے، ورنہ طلوعِ شمس کے بعد پڑھے۔

۱:...... قولی حدیث کہ سنتِ فجر بعد طلوعِ شمس پڑھو۔ (ترمذی جلد:۱)

۲:...... قولی حدیث کہ سنتِ فجر بعد جماعت پڑھو، اگر جماعت کھڑی ہوجائے۔ (صحاحِ ستہ کی کسی کتاب میں ہے)

۳:...... فرض نماز کھڑی ہونے کے بعد کوئی نماز نہیں۔

۴:...... سنت کو جماعت کے درمیان پڑھنا مکروہ ہے۔ (درمختار جلد:۱)

۵:.......صبح کے فرض کے بعد سنت پڑھ سکتا ہے۔(ہدایہ جلد:۱،شرح وقایہ)

۶:.......جس نے فجر تنہا شروع کی اور پھر تکبیر کہی گئی، تو نماز توڑ ڈالے اگرچہ ایک رکعت پڑھ چکا ہو۔(شرح وقایہ، ہدایہ)

(جب فرض نہیں پڑھ سکتا تو سنت کیوں پڑھے)

اب صرف یہ پوچھنا ہے کہ قولی حدیث دونوں طرف ہے، تقریری حدیث کا قاعدہ ساقط ہوگیا۔

ہماری فقہ بھی اس بات کی اجازت دے رہی ہے کہ صبح کی نماز کے بعد دو سنت پڑھ سکتا ہے اگر بوقتِ ضرورت ہم بھی ایسا ہی کرلیں تو کیا حرج ہے؟ اگر وقت ہو تو بعد طلوعِ شمس ادا کرلیں۔

ج...... ہمارے ائمہ کے نزدیک بالاتفاق فجر کی قضا شدہ سنتوں کو فرض کے بعد طلوعِ آفتاب سے پہلے پڑھنے کی اجازت نہیں، آپ نے نمبر:۵ پر ہدایہ اور شرح وقایہ کے حوالے سے جو لکھا ہے کہ: ''صبح کے فرض کے بعد سنت پڑھ سکتا ہے'' یہ صحیح نہیں، میں نے ہدایہ، شرح وقایہ دونوں کو دیکھا، دونوں میں ممانعت لکھی ہے، ہدایہ کی عبارت یہ ہے:

''واذا فاتته ركعتا الفجر لا يقضيهما قبل طلوع الشمس لأنه يبقىٰ نفلًا ملطقًا وهو مكروه بعد الصبح.''(ہدایہ ج:۱ ص:۱۵۹،باب ادراک الفریضۃ، مکتبہ رحمانیہ لاہور)

۱:......قولی حدیث طلوعِ شمس کے بعد پڑھنے کی ترمذی (ج:۱ ص:۵۷،باب ما جاء فی اعادتهما بعد طلوع الشمس) کی ہے۔

یہ روایت مستدرک حاکم (ج:۱ ص:۲۷۴) میں بھی ہے، امام حاکمؒ اور علامہ ذہبیؒ نے اس کو ''صحیح'' کہا ہے۔

۲:......قولی حدیث ''سنتِ فجر بعد نماز پڑھو'' مجھے کسی کتاب میں نہیں ملی، البتہ ایک واقعہ ابوداؤد اور ترمذی میں ہے کہ: ''ایک شخص نے فجر کی نماز کے بعد سنتیں پڑھیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ: صبح کی چار رکعتیں ہیں؟ اس نے کہا: یا رسول اللہ! میں

فہرست

نے فجر کی سنتیں نہیں پڑھی تھیں۔ فرمایا: فلا اذن! (پھر نہیں)۔'' یہ روایت اوّل تو کمزور ہے، علاوہ ازیں ہمارے نزدیک اس کا یہ مطلب ہے کہ: ''تب بھی جائز نہیں!''

۳:...... یہ حدیث صحیح ہے کہ: ''جب فرض نماز کی اقامت ہوجائے تو فرض کے سوا کوئی اور نماز نہیں'' اسی لئے ہمارے ائمہ احناف فرماتے ہیں کہ مسجد میں نہ پڑھی جائیں، بلکہ خارجِ مسجد یا کسی اوٹ میں پڑھی جائیں۔ جیسا کہ آپ نے نمبر:۴ میں درمختار سے نقل کی ہے، عین صف میں پڑھنا مکروہ ہے۔

۵:...... جماعت کی نماز کھڑی ہوجائے تو فرض نماز توڑ کر جماعت میں شامل ہونے کا حکم ہے، کیونکہ تنہا نماز کے بجائے جماعت کے ساتھ پڑھے گا۔ لیکن سنت چھوڑ کر جماعت میں شریک ہوگا تو سنتیں قضا ہوجائیں گی، جبکہ ان کے پڑھنے کی تاکید ہے۔ بہرحال فجر کے بعد سنتیں پڑھنے کی اجازت نہیں، متواتر احادیث میں فجر اور عصر کے بعد نماز کی ممانعت آئی ہے۔

سنتیں پڑھنے کے دوران اذان یا اقامت کا ہوجانا

س...... اذان یا اقامت ہو تو سنتوں کی نماز ختم کردینی چاہئے یا نہیں؟

ج...... اذان پر سنتوں کی نماز ختم کرنے کی ضرورت نہیں، البتہ اقامت کے بارے میں سوال ہوسکتا ہے، اس کی تفصیل یہ ہے کہ اگر غیرموٴکدہ سنتوں یا نفلوں کی نیت باندھ رکھی ہو تو دو رکعت پوری کرکے سلام پھیردے، اور اگر ظہر یا جمعہ سے پہلے کی چار سنتیں پڑھ رہا تھا کہ ظہر کی نماز کھڑی ہوگئی یا جمعہ کا خطبہ شروع ہوگیا تو ان کو پورا کرے، اور بعض حضرات فرماتے ہیں کہ پہلے دوگانے میں ہو تو دو رکعت پوری کرکے سلام پھیردے، اور بعد میں چار رکعتوں کی قضا کرے، اور اگر دُوسرے دوگانے میں ہو تو چار رکعتوں کو پورا کرلے، درمیان میں نہ توڑے۔

فہرست

ظہر اور عشاء کی سنتیں اگر رہ جائیں تو کب پڑھی جائیں؟

س...... اگر ایک شخص نمازِ ظہر کی پہلی چار سنتیں ادا نہیں کرسکتا اور جماعت کھڑی ہوچکی ہے اور وہ جماعت کی نماز امام صاحب کے ساتھ پڑھ لیتا ہے تو بعد میں اس شخص کے لئے کیا حکم

ہے کہ وہ پہلی چار سنتیں کس طرح ادا کرے؟ جبکہ ظہر کی پہلی چار سنتیں مؤکدہ ہیں اور عشاء کی پہلی چار سنتیں غیر مؤکدہ ہیں۔

ج...... ان کو فرضوں کے بعد پڑھے، پہلے دو رکعتیں بعد والی پڑھ لے، پھر چار رکعتیں پہلے والی پڑھے، اگر پہلے چار، پھر دو پڑھ لے تب بھی صحیح ہے۔

فرض سے پہلے والی چار رکعت سنتوں میں سے صرف دو رکعت پڑھ سکا تو کیا کرے؟

س...... فرضوں سے قبل ادا کی جانے والی سنتیں اگر چار رکعتیں ہوں اور وقت دو رکعتوں کا ہو، یعنی جماعت کھڑی ہونے میں صرف دو منٹ باقی ہوں، تو کوئی آدمی لاعلمی کی وجہ سے سنتیں پڑھنا شروع کردیتا ہے تو دو رکعتیں پڑھ کر سلام پھیر دیتا ہے، کیونکہ جماعت کھڑی ہوگئی ہے، تو کیا فرضوں کے بعد اس کو پھر سے چار سنتیں ادا کرنا پڑیں گی یا دو جو پہلے ادا کی جاچکی ہیں وہ پہلے والی اور دو سنتیں اور پڑھ لینی چاہئیں؟

ج...... ظہر سے پہلے کی چار سنتیں مؤکدہ ہیں، اگر وقت کم ہو تو ان کو جماعت سے پہلے شروع ہی نہ کیا جائے اور اگر غلطی سے شروع کرلی تھیں تو ان کو پورا کرکے سلام پھیرے، اور اگر دو رکعت پر سلام پھیر دیا تو فرض نماز کے بعد چار رکعت پڑھے، اور عصر اور عشاء سے پہلے کی چار سنتیں غیر مؤکدہ ہیں، اگر ان کے دوران جماعت کھڑی ہوجائے تو دو رکعت پر سلام پھیر دے، باقی دو رکعتیں بعد میں پڑھنے کی بھی ضرورت نہیں۔

سنتِ مؤکدہ کی آخری دو رکعتوں میں الحمد کے ساتھ سورۃ پڑھنی ضروری ہے

س...... کیا سنتِ مؤکدہ کی آخری دو رکعتوں میں الحمد شریف اور سورۃ پڑھنا لازمی ہے، یا صرف سورۃ بھی پڑھ سکتے ہیں؟

ج...... سنتِ مؤکدہ، غیر مؤکدہ، نفل اور وتر کی تمام رکعتوں میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۃ ملانا واجب ہے، ورنہ نماز نہیں ہوگی، اور اگر سورۂ فاتحہ بھول گیا یا سورۃ ملانا بھول گیا سجدۂ سہو واجب ہوگا، صرف فرض نماز ایسی ہے کہ اس کی پہلی دو رکعتوں میں قرأت فرض ہے، پچھلی دو

رکعتوں میں قرأت فرض نہیں، بلکہ سورۂ فاتحہ بطور استحباب پڑھی جاتی ہے۔

سنتوں کے لئے جگہ بدلنا

س...... باجماعت نماز پڑھنے کے بعد اکثر لوگوں کو اپنی جگہ بدلتے دیکھا ہے، کیا ایسا کرنا دُرست ہے؟ اگر دُرست ہے تو کس سمت کو جگہ بدلنی چاہئے؟ (نیز ایسا کرنا سنت ہے یا بدعت؟)۔ امام بھی ایسا ہی کرتا ہے کہ باجماعت نماز پڑھانے کے بعد محراب چھوڑ کر پیچھے چلا آتا ہے، اور اپنی جگہ کسی اور کو بھیج دیتا ہے، کیا یہ بھی کوئی سنت ہے؟

ج......فرض نماز سے فارغ ہوکر امام اور مقتدی دونوں کے لئے جگہ بدل لینا مستحب ہے۔ سنن ابوداؤد (ج:۱ ص:۱۴۴) میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد مروی ہے:

”ایعجز احدکم ان یتقدم او یتأخر عن یمینه او عن شماله یعنی فی السبحة.“

ترجمہ:...... ”کیا تم میں سے ایک آدمی اس بات سے قاصر ہے کہ فرض نماز کے بعد جب سنت شروع کرے تو ذرا آگے پیچھے یا دائیں بائیں ہولیا کرے۔“

چار رکعتوں والی غیرمؤکدہ سنتوں اور نفلوں کا افضل طریقہ

س...... ہماری مسجد میں سنت نماز (غیرمؤکدہ) عصر اور عشاء کی نماز سے پہلے مختلف طریقوں سے ادا کی جاتی ہے، میں اور بعض دُوسرے لوگ تو ظہر کی نماز کی سنتوں کی طرح ادا کرتے ہیں، مگر بعض لوگ دو رکعات پڑھ کر بیٹھنے کے بعد التحیات کے بعد دُرود اور دُعا بھی پڑھتے ہیں، پھر تیسری رکعت میں ”سبحانک اللّٰھم“ سے پڑھنا شروع کرتے ہیں اور باقی نماز عام نمازوں کی طرح۔ آپ میری رہنمائی فرمائیں اور بتائیں کہ کون سا طریقہ زیادہ موزوں ہے؟

س۲...... کیا عصر اور عشاء کی چار سنتیں (غیرمؤکدہ) دو دو سنتیں کرکے الگ الگ پڑھی جاسکتی ہیں؟

ج……غیر مؤکدہ سنتوں اور نفلوں کی دو رکعت پر التحیات کے بعد دُرود شریف اور دُعا پڑھنا، اور تیسری رکعت میں "سبحانک اللّٰھم" سے شروع کرنا افضل ہے، اگر صرف التحیات پڑھ کر اُٹھ جائے اور تیسری رکعت الحمد شریف سے شروع کردے تب بھی کوئی حرج نہیں۔

ج۲……پڑھ سکتے ہیں۔

نمازِ جمعہ کی سنتوں کی نیت کس طرح کی جائے؟

س……نمازِ جمعہ میں چار سنتیں فرضوں سے قبل اور چار سنتیں اور دو سنتیں فرضوں کے بعد جو ہیں، ان سنتوں کی نیت بالترتیب تحریر کریں۔ اور فرضوں کی نیت بھی بتائیں اور یہ بتائیں کہ جمعہ کے دو فرضوں سے قبل چار سنتیں پڑھنے کا وقت نہ ملے اور خطبہ شروع ہوچکا ہو تو ان کو کس وقت پڑھنا چاہئے؟ اس وقت ان سنتوں کی نیت میں کیا کہنا چاہئے؟

ج……سنت کے لئے مطلق نماز کی نیت کافی ہے، وقت اور رکعات کے تعین کی ضرورت نہیں، لیکن اگر کوئی کرنا چاہے تو پہلی سنت میں "سنت قبل از جمعہ" کی اور بعد والی سنتوں میں "بعد از جمعہ" کی نیت کرلی جائے، جمعہ سے پہلے کی سنتیں رہ جائیں تو ان کو بعد کی سنتوں کے بعد ادا کرلے، اور ان میں قبل از جمعہ کی نیت کرے۔

نمازِ جمعہ کی کتنی سنتیں مؤکدہ ہیں؟

س……نمازِ جمعہ میں دو رکعت فرض سے پہلے اور بعد میں پڑھی جانے والی سنتوں کے بارے میں ارشاد فرمائیں، کیا پہلے کی چار سنت اور بعد میں پڑھی جانے والی چھ (چار اور دو) سنتیں مؤکدہ ہیں؟ اگر کوئی نہ پڑھے تو گناہگار ہوگا؟ ہمارے ایک بزرگ فرماتے ہیں فرض کے بعد کی چار سنتیں پڑھنا ضروری نہیں۔

ج……جمعہ کے بعد کی سنتوں میں اختلاف ہے، فتویٰ اس پر ہے کہ جمعہ کے بعد چھ سنتیں ہیں، پہلے چار سنتیں مؤکدہ اور پھر دو غیر مؤکدہ، اگر کوئی شخص ترتیب بدل لے کہ پہلے دو پڑھے پھر چار پڑھے تب بھی کوئی حرج نہیں۔

عشاء کی چار سنتیں مؤکدہ ہیں یا غیرمؤکدہ؟

س...... نماز عشاء کی پہلی چار سنتیں مؤکدہ ہیں یا غیرمؤکدہ؟ اور ان کا پڑھنا لازم ہے یا نہیں؟ رہنمائی فرمائیں۔

ج...... عصر اور عشاء کی پہلی چار سنتیں غیرمؤکدہ ہیں، ان کا پڑھنا فضیلت کی چیز ہے، مگر ضروری نہیں۔

عشاء کی بعد کی دو سنتیں پہلے پڑھنا صحیح نہیں

س...... ہمارے علاقے کی مسجد میں کچھ اصحاب ایسے نماز پڑھنے آتے ہیں، جو کہ عشاء کی نماز کی شروع کی چار سنت کے بجائے دو پڑھتے ہیں، ایک صاحب نے سوال کیا تو انہوں نے جواب دیا کہ ہم یہ بعد کی دو سنت پہلے ادا کرلیتے ہیں، تو کیا بعد کی دو سنتیں پہلے پڑھی جاسکتی ہیں؟

ج...... فرض کے بعد کی سنتیں فرض کے تابع ہیں، فرض ادا کرنے سے پہلے ان کو ادا کرنا صحیح نہیں، بلکہ اگر فرض اور سنتیں پڑھنے کے بعد معلوم ہوا کہ فرض نماز کسی وجہ سے صحیح نہیں ہوئی اور سنتیں صحیح پڑھ لی تھیں، تو فرض کو لوٹانے کے بعد سنتوں کو لوٹانا بھی ضروری ہے، پہلے کی پڑھی ہوئی سنتیں کافی نہیں۔

فہرست

قضا نمازیں

نماز قضا کرنے کا ثبوت

س……ارکانِ اسلام، نماز، روزہ، حج اور زکوٰۃ کی ادائیگی ہر مسلمان مرد اور عورت پر قرآن و سنت کی رُو سے فرض ہے۔ قضا روزے کے متعلق قرآنِ حکیم میں واضح حکم ہے کہ اگر کوئی مسلمان رمضان کے مہینے میں سفر میں یا بیمار ہونے کی وجہ سے روزہ نہ رکھ سکے تو بعد میں جب عذر باقی نہ رہے تو روزے رکھ کر پورے کرے۔ آپ سے دریافت کرنا ہے کہ کیا قرآنِ کریم میں نماز کی قضا اور ادائیگی کے بارے میں ایسے ہی واضح اَحکام موجود ہیں؟ براہِ مہربانی آیات کے حوالے سے نشاندہی فرمائیں۔

ج……نماز کی قضا کے بارے میں قرآنِ کریم میں صراحت نہیں، حدیث شریف میں ہے کہ جو شخص نماز سے سو یا رہ جائے یا بھول جائے تو جب یاد آئے پڑھ لے۔ قصداً نماز ترک کرنے کی اسلام میں گنجائش ہی نہیں، اس لئے جس نے قصداً نماز چھوڑ دی ہو اس کی قضا کا بھی قرآنِ کریم اور حدیث شریف میں صریح حکم نہیں، البتہ فقہائے اُمت نے قضا کے اَحکامات بیان فرمائے ہیں، اور بعض اس کے بھی قائل ہیں کہ چونکہ جان بوجھ کر نماز چھوڑنے والا مسلمان ہی نہیں رہتا، اس لئے اس کے ذمہ نمازوں کی قضا نہیں، ان کے قول کے مطابق وہ اپنے ایمان اور نکاح کی تجدید کرے۔

کیا قضا نماز پڑھنا گناہ ہے؟

س……میری لڑکی نے محض اس وجہ سے کہ کسی نے اس سے کہا کہ روزانہ قضا نماز پڑھنے سے تو گناہ ہوتا ہے، نماز پڑھنی چھوڑ دی، اب آپ بتائیے کہ کیا کریں؟

ج...... آپ کی لڑکی کو کسی نے غلط بتایا، نماز کو قضا کر دینا گناہ ہے، پڑھنا گناہ نہیں، بلکہ فرض ہے، عجیب بات ہے کہ اس نے گناہ کو تو چھوڑا نہیں اور فرض کو چھوڑ کر گناہ پر گناہ کا اضافہ کرلیا۔ توبہ استغفراللہ! اب اس کو چاہئے کہ نماز چھوڑنے کے گناہ سے توبہ کرے اور جتنے دن کی نمازیں اس نے چھوڑی ہیں ان کو قضا کرلے۔

قضا نماز کی نیت اور طریقہ

س...... قضا نماز کی نیت کا کیا طریقہ ہے؟ نیز یہ کہ اگر دو تین وقت کی نماز رہ گئی ہو اور اسے ایک یا ڈیڑھ ماہ گزر گیا ہو تو اس کی نماز کی نیت کس طرح کی جائے گی؟

ج...... ہر نماز قضا کرتے وقت یہ نیت کرلے کہ اس وقت کی (مثلاً: ظہر کی) جتنی نمازیں میرے ذمہ ہیں ان میں سے پہلی کو قضا کرتا ہوں، اور قضا نماز کو پڑھنے کا وہی طریقہ ہے جو ادا نماز کا ہے، صرف نیت میں قضا نماز کا ذکر کرنا ہوگا۔

جان بوجھ کر نماز قضا کرنا گناہِ کبیرہ ہے

س...... میں ایک ٹیچر ہوں اور میں جس اسکول میں پڑھاتی ہوں وہاں وضو اور نماز کی جگہ کا انتظام نہیں، اس لئے ظہر کی نماز چلی جاتی ہے، کیا میں ظہر کی نماز عصر کی نماز کے ساتھ پڑھ سکتی ہوں؟ اور قضا صرف فرضوں کی ہوگی یا سنتوں کی بھی؟ قضا کی نیت کس طرح کی جاتی ہے؟

ج...... جب آپ اسکول میں اُستانی ہیں تو وضو اور نماز کا انتظام ذرا سے اہتمام سے کیا جاسکتا ہے، آپ آسانی سے وہاں لوٹا اور مصلیٰ رکھوا سکتی ہیں، محض اس عذر کی وجہ سے ظہر کی نماز قضا کردینے کا معمول بنالینا گناہِ کبیرہ ہے۔ بہرحال اگر ظہر کی نماز قضا ہوجائے تو اس کو نمازِ عصر سے پہلے پڑھ لینا چاہئے، قضا صرف فرض رکعتوں کی ہوتی ہے، سنتوں کی نہیں۔ قضا نماز کی نیت بھی عام نمازوں کی طرح کی جاتی ہے، مثلاً: یہ نیت کرلیا کریں کہ آج کی ظہر کی قضا ادا کرتی ہوں۔

قضا نمازوں کا حساب بلوغت سے ہے اور نماز میں سستی کی مناسب سزا

س...... نماز کب فرض ہوتی ہے؟ یعنی میں ایک بیس سال کی لڑکی ہوں اور اپنی زندگی کی تمام

قضا نمازیں ادا کرنا چاہتی ہوں، مگر میری سمجھ میں یہ نہیں آرہا کہ میں کتنے عرصے کی نمازیں ادا کروں؟ یعنی جیسا کہ فرمایا گیا ہے کہ سات سال سے اپنے بچوں کو نماز کا حکم کرو اور دس سال کی عمر میں مار کر پڑھاؤ، تو کیا دس سال کی عمر میں نماز فرض ہوگئی؟ یا پھر میں جب سے جوان ہوئی تو نماز روزے اور پردے کے اَحکامات مجھ پر عائد ہوئے تب سے نماز فرض ہوئی؟ اس طرح سے مجھ پر پانچ سال کی نمازیں قضا ہیں، اور پہلے فرمان کی تعمیل کے آئینے میں دیکھا جائے تو دس سال کی۔ اگر آپ وضاحت فرمادیں تو بہت شکرگزار ہوں گی۔

دُوسری بات یہ کہ ان قضا نمازوں کو کیسے ادا کیا جائے؟ دراصل مولانا صاحب! جس زمانے میں نماز کی پابندی نہیں کرتی تھی اس زمانے میں بھی رمضان المبارک اور امتحانوں کے دنوں میں نماز ادا کرتی رہی ہوں، اور اب صحیح یاد نہیں کہ کتنی نمازیں ادا ہیں اور کتنی قضا؟ اس لئے تعدادِ نماز کے بارے میں کیا طریقہ ہوگا؟ کچھ لوگ کہتے ہیں کہ ہر نماز کے بعد دو نفل پڑھ لئے جائیں تو قضا نماز کا قرض اُتر جاتا ہے۔ کچھ لوگ کہتے ہیں کہ رمضان المبارک میں قضا نمازوں کے فرض ادا کئے جائیں، کیونکہ رمضان المبارک میں تو ایک نماز ستر نمازوں کے برابر ہوتی ہے، اس طرح سے تمہاری قضا نمازیں ادا ہوجائیں گی۔ کیا یہ صحیح طریقہ ہے؟ براہِ کرم میرے سوالوں کے جواب دے کر مجھے کشمکش کی حالت سے نکالیں، میں زندگی بھر آپ کی ممنون رہوں گی، میں پابندی سے نماز ادا کرنے کی کوشش کر رہی ہوں، کیا آپ بتائیں گے کہ میں نماز کا شوق اپنے اندر پیدا کرنے کے لئے کیا کروں؟ نماز قضا ہونے کی صورت میں، میں نے اپنے آپ کو سزا دینے کا فیصلہ کیا ہے، یعنی فاقہ کرنے کی سزا یا پھر اپنے جسم کے کسی حصے کو زخمی کرنے کی سزا، کیا یہ دُرست ہے؟ اُمید ہے کہ آپ مجھے مطمئن کرنے کی کوشش فرمائیں گے اور دُعا فرمائیں گے کہ خدا آپ کی اس بدنصیب اور نالائق بیٹی کو نماز کی لگن دے، آمین!

ج…… اگرچہ بچوں کو نماز پڑھانے کا حکم ہے، مگر نماز فرض اس وقت ہوتی ہے جب آدمی جوان (بالغ) ہوجائے، آپ اندازہ کرلیں کہ اس وقت سے کتنی نمازیں آپ کے ذمہ ہوں گی؟ پھر جتنے سال کا اندازہ ہو، اتنے سال ہر نماز کے ساتھ ایک نماز قضا بھی پڑھ لیا کریں،

اور اگر زیادہ پڑھ لیں تو اور بھی اچھا ہے۔ باقی یہ غلط ہے کہ نفل پڑھنے سے قضا نماز کا فرض اُتر جاتا ہے، یا یہ کہ رمضان المبارک میں قضا پڑھنے سے ستر قضا نمازیں اُتر جاتی ہیں۔ نماز کی پابندی کے لئے کوئی مناسب سزا مقرّر کی جاسکتی ہے، جس سے نفس کو تنبیہ ہو، مثلاً: ایک وقت کا فاقہ یا کچھ صدقہ یا ایک نماز قضا ہونے پر دس نفل پڑھنا، مگر جسم کو زخمی کرنے کی سزا نامناسب ہے۔

کب تک قضا نمازیں پڑھی جائیں؟

س……میری عمر تقریباً ۶۰ برس ہے، اور پیشے کے اعتبار سے ڈاکٹر ہوں، میرا مسئلہ یہ ہے کہ میں پچھلے کئی برسوں سے نماز قضا ادا کرتا چلا آرہا ہوں، اور یہ قضا میں ان ایام کی ادا کر رہا ہوں جبکہ میں سن بلوغت (۱۲ سال کی عمر) پر پہنچنے کے بعد یعنی اوائل عمر (اسکول اور کالج) کے دوران قضا کرتا رہا ہوں، اور یہ عرصہ میری اپنی یاد میں تقریباً ۲۰ تا ۲۵ سال کا ہے، آپ مشورہ دیجئے کہ اس قضا کو کب تک جاری رکھوں؟ کیا قضا دو فرض ادا کروں یا سنت اور دو فرض؟

ج……جتنے سال کی نمازیں اندازاً آپ کے ذمہ ہیں، جب پوری ہوجائیں تو قضا کرنے کا سلسلہ بند کردیجئے، قضا صرف فرض و وتر کی ہوتی ہے، سنت کی نہیں۔ اور قضا صرف دو فرض کی نہیں ہوتی بلکہ جو نماز قضا ہوئی ہے اس کی جتنی رکعتیں ہوں ان کو قضا کیا جاتا ہے، یعنی فجر کی دو رکعتیں، ظہر، عصر اور عشاء کی چار چار رکعتیں، اور مغرب کی تین رکعتیں، عشاء کی چار رکعت فرض کے ساتھ تین رکعت وتر کی بھی قضا کی جائے۔

عمر کے نامعلوم حصے میں نمازیں قضا ہونے کا شبہ ہو تو کیا کرے؟

س……جس شخص کو علم نہیں کہ میں نے عمر کے کس حصے میں نماز باقاعدہ پڑھنی شروع کی تھی، عمر کا اندازہ نہیں تھا، ویسے اپنی یادداشت میں اس نے کوئی نماز نہیں چھوڑی، اگر کوئی نماز قضا ہوگئی تو دُوسری نماز کے ساتھ ادا کرلیا، اب اسے تشویش ہے کہ شاید میری کچھ نمازیں بلوغت کے بعد رہ گئی ہیں یا نہیں؟ تو اب اس کو اپنی تسلی کے لئے کیا طریقہ اختیار کرنا چاہئے؟

ج……احتیاطاً کچھ عرصہ نمازیں قضا پڑھتا رہے، یہاں تک کہ اسے اطمینان ہوجائے کہ

اب کوئی نماز اس کے ذمہ نہیں ہوگی، لیکن اس کو چاہئے کہ ہر رکعت میں فاتحہ کے بعد سورۃ ملائے، اور یہ بھی ضروری ہے کہ ان نمازوں کو فجر و عصر کے بعد نہ پڑھے، نیز مغرب اور وتر کی نماز کی تیسری رکعت پر قعدہ کر کے ایک رکعت اور ملا لیا کرے۔

قضا نمازیں پہلے پڑھیں یا وقتی نمازیں؟

س...... قضا نمازیں پہلے پڑھی جائیں یا پوری نماز ادا کرنے کے بعد؟

ج...... قضا نمازوں کے بارے میں چند مسائل ہیں:

اوّل:...... قضا نماز کا کوئی وقت نہیں ہوتا، جب بھی موقع ملے پڑھ لے، بشرطیکہ وقتِ مکروہ نہ ہو۔

دوم:...... جس شخص کے ذمہ چھ یا اس سے زیادہ قضا شدہ نمازیں ہوں، اس کے لئے قضا نماز اور وقتی نماز کے درمیان ترتیب کا لحاظ ضروری نہیں، خواہ قضا پہلے پڑھے، خواہ وقتی نماز، دونوں طرح جائز ہے۔

سوم:...... جس شخص کے ذمہ چھ سے کم نمازیں قضا ہوں وہ ''صاحبِ ترتیب'' کہلاتا ہے، اس کو پہلے قضا شدہ نمازیں پڑھنا لازم ہے، تب وقتی نماز پڑھے۔ البتہ اگر بھول کر کسی طرح وقتی نماز پڑھ لی تو کوئی حرج نہیں، قضا اب پڑھ لے، اور اگر قضا تو یاد تھی مگر وقتی نماز کا وقت بھی تنگ ہو گیا تھا کہ اگر قضا پہلے پڑھے تو وقتی نماز بھی قضا ہو جائے گی، تو اس صورت میں وقتی نماز پہلے پڑھ لینا ضروری ہے، قضا بعد میں پڑھ لے۔

گزشتہ قضا نمازیں پہلے پڑھیں یا حالیہ قضا نمازیں؟

س...... بہت سالوں کی نمازیں قضا ہوں تو کیا ان کو ادا کرنے سے پہلے ہم ایک دو وقت کی حالیہ نماز قضا ادا نہیں کر سکتے؟ میرا مطلب ہے کہ آج کل مجھ سے ظہر یا عصر کی کسی وقت کی نماز چھوٹ جاتی ہے تو میں اگلی نماز پڑھنے سے پہلے پچھلی نماز کی قضا کر لوں یا پہلے پچھلے سالوں کی قضا نمازیں ادا کروں؟ ویسے میں نے قضا نمازیں پڑھنی شروع کی ہیں۔ میں

۱۹۶۱ء میں پیدا ہوئی اور میں نے ۱۹۷۱ء کے شروع دن کی نمازوں سے قضا شروع کی ہے، تو محترم! اس ضمن میں یہ بتادیں کہ قضا نماز کی نیت کرتے وقت مہینے اور تاریخ کا حوالہ دینے کے لئے چاند کا مہینہ اور تاریخ ادکریں یا عیسوی مہینے کے دنوں سے بھی قضا ادا ہوجائے گی؟ کیونکہ نیت تو خدا جانتا ہے، میں عیسوی سال کے مہینے اور تاریخ کے ساتھ فلاں وقت کی قضا نماز کی نیت کرتی ہوں، آپ بتادیں میرا یہ عمل دُرست ہے؟ کیونکہ چاند کی تاریخیں تو یاد نہیں اس کے علاوہ جو خاص ایام کی نمازیں چھوٹتی ہیں وہ بھی ادا کرنی چاہئیں یا وہ نمازیں معاف ہیں؟

ج…… جب سے آپ نے نماز کی پابندی شروع کی ہے، نئی قضا شدہ نمازوں کو تو ساتھ کے ساتھ پڑھ لیا کیجئے، ان کو پرانی قضا شدہ نمازوں میں شامل نہ کیا کیجئے، بہت سی قضا نمازیں جمع ہوجائیں تو ظاہر ہے کہ ہر نماز کے دن کا یاد رکھنا مشکل ہے، اس لئے ہر نماز میں بس یہ نیت کرلیا کیجئے کہ اس وقت (مثلاً ظہر کی) کی جتنی نمازیں میرے ذمہ ہیں ان میں سے پہلی نماز ادا کرتی ہوں۔ ''خاص ایام'' میں نماز فرض نہیں ہوتی، اگر آپ کو ناغے کے دنوں کی صحیح تعداد معلوم ہو تو ان دنوں کی نمازیں قضا کرنے کی ضرورت نہیں۔

دُوسری جماعت کے ساتھ قضائے عمری کی نیت سے شریک ہونا

س…… کسی وقت کی فرض نماز اکیلے یا با جماعت ادا کرلیں، اور دُوسری جگہ جائیں جہاں اس وقت جماعت کھڑی ہو رہی ہو تو کیا ہم قضائے عمری کی نیت کرکے اس میں شامل ہوسکتے ہیں؟ مثلاً: عصر ہم نے پڑھ لی، اب کسی جگہ ہم نے عصر کی جماعت ہوتے دیکھی تو ہم عصر کی چار رکعت قضائے عمری کی نیت کرکے اس میں شامل ہوسکتے ہیں؟

ج…… دُوسری نماز میں قضاء کی نیت سے شریک ہونا جائز نہیں، صرف نفل کی نیت سے شریک ہوسکتے ہیں، اور وہ بھی صرف ظہر اور عشاء کی نماز میں۔ فجر، عصر اور مغرب کی نماز پڑھ لی ہو تو نفل کی نیت سے بھی شریک نہیں ہوسکتے۔

کیا سفر کی مجبوری کی وجہ سے روزانہ نماز قضا کی جاسکتی ہے؟

س...... میں اسٹیل مل (جو کہ پپری میں واقع ہے) میں ملازمت کرتا ہوں، مجھے اسٹیل مل لے جانے اور واپس گھر پہنچانے کے لئے مل کی طرف سے گاڑی کا انتظام موجود ہے، اسٹیل مل کے کام کے اوقات کچھ اس طرح سے ہیں کہ چھٹی کے بعد اگر میں گاڑی کے ذریعہ سیدھا گھر آتا ہوں تو کبھی عصر کی، کبھی مغرب کی اور کبھی عصر اور مغرب دونوں کی نمازوں کا وقت نکل جاتا ہے، مجبوراً مجھے راستے میں اُتر کر نماز پڑھنی پڑتی ہے، کیا میرے لئے شرعاً جائز ہے کہ میں ان نمازوں کی قضا روزانہ عشاء کی نماز کے ساتھ پڑھ لیا کروں؟

ج...... نماز کا قضا کرنا جائز نہیں، آپ حضرات کو انتظامیہ سے درخواست کرنی چاہئے کہ آپ کے سفر میں نماز کا انتظام ہو، کیونکہ یہ مسئلہ تمام ملازمین کا ہے۔ ایک صورت یہ ہوسکتی ہے کہ آپ مثلِ اوّل ختم ہونے کے بعد عصر کی نماز پڑھ کر بس پر سوار ہوا کریں اور مغرب کی نماز آخری وقت میں گھر آکر پڑھ لیا کریں۔۔ مغرب کا وقت عشاء کا وقت داخل ہونے تک رہتا ہے، عشاء کا وقت داخل ہونے سے پہلے مغرب پڑھ لی جائے تو قضا نہیں ہوگی۔

مہمانوں کے احترام میں نماز قضا کرنا

س...... میں ایک اُستاد ہوں، الحمدللہ پانچوں وقت کی نماز پڑھتا ہوں، یوں تو ہمارے کالج میں کچھ اساتذہ ایسے بھی ہیں جو پابندی سے نماز پڑھتے ہیں، اور بعض سرے سے پڑھتے ہی نہیں۔ لیکن جو پابندی سے باجماعت نماز پڑھتے ہیں ان میں سے ایک پروفیسر کے پاس چند طالبات تشریف لائیں تو وہ ان کے احترام میں اس قدر محور ہے کہ مغرب کی نماز کا وقت ہوگیا، ہم نماز کے لئے اُٹھنے لگے تو ہم نے اپنے ساتھی سے کہا کہ نماز کا وقت ہوگیا ہے چلئے نماز پڑھ آئیں، تو انہوں نے فرمایا کہ مہمانوں کے احترام میں نماز قضا کی جاسکتی ہے۔ اور واقعی ہمارے اس ساتھی نے طالبات کے احترام میں نماز قضا کردی، جبکہ ان کا دعویٰ ہے کہ انہوں نے آج تک باجماعت نماز قضا نہیں کی، کیا مہمانوں کے احترام میں نماز قضا کرنا صحیح ہے؟

ج...... نماز کو عین میدانِ جنگ میں بھی جب دونوں افواج بالمقابل کھڑی ہوں، قضا کرنا صحیح

نہیں، ورنہ ''نمازِ خوف'' کا حکم نازل نہ ہوتا، مہمانوں کے احترام میں نماز قضا کرنا کس طرح جائز ہوسکتا ہے؟

تھکاوٹ یا نیند کے غلبے کی وجہ سے نماز قضا کرنا

س.....کوئی شخص تھکاوٹ یا نیند کے غلبے سے نماز قضا کرکے پڑھتا ہے، کیا یہ دونوں چیزیں عذر میں شامل ہوں گی یا بندہ گناہگار ہوگا؟

ج.....اگر کبھی اتفاقاً آنکھ لگ گئی، سو یارہ گیا اور آنکھ نہیں کھلی تب تو گنہگار نہیں، اور اگر سستی اور تساہل کی وجہ سے نماز قضا کردیتا ہے، یا نماز کے وقت سوتے رہنے کا معمول بنالیتا ہے، تو گناہگار ہے۔

اگر فرض دوبارہ پڑھے جائیں تو بعد کی سنتیں بھی دوبارہ پڑھی جائیں

س.....اگر امام سے جماعت کے دوران غلطی ہوجائے، اس غلطی کا احساس اس وقت ہو جب فرض نماز کے بعد کی سنتیں اور نفلیں بھی پڑھی جاچکی ہیں، تو دوبارہ فرض پڑھانے کے، بعد کی سنتیں بھی دوبارہ پڑھنا پڑیں گے یا نہیں؟

ج..... بعد کی سنتیں فرض کے تابع ہیں، اگر سنتیں پڑھنے کے بعد معلوم ہوا کہ فرض نماز صحیح نہیں ہوئی تو فرض کے ساتھ سنتیں بھی دوبارہ پڑھی جائیں، البتہ وتر دوبارہ پڑھنے کی ضرورت نہیں۔

صاحبِ ترتیب کی نماز قضا ہونے پر جماعت میں شرکت

س..... اگر صاحبِ ترتیب کی نمازِ ظہر قضا ہوئی، عصر کے وقت وہ مسجد میں آیا تو عصر کی جماعت ہورہی تھی، تو کیا اب وہ عصر جماعت کے ساتھ ادا کرے یا پہلے ظہر قضا پڑھے؟

ج.....صاحبِ ترتیب کو پہلے ظہر پڑھنی چاہئے، خواہ عصر کی جماعت نہ مل سکے۔

صاحبِ ترتیب کی نماز

س.....ایک سوال کہ ''صاحبِ ترتیب قضا پہلے پڑھے یا فرض جماعت کے ساتھ جو کہ ہو رہی تھی وہ پڑھے'' آپ نے فرمایا قضا پہلے پڑھے، جبکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

کہ: ''جب جماعت کھڑی ہوجائے تو کوئی اور نماز نہیں سوائے فرض کے'' تو پھر کس دلیل کی بنیاد پر آپ نے جماعت کی نماز کے بجائے بلا جماعت نماز پڑھنے کی تلقین کی؟

ج…… صاحبِ ترتیب کے ذمہ جو نماز ہے وہ بھی تو فرض ہے، اس لئے پہلے وہ ادا کرے گا۔

قضا نماز کس وقت پڑھنی ناجائز ہے؟

س…… قضا نماز کون سے وقت میں پڑھنی جائز نہیں؟ کیا عصر کی جماعت کے بعد قضا نماز ہوجاتی ہے؟ کیونکہ میں عصر کے بعد بھی قضا نماز پڑھتا ہوں، مجھے کئی لوگوں نے منع کیا ہے کہ عصر کی جماعت کے بعد قضا نماز نہیں ہوتی۔

ج…… تین اوقات ایسے ہیں جن میں کوئی نماز بھی جائز نہیں، نہ قضا، نہ نفل:

۱:…… سورج طلوع ہونے کے وقت، یہاں تک کہ سورج بلند ہوجائے اور دُھوپ کی زردی جاتی رہے۔

۲:…… غروب سے پہلے جب سورج کی دُھوپ زرد ہوجائے، اس وقت سے لے کر غروب تک، (البتہ اگر اس دن کی عصر کی نماز نہ پڑھی ہو تو اس وقت بھی پڑھ لینا ضروری ہے، نماز کا قضا کردینا جائز نہیں)۔

۳:…… نصف النہار کے وقت، یہاں تک کہ سورج ڈھل جائے۔

ان تین اوقات میں تو کوئی نماز بھی جائز نہیں، ان کے علاوہ تین اوقات ہیں جن میں نفل نماز جائز نہیں، قضا نماز اور سجدۂ تلاوت کی اجازت ہے:

۱:…… صبحِ صادق کے بعد نمازِ فجر سے پہلے صرف سنتِ فجر پڑھی جاتی ہے، اس کے علاوہ کوئی نفلی نماز اس وقت جائز نہیں۔

۲:…… فجر کی نماز کے بعد طلوعِ آفتاب تک۔

۳:…… عصر کی نماز کے بعد غروب (سے پہلے دُھوپ زرد ہونے) تک۔

ان تین اوقات میں نوافل کی اجازت نہیں، نہ تحیۃ المسجد، نہ تحیۃ الوضو، نہ دوگانۂ طواف، البتہ قضا نماز ان اوقات میں جائز ہے، لیکن یہ ضروری ہے کہ ان اوقات میں قضا

نماز لوگوں کے سامنے نہ پڑھی جائے، بلکہ تنہائی میں پڑھے۔

قضا نمازیں گھر میں پڑھی جائیں یا مسجد میں؟

س...... میں نے کسی مستند کتاب شاید بہشتی زیور میں پڑھا تھا کہ قضا نمازوں کا گھر میں پڑھنا بہتر ہے، مسجد میں قضا نماز پڑھنے کو منع کیا گیا ہے، ہمارے ایک عزیز اپنی اگلی پچھلی تمام نمازیں جو قضا ہوگئی تھیں مسجد میں ادا کر رہے ہیں، میں نے کہا کہ آپ قضا نمازیں گھر میں پڑھیں تو بہتر ہے، وہ یہ بات نہیں مانتے، اور کہتے ہیں کہ قضا نماز ان کے علم کے مطابق مسجد میں پڑھنا دُرست ہے۔ اس سلسلے میں کتاب وسنت کی رہنمائی میں ہماری مدد فرمائیں، عین نوازش ہوگی۔

ج...... مسجد میں بھی قضا نمازوں کا پڑھنا جائز ہے، مگر لوگوں کو یہ پتہ نہ چلے کہ یہ قضا نمازیں پڑھتا ہے، کیونکہ نماز کا قضا کرنا گناہ ہے، اور گناہ کا اظہار بھی گناہ ہے۔

قضا نماز کی جماعت ہوسکتی ہے

س...... قضا نماز کی جماعت ہوسکتی ہے؟

ج...... اگر چند افراد کی ایک ہی وقت کی نماز قضا ہوگئی ہو تو ان کو جماعت کے ساتھ ادا کرنی چاہئے، لیلۃ التعریس کا واقعہ مشہور ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپؐ کے رفقاء نے آخرِ شب میں پڑاوٴ کیا تھا، فجر کی نماز کے لئے جگانا حضرت بلال رضی اللہ عنہ کے ذمہ تھا، لیکن تھکن کی وجہ سے بیٹھے بیٹھے ان کی آنکھ لگ گئی، اور سورج طلوع ہونے کے بعد سب سے پہلے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بیدار ہوئے، رفقاء کو اُٹھایا گیا، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس وادی سے کوچ کرنے کا حکم فرمایا، اور آگے جاکر اذان واقامت کے ساتھ جماعت کرائی۔ نماز کے قضا ہونے کا یہ واقعہ جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو غیر اختیاری طور پر پیش آیا، اس سے اُمت کو قضا نماز کے بہت سے مسائل معلوم ہوئے۔

قضائے عمری کے ادا کرنے کے سستے نسخوں کی تردید

س...... بعض لوگ کہتے ہیں کہ جمعۃ الوداع کے دن قضائے عمری کی نماز پڑھنی چاہئے، وہ

اس طرح کہ جمعہ کے وقت دو رکعت قضائے عمری کی نیت سے پڑھی جائے۔ کہتے ہیں کہ اس سے پورے سال کی نمازیں ادا ہوجاتی ہیں، کیا یہ صحیح ہے؟

ج…… لا حول ولا قوّۃ الا باللہ! سوال میں جو بعض لوگوں کا خیال ذکر کیا گیا ہے، بالکل غلط ہے، اور اس میں تین غلطیاں ہیں:

اوّل:…… شریعت میں ''قضائے عمری'' کی کوئی اصطلاح نہیں، شریعت کا حکم تو یہ ہے کہ مسلمان کو نماز قضا ہی نہیں کرنی چاہئے، کیونکہ حدیث میں ہے کہ جو شخص ایک فرض جان بوجھ کر قضا کردے، اللہ تعالیٰ کا ذمہ اس سے بری ہے۔

دوم:…… یہ کہ جو شخص غفلت و کوتاہی کی وجہ سے نماز کا تارک رہا، پھر اس نے توبہ کرلی اور عہد کیا کہ وہ کوئی نماز قضا نہیں کرے گا، تب بھی گزشتہ نمازیں اس کے ذمہ باقی رہیں گی، اور ان کا قضا کرنا اس پر لازم ہوگا، اور اگر زندگی میں اپنی نمازیں پوری نہیں کرسکا تو مرتے وقت اس کے ذمہ وصیت کرنا ضروری ہوگا کہ اس کے ذمہ اتنی نمازیں قضا ہیں ان کا فدیہ ادا کردیا جائے، یہی حکم زکوٰۃ، روزہ اور حج وغیرہ دیگر فرائض کا ہے، اس قضائے عمری کے تصوّر سے شریعت کا یہ سارا نظام ہی باطل ہوجاتا ہے۔

سوم:…… کسی چیز کی فضیلت کے لئے ضروری ہے کہ وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہو، کیونکہ بغیر وحیٔ الٰہی کے کسی چیز کی فضیلت اور اس کا ثواب معلوم نہیں ہوسکتا۔ ماہِ رجب کی نماز اور روزوں کے بارے میں، اسی طرح جمعۃ الوداع کی نماز اور روزے کے بارے میں جو فضائل بیان کئے جاتے ہیں، یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے قطعاً ثابت نہیں، اس لئے ان فضائل کا عقیدہ رکھنا بالکل غلط ہے۔ شریعت کا مسئلہ تو یہ ہے کہ اگر کوئی شخص ایک فرض ترک کردے تو ساری عمر کی نفلی عبادت بھی اس ایک فرض کی تلافی نہیں کرسکتی، اور یہاں یہ مہمل بات بتائی جاتی ہے کہ دو رکعت نفل نماز سے ساری عمر کے فرض ادا ہوجاتے ہیں۔

جاگنے کی راتوں میں نوافل کے بجائے قضا نمازیں پڑھنا

س…… کیا بہت سی قضا نمازیں جلد ادائیگی کے لحاظ سے جاگنے کی راتوں میں نفل کے بدلے

پڑھی جاسکتی ہیں؟ اور کیا یہ قضا نمازیں بجائے نوافل کے جمعہ کے دوران خانۂ کعبہ اور مسجدِ نبوی میں ادا کی جاسکتی ہیں؟

ج…… قضا نماز جس وقت بھی پڑھی جائے ادا ہوجائے گی، جس شخص کے ذمہ قضا نمازیں ہوں اس کو نوافل کے بجائے قضا نمازیں پڑھنی چاہئیں، خواہ جاگنے والی راتوں میں پڑھے یا مسجدِ نبوی میں یا حرمِ مکہ میں۔

قضا نمازیں ادا کرنے کے بارے میں ایک غلط روایت

س…… آپ کے کالم میں اکثر قضا نمازوں کے بارے میں پڑھا، قضا نمازوں کے بارے میں پچھلے دنوں ایک حدیث نظر سے گزری، پیشِ خدمت ہے۔

حضرت علی کرّم اللہ وجہہ بیان کرتے ہیں:

> ''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس شخص کی نمازیں قضا ہوگئی ہوں اور اسے معلوم نہ ہو کہ کتنی نمازیں قضا ہوئی ہیں؟ تو اسے چاہئے کہ پیر کی رات میں پچاس رکعات نماز پڑھ لے، ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۂ اِخلاص پڑھے اور فارغ ہوکر دُرود پڑھے، ان رکعات کو اللہ تعالیٰ سب قضا نمازوں کا کفارہ کردے گا، اگرچہ وہ ایک سو برس کی کیوں نہ ہوں۔''

یہ ہے قضا نمازوں کے بارے میں حدیث۔

ج…… مگر یہ حدیث لائقِ اعتماد نہیں، محدثین نے اس کو موضوع یعنی من گھڑت کہا ہے۔ قضا نمازوں کا کفارہ یہی ہے کہ نماز قضا کرنے سے توبہ کی جائے، اور گزشتہ عمر کی قضا شدہ نمازوں کو ایک ایک کرکے قضا کیا جائے، قضا صرف فرض اور وتر کی ہے، سنتوں اور نفلوں کی نہیں۔

جمعۃ الوداع میں قضائے عمری کے لئے چار رکعات نفل پڑھنا صحیح نہیں

س…… لوگوں کا خیال ہے کہ رمضان المبارک کے آخری جمعہ کو جمعہ کی نماز کے بعد چار رکعت ''قضائے عمری'' کی نیت سے پڑھنی چاہئیں، اور اس طرح چار رکعت نماز پڑھنے سے تمام عمر

کی قضا نمازیں معاف ہوجاتی ہیں، کیا یہ خیال دُرست ہے؟ اس پر تفصیل سے روشنی ڈالئے۔

ج:...... یہ خیال بالکل لغو اور مہمل ہے۔ جو نمازیں قضا ہوچکی ہیں ان کو ایک ایک کرکے ادا کرنا ضروری ہے۔ حدیث شریف میں ہے کہ: ''اگر کسی نے رمضان المبارک کا روزہ چھوڑ دیا تو عمر بھر اگر روزے رکھتا رہے، تب بھی اس نقصان کی تلافی نہیں ہوسکتی۔''

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ ساری عمر کے نوافل بھی ایک فرض کے قائم مقام نہیں ہوسکتے، اور یہاں چار رکعت نفل (قضائے عمری) کے ذریعہ عمر بھر کے فرائض کو ٹرخانے کی کوشش کی جاتی ہے۔ بہرحال یہ چار رکعت ''قضائے عمری'' کا نظریہ قطعاً غلط اور خلافِ شریعت ہے۔

حرمین میں نوافل ادا کرنے سے قضا نمازیں پوری نہیں ہوتیں

س...... ایک گناہگار اور تارکِ صلوٰۃ شخص توبہ کرلیتا ہے اور قضا نمازیں پڑھنی شروع کردیتا ہے، اللہ تعالیٰ اس کو حجِ بیت اللہ کی سعادت عطا فرماتے ہیں، وہ مسجدِ حرام اور مسجدِ نبویؐ میں کثرت سے نوافل ادا کرتا ہے اور فرض نمازیں بھی ادا کرتا ہے، حرمین شریفین میں ایک ایک رکعت کا ہزاروں اور لاکھوں گنا ثواب ہے، کیا اس کی قضا نمازیں ادا ہوگئیں؟ یا اس کو قضا نمازیں جاری رکھنی چاہئیں؟

ج...... اس حاجی صاحب کو فرض نمازیں بہرحال قضا کرنا ہوں گی، حرمِ مکہ میں جو نماز پڑھی جائے اس پر لاکھ درجے کا ثواب ملتا ہے، مگر وہ ایک ہی نماز ہوگی، یہ نہیں کہ وہ نماز لاکھ نمازوں کے قائم مقام سمجھی جائے۔

قضا نماز کعبہ شریف میں کس طرح پڑھیں؟

س...... قضا نماز کے بارے میں آپ نے فرمایا ہے کہ لوگوں کے سامنے نہ پڑھی جائے، یہاں تو حرمِ پاک میں چوبیس گھنٹے آدمی موجود ہوتے ہیں، تو کہاں پڑھیں؟

ج...... جہاں نماز پڑھی ہو وہاں سے اُٹھ کر دُوسری جگہ جاکر پڑھ لیں، دیکھنے والوں کو معلوم بھی نہیں ہوگا کہ آپ ادا پڑھ رہے ہیں یا قضا۔

بیت المقدس یا رمضان میں ایک قضا نماز ایک ہی شمار ہوگی

س…… حدیث میں آتا ہے کہ رمضان المبارک میں فرض نماز کا ثواب ستر فرضوں کے برابر ملتا ہے، اور پھر جمعۃ الوداع کی تو فضیلت اور بھی زیادہ ہے، تو کیا وہ شخص جس کی بہت سی نمازیں قضا ہوچکی ہوں وہ رمضان المبارک کے دن ایک نماز قضا کرے تو یہ صرف ایک ہی قضا نماز سمجھی جائے گی یا ستر کے برابر؟ اور ان کے قائم مقام ہوگی؟ ایک مولانا کا کہنا ہے کہ جس کی بہت سی نمازیں قضا ہوئی ہوں اور وہ بیت المقدس میں جاکر ایک نماز پڑھ لے تو اس کی تمام نمازیں ادا ہوگئیں، کیونکہ مقصد تو نماز سے ثواب حاصل ہے، اور وہ یہاں حاصل ہوجاتا ہے، تو یہی بات رمضان المبارک اور جمعۃ الوداع کے دن بھی ہے۔

ج…… یہ صحیح ہے کہ رمضان المبارک میں نیک اعمال کا ثواب ستر گنا ملتا ہے، لیکن اس سے یہ قیاس کرلینا کہ رمضان میں قضا کی ہوئی ایک نماز سے قضا شدہ ستر نمازیں ادا ہوجائیں گی، بالکل غلط ہے۔ ایک مالک اعلان کردے کہ جو لوگ فلاں دن کام پر آئیں گے ان کو ستر گنا اُجرت دی جائے گی، تو اس کے یہ معنی کبھی نہیں سمجھے جائیں گے کہ ایک دن کام کرنے کے بعد اب ستر دن کی چھٹی ہوگی۔ یا یہ کہ یہ ایک دن ستر دنوں کے کام کے قائم مقام تصوّر کیا جائے گا، ظاہر ہے کہ ایسا سمجھنے والا احمق ہوگا۔ الغرض کسی عمل پر زائد مزدوری ملنا اور بات ہے، اور اس عمل کا کئی دن کے عمل کے قائم مقام ہوجانا دُوسری بات ہے۔ رمضان المبارک میں ادا کئے گئے نیک اعمال پر ستر گنا اجر و ثواب ملتا ہے، مگر یہ نہیں کہ اس مبارک مہینے میں ایک فرض ادا کرنے سے ستر فرض نمٹ جائیں گے۔ اور جس مولوی صاحب نے بیت المقدس میں ایک نماز پڑھنے کو بہت سی قضا شدہ نمازوں کے قائم مقام بنایا، اس نے بھی بہت غلط بات کہی، مسجدِ حرام، مسجدِ نبوی اور بیت المقدس میں نمازوں کا ثواب بڑھ جاتا ہے، مگر یہ نہیں کہ ایک نماز بہت سی نمازوں کے قائم مقام ہوجائے۔ بیت المقدس میں نماز کا مشورہ مولوی صاحب نے شاید اس لئے دیا کہ وہ آج کل یہودیوں کے قبضے میں ہے، اور وہاں پہنچنا ممکن نہیں، ورنہ بیت المقدس سے حرمِ نبوی اور حرمِ نبوی سے

حرمِ کعبہ میں نماز پڑھنا افضل ہے۔

۲۷ر رمضان اور قضائے عمری

س...... سنا ہے کہ ۲۷ر رمضان المبارک کی رات کو ۱۲ نفل نماز قضائے عمری پڑھی جاتی ہے، آیا یہ صحیح ہے یا نہیں؟

ج...... شریعتِ مطہرہ میں قرآن وحدیث سے کوئی ایسا قانون ثابت نہیں کہ ۲۷ر رمضان المبارک یا اور کسی دن ۱۲ رکعات یا ۴ رکعات پڑھنے سے عمر بھر کی قضا نمازوں کا کفارہ ہوجائے، ایسی سنی سنائی باتوں پر یقین نہ کیا کریں۔

قضا شدہ کئی نمازیں ایک ساتھ پڑھنا

س...... کوئی آدمی اگر پانچ وقت کا نمازی ہو اور اگر جس آدمی سے کبھی کسی مصروفیت کے تحت نماز چھوٹ جاتی ہے، پھر وہ چاہے کہ میں عشاء میں سب نماز ایک ساتھ پڑھ لوں تو وہ شخص ایک ساتھ نماز پڑھ سکتا ہے؟

ج...... مصروفیت کے تحت نماز کا قضا کردینا بڑا ہی سخت گناہ ہے، اس سے توبہ کرنی چاہئے، ایک مسلمان کے لئے نماز سے زیادہ اہم مصروفیت کون سی ہوسکتی ہے؟ جس کی وجہ سے وہ نماز کو چھوڑ دیتا ہے۔ بہرحال قضا شدہ نمازوں کو جب بھی موقع ملے ادا کرلینا چاہئے، بشرطیکہ وقت مکروہ نہ ہو، قضا شدہ کئی نمازیں ایک ساتھ بھی پڑھی جاسکتی ہیں۔

قضا نمازوں کا فدیہ کب اور کتنا ادا کیا جائے؟

س...... اگر ایک نماز قضا ہوجائے تو اس کا فدیہ آج کے مروّجہ سکے کے حساب سے کس مقدار میں ادا ہوگا؟

ج...... زندگی میں تو نماز کا فدیہ ادا نہیں کیا جاسکتا، بلکہ قضا شدہ نمازوں کو ادا کرنا ہی لازم ہے، البتہ اگر کوئی شخص اس حالت میں مرجائے کہ اس کے ذمہ قضا نمازیں ہوں تو ہر نماز کا فدیہ صدقۂ فطر کی مقدار ادا کیا جائے۔ صدقۂ فطر کی مقدار قریباً دو سیر غلہ ہے، فدیہ ادا کرنے کے دن کی قیمت کا اعتبار ہے، اس دن غلے کی جو قیمت ہو اس کے حساب سے فدیہ ادا کیا

جائے، اور چونکہ وتر ایک مستقل نماز ہے، اس لئے دن رات کی چھ نمازیں ہوتی ہیں، اور قضا ہوجانے کی صورت میں ایک دن رات کی نمازوں پر چھ صدقے لازم ہیں، میّت نے اگر اس کی وصیت کی ہو تب تو تہائی مال سے یہ فدیہ ادا کرنا واجب ہے، اور اگر وصیت نہ کی ہو تو وارثوں کے ذمہ واجب نہیں، البتہ تمام وارث عاقل و بالغ ہوں اور وہ اپنی خوشی سے فدیہ ادا کردیں تو توقع ہے کہ میّت کا بوجھ اُتر جائے گا۔

نماز کا فدیہ کس طرح ادا کیا جائے؟

س…… ہماری ایک عزیزہ عرصہ تین مہینے سخت بیمار رہی، جس کی وجہ سے انتقال بھی ہوگیا، اب جو اس عرصے میں ان کی نمازیں قضا ہوگئیں ان کا کیا فدیہ ادا کیا جائے؟

ج…… ہر نماز کے بدلے صدقۂ فطر کی مقدار فدیہ ہے، اور وتر مستقل نماز ہے، اس لئے ہر دن کے چھ فدیے ہوئے، یہ فدیہ اگر کوئی شخص اپنے مال سے ادا کرے تو ٹھیک ہے، اور اگر مرحومہ کے ترکے میں سے ادا کرنا ہو تو اس کے لئے یہ شرط ہے کہ سب وارث بالغ اور حاضر ہوں اور وہ خوشی سے اس کی اجازت دے دیں۔ یہ اس صورت میں ہے جبکہ مرحومہ نے فدیہ ادا کرنے کی وصیت نہ کی ہو، اگر وصیت کی ہو تو اس کے تہائی ترکہ سے تو وارثوں کی رضامندی کے بغیر فدیہ ادا کیا جائے گا، اور تہائی مال سے زائد فدیہ ہو تو اس کے لئے وہی شرط ہے جو اُوپر لکھی گئی ہے۔

صبح کی نماز چھوڑنے والا کب نماز ادا کرے؟

س……اگر صبح آنکھ دیر سے کھلتی ہے اس لئے قضا نماز فجر میں عشاء کی نماز کے ساتھ ادا کرتا ہوں، کیا میرا یہ عمل دُرست ہے؟

ج……غلط ہے، اوّل تو فجر کی نماز قضا کرنا ہی بہت بڑا وبال ہے۔ حدیث میں ہے کہ: ''فجر اور عشاء کی نماز منافقوں پر سب سے بھاری ہے، اگر ان کو ان کے اجر و ثواب کا علم ہوتا تو ان نمازوں میں ضرور آتے، خواہ ان کو رینگتے ہوئے آنا پڑتا۔'' اس لئے فجر کی نماز کے لئے جاگنے کا پورا اہتمام کرنا چاہئے۔

اگر کسی دن خدانخواستہ آنکھ نہ کھلے تو بیدار ہونے کے بعد فوراً فجر کی قضا کرلینا چاہئے، اس کو عشاء کی نماز تک مؤخر کرنا بُرا ہے۔

فجر کی نماز قضا کرنے والے کے لئے توجہ طلب تین باتیں

س…… ہم رات کو دو بجے تک گپ شپ لگاتے ہیں اور پھر اس کے بعد سوجاتے ہیں، یہ ٹھیک ہے کہ ہم غلط کرتے ہیں اور پھر صبح فجر کی نماز قضا ہوجاتی ہے، میں خود فجر کی نماز ظہر کے بعد پڑھتا ہوں اور صرف دو رکعت فرض پڑھتا ہوں، آیا میں جو نماز پڑھتا ہوں وہ ٹھیک ہے کہ نہیں؟ اور اگر نہیں تو کیا ہم گناہگار ہوئے؟

ج…… آپ کے اس طرزِ عمل پر تین باتیں آپ کی توجہ کے لائق ہیں:

اوّل:…… یہ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عشاء کے بعد گفتگو کرنے سے منع فرمایا ہے، البتہ تین صورتیں اس سے مستثنیٰ ہیں، ایک یہ کہ آدمی مہمان کی دلداری کے لئے اس سے بات چیت کرے، دُوسرے میاں بیوی آپس میں گفتگو کریں، تیسرے یہ کہ کچھ لوگ سفر میں ہوں اور وہ رات کاٹنے کے لئے گفتگو کریں۔ ان تین صورتوں کے علاوہ عشاء کے بعد گفتگو مکروہ اور ناپسندیدہ ہے۔ مسلمان کے دن بھر کے اعمال کا خاتمہ نیک عمل پر ہونا چاہئے، اور وہ عشاء کی نماز ہے، اس لئے آپ حضرات کو رات گئے تک گپ شپ کا معمول چھوڑ دینا چاہئے، چونکہ آپ کی یہ گپ شپ نمازِ فجر کے قضا ہونے کا سبب ہے، اور حرام کا ذریعہ حرام ہوتا ہے، اس لئے آپ کا یہ فعل حرام ہے۔

دوم:…… آپ فجر کی نماز قضا کردیتے ہیں اور یہ بہت ہی بڑا گناہ ہے دُنیا کا کوئی گناہ زنا، چوری، ڈاکہ، وغیرہ وغیرہ فرض نماز قضا کرنے کے برابر نہیں، اس سے توبہ کرنی چاہئے، خصوصاً فجر کی نماز کی تو اور بھی تاکید ہے، اور اس کو قضا کردینا اپنے اُوپر بہت ہی بڑا ظلم ہے۔

سوم:…… پھر اگر خدانخواستہ فجر کی نماز قضا ہی ہوجائے تو ظہر تک اس کو مؤخر نہیں کرنا چاہئے، بلکہ بیدار ہونے کے بعد اسے پہلی فرصت میں ادا کرنا چاہئے۔ فجر کی نماز اگر قضا ہوجائے تو زوال سے پہلے سنتوں سمیت قضا کی جاتی ہے، اور زوال کے بعد صرف فرض پڑھے جاتے ہیں۔

فجر اور عصر کے بعد قضا نماز پڑھنا

س...... کیا قضا نماز عصر، فجر کے بعد پڑھی جاسکتی ہے؟

ج...... عصر اور فجر کے بعد قضا نمازیں پڑھنا جائز ہے، صرف نوافل پڑھنا مکروہ ہے، مگر عصر و فجر کے بعد قضا نمازیں لوگوں کے سامنے نہ پڑھی جائیں، کیونکہ نماز کا قضا کرنا معصیت ہے، اور معصیت کا اظہار جائز نہیں۔

کیا فجر کی قضا ظہر سے قبل پڑھنی ضروری ہے؟

س...... میری صبح کی نماز کسی مجبوری کی وجہ سے قضا ہوگئی، ظہر کی اذان سے قبل اس فرض نماز کو ادا نہ کرسکا، ظہر کی اذان کے ساتھ مسجد میں پہنچا تو کیا اس قضا نماز کو ظہر کی نماز سے پہلے ادا کرسکتا ہوں یا پوری نماز ختم ہونے کے بعد ادا کروں؟

ج...... جس کے ذمہ پانچ سے زیادہ قضا نمازیں نہ ہوں، یہ شخص صاحبِ ترتیب کہلاتا ہے، اس کے لئے حکم یہ ہے کہ پہلے قضا نماز پڑھے، اس کے بعد وقتی نماز پڑھے، حتیٰ کہ اگر ظہر کی جماعت ہو رہی ہو اور اس کے ذمہ فجر کی نماز باقی ہو تو پہلے فجر کی نماز پڑھے خواہ ظہر کی جماعت فوت ہوجائے، اور اگر صاحبِ ترتیب نہ ہو تو قضا نماز پہلے بھی پڑھ سکتا ہے، اور بعد میں بھی۔

ظہر کی نماز کی سنتوں میں قضا نماز کی نیت کرنا

س...... آپ نماز کی عمر قضا کے بارے میں تحریر فرمادیں، کیونکہ میں نے سنا ہے کہ جب ہم ظہر کی چار سنتیں پڑھیں تو اس کے ساتھ ہی عمر قضا فرض کہہ کر نیت باندھ لیں اس طرح سنتیں بھی ادا ہوجائیں گی اور عمر قضا بھی ادا ہوجائے گی، کیا یہ طریقہ صحیح ہے؟

ج...... ظہر کی سنتوں میں قضا نماز کی نیت کرلینا صحیح نہیں، مؤکدہ سنتیں الگ ادا کرنا چاہئیں، اور قضا نماز الگ پڑھنی چاہئے، البتہ غیر مؤکدہ سنتوں اور نفلوں کی جگہ قضا نماز پڑھنی چاہئے۔

سالہا سال کی عشاء اور وتر نمازوں کی قضا کس طرح کریں؟

س...... اگر گزشتہ کئی سال کی نمازوں کی قضا ادا کرنی ہو تو عشاء کے فرضوں کے علاوہ کیا وتر

بھی ادا کرنا ضروری ہیں؟ اگر ضروری ہے تو کیا ہم پہلے عشاء کے تمام دنوں کے فرض پڑھ لیں اس کے بعد تمام دنوں کے وتر پڑھ لیں، یا ہر فرض کے ساتھ وتر پڑھیں یا صرف فرض پڑھنا ہی کافی ہے؟

ج…… یہاں دو مسئلے سمجھ لینا ضروری ہیں:

اوّل:…… نمازِ پنج گانہ فرض ہے، اور وتر واجب ہے، جس طرح فرض کی قضا ضروری ہے، اسی طرح وتر کی قضا بھی ضروری ہے۔

دوم:…… اگر وتر کی نماز قضا ہوجائے تو اس کو عشاء کی نماز کے ساتھ پڑھنا ضروری نہیں، بلکہ الگ بھی جب چاہے پڑھ سکتا ہے، کیونکہ وتر، عشاء کے تابع نہیں۔

عیدین، وتر اور جمعہ کی قضا

س…… عشاء کی وتریں اگر رہ جائیں یا قضا ہوجائیں تو بعد میں قضا پڑھی جاسکتی ہیں یا نہیں؟ اگر قضا نہیں پڑھی جاسکتی ہیں تو اس کا کفارہ کیا ہوگا؟ اگر جمعہ کی نماز نکل جائے تو اس کی بھی قضا ادا کی جاسکتی ہے یا نہیں؟ میری کوئی تین چار مرتبہ جمعہ کی نماز نکل گئی، تو میں نے بعد میں ان کی قضا پڑھی، اور عید کی نماز بھی قضا ادا کی جاسکتی ہے کہ نہیں؟ ویسے عید کی نماز تو کبھی نہیں نکلی لیکن شاید بہت سے لوگ نہیں پڑھتے ہیں، تو وہ لوگ عیدین کی نمازیں قضا پڑھ سکتے ہیں کہ نہیں؟

ج…… وتر رہ جائیں تو اس کی قضا ہے، جمعہ کی قضا نہیں، اس لئے اگر جمعہ کی نماز نہ ملے تو اس کی جگہ ظہر کی نماز پڑھی جائے، اور عیدین کی نماز کی قضا نہیں، نہ اس کا کوئی بدل ہے۔

سجدۂ سہو

سجدۂ سہو کن چیزوں سے لازم آتا ہے اور کس طرح کرنا چاہئے؟

س……نماز پڑھتے وقت کون کون سی یا کس قسم کی غلطی ہوجائے تو سجدۂ سہو ادا کرنا پڑتا ہے؟ اور سجدۂ سہو ادا کرنے کے لئے التحیات کے بعد سلام پھیرنا پڑھتا ہے یا دُرود شریف اور دُعا بھی پڑھ کر پھر سلام پھیرنا پڑتا ہے؟

ج……سجدۂ سہو کے واجب ہونے کا اُصول یہ ہے کہ فرض کی تأخیر سے یا واجب چھوٹ جانے سے یا واجب کی تأخیر سے سجدۂ سہو واجب ہوتا ہے، آگے اس اُصول کی جزئیات بے شمار ہیں۔ سجدۂ سہو کا طریقہ یہ ہے کہ آخری قعدہ میں ''عبدہٗ و رسولہٗ'' تک پڑھ کر ایک طرف سلام پھیر دیں، پھر دو سجدے کرکے دوبارہ التحیات پڑھیں اور دُرود شریف اور دُعا کے بعد سلام پھیریں۔

نماز میں ہونے والی غلطی کی تلافی کا طریقہ

س……اگر ہمیں محسوس ہو کہ ہم نے نماز پڑھتے ہوئے کوئی غلطی کی ہے، یعنی دو سجدوں کے بجائے تین کرلئے تو اس کی معافی کا کیا طریقہ ہوگا؟

ج……اگر غلطی سے نماز کا کوئی واجب چھوٹ جائے یا کسی فرض یا واجب کے ادا کرنے میں تأخیر ہوجائے تو ایسی غلطی کی اصلاح سجدۂ سہو سے ہوجاتی ہے، اگر نماز کا کوئی فرض رہ گیا ہو تو نماز کا لوٹانا ضروری ہے، اور اگر کوئی سنت چھوٹ جائے تو معاف ہے، اس لئے نمازی کو نماز کے فرائض و واجبات اور سنن اور مستحبات معلوم ہونے چاہئیں، اگر غلطی سے دو کے بجائے تین سجدے کرلئے تو سجدۂ سہو لازم آئے گا۔

سجدۂ سہو کے مختلف طریقوں میں افضل طریقہ

س……الف: سجدۂ سہو التحیات پڑھنے کے بعد اور دُرود شریف سے قبل کرنا چاہئے؟

ب:......کیا سجدۂ سہو کے بعد التحیات، دُرود شریف وغیرہ دوبارہ پڑھا جائے گا؟

ج:......شافعی حضرات عموماً سجدۂ سہو کے فوراً بعد سلام پھیر دیتے ہیں، کیا یہ طریقہ ہمارے مسلک کے مطابق ہے؟

ج......سجدۂ سہو سلام سے پہلے بھی جائز ہے اور بعد بھی، امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک افضل طریقہ وہ ہے جو آپ نے ''الف'' اور ''ب'' میں لکھا ہے۔

مقتدی سے غلطی ہوجائے تو وہ سجدۂ سہو نہ کرے

س...... باجماعت نماز ہو رہی ہے، اس دوران اگر انفرادی طور پر کسی نمازی سے کوئی غلطی سرزد ہوجائے تو کیا وہ امام کے سلام پھیرنے کے بعد سجدۂ سہو کرسکتا ہے؟

ج......نماز باجماعت میں اگر مقتدی سے ایسی کوئی غلطی ہوجائے جس سے سجدۂ سہو لازم آیا کرتا ہے، اس سے مقتدی کے ذمہ سجدہ واجب نہیں ہوتا، اس لئے امام کے سلام پھیرنے کے بعد سجدۂ سہو کرنے کی ضرورت نہیں۔

کیا قضا نمازوں میں بھی سجدۂ سہو کرنا ہوگا؟

س......کسی بھی وقت کی فرض نماز اگر قضا ہوجائے، کیا نماز میں سجدۂ سہو کرنا لازم ہے؟ اگر لازم ہے تو سجدۂ سہو آخری رکعت ہی میں ادا کیا جائے یا علیحدہ سے؟

ج......نماز خواہ ادا ہو یا قضا، فرض ہو یا واجب یا سنت، جب اس میں ایسی بھول ہوجائے کہ واجب چھوٹ جائے یا نماز کے کسی فرض میں تأخیر ہوجائے یا کسی واجب میں تأخیر ہوجائے تو سجدۂ سہو لازم ہوجاتا ہے، اور سجدۂ سہو ہمیشہ آخری التحیات ''عبدہٗ ورسولہٗ'' پڑھنے کے بعد کیا جاتا ہے، اور سجدۂ سہو کرنے کے بعد دوبارہ التحیات، دُرود شریف اور دُعا پڑھ کر سلام پھیر دے۔

سجدۂ سہو کے لئے نیت کرنا

س......سجدۂ سہو کے لئے اگر ضرورت پیش آئے تو کیا اس کے لئے بھی نیت کی جائے یا

جب محسوس کرے کہ سجدہ کی ضرورت ہوگئی ہے تو طریقہ کے مطابق سجدۂ سہو کرلیا جائے؟

ج…… جب سجدۂ سہو کے ارادے سے سجدہ کرے گا، تو یہی سجدۂ سہو کی نیت ہے، زبان سے نیت کے الفاظ ادا نہیں کئے جاتے۔

سجدۂ سہو میں کتنے سجدے کرنے چاہئیں؟

س……سجدۂ سہو میں کتنے سجدے کئے جاتے ہیں؟

ج……سجدۂ سہو کے لئے دو سجدے کئے جاتے ہیں۔

نماز میں غلطی ہونے پر کتنی دفعہ سجدۂ سہو کرنا ہوگا؟

س……میرا مسئلہ یہ ہے کہ اگر نماز میں غلطی ہوجائے یا بھول جائے تو ایک ہی بار سجدۂ سہو کافی ہوتا ہے یا ہر غلطی یا بھول پر الگ الگ سجدۂ سہو کیا جائے، مثلاً: سنت میں غلطی ہو اور پھر فرضوں میں ہوجائے تو کتنے سجدۂ سہو کرنے چاہئیں؟

ج……نیت باندھنے کے بعد سلام پھیرنے تک ہر نماز مستقل ہوتی ہے، نماز کی نیت باندھنے سے لے کر سلام پھیرنے تک کے عرصے میں اگر کئی مرتبہ بھول ہوجائے تو ایک ہی مرتبہ سجدۂ سہو واجب ہوگا، اور اگر سلام پھیر کر دُوسری نماز شروع کی اور اس میں بھول ہوگئی تو سجدۂ سہو پھر واجب ہوگا۔ مثلاً: سنت کی نیت باندھی تو اس کا سلام پھیرنے تک اس نماز میں اگر کئی جگہ بھول ہوئی تو ایک ہی مرتبہ سجدۂ سہو واجب ہوگا، اور سنت کے بعد جب فرض کی نیت باندھی اور اس میں بھول ہوئی تو اس میں الگ سجدۂ سہو واجب ہوگا۔

اگر ثنا پڑھنا بھول گیا تو بھی نماز ہوگئی

س……ایک موقع پر باوجود ٹال مٹول کے مجھے امام بنایا گیا، مگر ثنا بھول گئی دُوسری تمام نماز مکمل کی مگر پھر سجدۂ سہو بھی نہ کیا، اب خلجان ہے کہ کہیں نماز ضائع تو نہیں ہوگئی؟

ج……اگر ثنا نہیں پڑھی تو نماز ہوگئی، سجدۂ سہو کی ضرورت نہیں تھی۔

کیا ایک سورة چھوڑ کر آگے پڑھنے سے سجدۂ سہو لازم ہوگا؟

س...... منفرد نمازی یا امام صاحب چھوٹی سورة رکعت میں پڑھتے ہیں جیسے پہلی رکعت میں سورۂ فیل پڑھی ہے، اب دُوسری رکعت میں سورۂ ماعون پڑھ لیتا ہے، اس کو سجدۂ سہو کرنا پڑے گا یا نماز ہوجائے گی؟ علمائے کرام فرماتے ہیں کہ یا تو پہلی سورة سے ملتی ہوئی سورة پڑھی جائے یا کم ازکم دوسورتیں چھوڑ کر تیسری سورة پڑھی جائے۔

ج...... چھوٹی سورتوں میں ایک سورة چھوڑ کر اگلی سورة پڑھنا مکروہ ہے، مگر اس سے سجدۂ سہو واجب نہیں ہوتا۔

آیات بھولنے والے پر سجدۂ سہو

س...... ہم یہاں دس بارہ آدمی ایک ساتھ نماز پڑھتے ہیں، اپنا امام ایک شخص کو بنایا ہوا ہے، جسے قرآن مجید کی کچھ آیات مختلف سپاروں سے یاد ہیں۔ مسئلہ یہ ہے کہ جب کبھی نماز پڑھاتے ہوئے آیات بھول جاتا ہے تو نماز کے اختتام پر سجدۂ سہو کرتا ہے، کیا کسی آیت کے بھول جانے پر سجدۂ سہو لازم ہوجاتا ہے یا اسے چھوڑ کر کوئی آیت دُوسری پڑھ جاسکتی ہے؟

ج...... قرأت میں بھولنے سے تو سجدۂ سہو لازم نہیں آتا، البتہ اگر قرأت بھول جانے کی وجہ سے تین مرتبہ سبحان اللہ کہنے کی مقدار خاموش کھڑا رہے، تو سجدۂ سہو لازم ہے۔

فرض کی آخری دو رکعتوں میں سورة ملانے سے سجدۂ سہو واجب نہیں ہوتا

س...... نمازی تنہا (جماعت کے بغیر) اپنی چار فرض پڑھ رہا ہے، جبکہ دو رکعت میں تو سورۂ فاتحہ کے بعد دُوسری سورة ملانی ہے، باقی دو رکعت میں صرف سورۂ فاتحہ پڑھ کر رُکوع کرنا ہوتا ہے، اگر بھول سے ان دو رکعتوں میں جن میں صرف سورۂ فاتحہ پڑھنی ہے، سورة ملالی یا صرف تسمیہ پڑھنے پایا تھا کہ یاد آگیا اور رُکوع میں چلا گیا، اب اس پر سجدۂ سہو واجب ہوگا یا نہیں؟

ج...... فرض نماز کی آخری دو رکعتوں میں فاتحہ کے بعد سورة نہیں ملائی جاتی، لیکن اگر کوئی بھول کر ملالے تو اس سے سجدۂ سہو واجب نہیں ہوتا۔

ایک رکعت رہنے پر الحمد کے ساتھ سورۃ نہ ملانے پر سجدۂ سہو کرے

س...... مقتدی ایک رکعت سے رہ گیا ہے، تو مقتدی کو اکیلے رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد کوئی سورۃ پڑھنی لازم ہے، لیکن اگر مقتدی غلطی سے آمین پر ہی رُکوع میں چلا جائے تو وہ کیا کرے؟ صرف سجدۂ سہو سے نماز ہوجائے گی یا نماز پھر پڑھنی پڑے گی؟

ج...... اگر سجدۂ سہو کرلیا تو نماز ہوگئی۔

قیام میں بھولے سے التحیات پڑھنے پر کب سجدۂ سہو واجب ہوگا؟

س...... کیا نماز قیام میں ثنا اور سورۂ فاتحہ کے بعد کوئی شخص بھولے سے التحیات پڑھے اور یاد آنے پر پھر کوئی سورۃ پڑھے تو کیا نماز مکمل ہوگئی ہے یا نہیں؟ مختصر سا جواب دیں۔

ج...... اگر ثنا کی جگہ التحیات پڑھ لی تو سجدۂ سہو واجب نہیں، اور اگر سورۂ فاتحہ کے بجائے التحیات پڑھی تو سجدۂ سہو لازم ہے، اسی طرح اگر سورۂ فاتحہ کے بعد سورۃ کی جگہ التحیات پڑھ لی تب بھی سجدۂ سہو واجب ہے۔

قیام میں التحیات یا تسبیح پڑھنا اور رُکوع و سجود میں قرأت کرنا

س...... اگر قیام میں قرأت کی بجائے التحیات یا دُعا یا تسبیح وغیرہ پڑھ لے یا اس کے برعکس رُکوع و سجدہ میں بجائے تسبیح کے قرأت کرے بھول کر، تو پھر کیا کرے؟

ج...... قرأت کے بجائے التحیات پڑھنے سے سجدۂ سہو واجب ہوجائے گا، دُعا یا تسبیح سے نہیں، رُکوع، سجدے میں قرأت نہیں کی جاتی، لیکن اس سے سجدۂ سہو واجب نہیں ہوگا۔

آخری دو رکعت میں الحمد کے بعد بسم اللہ پڑھ لی جائے تو سجدۂ سہو واجب نہیں

س...... ایک شخص اکیلا فرض نماز پڑھ رہا ہے، پہلی دو رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد بسم اللہ پڑھ کر کوئی اور سورۃ شروع کرے گا، بعد کی دو رکعتیں خالی ہیں، اگر غلطی سے بسم اللہ پڑھ لے تو کیا سجدۂ سہو واجب ہے کہ نہیں؟

ج...... بعد کی دو رکعتوں میں صرف سورۂ فاتحہ پڑھی جاتی ہے، تاہم سورۂ فاتحہ کے بعد سورۃ پڑھے تو سجدۂ سہو واجب نہیں ہوتا، لہٰذا بسم اللہ پڑھنے سے کچھ نہیں ہوا۔

فہرست

الحمد یا دُوسری سورۃ چھوڑ دینے سے سجدۂ سہو واجب ہے

س…… نماز میں قرأت کرنا فرض ہے، جس کے چھوٹ جانے سے نماز دُہرانی ہوگی، اور سجدۂ سہو سے کام نہیں چلتا، اکثر مولوی صاحبان کی رائے ہے کہ سورۂ فاتحہ کے بعد دوسری سورۃ بھولے سے رہ جائے اور رُکوع کو چلا جائے تو سجدۂ سہو سے نماز ہوجاتی ہے، کیا سورۂ فاتحہ کا ادا کرنا قرأت کے ادا کرنے کی شرط کو پورا کردیتا ہے یا سورۂ فاتحہ کو قرأت میں بھی شامل نہیں کیا جاسکتا؟ اگر سورۂ فاتحہ قرأت میں شامل نہیں تو پھر فرض ادا ہونے سے رہ گیا، سجدۂ سہو کس طرح اس کمی کو پوری کردے گا؟

ج…… نماز میں مطلق قرأت فرض ہے، اور معین طور پر سورۂ فاتحہ پڑھنا اور اس کے ساتھ کوئی سورۃ ملانا (یا ایک بڑی آیت یا تین چھوٹی آیتیں) یہ دونوں واجب ہیں، اس لئے اگر بالکل ہی قرأت نہیں کی تو نماز نہیں ہوئی، اور اگر سورۂ فاتحہ نہیں پڑھی یا سورۃ نہیں ملائی تو سجدۂ سہو واجب ہوگا، اور سجدۂ سہو کرلینے سے نماز صحیح ہوگئی۔

ظہر اور عصر میں بھول کر فاتحہ بلند آواز سے شروع کردی تو کیا سجدۂ سہو کرنا ہوگا؟

س…… ظہر اور عصر میں امام بھولے سے فاتحہ جہر سے شروع کردے اور معاً یاد آتے ہی چپ ہوجائے تو کیا نماز توڑ دے؟ اور سجدۂ سہو لازم ہوگا یا نہیں؟

ج…… اگر تین سے کم آیتیں پڑھیں تھیں تو سجدۂ سہو واجب نہیں، اگر پوری رکعت میں قرأت بلند آواز سے کی تو سجدۂ سہو واجب ہوگا۔

دُعائے قنوت بھول جائے تو سجدۂ سہو کرے

س…… نمازِ وتر کی تیسری رکعت میں سورۂ فاتحہ اور سورۃ پڑھ کر رُکوع میں چلے جائیں، دُعائے قنوت پڑھنا بھول جائے تو کیا کریں؟ آیا نماز دُہرائے یا واپس لوٹ جائے؟ تفصیل سے جواب سے نوازیئے۔

ج…… دُعائے قنوت واجب ہے، اگر بھول جائے تو سجدۂ سہو کرلینے سے نماز صحیح ہوجائے گی۔

التحیات کے بعد غلطی ہوجائے تو کیا سجدۂ سہو کرنا ہوگا؟

س……نماز میں کوئی غلطی ہوجائے تو سجدۂ سہو کرتے ہیں، لیکن اگر التحیات کے بعد کوئی غلطی ہوجائے تو کیا کریں؟ یا اگر نماز کے درمیان کوئی غلطی ہوجائے اور سلام پھیرنے کے بعد یاد آئے تو کیا کریں؟

ج……آخری التحیات کے بعد سہو ہوجائے تو سجدۂ سہو نہیں، نماز پوری ہوگئی، سلام پھیرنے کے بعد یاد آیا کہ میرے ذمہ سجدۂ سہو تھا تو اگر سلام پھیر کر ابھی اپنی جگہ بیٹھا ہے، نماز کے منافی کوئی کام نہیں کیا تو سجدۂ سہو کرکے پھر سے التحیات پڑھے اور اگر اپنی جگہ سے اُٹھ چکا ہے یا نماز کے منافی کوئی کام کرلیا تو نماز دوبارہ پڑھے۔

چار رکعت سنتِ مؤکدہ کے درمیانی قعدہ میں التحیات سے زیادہ پڑھنے پر سجدۂ سہو

س……ظہر کی چار مؤکدہ سنتیں پڑھیں، درمیان والے قعدہ میں دُرود شریف دُعا وغیرہ بھی پڑھ لی تو آیا سجدۂ سہو کرنا پڑے گا یا نہیں؟ جبکہ فرضوں میں ایسا ہوجانے سے سجدۂ سہو کرنا پڑتا ہے۔

ج……چار رکعت والی مؤکدہ سنتوں کے پہلے قعدہ میں اگر بھول کر دُرود شریف پڑھ لے تو بعض کے نزدیک سجدۂ سہو واجب نہیں ہوتا، مگر صحیح یہ ہے کہ اس سے سجدۂ سہو واجب ہوجاتا ہے، اس لئے احتیاط کی بات یہی ہے کہ سجدۂ سہو کرے۔

س……چار رکعت فرض یا سنت نماز میں دو رکعت پڑھنے کے بعد کوئی آدمی غلطی سے التحیات پڑھے بغیر کھڑا ہوجائے اور تیسری رکعت میں بیٹھ کر التحیات پڑھے اور پھر کھڑا ہوکر چوتھی رکعت پڑھے اس کے بعد سجدۂ سہو کرلے، تو کیا اس کی نماز ہوجائے گی یا لوٹانی پڑے گی؟

ج……اسے تیسری رکعت پر نہیں بیٹھنا چاہئے، بلکہ آخری قعدہ میں سجدۂ سہو کرلینا چاہئے، چونکہ سجدۂ سہو کرلیا اس لئے نماز صحیح ہوگئی۔

وتر کی نماز میں بھی پہلا قعدہ واجب ہے

س……تین رکعت وتر نماز میں دو رکعت کے بعد تشہد میں بیٹھنا چاہئے یا نہیں؟

ج...... وتر کی نماز میں بھی دو رکعت پر قعدہ واجب ہے، اگر بیٹھنا بھول جائے تو سجدۂ سہو لازم ہوگا۔

وتروں میں دو رکعت کے بعد غلطی سے سلام پھیرنے پر تصحیح

س...... وتر میں دو رکعت کے بعد غلطی سے سلام پھیر لیا جائے اور فوراً ہی غلطی کا احساس ہوجائے تو ساتھ ہی تیسری رکعت مکمل کرکے سجدہ کرلیں یا پھر نئے سرے سے وتر پڑھنے پڑھیں گے؟

ج...... سجدۂ سہو کرلینا کافی ہے۔

کیا التحیات میں تھوڑی دیر بیٹھنے والا سجدۂ سہو کرے گا؟

س...... عصر کے چار فرض الگ پڑھ رہے ہوں، پہلی رکعت کے دُوسرے سجدے کے بعد دُوسری رکعت سمجھ کر التحیات میں تھوڑی دیر ٹھہر گئے، ابھی التحیات پڑھنا شروع نہیں کیا تھا کہ یاد آجائے کہ یہ تو پہلی رکعت ہے، کھڑے ہوجائیں، تو کیا سجدۂ سہو لازم ہوگا یا نہیں؟ اور کیا اسی صورت میں ہمیں دُوسری رکعت کے لئے کھڑا ہونا چاہئے جب تک کہ التحیات مکمل نہ ہوجائے۔

ج...... ذرا سی دیر ٹھہرنے سے سجدۂ سہو واجب نہیں ہوتا، یاد آنے پر فوراً کھڑے ہوجانا چاہئے، ذرا سی دیر سے مراد یہ ہے کہ تین مرتبہ ''سبحان اللہ'' کہنے کی مقدار نہ ٹھہرے۔

التحیات کی جگہ سورة پڑھنے پر سجدۂ سہو کرے

س...... نماز پوری کرنے کے لئے جب التحیات پڑھتے ہیں، تو اگر التحیات کی جگہ کوئی سورة پڑھ لیں یا التحیات غلط پڑھ لیں تو کیا سجدۂ سہو کرنا چاہئے یا نہیں؟

ج...... اس صورت میں سجدۂ سہو واجب ہے۔

التحیات کی جگہ الحمد پڑھنے والا سجدۂ سہو کرے

س...... بعض اوقات نماز میں التحیات کے وقت الحمد شریف غلطی سے پڑھی جاتی ہے، اور ایسا عموماً نفل کی نماز میں ہوتا ہے، جبکہ نفل بیٹھ کر پڑھے جاتے ہیں، سجدۂ سہو سے نماز ادا

ہو جاتی ہے یا دوبارہ ادا کرنی ہوگی؟

ج…… سجدۂ سہو کرنے سے نماز ہو جائے گی، نفل نماز بیٹھ کر پڑھنا جائز ہے، مگر افضل یہ ہے کہ کھڑا ہو کر پڑھے، بیٹھ کر پڑھنے سے ثواب آدھا رہ جاتا ہے۔

کیا رُکوع کی تکبیر بھول جانے سے سجدۂ سہو لازم آتا ہے؟

س…… اگر کوئی شخص قیام سے رُکوع میں جاتے ہوئے ''اللہ اکبر'' کہنا بھول جائے تو سجدۂ سہو تو لازم نہیں آتا؟

ج…… سجدۂ سہو واجب کے چھوڑنے پر واجب ہوتا ہے، رُکوع اور سجدے کی تکبیریں سنت ہیں، واجب نہیں، اگر کوئی ان کو بھول کر نہ کہے تو سجدۂ سہو واجب نہیں۔

تین سجدے کرنے پر سجدۂ سہو واجب ہے

س…… بندے نے آج عصر کی نماز قریبی مسجد میں ادا کی جماعت کے ساتھ، جب امام صاحب چوتھی رکعت کے سجدے میں گئے تو بجائے دو سجدوں کے تین سجدے کئے، کیا اس طرح یہ نماز ہوگئی؟ جبکہ ایک سجدہ زائد ہے۔

ج…… اگر کسی رکعت میں بھول کر دو کے بجائے تین سجدے کرے تو اس سے سجدۂ سہو واجب ہو جاتا ہے، پس اگر آپ کے امام صاحب نے سجدۂ سہو کرلیا تھا تو نماز ہوگئی، اور اگر سجدۂ سہو نہیں کیا تھا تو اس نماز کا لوٹانا واجب ہے۔

تکبیر کی جگہ ''سمع اللہ لمن حمدہ'' کہہ دیا تو کیا سجدۂ سہو کرنا ہوگا؟

س…… اگر ایک آدمی چار رکعت نماز ادا کر رہا ہو، دو رکعت کے بعد التحیات میں نہ بیٹھے او رسیدھا کھڑا ہو جائے اور پھر جب کھڑا ہو تو یاد آئے کہ میں التحیات میں نہیں بیٹھا تو اس صورت میں کیا کرنا چاہئے؟

ج…… پہلا قعدہ واجب ہے، اور اگر نماز کا واجب بھول جائے تو نماز فاسد نہیں ہوتی، بلکہ سجدۂ سہو لازم آتا ہے، اس لئے اگر کوئی شخص بھولے سے کھڑا ہو گیا تو اب نہ بیٹھے، بلکہ آخر میں سجدۂ سہو کرلے، نماز صحیح ہو جائے گی۔

اگر قعدۂ اُولیٰ کا اشتباہ ہوگیا تو سجدۂ سہو کرے

س...... اگر نماز میں یہ بھول جائے کہ قعدۂ اُولیٰ ہوا یا نہیں؟ تو آخر میں کیا کرنا چاہئے؟

ج...... اگر سوچنے کے بعد غالب خیال یہی ہو کہ قعدہ اُولیٰ نہیں کیا تو سجدۂ سہو کرے۔

بھول کر امام کا آخری قعدہ میں کھڑے ہونا

س...... ایک مسجد میں جماعت ہو رہی تھی، امام صاحب آخری قعدہ میں بغیر التحیات پڑھے بالکل سیدھے کھڑے ہوگئے، مگر لوگوں کے "اللہ اکبر" کہنے پر بیٹھ گئے، سجدۂ سہو کیا اور نماز ختم کردی۔ سائل اور اس کے دوست کا موقف یہ تھا کہ نماز دوبارہ پڑھائی جائے کیونکہ آخری قعدہ فرض ہے اور وہ ادا نہیں ہوا، لوگ نہیں مانے اور سائل اور اس کے دوست نے نماز دوبارہ پڑھ لی۔ اگلی نماز میں سائل موجود نہ تھا، لیکن سنا ہے کہ امام صاحب نے بہشتی زیور پڑھ کر لوگوں کو بتایا کہ ان کا طریقہ ٹھیک تھا، اور نماز ہوگئی ہے، اس بات کا تو مجھے یقین ہے کہ قعدہ فرض کے ادا نہ کرنے پر نماز نہیں ہوتی، لیکن پھر خیال آیا کہ شاید جماعت میں اس کی رعایت دی گئی ہو اور امام صاحب ہی کا موقف صحیح ہو، آپ اس کا صحیح حل بتادیں۔

ج...... آخری قعدہ فرض ہے، اگر کوئی شخص بھول کر کھڑا ہوجائے تو جب تک پانچویں رکعت کا سجدہ نہیں کیا، اس کو لوٹ آنا چاہئے، فرض میں تأخیر کی وجہ سے اس پر سجدۂ سہو واجب ہے اور نماز ہوگئی۔ لیکن اگر پانچویں رکعت کا سجدہ کرلیا تو فرض نماز باطل ہوگئی، ایک اور رکعت ملاکر نماز پوری کرلے اور فرض نئے سرے سے پڑھے۔

آپ نے جو صورت لکھی ہے، اس میں امام صاحب کا موقف صحیح ہے، کیونکہ اس میں فرض ترک نہیں ہوا، بلکہ فرض میں تأخیر ہوئی تھی، جس کی تلافی سجدۂ سہو سے ہوگئی۔

امام قرأت میں درمیان سے کوئی آیت چھوڑ دے تو کیا سجدۂ سہو ہے؟

س...... جہری نماز کے اندر قرأت کے دوران امام نے تقریباً تین آیات سے زیادہ پڑھنے کے بعد پوری ایک آیت چھوڑ دی، یا کچھ لفظ چھوڑ کر اسی سورة کو آگے سے پڑھنے لگے، نہ ہی مقتدی ٹوک سکے، کیا نماز کا اعادہ کرنا چاہئے یا سجدۂ سہو کافی ہوگا؟

ج……اگر پوری آیت چھوڑ دی گئی یا کچھ الفاظِ قرآنیہ چھوڑ دیئے گئے اور اس کے چھوڑنے سے معنی کے اندر کوئی تبدیلی پیدا نہ ہوئی تو ایسی صورت میں نہ نماز کا اعادہ واجب ہے، نہ سجدۂ سہو لازم ہے، نماز دُرست ہوگی۔

لقمہ دینے پر صحیح پڑھ لینے سے سجدۂ سہو لازم نہیں

س…… ہمارے محلے میں ایک مسجد ہے، میں اس مسجد میں نماز پڑھتا ہوں، اتفاق سے ایک دن امام صاحب کسی کام سے باہر گئے ہوئے تھے، لہٰذا ہم نمازیوں نے کسی دُوسرے آدمی کو امامت کے لئے کہا، وہ نماز پڑھانے لگے تو ان صاحب سے قرأت میں دو مقام پر غلطی ہوئی، اور نمازیوں نے ان کو لقمہ دیا اور قرأت کو صحیح پڑھایا اور اس طرح نماز ختم ہوئی، نماز جیسے ہی ختم ہوئی تو کچھ نمازیوں نے کہا کہ امام صاحب کو سجدۂ سہو کرنا چاہئے، لہٰذا نماز دوبارہ ادا کریں، اور کسی نے کہا کہ نماز صحیح ہوگئی، لوٹانے کی ضرورت نہیں۔ سوال یہ ہے کہ امام صاحب سے فرض نماز میں غلطی ہوجائے (جیسی اُوپر بیان کی گئی ہے) تو کیا سجدۂ سہو لازم ہوتا ہے یا نہیں؟

ج……امام صاحب کے قرأت میں بھول جانے اور پھر لقمہ دینے پر صحیح پڑھ لینے سے سجدۂ سہو لازم نہیں آتا، نماز صحیح ہوگئی۔

''مسبوق'' اور ''لاحق'' کے سجدۂ سہو کا حکم

س…… ہمارے امام صاحب مغرب کی نماز پڑھا رہے تھے اور دُوسری رکعت میں جب وہ التحیات پڑھنے بیٹھے تو اُٹھنا بھول گئے اور مزید پڑھتے رہے، پیچھے سے کسی نے ''اللہ اکبر'' کہا، امام صاحب اُٹھے، تیسری رکعت میں ایک مقتدی آکر شامل ہوئے، امام نے سجدۂ سہو کیا، ساتھ ہی بعد میں آنے والے متقدی نے بھی سجدۂ سہو کیا، امام نے سلام کہا، مقتدی کھڑا ہوگیا، جب مقتدی اپنی آخری رکعت میں التحیات پڑھ رہا تھا تو ہمارے گاؤں کے مولانا صاحب نے اس سے کہا کہ سجدۂ سہو کرو، اس نے نہ کیا، حالانکہ غلطی امام صاحب نے کی تھی اور مقتدی نے اس کے ساتھ سجدۂ سہو بھی کیا تھا، مگر امام کا کہنا ہے کہ اس کو اپنی رکعت میں بھی

فہرست

سجدۂ سہو کرنا چاہئے تھا۔ امام صاحب کے پاس ایک کتاب "رُکنِ دین" ہے، جس میں لکھا ہوا ہے کہ مقتدی کو اپنی آخری رکعت میں سجدۂ سہو کرنا چاہئے، جبکہ ہم نے دُوسری کتابوں میں دیکھا، مگر وہاں لکھا ہے کہ سجدۂ سہو نہیں ہوگا۔ ہم سب اہلِ سنت سے تعلق رکھتے ہیں اور اس مسئلہ کا جواب براہِ کرم قرآن و حدیث اور فقہِ حنفی کی روشنی میں تحریر فرمائیں، کیونکہ اس نمازی نے اس مسئلے پر امام سے جھگڑے کی بنیاد پر امام کے پیچھے نماز پڑھنا چھوڑ دی ہے، مقتدی نے کئی جگہ سے تصدیق کروائی تو جواب ملا کہ سجدۂ سہو نہیں ہوگا، جبکہ امام صاحب یہ بات کہتے ہیں کہ جو اس کتاب میں لکھا ہے وہ صحیح ہے۔ امام صاحب اپنی اس ایک بات پر ڈٹے ہوئے ہیں، اور تصدیق نہیں کرواتے۔ اور یہ بھی آپ بتائیں کہ اس جھگڑے میں مقتدی نے امام صاحب کے پیچھے نماز پڑھنا چھوڑ دی ہے اور کیا مقتدی کا یہ فعل صحیح ہے یا کہ غلط؟ اور مقتدی نماز گھر میں پڑھتا ہے۔ جن صاحب نے یہ کتاب لکھی ہے ان کا نام یہ ہے: "حضرت مولانا شاہ رُکن الدین صاحب"، اس کتاب میں یہ سوال ہے کہ اگر لاحق کے امام نے اپنے سہو سے سجدہ کیا تو یہ لاحق کیا کرے؟ اور اس کا جواب یہ ہے کہ امام کے سہو سے لاحق پر بھی سجدۂ سہو واجب ہے، اب لاحق نماز کے آخر میں سجدہ کرے جیسے اس کے امام نے آخر میں کیا ہے، اور اگر امام کے ساتھ کرلے گا تو پھر دوبارہ اس کو کرنا چاہئے۔ (درمختار)

ج…… جو شخص دُوسری یا بعد کی کسی رکعت میں آکر جماعت میں شامل ہوا ہو، اس کو "مسبوق" کہتے ہیں، مسبوق کو چاہئے کہ جب امام سجدۂ سہو کرے تو یہ سلام پھیرے بغیر امام کے ساتھ سجدہ کرلے، اور پھر امام کی نماز ختم ہونے کے بعد اپنی رہی ہوئی رکعت یا رکعتیں پوری کرے، ان رکعتوں میں اگر اس کو کوئی سہو ہوجائے تو دوبارہ سجدۂ سہو کرے گا، ورنہ نہیں۔ درمختار میں ہے:

"والمسبوق یسجد مع امامه مطلقًا سواء کان السهو قبل الاقتداء او بعده ثم یقضی ما فاته ولو سها فیه سجد ثانیًا." (ج:۲ ص:۸۳)

"رُکنِ دین" میں جو مسئلہ لکھا ہے، وہ صحیح ہے، مگر وہ "مسبوق" کا نہیں، بلکہ

''لاحق'' کا ہے، اور ''لاحق'' وہ شخص کہلاتا ہے جو ابتداء سے امام کے ساتھ شریک ہو، مگر کسی وجہ سے نماز کا آخری حصہ اسے امام کے ساتھ نہ ملا ہو، آپ کے امام صاحب سے یہ سہو ہوا کہ انہوں نے ''مسبوق'' اور ''لاحق'' کے درمیان فرق نہیں کیا، اس لئے ''لاحق'' کا مسئلہ ''مسبوق'' پر چسپاں کردیا۔

مسبوق امام کے پیچھے اگر بھول کر دُرود شریف پڑھ لے تو اس پر سجدۂ سہو نہیں

س...... نماز ابھی باقی ہے مگر ایک شخص (امام کی) آخری رکعت میں دُرود شریف بھی پڑھ لیتا ہے، تو کیا سجدۂ سہو لازم آتا ہے؟

ج...... نہیں۔

مسبوق اگر امام کے ساتھ سلام پھیر دے تو اب کیا کرے؟

س...... اگر ہم ایک یا دو رکعت کے بعد نماز میں شریک ہوتے ہیں لیکن امام کے ساتھ سلام پھیر لیتے ہیں تو اس صورت میں کیا ہمیں نماز دوبارہ ادا کرنی ضروری ہے یا نہیں؟

ج...... نماز دوبارہ پڑھنے کی ضرورت نہیں، اگر امام کے ساتھ ہی سلام پھیرا تھا تو یاد آنے پر فوراً اُٹھ جائیں، اس صورت میں سجدۂ سہو کی بھی ضرورت نہیں، اور اگر امام کے بعد سلام پھیرا تو سجدۂ سہو لازم ہے۔

جماعت سے چھوٹی ہوئی رکعتوں میں غلطی پر سجدۂ سہو کا حکم

س...... جماعت سے چھوٹی ہوئی رکعتوں میں اگر کوئی غلطی ہوجائے تو کیا سجدۂ سہو کرنا چاہئے؟

ج...... امام کے فارغ ہونے کے بعد جو رکعتیں مسبوق ادا کرتا ہے، اس میں وہ منفرد یعنی تنہا نماز پڑھنے والے کے حکم میں ہوتا ہے، اس لئے ان میں اگر ایسی غلطی ہوجائے جس سے سجدۂ سہو لازم آتا ہو تو سجدۂ سہو واجب ہے۔

بھول کر امام کے ساتھ سلام پھیرنے والا اگر فوراً سجدۂ سہو کرلے تو کیا حکم ہے؟

س...... میں امام کے پیچھے نماز پڑھ رہا تھا، مگر پہلی رکعت میں شامل نہ ہوسکا، سلام پھیرتے

فہرست

وقت میں نے بھی سلام پھیرلیا، لیکن فوراً یاد آ گیا، لہٰذا میں نے سجدۂ سہو کیا اور اُٹھ کر ایک رکعت نماز پڑھ کر سلام پھیرلیا، کیا اس طریقے سے میری نماز صحیح ہوگئی؟ اگر جس رکعت میں غلطی ہوجائے تو اسی رکعت میں سجدۂ سہو کرنے میں کوئی حرج تو نہیں؟

ج…… اگر بھول کر امام کے ساتھ سلام پھیر دے اور فوراً ہی یاد آجائے کہ میری رکعت باقی ہے تو اس سے سجدۂ سہو واجب نہیں ہوگا، سجدۂ سہو ہمیشہ آخری التحیات میں ادا کیا جاتا ہے، جس رکعت میں غلطی ہو، اسی میں ادا کرنا دُرست نہیں۔

ایک رکعت زیادہ پڑھ لی تو کیا سجدۂ سہو کرنے سے نماز ہوجائے گی؟

س…… مغرب کی نماز فرض میں امام صاحب نے تین کی جگہ چار رکعت پڑھا دیں، سلام پھیرتے ہی لوگوں نے کہا کہ چار رکعت ہوئی ہیں، امام صاحب سجدۂ سہو میں چلے گئے اور نماز ختم کی اور کہا کہ جن لوگوں نے کہا تھا وہ نماز دوبارہ پڑھ لیں، باقی سب کی نماز ہوگئی، جبکہ امام صاحب جب چوتھی رکعت کے لئے کھڑے ہوئے تو مقتدیوں نے لقمہ بھی دیا تھا، مقتدیوں نے امام صاحب کو نماز دوبارہ پڑھانے کو کہا لیکن امام صاحب راضی نہ ہوئے، اور کہا کہ نماز ہوگئی، اس طرح تقریباً آدھے نمازیوں نے دوبارہ جماعت کرائی، آدھے امام صاحب کی بات پر رہے کہ نماز ہوگئی۔ امام صاحب نے نماز دوبارہ نہیں پڑھائی۔ آپ اب اس کو واضح کریں کہ نماز ہوئی یا نہیں؟ اس لئے کہ اگر نماز ہوگئی تو جن لوگوں نے دوبارہ نماز پڑھی ان کے لئے کیا حکم ہے؟ اور جن لوگوں نے نہیں پڑھی ان کے لئے کیا ہے؟

ج…… اگر امام صاحب تیسری رکعت کے بعد التحیات میں بیٹھے تھے اور بجائے سلام پھیرنے کے چوتھی رکعت کے لئے کھڑے ہوگئے تو سجدۂ سہو کرنے سے ان کی اور جن مقتدیوں نے گفتگو نہیں کی تھی ان کی نماز ہوگئی، اور اگر تیسری رکعت پر بیٹھے نہیں تھے سیدھے کھڑے ہوگئے تھے تو کسی کی بھی نماز نہیں ہوئی، دوبارہ پڑھنا ضروری ہے۔

تین رکعت فرض کو بھول کر چار رکعت پڑھنا

س…… مغرب کی نماز میں امام صاحب آخری رکعت میں تشہد میں بیٹھے تھے، پیچھے سے کسی

فہرست

مقتدی نے ''سبحان اللہ'' کہا اور اس پر امام صاحب بیٹھے رہے، پھر کسی دُوسرے مقتدی نے ''سبحان اللہ'' کہا، اس پر امام صاحب کھڑے ہوگئے اور چوتھی رکعت پوری کرکے سجدۂ سہو کیا اور سلام پھیر دیا، کچھ لوگوں کے قول کے مطابق تین فرض ادا ہوگئے، جبکہ ایک زائد رکعت باطل ہوگئی، لیکن کچھ مقتدیوں کا خیال ہے کہ نماز دوبارہ پڑھنی چاہئے اس لئے کہ آخری قعدہ فرض ہے۔

ج...... قعدۂ اخیرہ میں تشہد پڑھنے کی مقدار بیٹھنا فرض ہے، اگر قعدۂ اخیرہ بالکل ہی ترک کردیا جائے یا بقدرِ تشہد نہ بیٹھا جائے تو فرض ادا نہ ہونے کی وجہ سے نماز فاسد ہوجائے گی، اعادہ ضروری ہوگا۔ جب دُوسرے مقتدی کے ''سبحان اللہ'' کہنے پر امام صاحب کھڑے ہوئے تو اگر وہ اس وقت تک تشہد پڑھنے کی مقدار بیٹھ چکے تھے تب تو سجدۂ سہو ادا کرنے کے بعد تین رکعت مغرب کے فرض ادا ہوگئے، اور اگر امام صاحب تشہد پڑھنے کی مقدار نہیں بیٹھے، بلکہ اس سے پہلے ہی کھڑے ہوگئے تو سجدۂ سہو کے باوجود مغرب کی فرض نماز فاسد ہوگئی، اس نماز کو دُہرایا جائے گا، البتہ پڑھی ہوئی نماز چار رکعت نفل ہوجائے گی۔

چار رکعت کے بجائے پانچ پڑھنے والا سجدۂ سہو کس طرح کرے؟

س...... اگر چار رکعت کے بجائے پانچ رکعت پڑھ لیں اور آخر میں سجدۂ سہو کرلیا تو نماز ہوگئی یا لوٹانا لازمی ہے؟

ج...... اگر پانچویں رکعت کا سجدہ کرنے سے پہلے یاد آجائے تو فوراً قعدہ میں بیٹھ جائے اور سجدۂ سہو کرلے، نماز ہوگئی، اور اگر اس وقت یاد آیا جبکہ پانچویں رکعت کا سجدہ کرلیا تھا تو ایک رکعت اور ملاکر چھ رکعتیں پوری کرلے، اب اگر چوتھی رکعت کے بعد قعدہ کیا تھا تب تو اس کے فرض ادا ہوگئے، ورنہ یہ چھ رکعتیں نفل بن گئیں، فرض دوبارہ پڑھے، مگر دونوں صورتوں میں سجدۂ سہو لازم ہے۔

جمعہ اور عیدین میں سجدۂ سہو نہ کرنے کی گنجائش ہے

س...... نمازِ جمعہ کی آخری رکعت میں مولوی صاحب التحیات کے بعد ''اللہ اکبر'' کہہ کر

دوبارہ سیدھے کھڑے ہوگئے اور تقریباً دو یا ڈیڑھ منٹ تک سیدھے کھڑے رہنے کے بعد فوراً بیٹھ گئے اور اس کے بعد سلام پھیر دیا، لیکن سجدۂ سہو نہیں کیا، پھر خود ہی مولوی صاحب نے یہ اعلان کیا کہ ہم آخری رکعت میں التحیات پڑھ چکے تھے، اس لئے سجدۂ سہو لازم نہیں ہے، اور جمعہ کی نماز میں چاہے فرض چھوٹ جائے یا واجب اس میں نہ تو نماز کو دوبارہ پڑھنا چاہئے اور نہ سجدۂ سہو کرنا چاہئے، کیا یہ مسئلہ دُرست ہے؟

ج...... آخری رکعت میں التحیات پڑھ کر اگر کھڑا ہوجائے تو سجدۂ سہو لازم ہوجاتا ہے، مگر جمعہ اور عیدین کی نماز میں اگر مجمع بہت زیادہ ہو اور سجدۂ سہو کرنے سے نمازیوں کی پریشانی کا اندیشہ ہو تو سجدۂ سہو نہ کرنا بہتر ہے۔ اور مولوی صاحب کا یہ کہنا کہ جمعہ کی نماز میں چاہے فرض چھوٹ جائے دوبارہ نماز نہیں پڑھنی چاہئے، غلط ہے۔ فرض چھوٹ جانے کی صورت میں نماز کا لوٹانا ضروری ہے اور واجب چھوٹ جانے کی صورت میں سجدۂ سہو لازم ہوجاتا ہے، لیکن جمعہ اور عیدین میں اگر مجمع زیادہ ہو تو سجدۂ سہو نہ کیا جائے۔

فرضوں میں یاد آئے کہ سنتوں میں سجدۂ سہو کرنا تھا تو اب کیا کرے؟

س...... ظہر کی نماز اگر الگ پڑھ رہے ہوں، چار سنت پڑھیں اور اس میں کوئی ایسی غلطی ہوجائے جس پر سجدۂ سہو واجب ہوجائے اور سجدۂ سہو کرنا بھول جائے، اب چار فرض بھی شروع کردیں، فرض کی دُوسری رکعت میں یاد آیا کہ سجدۂ سہو سنتوں میں بھول گئے تھے تو کیا یہ چار سنتیں فرض کے بعد پڑھیں گے یا فرض کی دُوسری رکعت میں سلام پھیریں اور پھر چار سنتیں پڑھیں اور اس کے بعد چار فرض اور پھر نماز پوری کریں؟

ج...... فرض نماز پوری کرلیں، بعد کی دو سنتیں بھی پڑھ لیں، اس کے بعد ان چار رکعتوں کو لوٹالیں۔

نفل نماز بیٹھ کر شروع کی اس کے بعد کھڑا ہوگیا تو سجدۂ سہو نہیں

س...... نفل نماز کی نیت بیٹھ کر باندھی، سورۂ فاتحہ پڑھنے کے بعد خیال آیا کہ ثواب آدھا ملے گا، کھڑا ہوگیا اور سورۃ پڑھ کر رُکوع کیا، یا ایک رکعت بیٹھ کر پڑھنے کے بعد خیال آیا تو

دُوسری رکعت کھڑے ہوکر پڑھی، اس کے لئے کیا حکم ہے کیا سجدۂ سہو کیا جائے گا یا نماز دُہرانا ہوگی؟

ج...... جوصورت آپ نے لکھی ہے یہ بالاتفاق جائز ہے، اس لئے نہ سجدۂ سہو لازم، نہ نماز کا دُہرانا۔ اس کے برعکس نفل نماز کھڑے ہوکر شروع کرنا اور بیٹھ کر پوری کرنا حضرت امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک جائز ہے اور حضرت امام ابویوسفؒ اور حضرت امام محمدؒ کے نزدیک جائز نہیں۔

سجدۂ سہو کب تک کرسکتا ہے؟

س...... نماز میں غلطی ہونے کی صورت میں سجدۂ سہو کرنا پڑتا ہے، اکثر بھول جاتا ہوں، سلام پھیرنے کے قریب یاد آتا ہے، اس وقت سوچ میں پڑجاتا ہوں کہ سجدۂ سہو کروں یا نہیں؟ لیکن یہ سوچ کر سجدۂ سہو کرلیتا ہوں کہ نہ کرنے سے کرنا بہتر ہے، آپ یہ بتایئے کہ اگر بالکل بھول جائے اور دونوں سلام پھیرنے کے بعد یاد آئے تو کیا کرنا چاہئے؟ کیونکہ سجدۂ سہو کرنا بھول گیا؟

ج...... نماز کے اندر جب بھی یاد آجائے سجدۂ سہو کرلیا جائے، اور سلام پھیرنے کے بعد جب تک اپنی جگہ قبلہ رُخ بیٹھے ہوں اور کوئی ایسا کام بھی نہیں کیا جس سے نماز ٹوٹ جاتی ہے، اس وقت تک سجدۂ سہو کرسکتے ہیں، سجدۂ سہو کے بعد دوبارہ التحیات وغیرہ پڑھ کر سلام پھیرا جائے، اور اگر سلام پھیر کر کوئی ایسا کام کرلیا جس سے نماز ٹوٹ جاتی ہے، تو نماز کو دوبارہ لوٹانا واجب ہے۔

فہرست

مسافر کی نماز

کتنے فاصلے کی مسافت پر قصر نماز ہوتی ہے؟

س...... قصر نماز کے لئے تین منزل ہونا ضروری ہے، ایک منزل کتنے کلومیٹر یا میل کے برابر ہوتا ہے؟

ج...... مختار قول کے مطابق ایک منزل ۱۶ میل اور تین منزل ۴۸ میل کے برابر ہوتی ہے، اور ۴۸ میل کے ۷۷ کلومیٹر بنتے ہیں۔

نماز کو قصر کرنے کی رعایت قیامت تک کے لئے ہے

س...... کیا نماز قصر کی رعایت صرف پہلے وقتوں کے لئے تھی جبکہ لوگ پیدل سفر کیا کرتے تھے یا اب بھی ہے؟

ج...... صرف پہلے وقتوں کے لئے نہیں تھی، بلکہ قیامت تک کے لئے ہے۔

مسافر، شہر کی آبادی سے باہر نکلتے ہی قصر پڑھے گا

س...... ایک مسافر جو کہ کسی گاڑی کے ذریعہ سفر کر رہا ہے وہ گاڑی کچھ ہی دیر بعد روانہ ہونے والی ہے یا روانہ ہو چکی ہے، لیکن اس نے ابھی ۴۸ میل کا فاصلہ طے نہیں کیا، اس وقت اگر نماز کا وقت ہو جائے تو کیا اس نماز کو بھی قصر پڑھیں گے؟

ج...... جب مسافر ۴۸ میل یا اس سے زیادہ مسافت کے سفر کی نیت کر کے اپنے شہر کی آبادی سے نکل جائے تو قصر شروع ہو جائے گی۔

قصر نماز کے لئے کس راستے کا اعتبار ہے؟

س...... میرے گاؤں سے پشاور شہر کو تین راستے جاتے ہیں، ایک راستہ اڑتالیس میل کا ہے جو سڑک اور سواری کا ہے، اور ہمیشہ ہم لوگ ۴۸ میل والے راستے پر پشاور کی طرف

جاتے ہیں، اور دُوسرا راستہ چالیس میل سواری کا راستہ ہے، اور تیسرا راستہ پیادہ ۳۵ میل کا ہے۔ جب میں ۴۸ میل پر پشاور کو جاتا ہوں تو مجھے نماز قصر کا حکم ہے یا دُوسرے راستے کا حکم ہے؟ نماز قصر کروں یا پوری نماز ادا کروں؟ شرعی حکم ارشاد فرمائیں۔

ج…… جس راستے پر سفر کیا جائے اس کا اعتبار ہے، اگر وہ اڑتالیس میل ہو تو قصر لازم ہے، خواہ دُوسرا راستہ اس سے کم مسافت کا ہو۔

کیا شہر سے ۷۰ کلومیٹر دُور جانے آنے والا ٹرک ڈرائیور مسافر ہوگا؟

س…… میں ریتی بجری کا ٹرک چلاتا ہوں، اور سپر ہائی وے روڈ پر تقریباً ۷۰ کلومیٹر آگے جاکر بجری لاتا ہوں، اگر میں وہاں ندی پر پہنچ جاؤں اور نماز کا وقت ہوجائے تو کیا میں نماز قصر کروں یا پوری نماز ادا کروں، اور خدانخواستہ اگر قضا ہوجائے تو واپس کراچی آکر مسافرانہ قضا ادا کروں یا پوری؟

ج…… اگر آپ کراچی کی حدود ختم ہونے کے بعد ۴۸ میل (۷۷ کلومیٹر) یا اس سے زیادہ دُور جاتے ہیں تو نماز قصر کریں گے، سفر کی قضا شدہ نماز گھر پر ادا کی جائے تب بھی قصر ہی پڑھتے ہیں۔ مگر ۷۰ کلومیٹر قصر کی مسافت نہیں، اس لئے آپ وہاں پوری نماز پڑھیں گے۔

ریلوے ملازم مسافر کی نماز

س…… میں ریلوے میں ملازم ہوں، میری ڈیوٹی ٹرین کے ساتھ ہوتی ہے، میں کراچی سے کوئٹہ گاڑی کے ساتھ جاتا ہوں، کوئٹہ سے کراچی، پھر کراچی سے سکھر اور واپسی کراچی سے سرگودھا جاتا ہوں۔ اسی طرح میری ڈیوٹی کا سرکل چلتا ہے، میری رہائش اور فیملی کراچی میں ہے۔ اب سوال یہ ہے کہ مجھے دورانِ سفر قصر نماز پڑھنی چاہئے یا کہ پوری نماز پڑھنی چاہئے، جبکہ گاڑی کے اندر مجھے تمام سہولتیں دستیاب ہیں؟ اسپیشل کمرہ میرے پاس ہے، جس میں ایئر کنڈیشن ہے، میں اور میرا عملہ پوری نماز پڑھتے ہیں، آپ قرآن و سنت کی روشنی میں جواب دیں کہ ہم قصر نماز پڑھیں یا کہ پوری؟ خدا آپ کو جزا دے۔

ج…… کراچی سے باہر سفر کے دوران آپ قصر کریں گے، اور کراچی آکر پوری نماز پڑھیں

فہرست

گے، آپ کا سفر اگرچہ ڈیوٹی کی حیثیت میں ہے، لیکن سفر کے اَحکام اس پر بھی لاگو ہیں۔

جہاں انسان کی جائیداد و مکان نہ ہو، وہ وطنِ اصلی نہیں ہے

س…… میرا آبائی گاؤں حیدرآباد سے ۱۵۰ میل دُور ہے، گاؤں میں میرے دو بھائی اور برادری کے دُوسرے لوگ اب بھی رہتے ہیں، برادری کا قبرستان بھی اسی گاؤں میں ہے۔ میری سرکاری ملازمت زیادہ تر حیدرآباد میں رہی ہے، بچوں کی تعلیم بھی زیادہ تر حیدرآباد میں ہی ہوئی ہے، ایک دو بچے اب بھی حیدرآباد میں ہی پڑھتے ہیں، بلکہ ایک دو بچوں کی ملازمت بھی حیدرآباد میں ہی ہے۔ درحقیقت ملازمت کے زمانے ہی میں، میں نے اپنی کوٹھی حیدرآباد میں بنوائی ہے، اور پنشن لینے کے بعد اپنی رہائش حیدرآباد ہی میں قائم رکھی ہے، بلکہ زرعی زمین بھی پنشن لینے کے بعد حیدرآباد کے نزدیک خریدی ہے، مطلب یہ کہ مستقل سکونت ایک طرح سے حیدرآباد میں اختیار کر رکھی ہے۔ شادی، غمی اور برادری کے معاملات میں گاؤں سے تعلق قائم رکھا ہے اور اکثر گاؤں آنا جانا رہتا ہے۔ اب سوال یہ ہے کہ (الف) اگر میں یا میری اولاد میں سے کوئی گاؤں جائیں تو گاؤں میں یا آتے جاتے راستے میں کون سی نماز پڑھیں، قصر یا پوری؟ (ب) اگر گاؤں میں پوری نماز پڑھنی ہے اور گاؤں سے اِردگرد ۵۰۰ میل کے اندر آنا جانا پڑے تو اُدھر کون سی نماز پڑھیں قصر یا پوری؟

ج…… آپ کا گاؤں چونکہ حیدرآباد سے ۱۵۰ میل کے فاصلے پر ہے، اس لئے وہاں آتے جاتے ہوئے راستے میں تو قصر ہی ہوگی، اصل سوال یہ ہے کہ گاؤں پہنچ کر آپ وہاں مسافر ہوں گے یا مقیم؟ اور وہاں قصر کریں گے یا پوری نماز ادا کریں گے؟ اس کا جواب یہ ہے کہ چونکہ آپ نے وہاں کی سکونت ترک کردی ہے، وہاں نہ آپ کا مکان ہے، اور نہ سامان، اس لئے وہ آپ کا وطنِ اصلی نہیں رہا، آپ وہاں مسافر ہوں گے اور قصر کریں گے۔

جس شہر میں مکان کرایہ کا ہو، چاہے اپنا، وہاں پہنچتے ہی مسافر مقیم بن جاتا ہے

س…… ہمارا ایک مستقل گھر صوبہ سرحد میں ہے، اور ایک مستقل ٹھکانا کراچی میں، اور اگر ہم سرحد سے کراچی کسی کام کے لئے آئیں اور کراچی میں پندرہ دن سے کم رہنے کا ارادہ ہو تو کیا

نماز قصر پڑھنی ہوگی یا پوری؟ (الف) جب مکان کرائے کا ہو، (ب) جب مکان اپنا ہو؟

ج…… کراچی آپ کا وطنِ اقامت ہے، جب تک آپ کا کراچی میں رہنے کا ارادہ ہے اور وہاں رہنے کے لئے کرائے کا مکان لے رکھا ہے، اس وقت تک آپ کراچی آتے ہی مقیم ہوجائیں گے، اور آپ کے لئے پندرہ دن یہاں رہنے کی نیت کرنا ضروری نہیں ہوگا، اس صورت میں آپ یہاں پوری نماز پڑھیں گے، اور جب آپ کراچی کی سکونت ختم کرکے یہاں سے اپنا سامان منتقل کرلیں گے اور کرائے کا مکان بھی چھوڑ دیں گے، اس وقت کراچی آپ کا وطنِ اقامت نہیں رہے گا، پھر اگر کبھی کراچی آنا ہوگا تو اگر پندرہ دن ٹھہرنے کی نیت ہوگی تو آپ یہاں مقیم ہوں گے، اور اگر ۱۵ دن سے کم ٹھہرنے کی نیت ہوگی تو مسافر ہوں گے۔

خلاصہ یہ کہ جب تک یہاں آپ کا کرائے کا مکان ہے، اور جب تک یہاں آپ کا سامان رکھا ہے، اور آپ کی نیت یہ ہے کہ آپ کو واپس آکر یہاں رہنا ہے، اس وقت تک یہ آپ کا وطنِ اقامت ہے۔

ایک ہفتہ ٹھہرنے کی نیت سے اپنے گھر سے ساٹھ میل دُور رہنے والا شخص نماز قصر کرے

س…… میں نوکری کی غرض سے زیادہ تر گھر سے باہر رہتا ہوں، اور منزل اکثر ۵۰ یا ۶۰ میل سے زیادہ ہوتی ہے، اور میں ہمیشہ ایک ہفتہ کی نیت کرکے گھر سے جاتا ہوں اور ہر جمعرات کو واپس آجاتا ہوں، ان مقامات پر قصر نماز پڑھی جائے یا کہ پوری؟

ج…… ملازمت کی جگہ اگر پندرہ دن ٹھہرنے کی نیت کرلیں تب تو آپ وہاں مقیم ہوں گے، ورنہ مسافر۔ آپ نماز مسجد میں جماعت کے ساتھ پڑھا کریں تاکہ قصر کا سوال ہی پیدا نہ ہو، بہرحال اگر اکیلے نماز پڑھنے کی نوبت آئے تو قصر ہی کریں۔

بیک وقت دو شہروں میں مقیم کس طرح قصر نماز پڑھے؟

س…… میری مستقل رہائش سمندری میں ہے، جو فیصل آباد سے ۳۰ میل پر ہے، فیصل آباد میں مستقل ملازمت کرتا ہوں اور بوجہ ملازمت فیصل آباد کو ہی وطنِ سکونت سمجھتا ہوں،

فہرست

دورانِ سفر قصر نماز کے لئے کس شہر کو پیشِ نظر رکھنا ہوگا، مستقل خاندانی رہائش کو یا جہاں ملازمت کرتا ہوں؟

ج…… دونوں کا اعتبار ہوگا، جس شہر سے آپ سفر شروع کریں گے وہاں کا بھی، اور دُوسرے کا بھی، مثال کے طور پر آپ فیصل آباد سے سرگودھا کی طرف سفر کر رہے ہیں تو وہ جگہ فیصل آباد سے ۴۸ میل یا زیادہ کی مسافت پر ہونی چاہئے تب آپ مسافر ہوں گے، اور اگر آپ فیصل آباد سے ٹوبہ یا گوجرہ کی طرف سفر شروع کریں تو سمندری آتے ہی آپ مقیم ہوجائیں گے، اب آگے کی جگہ اگر سمندری سے ۴۸ میل ہو تو آپ مسافر ہوں گے ورنہ نہیں، اسی طرح اگر آپ کو سمندری سے سرگودھا کی طرف جانا ہے، راستے میں فیصل آباد آتا ہے، آپ وہاں پہنچتے ہی مقیم ہوجائیں گے، اب اس سے آگے کی مسافت ۴۸ میل ہو تو مسافر ہوں گے ورنہ نہیں۔

مسافر مختلف قریب قریب جگہوں پر رہے تب بھی قصر کرے

س…… (الف) زید کراچی سے پشاور گیا، اور پشاور میں پچیّس دن رہنے کا ارادہ ہے، مگر مختلف مقامات پر دو تین دن رہنا ہے، لیکن جن مختلف مقامات پر رہتا ہے، وہ قریب قریب ہیں، ایک فرلانگ یا آدھا فرلانگ دُور دُور مختلف دیہات میں، کیا وہ نماز پوری پڑھے گا؟

س…… (ب) عمرو پشاور سے کراچی آیا، اور پندرہ دن سے زائد کراچی میں رہتا ہے، مگر دو دن ناظم آباد، تین دن ٹاور میں، تین دن کیماڑی میں یا اس سے بھی تھوڑا دُور یا اس سے بھی قریب قریب مقامات پر رہتا ہے، کیا پوری نماز پڑھے گا؟

ج…… مسافر جب ایک معین مقام (شہر یا گاؤں) میں پندرہ دن یا اس سے زیادہ رہنے کی نیت کرلے تو وہ مقیم ہوجاتا ہے، اور اس کے ذمہ پوری نماز پڑھنا ضروری ہے، اور اگر ایک جگہ رہنے کی نیت نہیں تو وہ بدستور مسافر رہے گا، اور نماز کی قصر کرے گا، پس سوال میں ذکر کردہ پہلی صورت میں وہ مسافر ہے، کیونکہ اس کی نیت ایک جگہ رہنے کی نہیں، بلکہ مختلف جگہوں پر رہنے کی ہے، گو ان جگہوں میں زیادہ فاصلہ نہیں، اور دُوسری صورت میں وہ مقیم

ہوگا کیونکہ کراچی کا پورا شہر ایک ہی ہے، اس کے مختلف محلوں یا علاقوں میں رہنے کے باوجود وہ ایک ہی شہر میں ہے۔

مرد اور عورت اپنی اپنی سسرال میں مقیم ہوں گے یا مسافر؟

س……آدمی جب اپنی سسرال جائے تو کیا وہاں سفر والی نماز ادا کرے یا مقیم والی؟ بیوی خواہ اپنے والدین کے گھر ہو یا نہ ہو، تو کس طرح نماز ادا کرے؟ اگر بیوی اپنے والدین کے گھر جائے تو کیا وہ بھی مسافرہ ہے یا مقیم؟

ج……مرد کی سسرال اگر مسافتِ سفر پر ہے تو وہ وہاں مسافر ہوگا، اور بیوی کی اگر رُخصتی ہوچکی ہے اور وہ اپنے میکے ملنے کے لئے آتی ہے تو وہ بھی وہاں مسافر ہوگی، جبکہ اس کی نیت وہاں پندرہ دن ٹھہرنے کی نہ ہو۔

ہاسٹل میں رہنے والا طالبِ علم کتنی نماز وہاں پڑھے اور کتنی گھر پر؟

س……میں مہران یونیورسٹی جامشورو میں پڑھتا ہوں، میرا گاؤں یہاں سے ۴۹ میل دُور ہے، اور میں ہاسٹل میں رہتا ہوں، اور ہر جمعرات کو گاؤں جاتا ہوں، یوں میرا گاؤں سے دُور پندرہ دن سے کم دن کا قیام ہے، سوال یہ ہے کہ مجھے سفری نماز پڑھنی چاہئے یا پوری؟ نیز یہ کہ گاؤں میں صرف ایک رات رہتا ہوں ہفتے میں۔

ج……اگر آپ ایک بار ہاسٹل میں پندرہ دن ٹھہرنے کی نیت کرلیں تو ہاسٹل آپ کا ''وطنِ اقامت'' بن جائے گا، اور جب تک آپ طالبِ علم کی حیثیت سے وہاں مقیم ہیں وہاں پوری نماز پڑھیں گے۔ اور اگر آپ نے ایک بار بھی وہاں پندرہ دن کا قیام نہیں کیا تو آپ وہاں مسافر ہیں، اور قصر پڑھیں گے، اور گھر پر تو آپ ہر حال میں پوری نماز پڑھیں گے، خواہ ایک گھنٹے کے لئے آئے ہوں۔

کیا سفر سے واپسی کے بعد بھی نماز قصر پڑھنی ہوگی؟

س……سفر سے واپسی کے بعد کتنے دن بعد تک نمازِ سفر ادا کرنی چاہئے یا سفر کے اختتام پر بند کردی جائے؟

ج…… سفر سے واپسی پر جب آدمی اپنے شہر کی حدود میں داخل ہوجائے، سفر کی نماز ختم ہوجاتی ہے، حدودِ شہر میں داخل ہونے کے بعد پوری نماز پڑھنا لازم ہے۔

میدانِ عرفات میں قصر کیوں پڑھی جاتی ہے؟

س…… یوم الحج یعنی ۹؍ذی الحجہ کو مقامِ عرفات میں مسجدِ نمرہ میں جو ظہر اور عصر کی نمازیں ایک ساتھ پڑھی جاتی ہیں، وہ ہمیشہ قصر کیوں پڑھی جاتی ہیں؟ جبکہ مکہ معظمہ سے عرفات کے میدان کا فاصلہ تین چار میل ہے، اور قصر کے لئے مقامِ قیام سے ۴۸ میل یا ایسے ہی کچھ فاصلے کا ہونا ضروری ہے؟

ج…… ہمارے نزدیک عرفات میں قصر صرف مسافر کے لئے ہے، مقیم پوری نماز پڑھے گا، سعودی حضرات کے نزدیک قصر مناسک کی وجہ سے ہے، اس لئے امام خواہ مقیم ہو، قصر ہی کرے گا، اب سنا ہے کہ احناف کے مسلک کی رعایت میں امام ریاض سے لایا جاتا ہے۔

منیٰ میں قصر نماز

س…… کوئی شخص پاکستان سے یا دُوسرے ممالک سے حج یا عمرے کے لئے جاتا ہے تو مکہ شریف میں پندرہ سے زیادہ ایام رہنے کے بعد اِحرامِ حج باندھ کر منیٰ و عرفات کو جاتا ہے، اب پوچھنا یہ ہے کہ منیٰ و عرفات و مزدلفہ میں نمازیں قصر پڑھے یا پوری پڑھے؟ بعض حضرات کہتے ہیں کہ قصر پڑھے کیونکہ نبی علیہ السلام نے مکہ میں مقیم ہونے کے باوجود نماز قصر پڑھی۔ اگر حنفی مسلک رکھنے والے نے قصر پڑھی ہو تو اس کی نمازیں ہوگئیں یا دوبارہ قضا کرے؟

ج…… قصر کا حکم صرف مسافر کو ہے، اور جو شخص منیٰ جانے سے پہلے مقیم ہو، خواہ اس وجہ سے کہ وہ مکہ مکرّمہ کا رہنے والا ہے، خواہ اس وجہ سے کہ وہ پندرہ دن یا اس سے زیادہ عرصے سے مکہ مکرّمہ میں ٹھہرا ہوا تھا، اس کو منیٰ، عرفات اور مزدلفہ میں قصر کی اجازت نہیں، وہ پوری نماز پڑھے اور اگر قصر کرچکا ہے تو وہ نمازیں نہیں ہوئیں، ان کو دوبارہ پڑھے۔

خلاصہ یہ کہ جو حاجی صاحبان ایسے وقت مکہ مکرّمہ جاتے ہیں کہ ۸؍تاریخ (جو منیٰ جانے کا دن ہے) تک مکہ مکرّمہ میں ان کے پندرہ دن نہیں ہوتے وہ مکہ مکرّمہ میں بھی مسافر

شمار ہوں گے اور منیٰ، عرفات میں بھی، لہٰذا قصر کریں گے۔ اور اگر ۸ر تاریخ تک مکہ مکرّمہ میں ان کے پندرہ دن پورے ہوجاتے ہیں تو وہ مکہ مکرّمہ میں مقیم ہوجائیں گے اور منیٰ، عرفات میں بھی مقیم رہیں گے۔

امام مسافر کے پیچھے بھی مقیم مقتدی کو جماعت کی فضیلت ملتی ہے

س…… میں دھوراجی میں ایک ادارے میں زیرِ تعلیم ہوں، اس ادارے کے قریب ہی ایک مسجد ہے، جہاں میں ظہر کی نماز ادا کرتا ہوں، کچھ عرصہ قبل میں حسبِ معمول نمازِ ظہر ادا کرنے مسجد ہذا میں پہنچا تو جماعت کھڑی ہوچکی تھی، وضو سے فارغ ہوا تو دُوسری رکعت جاری تھی، قریب تھا کہ جماعت میں شامل ہوتا، امام نے دو رکعت کے بعد سلام پھیر لیا۔ دریافت کرنے پر پتہ یہ چلا کہ مسجد میں ایک پیر صاحب آئے ہوئے ہیں جنھوں نے امامت کی، اعلان کیا گیا کیونکہ پیر صاحب سفر میں ہیں اس لئے انہوں نے چار فرض کے بجائے دو فرض پڑھائے، لہٰذا تمام نمازی چار رکعت فرض انفرادی طور پر دوبارہ ادا کریں۔ یہ بات تو سمجھ میں آتی ہے کہ پیر صاحب سفر کے دوران کراچی میں مختصر قیام پر ہیں، اس لئے انہوں نے دو فرض پڑھے، لیکن مسجد کے نمازی تو مقامی ہیں، دریافت یہ کرنا ہے کہ لوگ مسجد میں باجماعت نماز پڑھنے جاتے ہیں جس کی بڑی تاکید بھی آئی ہے، ان کی جماعتوں کی نماز ایک مسافر پیر سے امامت کراکے ضائع کرادینا اور جماعت کی نماز کے فضائل سے محروم کردینا قرآن وسنت کی رُو سے کیا جائز ہے؟ نیز جماعت سے نماز نہ ادا کرنے کا وبال کس پر ہوگا، نمازی پر، پیر صاحب پر، یا مسجد کے منتظمین پر؟ میں اس کے بعد وہاں مسجد میں نماز پڑھنے نہیں گیا، بعد میں پتہ چلا کہ تین چار روز تک پانچوں وقت کی نمازیں پیر صاحب نے اسی طرح پڑھائیں۔ برائے مہربانی قرآن وحدیث کی روشنی میں جواب سے نوازیں، اس سے بہت شک وشبہات ختم ہوں گے۔

ج…… اگر امام مسافر ہو تو وہ دو رکعت کے بعد سلام پھیر دے گا، اور اس کے پیچھے جو مقتدی مقیم ہیں، وہ اُٹھ کر اپنی دو رکعتیں پوری کرلیں گے، مقتدیوں کو چار فرض انفرادی طور پر ادا

کرنے کی ضرورت نہیں۔ اور مسافر کی امامت سے اس کی اقتدا کرنے والے مقیم مقتدیوں کو بھی جماعت کا ثواب پورا ملتا ہے، اس لئے آپ کا یہ سوال ہی بے محل ہے کہ جماعت سے نماز نہ پڑھنے کا وبال کس پر ہوگا؟ کیونکہ نماز جماعت کے ساتھ پڑھی گئی، اس لئے ترکِ جماعت کے وبال کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ البتہ جو مقتدی اپنی سستی کی وجہ سے آپ کی طرح دیر سے آئے اور جماعت سے محروم رہے، ان کا وبال خود انہی کی سستی پر ہے، اور آپ کا آئندہ کے لئے اس مسجد میں جانا ہی بند کردینا بھی غلط تھا۔

مقیم امام کی اقتدا میں مسافر مقتدی کتنی رکعات کی نیت کرے؟

س…… امام مقیم، مقتدی مسافر، تو مقتدی کتنی رکعتوں کی نیت کرے گا؟ سنا ہے کہ نیت دو رکعتوں کی کرنی ہے اور پڑھنی چار ہیں؟

ج…… امام مقیم ہو تو مقتدی بھی اس کی اقتدا میں پوری نماز پڑھے گا، اور پوری نماز ہی کی نیت کرے گا، مسافر کو قصر کا حکم اس صورت میں ہے، جب وہ اکیلا نماز پڑھ رہا ہو یا مسافر امام کی اقتدا میں نماز پڑھ رہا ہو۔

کیا بس اور ہوائی جہاز میں نماز ادا کرنی چاہئے؟

س…… بس یا ہوائی جہاز کے سفر کے دوران اگر نماز کا وقت ہوجائے تو کیا بس یا ہوائی جہاز میں سفر کے دوران نماز ادا کرنا لازمی ہے؟ کیونکہ بس ڈرائیور تو عموماً بس کھڑی نہیں کرتے اور ہوائی جہاز کا معاملہ تو بالکل ہی مشکل معاملہ ہے، کیونکہ وہ تو انسان کے بس کی بات نہیں ہے، اس لئے بس یا ہوائی جہاز کے اندر نماز کس طرح ادا کی جائے؟ اور کیا ادا کرنا لازمی ہے؟

ج…… نماز تو بس اور ہوائی جہاز کے سفر کے دوران بھی فرض ہے، قضا نہیں کرنی چاہئے، ہوائی جہاز کے اندر تو آدمی اطمینان سے نماز پڑھ سکتا ہے، البتہ بس میں نماز نہیں پڑھی جاسکتی، اس لئے یا تو بس ڈرائیور سے پہلے معاہدہ کرلیا جائے کہ وہ نماز پڑھانے کے لئے بس کھڑی کرے، ورنہ بس کا ٹکٹ ہی اتنی مسافت کا لیا جائے جہاں پہنچ کر نماز کا وقت آنے کی توقع ہو، نماز پڑھ کر دُوسری بس پکڑلی جائے۔

فہرست

ہوائی جہاز میں نماز کا کیا حکم ہے؟

س...... کیا ہوائی جہاز میں نماز پڑھنے سے نماز ادا ہوجاتی ہے؟

ج...... ہوائی جہاز میں نماز اکثر علمائے کرام کے نزدیک صحیح ہوجاتی ہے، بشرطیکہ نماز کو اس کی تمام شرائطِ صحت کے ساتھ ادا کیا جائے، قبلہ رُخ اور دیگر شرائط میں نقص نہ رہ جائے، بعض علماء فرماتے ہیں کہ ہوائی جہاز میں نماز ادا کرنے کے بعد زمین پر احتیاطاً اس کا اعادہ بھی کرلے تو بہتر ہے، ضروری اور واجب نہیں ہے۔

بحری جہاز کا عملہ مسافر ہے، شہری بندرگاہ پر وہ مقیم بن سکتا ہے

س...... میں ایک بحری جہاز میں چیف انجینئر ہوں، زندگی کا بیشتر حصہ سمندروں میں سفر پر گزرتا ہے، مجھے اور میرے دُوسرے ساتھیوں کو حسبِ عہدہ رہائش، خوراک کی جملہ ضروریات (مجوّزہ قانون کے تحت) میسر ہیں، یہ ٹھیک ہے کہ ہمیں بعض دفعہ لگاتار بغیر رُکے دو دو ماہ تک سفر میں رہنا پڑتا ہے، چند دن کسی بندرگاہ پر رُکے، اور پھر سفر شروع ہوجاتا ہے۔ جہاز کسی بھی بندرگاہ پر پندرہ دن سے زیادہ نہیں ٹھہرتا (بعض دفعہ ایک ماہ بھی رُک جاتا ہے)۔ میں بفضلہٖ تعالیٰ اپنے ساتھیوں کے ہمراہ باجماعت اور بعض دفعہ اکیلے جیسا بھی موقع ہو، اپنی نمازیں فقہِ حنفی کے تحت اہلِ سنت والجماعت کے طریقے پر ادا کرتا ہوں، ہم سب اپنے آپ کو مسافر تصوّر نہیں کرتے، (کیونکہ جیسا کہ میں نے شروع میں عرض کی کہ ہمیں رہائش و خوراک اور پُرسکون ماحول حسبِ عہدہ میسر ہے)۔ چند دن ہوئے ہمارے ایک نئے ساتھی نے جو کیپٹن کے عہدے پر فائز ہوکر ہمارے جہاز کے عملے میں آشامل ہوئے ہیں، ہماری نماز کی ادائیگی پر اعتراض کیا ہے، اور اپنے اعتراض کے جواز میں ایک مولانا صاحب کا تحریری فتویٰ بھی دِکھایا ہے، جس کا لبِ لباب یہ ہے کہ: ''بحری جہازوں کے عملے اور کارکنوں کو اپنی نمازیں بحیثیت مسافر کے ادا کرنی چاہئیں، (یعنی اختصار کے ساتھ فرض نماز آدھی)، بصورتِ دیگر وہ سنتِ نبویؐ کے منکر ہوں گے۔'' مولانا صاحب! آپ ہمیں مندرجہ بالا حالات کے تحت جو درج کئے گئے ہیں شش و پنج سے نکالیں، کیا بحری

فہرست

جہاز کے عملے/ کارکن کو پوری سہولتیں میسر ہونے کے باوجود اپنے آپ کو مسافر تصوّر کرنا چاہئے؟ یا اپنی نمازیں مکمل طور پر ساکن کے تصوّر پر پڑھنی چاہئیں؟ جہاں تک میری معلومات کا تعلق ہے مسافر کو اختصار کے ساتھ ادا کرنے کا حکم (سنتِ نبویؐ اور حکمِ خداوندی کے تحت) دیا جانا، سفر کی تکالیف اور مشکلات کی وجہ سے ہے۔ مولانا صاحب! اس بات کا کیا جواز ہے کہ مسافر سہولت کی خاطر فرض نماز تو اختصار کے ساتھ پڑھے، جبکہ بقیہ نماز کی سنتیں اور نوافل پورے ادا کرے؟ میرے عرض کرنے کا مدعا یہ ہے کہ مسافر کو اگر سہولت ہی لینی ہے تو صرف فرض نماز کے لئے کیوں، پوری نماز کے لئے کیوں نہیں؟ سنتیں اور نوافل پورے ادا کرنا اگر آسان ہوسکتا ہے تو فرض نماز پوری ادا کرنے میں کیا مشکل ہوسکتی ہے؟ حضرت! شریعتِ محمدیؐ اور قرآنِ پاک کی روشنی میں دلائل کے ساتھ جواب دے کر ہمیں ذہنی کوفت اور پریشانی سے نجات دِلائیں، اس سے بہتوں کا بھلا ہوگا۔

ج...... آپ کے سوال کا مختصر جواب یہ ہے کہ بحری جہاز کا عملہ تمام تر سہولتوں کے باوجود مسافر ہے۔ البتہ جہاز جب کسی شہر میں لنگرانداز ہو اور بندرگاہ شہر کا ایک حصہ تصوّر کی جاتی ہو اور اس جگہ پندرہ دن کا یا اس سے زیادہ رہنے کا ارادہ ہو تو پوری نماز ادا کی جائے گی۔ آپ کا یہ ارشاد بجا ہے کہ: ''سفر میں نماز قصر کا حکم دیا جانا سفر کی تکالیف اور مشکلات کی وجہ سے ہے۔'' لیکن چونکہ سفر میں عموماً تکلیف و مشقت پیش آتی ہے، اس لئے شریعت نے قصر کا مدار مسافت پر رکھا ہے، ورنہ لوگوں کو یہ فیصلہ کرنے میں دُشواری پیش آتی کہ اس سفر میں تکلیف و مشقت ہے یا نہیں؟ خلاصہ یہ کہ حکم کی اصل علت تو تکلیف و مشقت ہی ہے، مگر اس کا کوئی پیمانہ مقرّر کرنا مشکل تھا، اس لئے شریعت نے اَحکام کا مدار خود تکالیف پر نہیں رکھا، بلکہ سفر پر رکھا، خواہ اس میں مشقت ہو یا نہ ہو، اس لئے آپ لوگوں کو نماز قصر ہی کرنی ہوگی۔ قصر صرف فرض رکعات میں ہوتی ہے، سنتوں اور نفلوں میں نہیں، کیونکہ سفر میں سنتیں، نفل کی حیثیت اختیار کر جاتی ہیں، اور ان کا پڑھنا اختیاری امر بن جاتا ہے، تاہم اگر سفر میں فراغت و اطمینان ہو تو سنن و نوافل ضرور پڑھنے چاہئیں، مگر فرض نماز قصر ہی ہوگی، پوری پڑھنا جائز نہیں۔

کیا ریل میں سیٹ پر بیٹھ کر کسی طرف بھی منہ کر کے نماز پڑھ سکتے ہیں؟

س...... اخبارِ جہاں میں بعنوان کتاب و سنت کی روشنی میں، ایک مسئلہ لکھا ہے، جس کی عبارت یہ ہے: ”(سوال) اکثر و بیشتر دیکھا گیا ہے کہ ریل گاڑی اور بسوں میں بوقتِ نماز نمازی لوگ سیٹ پر بیٹھ کر جس طرف بھی منہ ہو نماز پڑھ لیتے ہیں، کتاب و سنت کی روشنی میں وضاحت فرمائیں۔ (جواب) نماز ہوجاتی ہے۔“ اس سلسلے میں آپ کی کیا رائے ہے؟

ج...... نماز میں قبلہ کی طرف منہ کرنا شرط ہے، اور قیام بشرطِ قدرت فرض ہے، فرض اور شرط فوت ہوجانے سے نماز بھی نہیں ہوتی۔ اخبارِ جہاں کا لکھا ہوا مسئلہ غلط ہے، ریل میں کھڑے ہوکر قبلہ رُخ نماز پڑھنی چاہئے۔

ریل گاڑی میں نماز کس طرح ادا کی جائے؟

س...... ریل کے سفر میں اگر تختے پر بیٹھ کر نماز پڑھ لی جائے اور منہ قبلہ شریف کی طرف نہ ہو تو نماز ہوجاتی ہے یا نہیں؟ بعض لوگ کہتے ہیں کہ اس طرح نماز صحیح نہیں ہوتی، بعض کہتے ہیں کہ ہوجاتی ہے۔

ج...... جو لوگ ریل کے تختے پر بیٹھ کر نماز پڑھ لیتے ہیں، تین وجہ سے ان کی نماز صحیح نہیں ہوتی:

اوّل:...... نماز کی جگہ کا پاک ہونا شرط ہے، اور ریل کے تختے کا پاک ہونا مشکوک ہے، آپ نے اکثر دیکھا ہوگا کہ چھوٹے بچے ان پر پیشاب کر دیتے ہیں۔

دوم:...... نماز میں قبلہ کی طرف رُخ کرنا ضروری ہے، اس کے بغیر نماز نہیں ہوتی، اور ناواقف لوگوں کا یہ خیال کہ سفر میں قبلہ رُخ کی پابندی نہیں، غلط ہے۔ سفر میں بھی قبلہ رُخ کرنا اسی طرح ضروری ہے جس طرح وطن میں ضروری ہے، بلکہ شریعت کا حکم تو یہ ہے کہ سفر میں نماز کے دوران اگر قبلہ کا رُخ بدل جائے تو نمازی اسی حالت میں قبلہ کی طرف گھوم جائے۔ ہاں! سفر میں قبلہ رُخ کا پتہ نہ چلے اور کوئی صحیح رُخ بتانے والا بھی موجود نہ ہو، تو خوب غور و فکر اور سوچ بچار سے کام لے کر خود ہی اندازہ لگالے کہ قبلہ کا رُخ اس طرف ہوگا، اور اسی رُخ پر نماز پڑھ لے، اب اگر نماز کے بعد معلوم ہوا کہ اس نے جس رُخ نماز

پڑھی ہے وہ قبلہ کی سمت نہیں تھی، تب بھی اس کی نماز ہوگئی، دوبارہ لوٹانے کی ضرورت نہیں، اور اگر نماز کے اندر ہی قبلہ رُخ کا پتہ چل جائے تو نماز توڑنے کی ضرورت نہیں، نماز کے اندر ہی قبلہ رُخ کی طرف گھوم جائے۔

سوم:...... نماز میں قیام یعنی کھڑا ہونا فرض ہے، آدمی خواہ گھر پر ہو یا سفر میں، جب تک اسے کھڑے ہونے کی طاقت ہے بیٹھ کر نماز صحیح نہ ہوگی، اور اس میں مردوں کی تخصیص نہیں، عورتوں کے لئے بھی یہی حکم ہے۔ بعض مستورات بیٹھ کر نماز پڑھ لیتی ہیں، یہ جائز نہیں، فرض اور وتر ان کو بھی کھڑے ہوکر پڑھنا لازم ہے، اس کے بغیر نماز نہیں ہوگی، البتہ نوافل بیٹھ کر پڑھ سکتی ہیں۔

سفر میں بعض پکے نمازی بھی نمازیں قضا کردیتے ہیں، عذر یہ کہ ایسے رش میں نماز کیسے پڑھیں؟ یہ بڑی کم ہمتی اور غفلت کی بات ہے، اور پھر ریل میں کھانا پینا اور دیگر طبعی حوائج کا پورا کرنا بھی تو مشکل ہوتا ہے، لیکن مشکل کے باوجود ان طبعی حوائج کو بہرحال پورا کیا جاتا ہے، آدمی ذرا سی ہمت سے کام لے تو مسلمان کیا، غیرمسلم بھی نماز کے لئے جگہ دے دیتے ہیں۔ اور سب سے بڑھ کر افسوس کی بات یہ ہے کہ بعض حضرات حج کے مقدس سفر میں بھی نماز کا اہتمام نہیں کرتے، وہ اپنے خیال میں تو ایک فریضہ ادا کرنے جارہے ہیں، مگر دن میں خدا کے پانچ فرض غارت کردیتے ہیں، حاجیوں کو یہ اہتمام کرنا چاہئے کہ سفرِ حج کے دوران ان کی ایک بھی نماز باجماعت فوت نہ ہو، بلکہ ریل میں اذان، اقامت اور جماعت کا بھی اہتمام کرنا چاہئے۔

ریل گاڑی میں نماز کس طرح پڑھے؟ جبکہ پانی تک پہنچنے پر قادر نہ ہو؟

س...... بعض اوقات دورانِ سفر ریل گاڑی میں اتنا زیادہ رش ہوتا ہے کہ بیت الخلاء جانا تو درکنار ایک سیٹ سے دُوسری سیٹ تک جانا دُشوار ہوجاتا ہے۔ تو ان حالات میں ایک تو آدمی کی وضو یا طہارت تک پہنچ نہیں ہوتی، دُوسرا یہ کہ نماز ادا کرنے کے لئے موزوں جگہ کا ملنا ناممکن ہوتا ہے، اور خاص کر جبکہ گاڑی کا رُخ کعبہ کی طرف ہو یا کعبہ سے مخالف سمت

(مثلاً کراچی آنے جانے والی ریل گاڑیاں)، کیونکہ اس حالت میں اگر سیٹ پر جگہ مل بھی جائے تو نمازی سجدہ نہیں کرسکتا۔ تو حضور! ان مجبوریوں کو مدِنظر رکھتے ہوئے نماز کا وقت ہونے پر نمازی نماز کس طرح ادا کرے؟

ج…… ایسی مجبوری کی حالت کبھی شاذ و نادر ہی پیش آسکتی ہے، عام طور پر گاڑیوں میں رش تو ہوتا ہے، لیکن اگر ذرا ہمت سے کام لیا جائے تو آدمی کسی بڑے اسٹیشن پر نماز پڑھ سکتا ہے، بہرحال اگر واقعی ایسی حالت پیش آجائے تو اس کے سوا کیا چارہ ہے کہ نماز قضا کی جائے، لیکن یہ اس صورت میں ہے کہ طہارت اور وضو حدِ امکان سے خارج ہو، یعنی نماز پڑھنا کسی طرح ممکن ہی نہ ہو۔

بس میں بیٹھ کر نماز نہیں ہوتی، مناسب جگہ روک کر پڑھیں

س…… بس میں لمبے سفر کے دوران فرش پر نماز ادا کرنا بہتر ہے یا سیٹ پر بیٹھ کر جبکہ فرش ناپاک ہوتا ہے اور سیٹ پر بیٹھ کر نماز ادا کرنے سے قیام نہیں کیا جاسکتا؟

ج…… بس میں بیٹھ کر نماز نہیں ہوتی، بس والوں سے یہ طے کرلیا جائے کہ نماز کے وقت کسی مناسب جگہ پر بس روک دیں، اور اگر وہ نہ روکیں تو نماز قضا پڑھنا ضروری ہے، بہتر یہ ہوگا کہ بس میں جیسے ممکن ہو نماز ادا کرلے، مگر گھر آکر لوٹالے۔

چلتی کار میں نماز پڑھنا دُرست نہیں، مسجد پر روک کر پڑھیں

س…… ایک مرتبہ مجھے اور بھائی کو کام تھا، مغرب کی نماز میں بہت دیر تھی، پھر بھی میں نے بھائی سے پوچھا کہ کام میں کتنی دیر لگے گی؟ کہنے لگے کہ اذان سے پہلے گھر آجائیں گے۔ اس لئے ہم چلے گئے، لیکن وہاں پہنچ کر گھر ڈھونڈنے میں بہت دیر ہوگئی، اور مغرب کی اذان ہوگئی، ہمارا گھر اس جگہ سے کافی دُور تھا اور رَش بھی بہت تھا، اس لئے نماز کے ٹائم تک گھر پہنچنا ناممکن تھا، میں نے بھائی سے کہا تو کہنے لگے چلتی کار میں نماز پڑھ لوں، میں نے کہا نہ وضو ہے اور سمت بھی بار بار بدل رہی ہے تو میں کیسے پڑھوں گا؟ مگر وہ یہی کہتے رہے کہ نماز تو ہر حال میں پڑھنی ہے اور یہ تو مجبوری ہے، تم ایسے ہی پڑھ لو، اور کار نہیں روکی۔ اب آپ بتائیں کہ

کبھی ایسا موقع ہو اور ہم اس بات پر قادر نہیں کہ گاڑی رُکوا سکیں جبکہ اندرونِ شہر ہی میں ہوں تو ہم کیا کریں؟

ج…… کار میں بغیر وضو نماز کیسے ہوسکتی ہے؟ آپ کسی مسجد کے پاس گاڑی روک کر آسانی سے نماز پڑھ سکتے تھے، مگر شاید آپ کے بھائی کو نماز کی اہمیت معلوم نہیں۔

اگر کسی نے دورانِ سفر پورے فرائض پڑھے تو کیا نماز ہوجائے گی؟

س…… دورانِ سفر فرض کتنے پڑھیں؟ اگر ہم فرض پورے پڑھیں تو کیا نماز ہوجائے گی؟ خواہ مسئلہ کسی کو معلوم ہو یا نہیں؟

ج…… سفر میں چار رکعت والی نماز کی دو ہی رکعتیں فرض ہیں، جو شخص چار رکعتیں پڑھے اس کی مثال ایسی ہوگی کہ کوئی فجر کی دو رکعتوں کے بجائے "چار فرض" پڑھنے لگے، ظاہر ہے کہ اس کی نماز نہیں ہوگی، بلکہ دوبارہ لوٹانا واجب ہوگا۔

اگر مسافر امام نے چار رکعتیں پڑھائیں تو…؟

س…… اگر مسافر امام ظہر کی نماز کو قصر کے بجائے پوری چار رکعت پڑھائے، مقیم مقتدیوں کی نماز دُرست ہے یا مقتدی نماز کو دوبارہ لوٹائیں؟ کیونکہ امام کے آخری دو رکعت نفل ہوتے ہیں، اس لئے فرض نماز پڑھنے والوں کی نفل نماز پڑھنے والے کے پیچھے جائز ہے یا نہیں؟

ج…… امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک مسافر کے لئے دو رکعتیں ایسی ہیں جیسے فجر کی دو رکعتیں، جس طرح فجر کی دو رکعتوں پر اضافہ جائز نہیں، اسی طرح مسافر کا ظہر، عصر اور عشاء کی چار رکعتیں پڑھنا بھی جائز نہیں، جو مقیم ایسے امام کی اقتدا کریں گے ان کی نماز تو ظاہر ہے کہ نہیں ہوگی، کیونکہ وہ دو رکعتوں میں نفل پڑھنے والے امام کی اقتدا کر رہے ہیں۔ اور خود امام اور اس کے مقتدی مسافروں کا حکم یہ ہے کہ اگر امام نے بھول کر چار رکعتیں پڑھی تھیں اور دُوسری رکعت پر قعدہ بھی کیا تھا اور آخر میں سجدۂ سہو بھی کرلیا تھا، تو ان کی نماز ہوگئی، اور اگر مسافر امام نے قصداً چار رکعتیں پڑھائیں اور دو رکعت پر قعدہ بھی کیا تھا، تو فرض تو ادا ہوگیا لیکن یہ شخص گناہگار رہوا، اس پر توبہ لازم ہے اور نماز کا اعادہ بھی واجب ہے۔

دورانِ سفر اگر سنتیں رہ جائیں تو کیا گناہ ہوگا؟

س...... اگر سفر میں ٹرین یا کسی اور سواری میں جلدی کی وجہ سے سنتیں نہ پڑھ سکے تو گناہ تو نہیں ہوگا؟

ج...... شرعی سفر میں اگر جلدی کی وجہ سے سنتیں چھوڑنی پڑیں تو کوئی حرج نہیں، اگر اطمینان کا موقع ہو تو پڑھ لینی چاہئیں۔

نوٹ:...... جب آدمی ایسی جگہ جانے کے ارادے سے نکلے جو اس کی بستی سے ۴۸ میل دُور ہو تو یہ شرعی سفر ہوگا۔

قصر نماز میں التحیات، دُرود شریف اور دُعا کے بعد سلام پھیرا جائے

س...... سفر میں فرض نماز کی جو قصر پڑھتے ہیں، یعنی چار رکعت کے بجائے صرف دو رکعت فرض پڑھے جاتے ہیں، تو کیا دو رکعت کے بعد تشہد یعنی التحیات پڑھ کر سلام پھیرتے ہیں یا پہلے دونوں دُرود شریف پڑھتے ہیں اور پھر التحیات یعنی تشہد کے بعد سلام پھیرتے ہیں؟

ج...... جس طرح فجر کی نماز میں دو رکعت پر بیٹھ کر پہلے التحیات، پھر دُرود شریف، پھر دُعا پڑھ کر سلام پھیرتے ہیں، قصر نماز میں اسی طرح کرنا چاہئے۔ آپ کے سوال میں دو غلطیاں ہیں، ایک یہ کہ آپ نے لکھا ہے کہ: ''پہلے دونوں دُرود شریف پڑھتے ہیں اور پھر التحیات یعنی تشہد کے بعد سلام پھیرتے ہیں'' حالانکہ التحیات پہلے پڑھی جاتی ہے، اور دُرود شریف، التحیات کے بعد پڑھا جاتا ہے۔ دُوسری غلطی یہ کہ آپ نے ''دونوں دُرود شریف'' کا لفظ استعمال کیا ہے، حالانکہ ''اللّٰھم صل....'' اور ''اللّٰھم بارک....'' یہ دونوں مل کر ایک ہی دُرود شریف ہے۔

اگر مسافر کہیں قیام کرے تو مؤکدہ سنتیں پڑھنی ضروری ہیں؟

س...... نماز قصر کس طرح اور کتنی رکعت میں پڑھتے ہیں؟ تین مختلف آرا سننے میں آئی ہیں:

ا:...... مسافرت میں فرائض کی قصر ہوگی، یعنی سوائے مغرب باقی نمازوں میں دو

فرض، صبح کی نماز کی دو سنتیں اور عشاء کے تین وتر بھی ضروری ہیں، مغرب کی نماز میں تین فرض، ان کے مطابق نمازِ فجر کی دو سنتوں کے علاوہ دُوسری نمازوں میں سنتیں نہیں پڑھتے۔

۲:...... سفر کے دوران یعنی ریل گاڑی، بس وغیرہ پر سفر کرتے ہوئے صرف فرائض قصر کے ساتھ پڑھے جاتے ہیں، لیکن جب کہیں قیام کرلیا جائے تو سب مؤکدہ سنتیں بھی پڑھتے ہیں۔

۳:...... سفر کے دوران یا قیام (مسافرت میں) کے دوران مؤکدہ سنتیں نہیں چھوڑتے، بلکہ فرائض تو قصر کے ساتھ پڑھتے ہیں، مگر سنتیں پوری پڑھتے ہیں۔

ج...... سفر میں سنتیں پڑھنا ضروری نہیں، البتہ فجر کی سنتیں کسی حال میں نہیں چھوڑنی چاہئیں، باقی سنتیں گنجائش ہو تو پڑھ لینا اچھا ہے، نہ پڑھے تب بھی کوئی حرج نہیں۔

کیا سفر میں تہجد، اِشراق وغیرہ پڑھ سکتے ہیں؟

س...... کیا سفر میں ہم اپنی نمازِ تہجد، اِشراق، چاشت اور جمعہ کے دن صلوٰۃ التسبیح پڑھ سکتے ہیں؟

ج...... وقت اور فرصت ہو تو بلاشبہ پڑھ سکتے ہیں۔

جمعہ کی نماز

جمعہ کا دن سب سے افضل ہے

س...... جمعہ کا دن سب سے افضل ہے، اس بارے میں مختصر لیکن جامع طور پر بتائیے۔

ج...... ہفتہ کے دنوں میں جمعہ کا دن سب سے افضل ہے، اور سال کے دنوں میں عرفہ کا دن سب سے افضل ہے، اور عرفہ جمعہ کے دن ہو تو نورٌ علیٰ نور ہے، ایسا دن افضل الایام شمار ہوگا۔

اللہ تعالیٰ نے جمعہ کو سیّد الایام بنایا ہے

س...... جمعہ مبارک کے روز کی اہمیت اور فضیلت کیا ہے؟ ذرا تفصیل سے لکھئے۔ الحمدللہ ہم تو مسلمان ہیں، جمعہ کی اہمیت اور فضیلت مانتے ہیں، لیکن ہم لوگوں کی بدقسمتی یہ ہے کہ اپنے مذہب کے متعلق کچھ زیادہ نہیں جانتے۔ ہمارے ایک ساتھی سے ایک کمپنی میں ایک سکھ نے پوچھ لیا کہ آپ لوگ جمعہ کے دن چھٹی کیوں کرتے ہو؟ تو ہمارے ساتھی کے پاس کوئی تاریخی جواب نہیں تھا، تو ہم بہت شرمندہ ہوگئے۔

ج...... جمعہ کے دن کی فضیلت یہ ہے کہ یہ دن ہفتے کے سارے دنوں کا سردار ہے، ایک حدیث میں ہے کہ سب سے بہتر دن جس پر آفتاب طلوع ہوتا ہے، جمعہ کا دن ہے۔ اس دن حضرت آدم علیہ السلام کی تخلیق ہوئی، اسی دن ان کو جنت میں داخل کیا گیا، اسی دن ان کو جنت سے نکالا (اور دُنیا میں) بھیجا گیا۔ اور اسی دن قیامت قائم ہوگی۔ ایک اور حدیث میں ہے کہ اسی دن حضرت آدم علیہ السلام کی توبہ قبول ہوئی، اور اسی دن ان کی وفات ہوئی۔ بہت سی احادیث میں یہ مضمون ہے کہ جمعہ کے دن میں ایک ایسی گھڑی ہے کہ اس پر بندۂ مؤمن جو دُعا کرے وہ قبول ہوتی ہے، جمعہ کے دن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر کثرت سے دُرود پڑھنے کا حکم آیا ہے۔ یہ تمام احادیث مشکوٰۃ شریف میں ہیں۔ ان کے علاوہ اور بھی

بہت سی احادیث میں جمعہ کی فضیلت آئی ہے۔ اس سکھ نے جو سوال کیا تھا، اس کا جواب یہ تھا کہ یوں تو ہمارے مذہب میں کسی دن کی بھی چھٹی کرنا ضروری نہیں، لیکن اگر ہفتے میں ایک دن چھٹی کرنی ہو تو اس کے لئے جمعہ کے دن سے بہتر کوئی دن نہیں، کیونکہ یہودی ہفتے کے دن کو معظم سمجھتے ہیں، اور اس دن چھٹی کرتے ہیں، عیسائی اتوار کو لائقِ تعظیم جانتے ہیں اور اس دن چھٹی کرتے ہیں، اور اللہ تعالیٰ ہم مسلمانوں کو جمعہ کے افضل ترین دن کی نعمت عطا فرمائی ہے، اور اس کو سیّدالایام بنایا ہے، اس لئے یہ دن اس بات کا زیادہ مستحق ہے کہ اس کو عبادت کے لئے مخصوص کردیا جائے اور اس دن عام کاروبار نہ ہو۔

نمازِ جمعہ کی اہمیت

س...... ہم نے سنا ہے کہ جس شخص نے جان بوجھ کر تین نمازِ جمعہ ترک کردیئے وہ کفر میں داخل ہوگیا، اور وہ نئے سرے سے کلمہ پڑھے، کیا یہ حدیث صحیح ہے؟

ج...... حدیث کے جو الفاظ آپ نے نقل کئے ہیں، وہ تو مجھے نہیں ملے، البتہ اس مضمون کی متعدّد احادیث مروی ہیں، ایک حدیث میں ہے:

”من ترک ثلاث جمعٍ تهاونا بها طبع الله علی قلبه. (رواه ابوداؤد والترمذی والنسائی وابن ماجة والدارمی عن ابی الجور الضمری ومالک عن صفوان بن سلیم واحمد عن ابی قتادة).“ (مشکوٰۃ ص:۱۲۱)

ترجمہ:...... ”جس شخص نے تین جمعے محض سستی کی وجہ سے، ان کو ہلکی چیز سمجھتے ہوئے چھوڑ دیئے، اللہ تعالیٰ اس کے دِل پر مہر لگادیں گے۔“

ایک اور حدیث میں ہے:

”لینتهین اقوام عن ودعهم الجمعات او لیختمن الله علیٰ قلوبهم ثم لیکونن من الغافلین.“ (رواہ مسلم، مشکوٰۃ ص:۱۲۱)

ترجمہ:......''لوگوں کو جمعوں کے چھوڑنے سے باز آجانا چاہئے، ورنہ اللہ تعالیٰ ان کے دِلوں پر مہر کردیں گے، پھر وہ غافل لوگوں میں سے ہوجائیں گے۔''

ایک اور حدیث میں ہے:

''من ترک الجمعة من غیر ضرورة کتب منافقًا فی کتاب لا یمحٰی ولا یبدل.''

(رواہ الشافعی، مشکوٰۃ ص:۱۲۱)

ترجمہ:......''جس شخص نے بغیر ضرورت اور عذر کے جمعہ چھوڑ دیا اس کو منافق لکھ دیا جاتا ہے، ایسی کتاب میں جو نہ مٹائی جاتی ہے، نہ تبدیل کی جاتی ہے۔''

حضرت ابنِ عباس رضی اللہ عنہما کا ارشاد ہے:

''من ترک الجمعة ثلاث جمعات متوالیات فقد نبذ الاسلام وراء ظهره.''

(رواہ ابویعلیٰ، ورجاله رجال الصحیح، مجمع الزوائد ج:۲ ص:۱۹۳)

ترجمہ:......''جس شخص نے تین جمعے پے درپے چھوڑ دیئے، اس نے اسلام کو پسِ پشت پھینک دیا۔''

ان احادیث سے معلوم ہوا کہ جمعہ کا ترک کردینا بدترین گناہِ کبیرہ ہے، جس کی وجہ سے دِل پر مہر لگ جاتی ہے، قلب ماؤف ہوجاتا ہے اور اس میں خیر کو قبول کرنے کی صلاحیت نہیں رہتی، ایسے شخص کا شمار اللہ تعالیٰ کے دفتر میں منافقوں میں ہوتا ہے، کہ ظاہر میں تو مسلمان ہے، مگر قلب ایمان کی حلاوت اور شیرینی سے محروم ہے، ایسے شخص کو اس گناہِ کبیرہ سے توبہ کرنی چاہئے اور حق تعالیٰ شانہ سے صدقِ دِل سے معافی مانگنی چاہئے۔

جمعہ کی نماز فرض یا واجب؟

س...... جمعہ کی نماز فرض ہے یا واجب؟ جمعہ کی نماز ادا کرنے کے بعد ظہر کی نماز ادا کرنے کی ضرورت باقی رہتی ہے یا نہیں؟ جمعہ کی نماز شروع ہونے سے قبل اور بعد میں عام طور پر لوگ نمازیں پڑھتے نظر آتے ہیں، وہ کون سی نماز پڑھتے ہیں؟

ج...... جمعہ کی نماز فرض ہے، اور یہ ظہر کی نماز کے قائم مقام ہے، اس لئے جمعہ کے بعد ظہر کی ضرورت نہیں۔ جمعہ سے قبل و بعد سنتیں ادا کی جاتی ہیں، جمعہ سے پہلے چار سنتیں، اور جمعہ کے بعد پہلے چار رکعتیں مؤکدہ، پھر دو رکعتیں غیر مؤکدہ۔ ان سنتوں کے علاوہ کچھ حضرات نوافل بھی پڑھتے ہیں۔

اوور ٹائم کی خاطر جمعہ کی نماز چھوڑنا سخت گناہ ہے

س...... گزارش یہ ہے کہ میں جس جگہ کام کرتا ہوں اکثر جمعہ کے دن اوور ٹائم لگتا ہے، کمپنی کی مسجد میں کوئی امام نہیں آتے، سب کمپنی کے آدمی کام کرتے ہیں، کوئی جمعہ کی نماز پڑھنے نہیں جاتا، سب کام ختم کرکے گھر جانے کی سوچتے ہیں، ایسے میں، میں جمعہ کی نماز باہر جاکر پڑھوں یا اسے قضا پڑھوں؟

ج...... وہاں جمعہ اگر نہیں ہوتا تو کسی اور جامع مسجد میں چلے جایا کیجئے، جمعہ چھوڑنا تو بہت بڑا گناہ ہے، تین جمعے چھوڑ دینے سے دِل پر منافقت کی مہر لگ جاتی ہے۔ محض معمولی لالچ کی خاطر اتنے بڑے گناہ کا ارتکاب کرنا ضعفِ ایمان کی علامت اور بے عقلی کی بات ہے۔ کمپنی کے اربابِ حل وعقد کو چاہئے کہ جمعہ کی نماز کے لئے چھٹی کردیا کریں۔

جمعہ کے لئے شرائط

س...... میں نے بعض عالموں سے سنا ہے کہ جمعہ کی نماز کے لئے دُوسری شرطوں کے علاوہ یہ بھی شرط ہے کہ وہ مسجد جس میں جمعہ کی نماز ہو رہی ہو اس کی لمبائی تقریباً ۲۰ گز اور چوڑائی بھی دُوسرے گھروں کی نسبت زیادہ ہو، اس کے علاوہ کسی مسجد یا عیدگاہ میں نماز پڑھنے سے

پہلے قاضی یا حکومت کے کسی فرد سے اجازت حاصل کرنی ہوگی۔ مولانا صاحب! کیا یہ شرطیں صحیح ہیں؟

ج…… جمعہ کے جواز کے لئے مسجد کا خاص طول وعرض ضروری نہیں، اور حاکم یا قاضی کی شرط قطعِ نزاع کے لئے ہے، اگر مسلمان کسی امام پر متفق ہوں تو اس کی اقتدا میں جمعہ جائز ہے، گویا آپ نے جو دو شرطیں ذکر کی ہیں، یہ دونوں غیرضروری ہیں۔

جمعہ شہر اور قصبے میں جائز ہے، چھوٹے گاؤں میں نہیں

س…… ہمارا گاؤں جو کہ ۵۰ یا ۶۰ گھروں پر مشتمل ہے، اور اس میں ایک پکی مسجد ہے، جس میں لاؤڈ اسپیکر وغیرہ بھی لگا ہوا ہے، پورے گاؤں میں ایک دُکان بھی ہے، اور ہمارے ہاں جمعہ کی نماز پڑھی جاتی ہے۔ کچھ لوگ یہ جمعہ کی نماز پڑھتے ہیں اور کچھ لوگ یہ کہتے ہیں کہ یہاں جمعہ کی نماز نہیں ہوتی۔ برائے کرم قرآن وسنت کی روشنی میں ہمیں یہ بتائیں کہ کیا ہمارے گاؤں میں جمعہ کی نماز جائز ہے یا نہیں؟ پرسوں ہی ایک مولانا صاحب ریڈیو پاکستان لاہور سے خطوں کے جواب دیتے ہوئے فرما رہے تھے کہ جمعہ صرف شہر والوں پر فرض ہے، گاؤں یا دیہات والوں پر نہ تو جمعہ فرض ہے اور نہ ہی کسی بھی دیہات یا گاؤں میں جمعہ کی نماز ہوتی ہے، تاوقتیکہ وہ گاؤں شہر کی تمام سہولتوں جیسی سہولتیں حاصل کرلے۔

ج…… فقہِ حنفی کے مطابق جمعہ صرف شہر اور قصبات میں جائز ہے، چھوٹے گاؤں میں جمعہ جائز نہیں۔

بڑے قصبے کے ملحقہ چھوٹے چھوٹے قصبات میں جمعہ پڑھنا

س…… بڑے قصبوں میں جہاں جمعہ ہوتا ہے اس کے ساتھ چھوٹے چھوٹے دیہات ہیں، جہاں جمعہ کی اذان کی آواز پہنچتی ہے یا دو تین میل کے فاصلے پر چھوٹے چھوٹے دیہات ہیں، وہاں جمعہ کی آواز نہیں پہنچتی، تو ان دیہات میں اذان واقامت کے ساتھ نماز باجماعت پڑھنا دُرست ہے یا نہیں؟

ج…… جو جگہ شہر کے حدود اور ملحقات میں شمار ہوتی ہو، وہاں جمعہ جائز ہے، اور جو ایسی نہ ہو وہاں جائز نہیں، اس لئے ملحقہ بستیوں میں جمعہ جائز نہیں، کیونکہ وہ شہر کا حصہ نہیں، بلکہ الگ آبادی شمار ہوتی ہیں۔

بڑے گاؤں میں جمعہ فرض ہے، پولیس تھانہ ہو یا نہ ہو

س…… ہمارا ایک قریہ ہے جس نام کربلا ہے، جس کی آبادی تقریباً دس ہزار پر مشتمل ہے، جس میں نو مسجدیں بھی ہیں، چار مسجدیں تو اتنی بڑی ہیں کہ ایک وقت پر تقریباً ڈیڑھ سو افراد ایک ہی مسجد میں نماز پڑھتے ہیں، اور اس قریہ میں ضروریاتِ زندگی کا سامان ہر وقت مل سکتا ہے۔ ہائی اسکول، پرائمری اسکول، ڈاک خانہ، اسپتال، ٹیلیفون، بجلی، غرض یہ سب چیزیں موجود ہیں، مدرسہ بھی ہے، جس میں تقریباً بڑے چھوٹے تقریباً ۳۰۰ طلبہ پڑھ رہے ہیں، لیکن یہاں پر جمعہ کی نماز نہیں ہوتی، ہمارے یہاں سے تقریباً آٹھ میل کی مسافت پر ضلع پشین میں جمعہ کی نماز باقاعدہ ہوتی ہے، اور علمائے دین نے فتویٰ جاری کیا ہے کہ یہاں پر جمعہ پڑھنا واجب ہے، فتویٰ جن علماء نے دیا ہے ان کے نام یہ ہیں: مفتی عبدالحق صاحب اکوڑہ خٹک، مفتی محمد شفیع صاحب رحمۃ اللہ علیہ دارالعلوم کورنگی، مفتی زین العابدین فیصل آباد، مولانا محمد یوسف بنوری رحمۃ اللہ علیہ کراچی۔ مقامی علمائے دین فتویٰ کو نہیں مانتے۔ ہمارے علماء کا کہنا یہ ہے کہ یہاں پر پولیس تھانہ نہیں ہے، اور اس طرح جمعہ آس پاس گاؤں والوں پر واجب ہو جائے گا، اور اگر آپ لوگ کوئی بھی یہاں جمعہ پڑھو گے تو آس پاس کے گاؤں والے جھگڑا کریں گے۔ اب بتائیں کہ کیا اس قریہ میں جمعہ پڑھنا ضروری ہے؟

ج…… اگر آپ کے مقامی علماء، اتنے بڑے بڑے علماء کے فتویٰ کو نہیں مانتے تو مجھ طالبِ علم کی بات کب مانیں گے؟ تاہم ان سے گزارش ہے کہ اس قصبے میں جمعہ فرض ہے، اور وہ ایک اہم فرض کے تارک ہو رہے ہیں، اگر تھانہ نہ ہونے کی وجہ سے ان کو جھگڑے کا شبہ ہے تو اس کا حل تو بہت آسان ہے، اس سلسلے میں گورنمنٹ سے استدعا کی جاسکتی ہے کہ یہاں ایک پولیس چوکی بٹھادی جائے، بہرحال تھانے کا وہاں موجود ہونا صحتِ جمعہ کے لئے شرط لازم نہیں۔

چھوٹے گاؤں میں جمعہ پڑھنا صحیح نہیں ہے

س...... کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیانِ شرعِ متین اندریں مسئلہ کہ ایک چھوٹا گاؤں ہے جس میں تقریباً ۸۰ گھر ہیں، دُکانیں، بازار نہیں، اور نہ ہی تین یا پانچ سات مسجدیں، صرف ایک مسجد ہے اور نہ ہی کوئی چھاؤنی یا مرکزی مقام ہے، اس میں لوگ جمعہ پڑھتے ہیں، کافی سال ہوگئے ہیں، اب یہ عاجز یہاں مقیم ہوا ہے تو مجھ سے چند دوستوں نے پوچھا کہ یہ چھوٹا گاؤں ہے اور عندالاحناف چھوٹے گاؤں میں جمعہ جائز نہیں۔ تو دُوسرے صاحب بولے اور عندالشافعی تو جائز ہے۔ اور دُوسری بات یہ ہے کہ علمائے کرام فرماتے ہیں جہاں جمعہ شروع کردیا گیا ہو تو وہاں بند نہ کرنا چاہئے، تو اس عاجز نے کہا کہ بدعت نکالنے والے لوگ بھی تو یہی دلیل دیتے ہیں کہ اچھا کام ہے، اب اس کو بند نہ کرو، جب شروع ہی بغیر دلیل اور ثبوت کے ہوا تو اس کو قائم رکھنا تو جائز نہیں۔ انہوں نے فرمایا کہ بس جاؤ تم پڑھتے رہو، چاہے حنفیہ کے نزدیک کوئی شرطِ صحتِ جمعہ نہ ہو تو بھی یہی بڑی دلیل ہے کہ جمعہ لوگ بہت عرصے سے پڑھتے ہیں، اب اگر بند کردیا جائے تو انتشار پیدا ہوگا، آپ براہ کرم اس بارے میں مستفید فرمادیں۔

ج...... امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک چھوٹی بستی میں جمعہ جائز نہیں اور گو کہ دُوسرے ائمہ کے نزدیک جائز ہے، مگر ان کے مذہب پر عمل کرنا اس لئے ممکن نہیں کہ ان کے مذہب کے مطابق نماز کی بہت سی شرطیں ایسی ہیں جن کا ہمارے لوگوں کو علم نہیں، اور جب ان شرطوں کے بغیر گاؤں میں جمعہ پڑھا جائے تو نماز نہ امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک صحیح ہوئی، نہ امام شافعیؒ کے نزدیک، پس ظہر کی نماز کو غارت کرنا کسی طرح روا نہ ہوگا، اور اس کا وبال سر پر رہے گا۔ اور یہ جو کہا جاتا ہے کہ جہاں جمعہ شروع ہو وہاں بند نہ کیا جائے، اس کا مطلب یہ ہے کہ مسئلہ سمجھا دیا جائے، اس کے باوجود کوئی نہیں مانتا تو وہ اپنے عمل کا خود ذمہ دار ہے، مگر خود جمعہ پڑھنا کسی حال میں دُرست نہیں۔ اور یہ جو کہا جاتا ہے کہ اس سے انتشار ہوگا، یہ ایک درجے میں صحیح ہے، کہ لوگوں پر جہل غالب ہے، مگر یہ بھی اس امر کے لئے کافی عذر نہیں کہ

اس بدعت کا خود ارتکاب کیا جائے۔ راقم الحروف اپنے گاؤں میں طالبِ علمی کے زمانے میں خود جمعہ پڑھاتا تھا، لیکن جب مسئلے کا علم ہوا تو جمعہ بند کردینے کا اعلان کردیا، الحمدللہ! نہ کوئی مرتد ہوا، نہ کسی نے نماز چھوڑی، البتہ ایسے بے دین لوگ جن کو نماز اور مسجد سے کوئی واسطہ نہیں، اب بھی نکتہ چینی کرتے ہیں، سو ایسے لوگوں کی نکتہ چینیوں سے گھبراکر شرعی مسائل کو اگر بدل دیا جائے تو دینِ اسلام کی شکل ہی مسخ ہوجائے گی۔ مسئلہ تو میں نے لکھ دیا ہے، اب آگے مشورہ عرض کرتا ہوں، آپ اپنی بستی کے دین دار اور صاحبِ فہم لوگوں کو جمع کرکے میرا یہ خط ان کے سامنے رکھیں، اگر وہ شرعی مسئلے پر عمل کرنے کے لئے تیار ہوں تو ان میں سے جو حضرات ذی وجاہت ہیں، وہ خود اس مسئلے کا اعلان کرکے جمعہ بند کرنے کی اطلاع کریں، اور اگر اس بستی کے دین دار اور سمجھ دار لوگ بھی اس مسئلے پر عمل کرنے سے گریز کریں تو آپ اس بستی کی امامت چھوڑ دیں۔ امام کو اس لئے مقرّر کیا جاتا ہے کہ وہ شرعی مسائل کے مطابق لوگوں کی امامت کرے، نہ یہ کہ شریعت کے خلاف لوگوں کا تابعِ مہمل بن کر رہے۔

ڈیڑھ سو گھروں والے گاؤں میں نمازِ جمعہ

س...... ایک گاؤں جس کی آبادی تقریباً ڈیڑھ سو گھروں پر مشتمل ہے، چار دُکانیں ہیں جس میں ضرورت کی چیزیں دستیاب ہیں، مثلاً: گھی، اناج، چائے، چینی، کپڑا وغیرہ، یہ گاؤں گلیوں اور راستوں پر بھی مشتمل ہے، نیز اس گاؤں میں سولہ سال سے جمعہ کی نماز ہوتی رہی، کیا ازرُوئے شرع اس میں جمعہ کی نماز جائز ہے کہ نہیں؟

ج...... یہ گاؤں، شہر یا قصبہ کے حکم میں نہیں، اس لئے حضرت امام ابوحنیفہؒ کے مسلک پر اس میں جمعہ جائز نہیں۔

جنگل میں جمعہ کی نماز کسی کے نزدیک صحیح نہیں

س...... مولانا صاحب! ہم یہاں ابوظہبی شہر سے تقریباً تیس کلومیٹر دُور جنگل میں کام کرتے ہیں، یہاں اور بھی کافی کمپنیاں ہیں، لیکن یہاں پر نہ بازار ہے اور نہ مستقل کوئی آبادی ہے،

تو کیا ایسی جگہ پر جمعہ کی نماز ہوتی ہے جہاں پر کوئی بازار یا شہر نہ ہوں؟ جیسا کہ آپ نے پہلے ایک دفعہ لکھا تھا کہ جہاں بازار نہیں ہوتا، وہاں جمعہ کی نماز نہیں ہوتی، جبکہ ہم یہاں پر باقاعدہ جمعہ کی نماز پڑھتے ہیں، مولانا صاحب! قرآن وسنت کی روشنی میں جواب دیں کہ ہمارا جمعہ ہوتا ہے کہ نہیں؟

ج……جنگل میں کسی کے نزدیک جمعہ نہیں ہوتا، آپ جمعہ کے بجائے ظہر کی نماز پڑھا کریں۔

جیل خانے میں نمازِ جمعہ ادا کرنا

س……جیل خانے کے اندر نمازِ جمعہ ہوتی ہے یا نہیں؟

ج…… ہمارے امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک جمعہ کے صحیح ہونے کے لئے جہاں اور شرطیں ہیں وہاں "اِذنِ عام" بھی شرط ہے، یعنی جمعہ ایسی جگہ ہوسکتا ہے جہاں ہر خاص و عام کو آنے کی اجازت ہو، اور ہر مسلمان اس میں شرکت کرسکے۔ جیل میں اگر یہ شرط پائی جائے تو جمعہ صحیح ہوگا ورنہ نہیں۔ یہ مسئلہ تو عام کتابوں میں لکھا ہے، لیکن حضرت مولانا مفتی محمودؒ فرماتے تھے کہ جیل میں جمعہ جائز ہے، اور وہ اس کے لئے فقہ کی کتاب کا حوالہ بھی دیتے تھے، جو مجھے مستحضر نہیں، خود مفتی صاحب مرحوم کا عمل بھی جیل میں جمعہ پڑھنے کا تھا۔

فوجی کیمپ میں جمعہ ادا کرنا

س…… جب عساکر اسلامی فوج ٹریننگ کے لئے شہر سے دُور کیمپ میں قیام کرتی ہیں اور انہیں وہاں طبّی سہولتیں مکمل میسر ہیں، تعداد چار، پانچ صد ہے، اس صورت میں کیا جمعہ فرض ہے یا نہیں؟ اگر نہیں تو ثواب سے محروم ہوں گے یا نہیں؟ اگر امام جمعہ نہ پڑھائے تو کیا وہ مخالفتِ حکمِ امیر کا مرتکب تو نہیں؟ اور جو لوگ امام کے ساتھ اس صورت میں مخالفت کریں ان کا کیا حکم ہے؟

ج…… جمعہ شہری آبادی میں ہوتا ہے، شہر کی آبادی سے دُور جنگل میں جمعہ نہیں ہوتا، جس کی دلیل یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع کے موقع پر میدانِ عرفات میں ظہر

فہرست

کی نماز پڑھی تھی، حالانکہ جمعہ کا دن تھا، چونکہ جنگل میں جمعہ صحیح نہیں، اس لئے آپ لوگوں نے جتنے جمعے جنگل میں پڑھے ہیں، اتنے دن کی ظہر کی نمازیں آپ کے ذمہ باقی ہیں، ان کو قضا کیجئے۔ جس جگہ جمعہ شرعاً جائز نہیں، اگر امیر وہاں جمعہ پڑھنے کا امام صاحب کو حکم دیتا ہے تو اس کا یہ حکم غلط ہے، اور وہ اس غلط حکم دینے کی وجہ سے خود گناہگار ہے، امام صاحب کو اس کی تعمیل جائز نہیں، اگر خلافِ شریعت حکم کی تعمیل کرے گا تو ایسا امام امامت کا اہل نہیں۔

حدیث شریف میں ہے:

"السمع والطاعة علی المرء المسلم فیما احب وکرہ ما لم یؤمر بمعصیة فاذا امر بمعصیة فلا سمع ولا طاعة." (متفق علیہ، مشکوٰۃ ص:۳۱۹)

ترجمہ:...... "مسلمان پر امیر کی سمع و طاعت واجب ہے، خواہ وہ حکم اس کو پسند ہو یا ناپسند، بشرطیکہ اسے گناہ کا حکم نہ دیا جائے، جب گناہ کا حکم دیا جائے تو نہ اس حکم کو سنا جائے، نہ مانا جائے۔"

ایک اور حدیث میں ہے:

"لا طاعة فی معصیة انما الطاعة فی معروف."

(متفق علیہ، مشکوٰۃ ص:۳۱۹)

ترجمہ:...... "اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کے کام میں کسی کی اطاعت نہیں، اطاعت صرف اچھے کام میں ہے۔"

اور یہ حدیث تو زبان زد خاص و عام ہے:

"لا طاعة لمخلوق فی معصیة الخالق."

(شرح السنة، مشکوٰۃ ص:۳۲۱)

ترجمہ:...... "خالق کی نافرمانی کے کام میں مخلوق کی اطاعت نہیں۔"

جس مسجد میں پنج گانہ نماز نہ ہوتی ہو اس میں جمعہ ادا کرنا

س…… ہمارے علاقے کشمیر میں دو جامع مسجد موجود ہیں، جن میں امام مقرّر بھی ہیں، لاؤڈ اسپیکر وغیرہ سب کچھ موجود ہے، لیکن ان مسجدوں میں نہ تو پانچ وقت کی اذان ہوتی ہے اور نہ ہی جماعت، صرف جمعہ کی نماز ہوتی ہے، لوگ اصرار کرتے ہیں، لیکن امام صاحب پانچ وقت کی نماز نہیں پڑھاتے، کیا ایسی مسجد میں جمعہ کی نماز ہوجاتی ہے؟ اور کیا ایسے امام کے پیچھے نماز پڑھنا جائز ہے جو کہ پانچ وقتہ نمازیں مسجد میں نہ شروع کرائے؟ اور کیا مقتدیوں کا یہ کہنا دُرست نہیں کہ پانچ وقتہ نماز شروع کرائی جائے؟

ج…… جمعہ کی نماز تو صحیح ہے، لیکن اگر امام پنج گانہ نمازیں نہ پڑھائے تو اہلِ محلّہ کا فرض ہے کہ ایسے امام کو برطرف کردیں، اور کوئی ایسا امام تجویز کریں جو پانچ وقت کی نماز پڑھایا کرے، مسجد میں پانچ وقت کی اذان و جماعت مسجد کا حق ہے، اور اس حق کو ادا نہ کرنے کی وجہ سے تمام اہلِ محلّہ گناہگار رہیں۔

جس مسجد میں امام مقرّر نہ ہو، وہاں بھی نمازِ جمعہ جائز ہے

س…… کیا ایسی مسجد میں جمعۃ المبارک جائز ہے جہاں کوئی مستقل امام مقرّر نہ ہو؟ البتہ مختلف نمازی نماز پنج گانہ میں امامت کے فرائض رضاکارانہ طور پر سرانجام دیتے ہوں؟

ج……ایسی مسجد میں بھی جمعہ جائز ہے۔

جمعہ کی پہلی اذان کے بعد دُنیوی کاموں میں مشغولی حرام ہے

س……علماء کا متفقہ فیصلہ جمعہ کی اذان کی حرمت کا ہے (دُوسری اذان کا) جبکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں جمعہ کی ایک ہی اذان ہوا کرتی تھی، تو اگر دُوسری اذان سے حرمت شروع ہوتی ہے تو نماز کی تیاری کے لئے وقت نہیں ملتا، اور اگر پہلی اذان سے حرمت شروع ہوتی ہے تو آخر کیوں؟

ج…… آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور حضراتِ شیخین رضی اللہ عنہما کے زمانے میں جمعہ کی

فہرست

اذان صرف ایک تھی، یعنی اذانِ خطبہ، دُوسری اذان جو جمعہ کا وقت ہونے پر دی جاتی ہے، اس کا اضافہ سیّدنا عثمان بن عفان خلیفۂ راشد رضی اللہ عنہ نے فرمایا تھا، قرآنِ کریم میں جمعہ کی اذان پر کاروبار چھوڑ دینے اور جمعہ کے لئے جانے کا حکم فرمایا، صحیح تر قول کے مطابق یہ حکم پہلی اذان سے متعلق ہے، لہٰذا پہلی اذان پر جمعہ کے لئے سعی واجب ہے، اور جمعہ کی تیاری کے سوا کسی اور کام میں مشغول ہونا ناجائز اور حرام ہے۔

اذانِ اوّل کے بعد نکاح کرنا اور کھانا کھلانا جائز نہیں

س…… آج کل ہمارے مسلمانوں کا معمول بن چکا ہے کہ شادی، نکاح کا پروگرام جمعہ کے دن طے کرتے ہیں، اور عموماً کھانے پینے اور نکاح کا پروگرام بالکل نمازِ جمعہ کے قریب اذانِ اوّل کے بعد منعقد کرتے ہیں، از رُوئے قرآن وحدیث اس پر روشنی ڈالیں کہ بروز جمعہ اذانِ اوّل کے بعد شادی، نکاح اور کھانے وغیرہ کا انتظام کرنا شرعاً جائز ہے یا نہیں؟

ج…… جمعہ کی اذان کے بعد جمعہ کی تیاری کے علاوہ کوئی دُوسرا شغل جائز نہیں۔

جمعہ کی تیسری اذان صحیح نہیں

س…… جناب ہمارے علاقے میں ایک مسجد ہے عموماً جمعہ کی نماز میں دو اذانیں ہوتی ہیں، لیکن اس مسجد میں تین اذانیں ہوتی ہیں، پہلی اذان تو اپنے وقت پر ہوتی ہے، جبکہ دُوسری اذان مولانا صاحب وعظ کرلیتے ہیں اس کے بعد ہوتی ہے، جبکہ تیسری اذان سنتیں ادا کرنے کے بعد ہوتی ہے، جبکہ دُوسری مساجد میں دو اذانیں ہوتی ہیں، ایک اپنے وقت پر ہوتی ہے، جبکہ دُوسری سنتیں ادا کرنے کے بعد ہوتی ہے، جناب میں آپ سے یہ معلوم کرنا چاہتا ہوں کہ یہ طریقہ کس حد تک دُرست ہے اور اسلام میں اس کی کیا حقیقت ہے؟

ج…… جمعہ کی دو اذانیں تو ہوتی ہیں، تیسری اذان نہ کہیں پڑھی نہ سنی، خدا جانے ان صاحب نے کہاں سے نکالی ہے؟ بہرحال تیسری اذان بدعت ہے۔

رکعاتِ جمعہ کی تعداد و تفصیل اور نیت

س…… مسئلہ یہ ہے کہ جمعہ کی نماز میں کتنے فرض اور کتنی سنتیں ہوتی ہیں؟ اور ان کی نیت کس

طرح کرتے ہیں، یعنی نماز کا وقت کون سا ہوتا ہے؟ اور جو رکعتیں جمعہ سے پہلے پڑھتے ہیں، ان کی نیت کس طرح کرتے ہیں؟

ج…… نمازِ جمعہ کی رکعات کی تفصیل یہ ہے۔ ۱: چار سنتیں، ۲: دو فرض، ۳: چار سنتیں، ۴: دو سنت، ۵: دو نفل۔ پہلی اور بعد کی چار سنتیں مؤکدہ ہیں، اور دو غیر مؤکدہ، سنت اور نفل کے لئے مطلق نماز کی نیت کافی ہے۔

بیک وقت جمعہ اور ظہر دونوں کو ادا کرنے کا حکم نہیں

س…… مولانا صاحب! یہ بتایئے کہ جمعہ کے روز جمعہ اور ظہر کی نماز دونوں ادا کی جاتی ہیں؟ اور یہ کہ دونوں نمازیں ایک ہی وقت میں پڑھ سکتے ہیں؟

ج…… جمعہ کے دن مردوں کے لئے جمعہ کی نماز ظہر کے قائم مقام ہے، اس لئے وہ صرف جمعہ پڑھیں گے، ظہر نہیں پڑھیں گے۔ عورتوں پر جمعہ کی نماز فرض نہیں، ان کو حکم ہے کہ وہ اپنے گھر پر صرف ظہر کی نماز پڑھیں، اور اگر کوئی عورت مسجد میں جاکر جماعت کے ساتھ جمعہ کی نماز پڑھ لے تو اس کی یہ نمازِ جمعہ بھی ظہر کے قائم مقام ہوگئی۔ خلاصہ یہ کہ جمعہ اور ظہر دونوں کو ادا کرنے کا حکم نہیں، بلکہ جس نے جمعہ پڑھ لیا، اس کی ظہر ساقط ہوگئی۔

نمازِ جمعہ کی تشہد میں ملنے والا نمازِ جمعہ پڑھے یا نمازِ ظہر؟

س…… نمازِ جمعہ کی دونوں رکعتوں کے مکمل ہونے کے بعد تشہد کی حالت میں امام کی اقتدا ملے تو امام کے سلام پھیر لینے کے بعد مقتدی بقیہ نماز، نمازِ جمعہ پڑھے یا نمازِ ظہر ادا کرے؟

ج…… سلام سے پہلے جو شخص جمعہ کی نماز میں شریک ہوگیا وہ جمعہ کی رکعتیں پوری کرے گا، ظہر کی نہیں۔

جمعہ کی نماز نہ ملے تو گھر میں پڑھنا کیسا ہے؟

س…… اگر کسی وجہ سے جمعہ کی نماز چھوٹ جائے تو کیا گھر میں پڑھی جاسکتی ہے؟

ج…… اگر اپنے قریب کی مسجد میں جمعہ نہ ملے تو کوشش کی جائے کہ کسی دُوسری جگہ میں جمعہ

مل جائے، اور اگر کہیں نہ ملے تو ظہر کی چار رکعت نماز پڑھے اور جمعہ میں سستی کرنے پر اِستغفار کرے، گھر میں اکیلے جمعہ نہیں ہوتا۔

جس جگہ جمعہ کی نماز نہ ہوتی ہو، وہاں آدمی ظہر کی نماز ادا کرے

س……میرا ایک دوست امریکہ میں مقیم ہے، اسے یہ پریشانی ہے کہ جس شہر میں وہ رہتا ہے وہاں جمعہ کے خطبہ کا انتظام نہیں، اور اس طرح بغیر خطبہ جمعہ کی نماز ادا نہیں کرسکتا، تو آپ سے گزارش ہے کہ قرآن و حدیث کی روشنی میں بتائیں کہ اسے کیا کرنا چاہئے؟ اور جبکہ وہ مجبور ہے اس پر نمازِ جمعہ چھوڑنے کا گناہ لازم آئے گا اور نماز چھوڑنے کا کفارہ کیا ہے؟

ج……اگر وہاں جمعہ کا انتظام نہیں تو معذور ہے، ظہر کی نماز پڑھ لیا کرے، (چونکہ وہ عذر کی وجہ سے جمعہ نہیں پڑھتا، اس لئے اس کے ذمہ کوئی کفارہ نہیں)، لیکن اگر کچھ اور مسلمان بھی وہاں آباد ہیں تو سب کو مل کر جمعہ کا انتظام کرنا چاہئے۔

صاحبِ ترتیب پہلے فجر کی قضا پڑھے پھر جمعہ ادا کرے

س……میرے ایک دوست کہتے ہیں کہ اگر جمعہ کے روز فجر کی نماز نہ پڑھی جائے تو جمعہ کی نماز بھی نہیں ہوتی، یہ کہاں تک دُرست ہے؟

ج……آپ کے دوست نے جو مسئلہ ذکر کیا ہے وہ صاحبِ ترتیب کے لئے ہے، صاحبِ ترتیب وہ شخص ہے جس کے ذمہ پانچ سے زیادہ قضا نمازیں نہ ہوں، ایسے شخص کے لئے حکم ہے کہ مثلاً: اس کی فجر کی نماز قضا ہوگئی ہو تو جب تک فجر کی نماز نہ پڑھ لے ظہر کی جمعہ کی نماز نہیں پڑھ سکتا، اگر فجر کی نماز نہیں پڑھی اور جمعہ پڑھ لیا، بعد میں فجر کی نماز قضا کی تو جمعہ باطل ہوجائے گا، اور اسے ظہر کی نماز دوبارہ پڑھنی ہوگی، اور جو شخص صاحبِ ترتیب نہ ہو اس نے اگر فجر کی نماز نہیں پڑھی اور جمعہ پڑھ لیا تو اس کا جمعہ صحیح ہوگیا، مگر اس کو قضا شدہ نمازیں ادا کرلینی چاہئیں۔

جمعہ کو خطبہ سے پہلے مسجد پہنچنے کا ثواب اور خطبہ سے غیر حاضری سے محرومی

س……کیا جمعہ کا خطبہ سنے بغیر بھی نمازِ جمعہ ہوجاتی ہے؟

ج…… جمعہ کے لئے خطبہ شروع ہونے سے پہلے آنا چاہئے، کیونکہ حدیث شریف میں آتا ہے کہ جمعہ کی حاضری لکھنے کے لئے خاص فرشتے مقرّر ہوتے ہیں، جو شخص پہلی گھڑی میں آئے، اس کے لئے اُونٹ کی قربانی کا ثواب لکھا جاتا ہے، اور بعد میں آنے والوں کا ثواب گھٹتا رہتا ہے، یہاں تک کہ جب خطبہ شروع ہوتا ہے تو فرشتے اپنے صحیفے لپیٹ کر رکھ دیتے ہیں، اور خطبہ سننے میں مشغول ہوجاتے ہیں، اس سے معلوم ہوتا ہے کہ جو لوگ خطبہ شروع ہونے کے بعد آتے ہیں، ان کی حاضری نہیں لگتی، لہٰذا جس شخص نے خطبہ نہیں سنا، امام کے ساتھ نماز تو اس کی بھی ہوجائے گی، مگر جمعہ کے دن کی حاضری لگوانے سے وہ محروم رہا۔

جمعہ کے خطبہ میں لوگوں کو کس طرح بیٹھنا چاہئے؟

س…… جمعہ کے خطبہ کے درمیان امام تھوڑے سے وقفے کے لئے بیٹھتا ہے، عام طور پر دیکھنے میں آیا کہ لوگ امام کے بیٹھنے سے پہلے دوزانو ہوکر بیٹھتے ہیں، اور ہاتھ بھی نماز کی طرح باندھ لیتے ہیں، لیکن وقفے کے بعد قعدہ کی طرح ہاتھ گھٹنوں پر رکھ لیتے ہیں، کیا یہ طریقہ ٹھیک ہے؟ اگر نہیں تو پھر صحیح طریقہ کیا ہے؟

ج…… خطبہ جمعہ کے دوران کسی خاص ہیئت سے بیٹھنا مسنون نہیں، جس طرح سہولت ہو بیٹھیں، مگر امام کی طرف متوجہ رہیں، اور غور سے خطبہ سنیں، لوگوں کا جو دستور آپ نے ذکر کیا ہے، یہ خود تراشیدہ ہے، شریعت میں اس کی کوئی اصل نہیں۔

خطبہ جمعہ کے دوران صفیں پھلانگنا

س…… جمعہ کی نماز سے پہلے خطبہ ہوتا ہے اور اس کا سننا لازمی ہوتا ہے، اور جو لوگ جلدی آتے ہیں وہ آگے صفوں میں بیٹھ جاتے ہیں، جو لوگ بعد میں آتے ہیں وہ پیچھے صفوں میں یا جہاں جگہ ملتی ہے بیٹھ جاتے ہیں، یہ بات بالکل ٹھیک ہے، باوجود اس کے کچھ لوگ پہلی صفوں میں بیٹھنے کا بڑا اشتیاق رکھتے ہیں اور آتے دیر سے ہیں، اور آنے والوں کا طریقہ کچھ اس طرح ہوتا ہے جیسے ان کے لئے آگے کی صفوں میں جگہ خالی ہوتی ہے، حالانکہ اگلی صفوں میں کوئی جگہ نہیں ہوتی، اس کے باوجود وہ لوگ بیٹھے ہوئے نمازیوں کو ہاتھ کے ذریعہ ہٹاتے

ہوئے آگے کی صف تک پہنچ جاتے ہیں، اور وہاں قطعی جگہ نہیں ہوتی، لیکن بیٹھے ہوئے نمازیوں کے درمیان ذرا سی جگہ بنا کر بیٹھ جاتے ہیں، اس جگہ بنانے کے لئے صف کی دونوں جانب کے تقریباً نمازیوں کو تھوڑا تھوڑا کھسکنا پڑتا ہے، اور اس طرح سب نمازیوں کا خطبہ سننے سے دھیان اُٹھ جاتا ہے، لہٰذا جو لوگ ایسا کرتے ہیں یہ صحیح ہے یا غلط؟

ج...... اگر اگلی صفوں میں جگہ ہو تو پھر آگے بڑھنے کی اجازت ہے، ورنہ جہاں جگہ ملے بیٹھ جائیں۔ جو صورت آپ نے لکھی ہے، اس طرح لوگوں کی گردنوں کو پھلانگ کر آگے بڑھنے سے جمعہ کا ثواب باطل ہو جاتا ہے، اس سے احتراز کرنا چاہئے۔

دورانِ خطبہ اُنگلیوں میں اُنگلیاں ڈال کر بیٹھنا منع ہے

س...... ایک امام صاحب نے ایک سے زائد بار یہ فرمایا کہ خطبہ کے دوران ہاتھوں کی اُنگلیوں میں اُنگلیاں ڈال کر بیٹھنا ''حرام'' ہے، دین میں اس قسم کی پابندیوں کی کیا بنیاد ہے؟

ج...... حدیث میں اس کی ممانعت آئی ہے، یہی ممانعت اس پابندی کی بنیاد ہے۔

خطباتِ جمعہ عربی میں کیوں دیئے جاتے ہیں؟

س...... جمعہ کے خطبات پرانے ہی کیوں سنائے جاتے ہیں؟ جبکہ عہدِ رسالت میں حالاتِ حاضرہ پر خطبات دیئے جاتے تھے، اُردو میں ترجمہ کیوں نہیں بتایا جاتا تا کہ لوگ سمجھ سکیں کہ خطبہ میں کیا پڑھا گیا؟

ج...... خطبہ میں ذکرِ الٰہی ہوتا ہے، اور وہ اسلام کی سرکاری زبان عربی ہی میں ضروری ہے، خطیب کے لئے کسی خاص خطبہ کی پابندی نہیں، عربی خطبہ سے پہلے حالاتِ حاضرہ پر تقریریں ہوتی رہتی ہیں۔

اگر خطبہ ظہر سے پہلے شروع ہو تو سنت کب پڑھے؟

س...... صلوٰۃ الجمعہ میں چار رکعت سنت اوّل خطبہ کے دوران پڑھ سکتے ہیں؟ چونکہ خطبہ عین اس وقت شروع ہوتا ہے جبکہ ظہر کا وقت داخل ہوتا ہے، بلکہ اکثر دو تین منٹ قبل ہی شروع ہوتا ہے، اور بعد میں کوئی وقت دیا نہیں جاتا۔

ج……اگر اذان زوال کے بعد ہوتی ہو تو اذان ہوتے ہی سنت شروع کرلیا کریں، خطبہ شروع ہوتے ہوتے پوری ہوجائیں گی، اور اگر وقت سے پہلے ہی اذان اور خطبہ شروع ہوجاتا ہے تو سنتیں جمعہ کے بعد پڑھا کریں۔

خطبہ جمعہ سنے بغیر نمازِ جمعہ ادا کرنا

س……خطبہ سنے بغیر جمعہ کی نماز نہیں ہوتی، جبکہ کچھ لوگ کہتے ہیں کہ جس مسجد میں خطبہ نہ ہو وہاں جمعہ کی نماز نہیں ہوسکتی، اور اگر آدمی دیر سے مسجد پہنچے اور کسی دُوسری مسجد میں بھی جماعت کا وقت باقی نہ رہا ہو اس صورت میں جب وہ مسجد میں پہنچتا ہے اور وہاں جماعت کھڑی ہوچکی ہے تو چونکہ اس نے خطبہ تو سنا ہی نہیں تو کیا امام کے ساتھ نمازِ جمعہ ادا کرسکتا ہے؟ اور کیا وہ نماز ہوجائے گی یا نہیں؟

ج……یہ تو صحیح ہے کہ جمعہ کی نماز خطبہ کے بغیر نہیں ہوتی، لیکن جو شخص ایسے وقت آیا کہ خطبہ ختم ہوچکا تھا، اس کی نماز ہوجاتی ہے، (اگرچہ دیر میں آنے کی وجہ سے لائقِ مؤاخذہ ہے)، بلکہ اگر نمازِ جمعہ کی ایک یا دونوں رکعتیں رہ جائیں اور التحیات میں آکر شریک ہو، جب بھی وہ جمعہ ہی کی دو رکعتیں پڑھے گا۔

خطبہ جمعہ کے دوران سنتیں پڑھنا

س……یہاں سعودیہ میں جمعہ کے دن اکثر لوگ خطبہ جمعہ کے دوران سنتیں پڑھتے ہیں، کیا یہ جائز ہے؟ جبکہ خطیب حضرات ان کو کچھ نہیں کہتے۔

ج……ہمارے نزدیک جائز نہیں، ان کے نزدیک جائز ہے۔

خطبہ جمعہ کے دوران نماز پڑھنا صحیح نہیں

س……نماز جمعہ کے خطبہ کے دوران کوئی بھی نماز پڑھنا دُرست نہیں، مگر ایک شخص کا کہنا ہے کہ خطبہ کے دوران جب امام بیٹھتا ہے تو اس وقت اگر کوئی شخص امام کے دوبارہ کھڑے ہونے سے پہلے نماز کی نیت کرلے تو کوئی حرج نہیں۔

ج…… خطبہ کے دوران نماز پڑھنا صحیح نہیں، خطبہ شروع ہونے سے پہلے نیت باندھ لی ہو تو اس کو مختصر قرأت کے ساتھ پورا کرلے، دونوں خطبوں کے دوران امام کے بیٹھنے کے وقت نیت باندھنا جائز نہیں، درمختار میں ہے:

”اذا خرج الامام فلا صلٰوة ولا کلام الٰی تمامھا، ولو خرج وھو فی السنة او بعد قیامه لثالثة النفل یتم فی الاصح ویخفف القراءة.“

(شامی طبع جدید ج:۲ ص:۱۵۸)

جمعہ کے خطبہ کے دوران دو رکعت پڑھنا صرف ایک صحابی کے لئے استثنیٰ تھا

س…… جمعہ کا خطبہ شروع ہے، آنے والا دو رکعت پڑھے یا نہیں؟

ج…… یہ مسئلہ ائمہ کے درمیان مختلف ہے، امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک ناجائز ہے، اس سلسلے میں جو حدیث آتی ہے، امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک وہ اسی صحابی کے ساتھ خاص تھی، اور حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی خاطر خطبہ روک دیا تھا۔

خطبہ جمعہ کے دوران نفل پڑھنا اور گفتگو کرنا

س…… اکثر نمازِ جمعہ میں دیکھنے میں آیا ہے کہ امام صاحب خطبہ دیتے ہیں اور بعض لوگ سنت یا نفل نماز پڑھتے رہتے ہیں، اور بعض آپس میں گفتگو کرتے ہیں، کوئی ادب کے ساتھ نہیں بیٹھتا، جس طرح مرضی ہوٹانگیں پھیلا کر بیٹھ جاتے ہیں، اس مسئلہ پر حدیث کی روشنی میں جواب دیں، اور بیٹھنے کے متعلق بھی لکھیں کہ جب امام صاحب خطبہ شروع کریں تو جس طرح مرضی ہو بیٹھ جائیں یا کہ دوزانو ہو کر بیٹھا جائے؟

ج…… خطبہ کے دوران نفل پڑھنا حرام ہے، سنتِ مؤکدہ اگر خطبہ سے پہلے شروع کرچکا تھا تو خطبہ کے دوران پوری کرلے اور ذرا مختصر کردے۔ خطبہ کے دوران کسی قسم کی گفتگو بھی حرام ہے، حدیث میں ہے کہ: ”جس نے جمعہ کے دن خطبہ کے دوران دُوسرے کو چپ کرانے کے لئے ”خاموش“ کا لفظ کہا، اس نے بھی لغو کا ارتکاب کیا۔“ نیز ارشاد ہے کہ:

"جو شخص جمعہ کے دن کسی لغو کا ارتکاب کرے، اس کے جمعہ کا ثواب ضائع ہوجاتا ہے۔"
بعض مسجدوں میں خطبہ کے دوران چندے کے لئے جھولی پھرائی جاتی ہے، یہ بھی ناجائز ہے، اور اس سے ثوابِ جمعہ ضائع ہوجاتا ہے۔ خطبہ کے دوران بیٹھنے کی کوئی خاص ہیئت مقرّر نہیں، جس طرح سہولت ہو بیٹھے، مگر ٹانگیں پھیلاکر بیٹھنا خلافِ ادب ہے، اس سے احتراز کرنا چاہئے، اور گھٹنے کھڑے کرکے ان پر سر رکھ کر بیٹھنا بھی دُرست نہیں، اس سے نیند آجاتی ہے۔

خطبہ کے دوران، اذان کے بعد دُعا مانگنا

س...... جمعہ کے خطبہ کے دوران اذان کے بعد دُعا مانگنا چاہئے یا نہیں؟ اور خطبہ کے بیچ میں دُعا مانگی جائے یا نہیں؟

ج......امام کے منبر پر بیٹھ جانے کے بعد ذکر و دُعا کی اجازت نہیں، بلکہ خاموش رہنا اور خطبہ کا سننا واجب ہے، اس لئے نہ جمعہ کی اذان کا جواب دیا جائے، نہ خطبہ کے دوران دُعا مانگی جائے، امام کی دُعا پر دِل میں آمین کہی جائے۔

جمعہ کے خطبہ سے پہلے تسمیہ بلند آواز سے کیوں نہیں پڑھی جاتی؟

س...... جمعہ کے خطبہ میں بسم اللہ بلند آواز سے پڑھ کر کیوں نہیں شروع کیا جاتا؟

ج......اسی طرح منقول چلا آتا ہے۔

خطبہ جمعہ کو مسنون طریقے کے خلاف پڑھنا

س...... جمعہ کا خطبہ صلوٰۃ وسلام کے بغیر ادا ہوجائے گا یا نہیں؟ جواز کی صورت میں ثواب میں فرق آجائے گا یا نہیں؟ مثلاً: صورت اس کی یہ ہو کہ پہلے خطبہ میں سورۂ الم ترکیف اور ثانی میں سورۂ قریش پڑھی جائے تو خطبہ جمعہ ادا ہوجائے گا یا نہیں؟

ج......خطبہ کا فرض تو ادا ہوجائے گا، لیکن سنت کے خلاف ہے، اور یہ ظاہر ہے کہ جب خطبہ خلافِ سنت ہوگا تو ثواب میں تو فرق آئے گا۔

خطبہ سے پہلے امام کا سلام کہنا

س...... خطبہ سے پہلے امام کا برسرِ منبر سلام کہنا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے یا بدعت ہے یا ائمہ اربعہ کے نزدیک جائز ہے؟

ج...... درمختار میں ترکِ سلام کو سنن میں شمار کیا ہے، اور امام شافعیؒ کا قول ہے کہ جب منبر پر بیٹھے تو سلام کہے۔

خطبہ میں خلفائے راشدینؓ کا ذکر کرنا ضروری ہے

س...... بعض مساجد میں علماء (خطیب) نماز جمعہ میں جو خطبہ شریف دیتے ہیں، اس کے دوسرے حصے میں خلفائے راشدینؓ کے جو اسمائے مبارک ذکر کئے جاتے ہیں، ان کو ذکر نہیں کرتے۔

ج...... خطبہ میں خلفائے راشدینؓ کا ذکرِ خیر مندوب ہے، مگر چونکہ یہ اہلِ سنت کا شعار ہے، اس لئے خلفائے راشدینؓ کے ذکرِ خیر کا ترک کرنا نہایت نامناسب ہے۔

خطبہ جمعہ کے دوران دُرود شریف پڑھنے کا حکم

س...... جمعہ کے خطبہ کے دوران خطبہ میں رسولِ اکرمؐ اور صحابہ کرامؓ کے اسماء مبارک آتے ہیں تو گزارش یہ ہے کہ اس دوران خاموشی سے خطبہ سنا جائے یا دُرود شریف یا رضی اللہ عنہ کہا جائے؟

ج...... خطبہ کے دوران زبان سے دُرود شریف پڑھنا جائز نہیں، خاموش رہنا چاہئے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اسمِ گرامی آئے تو دِل میں بغیر زبان ہلائے دُرود شریف پڑھ لے، صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین پر بھی دِل میں رضی اللہ عنہم کہہ لے تو کوئی مضائقہ نہیں، مگر زبان سے نہ کہے۔

س...... جمعہ کی نماز سے پہلے جو خطبہ "عربی میں" پڑھا جاتا ہے، اس کے درمیان ایک آیت ایسی بھی آتی ہے جس میں دُرود پڑھنا لازمی ہوتا ہے، میری معلومات کے مطابق خطبہ کے دوران کسی قسم کی تسبیح و نماز جائز نہیں، چنانچہ دُرود شریف بھی نہ پڑھا جائے، کیونکہ اس آیت

کے بعد خطیب خطبہ میں ہی دُرود پڑھ لیتا ہے، باآوازِ بلند جو تمام نمازیوں کی طرف سے دُرود ہو جاتا ہے، اس لئے نمازیوں کو دُرود پڑھنے کی ضرورت نہیں، لیکن میں نے اکثر دیکھا ہے کہ لوگ باآوازِ بلند دُرود شریف پڑھنا شروع کر دیتے ہیں، حالانکہ خطبہ میں خاموشی کا حکم ہے۔

ج...... سامعین اپنے دِل میں دُرود شریف پڑھیں، خطبہ کے دوران بلند آواز سے دُرود شریف پڑھنا جائز نہیں۔

خطبہ جمعہ کے دوران باآواز آمین کہنا صحیح نہیں

س...... یہاں خطبہ جمعہ میں دُوسرے خطبہ کے دوران جب خطیب صاحب دُعائیہ کلمات پڑھتے ہیں تو تقریباً سب ہی لوگ ہاتھ اُٹھا کر باآوازِ خفیف آمین کہتے جاتے ہیں، کیا یہ عمل جائز ہے؟

ج...... خطبہ کے دوران زبان سے آمین کہنا صحیح نہیں، دِل میں کہیں۔

دورانِ خطبہ سلام کرنا، جواب دینا حرام ہے

س...... مسجد میں جمعہ کا خطبہ پیش امام پڑھ رہا ہو اور کوئی شخص آ کر سلام کرے تو مسجد میں بیٹھے ہوئے لوگوں کو اس کے سلام کا جواب دینا چاہئے؟

ج...... خطبہ کے دوران سلام کہنا اور سلام کا جواب دینا دونوں حرام ہیں۔

خطبہ کے دوران گفتگو اور اذان کا جواب دینا

س...... شریعت میں خطبہ کے کیا اَحکام ہیں؟ اور خطبہ کی اذان کا زبان سے جواب دینا جائز ہے؟ تفصیل سے جواب بتائیں۔

ج...... خطبہ کے دوران گفتگو کرنا حتیٰ کہ ذکر و اذکار کرنا بھی ممنوع ہیں، خطبہ کی اذان کا جواب بھی دِل میں دینا چاہئے زبان سے نہیں۔

خطبہ کے دوران چندہ لینا دینا جائز نہیں

س...... نمازِ جمعہ کے خطبہ کے دوران اسلام نے بولنے پر سخت ترین پابندی عائد کی ہے،

لیکن بعض مسجدوں میں عین خطبہ کے دوران نمازیوں سے چندہ وصول کیا جاتا ہے، اور غلہ زور زور سے بجا کر "چندہ مسجد" کی صدا بلند کی جاتی ہے، جس سے نمازیوں کی توجہ خطبہ سے ہٹ جاتی ہے، اور نمازی حضرات چندہ دینے کے لئے مصروف ہوجاتے ہیں۔ کیا یہ طریقہ جائز ہے؟ کیا انتظامیہ مسجد پر گناہ ہوگا؟ کیا چندہ دینے والوں پر بھی گناہ ہوگا جو خطبہ سے توجہ ہٹا دیتے ہیں؟

ج...... خطبہ جمعہ کے وقت جس طرح سلام وکلام جائز نہیں، اسی طرح چندہ جمع کرنا بھی جائز نہیں، انتظامیہ بھی گناہگار ہے، چندہ لینے والا بھی اور چندہ دینے والا بھی۔

جمعہ کا خطبہ ایک نے پڑھا اور نماز دُوسرے نے پڑھائی

س...... پچھلے دنوں میں جمعہ پڑھنے گیا، جمعہ کا خطبہ اور جمعہ کی نماز الگ الگ مولوی صاحب نے پڑھائی، کیا اس طرح جمعہ پڑھانا جائز ہے؟ اسلام کی رُو سے اس کا جواب دیجئے۔

ج...... بہتر یہ ہے کہ جو شخص خطبہ پڑھے نماز بھی وہی پڑھائے، تاہم اگر دُوسرے نے نماز پڑھادی تب بھی جائز ہے۔

خطبہ اور نماز میں لوگوں کی رعایت رکھنی چاہئے

س...... جیسا کہ میں نے خود مشاہدہ کی ہے کہ بعض علماء نمازوں میں اور خاص کر جمعہ کی نماز میں لمبی قرأت پڑھتے ہیں، اور نماز کے بعد لمبی دُعائیں مانگتے ہیں، کیا یہ غلط طریقہ نہیں ہے؟ کیونکہ جماعت میں ایسے لوگ کھڑے ہوتے ہیں کہ جن میں سے کسی کو ضروری کام ہوتا ہے، یا کسی کا وضو تکلیف سے ہو، قرآن وسنت کی روشنی میں وضاحت فرمائیں۔

ج...... خطبہ اور نماز اتنی لمبی نہیں ہونی چاہئے کہ لوگ اُکتا جائیں، اور بعد کی دُعا میں لوگ مختار ہیں کہ اس میں شریک ہوں یا نہ ہوں، اس لئے اگر کسی کو کوئی ضرورت ہو تو جاسکتا ہے۔

نمازِ جمعہ دوبارہ پڑھنا

س...... ایک آدمی کئی مسجدوں میں ایک ہی دن جمعہ کی نماز (دو رکعت فرض نماز) بحالتِ

مجبوری یا ثواب کی خاطر پڑھ سکتا ہے یا نہیں؟ یعنی زید مسجد طوبیٰ سے ۲ رکعت نماز فرض (جمعہ) کی پڑھ کر مسجدِ قبا میں پھر دو رکعت نماز فرض (جمعہ) پڑھے۔

ج…… ایک نماز کو دوبارہ پڑھنا جائز نہیں، البتہ نفل کی نیت سے دُوسری جماعت میں شریک ہوسکتا ہے۔

نمازِ جمعہ کی سنتوں کی نیت کس طرح کریں؟

س…… نمازِ جمعہ جو کہ نمازِ ظہر کے لئے قائم مقام ہے اس میں پہلی چار سنت کی نیت کس طرح پڑھی جائے گی؟ نیت میں وقت نام جمعہ کا لیا جائے گا کہ ظہر کا؟ اسی طرح جمعہ کے دو فرض کے بعد جو چار سنت، دو سنت اور دو نفل ہیں، ان کی نیت بھی پڑھتے وقت اس میں وقت کا نام جمعہ کا لینا ہوگا یا نہیں؟ اس کی بھی صحیح نیت کا طریقہ لکھیں۔

ج…… جمعہ سے پہلے اور بعد کی سنتیں، سنتِ جمعہ ہی کہلاتی ہیں، سنتِ جمعہ ہی کی نیت کی جاتی ہے، ویسے سنت مطلق نماز کی نیت سے بھی ادا ہوجاتی ہے، اس میں وقت کا نام لینا بھی ضروری نہیں۔

کیا سننِ جمعہ کے لئے تعینِ جمعہ ضروری ہے؟

س…… سننِ جمعہ کے لئے تعینِ جمعہ کو آپ نے ضروری تحریر فرمادیا ہے، حالانکہ کتبِ فقہ میں تصریح موجود ہے کہ سننِ نماز کے لئے مطلق نیت کافی ہے، آپ بمع حوالہ وضاحت کیجئے۔

ج…… تعینِ جمعہ کو میں نے ضروری نہیں لکھا، سائل نے یہ پوچھا تھا کہ جمعہ کی سنتوں میں نیت ظہر کی کی جائے یا سنتِ جمعہ کی؟ اس کے جواب میں لکھا تھا کہ: ''سنتِ جمعہ کی نیت ہوتی ہے، سنتِ ظہر کی نہیں۔'' رہا یہ کہ سنت کے صحیح ہونے کے لئے تعینِ نیت شرط ہے یا نہیں؟ یہ الگ مسئلہ ہے، اس کا جواب یہ ہے کہ: ''سنت بغیر تعین کے بھی ادا ہوجاتی ہے، تعین نیت اس کے لئے شرط نہیں۔''

جمعہ سے قبل چار رکعت پڑھنا کیسا ہے؟

س…… میں اور میرا دوست حرم شریف میں نمازِ جمعہ پڑھنے گئے، جب ہم پہنچے تو جماعت

کھڑی تھی، چار رکعت سنت جو دو رکعت فرض جمعہ سے پہلے ادا ہوتے ہیں کے بارے میں میرے اور میرے دوست کے درمیان تکرار ہوگئی، میں کہتا ہوں کہ چار رکعت سنت پڑھی جائیں گی، میرا دوست کہتا ہے کہ نہیں پڑھی جائیں گی۔

ج…… ظہر اور جمعہ سے پہلے چار رکعت سنت مؤکدہ ہیں، اگر پہلے پڑھنے کا موقع نہ ملے تو بعد میں پڑھنا ضروری ہے۔

جمعہ کے بعد سنتوں میں وقفہ ہونا چاہئے

س…… جمعہ کی نماز کے بعد دُعا ختم ہوتے ہی فوراً اکثر لوگ مسجد میں سنتیں پڑھنا شروع کردیتے ہیں، اور جانے والوں کو ایک منٹ کا وقفہ بھی نہیں دیتے، اور اگر کوئی کتنا ہی بچ بچا کر باہر جانے کی کوشش کرے تو اس پر فقرے بازی کرتے ہیں۔

ج…… جمعہ کی نماز کے بعد جانے والوں کو مہلت دینی چاہئے، کسی کو کوئی اہم ضرورت ہوتی ہے اور اس کے لئے رُکنا ممکن نہیں ہوتا، اور کسی مسلمان پر فقرے بازی کرنا تو بہت بُری بات ہے، جو لوگ ایسا کرتے ہیں وہ ''نیکی برباد گناہ لازم'' کا مصداق ہیں۔

جمعۃ الوداع کے بارے میں

س…… جمعۃ الوداع کی فضیلت کی کیا وجوہات ہیں؟ حالانکہ رمضان المبارک کے تو ہر جمعہ کو اپنے اندر ایک خصوصیت وفضیلت حاصل ہے، براہِ کرم اس سلسلے میں تفصیلی جواب عنایت فرمائیں، تاکہ اس کی اہمیت کا اندازہ ہوسکے۔

ج…… عوام میں رمضان المبارک کا آخری جمعہ بڑی اہمیت کے ساتھ مشہور ہے، اور اس کو ''جمعۃ الوداع'' کا نام دیا جاتا ہے، لیکن احادیثِ شریفہ میں ''آخری جمعہ'' کی کوئی الگ خصوصی فضیلت ذکر نہیں کی گئی، بلکہ یہ کہنا صحیح ہوگا کہ آخری جمعہ یا جمعۃ الوداع کا جو تصوّر ہمارے یہاں رائج ہے، حدیث شریف میں اس کا ذکر نہیں ملتا۔ یہ معلوم نہیں ہوسکا کہ رمضان کے آخری جمعہ کا نام ''آخری جمعہ'' یا ''جمعۃ الوداع'' کب سے جاری ہوا؟ اور یہ نام کیوں رکھا گیا؟ شاید اس کی وجہ یہ ہو کہ مشکوٰۃ شریف کی ایک حدیث میں آتا ہے کہ:

''رمضان المبارک کے ختم ہونے کے بعد سے (یعنی عید کے دن سے) اگلے رمضان المبارک کے لئے جنت کو آراستہ کرنا شروع کردیا جاتا ہے۔''

یہ روایت کمزور ہے، لیکن اس حدیث کے مطابق گویا جنت اور اہلِ جنت کا نیا سال عیدالفطر کے دن سے شروع ہوتا ہے، اور رمضان المبارک پر ختم ہوتا ہے، اس لئے گویا جنت کی تقویم کے مطابق ماہِ رمضان المبارک سال کا آخری مہینہ ہے، اور اس کا آخری جمعہ سال کا آخری جمعہ ہے۔ (واللہ اعلم!) اور یہ بھی ممکن ہے کہ آخری جمعہ کے بعد رمضان المبارک کے ختم ہونے میں ہفتے سے کم دنوں کا وقفہ رہ جاتا ہے، اس لئے آخری جمعہ گویا ماہِ مبارک کے فراق و وداع کی علامت ہے، اور یہ کچھ خبر نہیں کہ آئندہ یہ سعید گھڑیاں کس کو نصیب ہوتی ہیں۔ بعض لوگوں کی عادت ہے کہ وہ آخری جمعہ کے خطبہ میں رمضان المبارک کے فراق و وداع کے مضامین بڑے رقت آمیز انداز میں بیان کرتے ہیں، لیکن حضراتِ فقہاء نے آخری جمعہ میں فراق و وداع کے مضامین بیان کرنے کو مکروہ لکھا ہے، مولانا زوّار حسین مجددی نقشبندیؒ اپنی کتاب ''زبدۃ الفقہ'' میں لکھتے ہیں:

> ''رمضان المبارک کے آخری جمعہ کے خطبہ میں وداع و فراق کے مضامین پڑھنا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم واصحابِ کرام رضی اللہ عنہم وسلف صالحین سے ثابت نہیں ہے، اگرچہ فی نفسہٖ مباح ہے، لیکن اس کے پڑھنے کو ضروری سمجھنا اور نہ پڑھنے والے کو مطعون کرنا بُرا ہے،، اور بھی کئی بُرائیاں ہیں، ان خرابیوں کی وجہ سے ان کلمات کا ترک لازمی ہے، تاکہ ان خرابیوں کی اصلاح ہوجائے۔''
>
> (زبدۃ الفقہ ج:۲ ص:۲۰۶)

جمعہ کے دن عید ہو تب بھی نمازِ جمعہ پڑھی جائے گی

س…… گزشتہ عیدالفطر کے موقع پر ایک مولوی صاحب نے ایک مسئلہ بیان کیا کہ اجتماعِ عیدین کی صورت میں (یعنی اگر عید اور جمعہ ایک ہی دن واقع ہوں) جو لوگ صلوٰۃِ جمعہ نہ پڑھ سکیں ان پر کوئی گناہ نہیں ہے۔ اس مسئلے کے بیان ہونے کے بعد عام لوگوں نے اس

رعایت سے خوب فائدہ اُٹھایا۔ یعنی ڈٹ کر عید منائی اور جمعہ کی نماز کے لئے نہ آئے۔ تاہم جو لوگ نماز کے زیادہ پابند تھے وہ آئے، مگر وہ تھے ہی کتنے؟ نمازیوں کی تعداد بیس افراد تک محدود ہو کر رہ گئی، حالانکہ عموماً یہاں ایک جمِ غفیر ہوتا ہے، ان نمازیوں کے دِل و دماغ میں ایک اُلجھن پیدا ہوئی جس کے ازالے کی کوششیں کی گئیں، اور اب تک جس عالم سے پوچھا گیا اس نے اس مسئلے کی تردید کی، صرف یہی نہیں بلکہ بعض کتب کو بھی کھنگالا گیا اس میں زیادہ تر یہی رائے نظر آئی کہ نماز میں چھوٹ نہیں دی جاسکتی، اور امام ابوحنیفہؒ بھی واضح طور پر اس بیان کردہ مسئلے کے خلاف نظر آتے ہیں، یعنی وہ جمعہ اور عید کی نماز کی فرضیت/ واجبیت کو برقرار رکھنے کے حق میں ہیں۔

ج...... نمازِ عید واجب ہے، اور جمعہ کی نماز فرضِ عین ہے، ایک واجب، فرضِ عین کے قائم مقام کیسے ہوسکتا ہے؟ پھر عید کی نماز کا وقت زوال سے پہلے ہے، اور جمعہ زوال کے بعد فرض ہوتا ہے، جو نماز زوال سے پہلے ادا کی گئی ہو وہ جمعہ کے قائم مقام کیسے ہوسکتی ہے؟ اس لئے جمہور ائمہ کے نزدیک عید کی نماز سے جمعہ کی نماز ساقط نہیں ہوگی۔ امام ابوحنیفہؒ، امام مالکؒ، امام شافعیؒ اس کے قائل ہیں، جن روایات سے یہ شبہ ہوتا ہے کہ عید کی نماز سے جمعہ ساقط ہوجاتا ہے، وہ شہریوں کے بارے میں نہیں بلکہ دیہات والوں کے بارے میں ہیں، یعنی دیہات کے جو لوگ عید کی نماز کے لئے شہر آئے ہوئے ہوں، وہ اگر وقتِ جمعہ سے پہلے واپس جانا چاہیں تو جاسکتے ہیں (وہ بھی اپنے گھر جاکر ظہر کے وقت ظہر کی نماز پڑھیں)، چنانچہ بعض روایات میں تو اس کی صاف صراحت موجود ہے، اور بعض میں اگرچہ صراحت نہیں، مگر وہ اسی پر محمول ہیں، بہرحال ان امام مولوی صاحب کا فتویٰ بڑا غلط ہے، اور غیر ذمہ دارانہ ہے، لوگوں کے ترکِ جمعہ کا وبال اس کی گردن پر ہوگا۔

کیا عورت گھر پر جمعہ کی نماز پڑھ سکتی ہے؟

س...... اگر کوئی عورت اپنے گھر پر اکیلی رہتی ہو اور وہ جمعہ کی نماز بغیر امام، بغیر خطبہ، بغیر نمازی کے پڑھے تو کیا اس کی نماز ہوگئی؟

فہرست

ج…… جمعہ کی نماز کے لئے خطبہ اور جماعت شرط ہے، اور یہ دونوں چیزیں مردوں کے ساتھ مخصوص ہیں، اس لئے عورتیں مل کر بھی جمعہ کی نماز نہیں پڑھ سکتیں، اور تنہا عورت تو بدرجہ اَولیٰ نہیں پڑھ سکتی، اس خاتون کو چاہئے کہ اپنے گھر پر ظہر کی نماز پڑھا کریں، ورنہ ظہر کی نماز چھوڑنے کا وبال ان کی گردن پر رہے گا۔ بعض عورتوں کو بزرگی کا ہیضہ ہوجاتا ہے، اور اپنی بزرگی بگھارنے کے لئے اس قسم کی خلافِ شریعت باتیں کر بیٹھتی ہیں۔

عیدین کی نماز

نمازِ عیدین کی نیت

س……نمازِ عیدین کی نیت کس طرح کی جاتی ہے؟

ج……نمازِ عید کی نیت اس طرح کی جاتی ہے کہ میں دو رکعت نماز عیدالفطر یا عیدالاضحیٰ واجب مع تکبیرات زائد کی نیت کرتا ہوں۔

بلا عذر نمازِ عید مسجد میں پڑھنا مکروہ ہے

س……نمازِ عید کا مسجد میں پڑھنا کیسا ہے؟

ج……بغیر عذر کے عید کی نماز مسجد میں پڑھنا مکروہ ہے۔

قبولیت کا دن کس ملک کی عید کا ہوگا؟

س……مسئلہ یہ ہے کہ چونکہ کرۂ ارض پر عید مختلف دنوں میں ہوتی ہے، جیسا کہ اس سال سعودیہ میں عید تین دن پہلے ہوئی، اس لئے آپ مہربانی فرما کر یہ بتائیں کہ قبولیت کا دن کس ملک کی عید پر ہوگا؟

ج……جس ملک میں جس دن عید ہوگی، اس دن وہاں اس کی برکات بھی حاصل ہوں گی، جس طرح جہاں فجر کا وقت ہوگا وہاں اس وقت کی برکات بھی ہوں گی، اور نمازِ فجر بھی فرض ہوگی۔

رمضان میں ایک ملک سے دُوسرے ملک جانے والا عید کب کرے؟

س……بکر سعودیہ سے واپس پاکستان آیا، وہاں روزہ دو دن پہلے رکھا گیا تھا، اب جبکہ پاکستان میں اٹھائیس روزے ہوں گے اس کے تیس روزے ہو جائیں گے، اب وہ سعودیہ کے مطابق عید کرے گا یا کہ پاکستان کے مطابق؟ یہ بھی واضح کریں کہ بکر نے سعودیہ کے

مطابق روزہ رکھا جس دن وہاں عید ہوگی اس دن وہ روزہ رکھ سکتا ہے یا کہ نہیں؟ دو روزے جو زیادہ ہو جائیں گے وہ کس حساب میں شمار ہوں گے؟

ج...... عید تو وہ جس ملک (مثلاً پاکستان) میں موجود ہے، اسی کے مطابق کرے گا، مگر چونکہ اس کے روزے پورے ہو چکے ہیں، اس لئے یہاں آ کر جو زائد روزے رکھے گا وہ نفلی شمار ہوں گے۔

پاکستان سے سعودیہ جانے والا آدمی سعودیہ میں کس دن عید کرے گا؟

س...... ایک آدمی پاکستان سے سعودی عرب گیا، اس کے دو روزے کم ہو گئے، اب وہ سعودیہ کے چاند کے مطابق عید کرے گا اور جو روزے کم ہوئے ان کو بعد میں رکھے گا یا اپنے روزے پورے کر کے سعودی عرب کی عید کے دو دن بعد پاکستان کے مطابق اپنی عید کرے گا؟

ج...... عید سعودیہ کے مطابق کرے اور جو روزے رہ گئے ہیں ان کی قضا کرے۔

اگر نمازِ عید میں مقتدی کی تکبیرات نکل جائیں تو نماز کس طرح پوری کرے؟

س...... عید کی نماز میں اگر مقتدی کی آمد دیر میں ہوتی ہے تو ایسی صورت میں کہ زائد تکبیرات نکل جائیں تو مقتدی زائد تکبیریں کس طرح ادا کرے گا؟ اور اگر پوری رکعت نکل جائے تو کس طرح ادا کرے گا؟

ج...... اگر امام تکبیرات سے فارغ ہو چکا ہو، خواہ قرأت شروع کی ہو یا نہ کی ہو، بعد میں آنے والا مقتدی تکبیرِ تحریمہ کے بعد زائد تکبیریں بھی کہہ لے اور اگر امام رُکوع میں جا چکا ہے اور یہ گمان ہو کہ تکبیرات کہہ کر امام کے ساتھ رُکوع میں شامل ہو جائے گا تو تکبیرِ تحریمہ کے بعد کھڑے کھڑے تین تکبیریں کہہ کر رُکوع میں جائے، اور اگر یہ خیال ہو کہ اتنے عرصے میں امام رُکوع سے اُٹھ جائے گا تو تکبیرِ تحریمہ کہہ کر رُکوع میں چلا جائے، اور رُکوع میں رُکوع کی

تسبیحات کے بجائے تکبیرات کہہ لے، ہاتھ اُٹھائے بغیر، اور اگر اس کی تکبیریں پوری نہیں ہوئی تھیں کہ امام رُکوع سے اُٹھ گیا تو تکبیریں چھوڑ دے امام کی پیروی کرے، اور اگر رکعت نکل گئی تو جب امام کے سلام پھیرنے کے بعد اپنی رکعت پوری کرے گا تو پہلے قرأت کرے، پھر تکبیریں کہے، اس کے بعد رُکوع کی تکبیر کہہ کر رُکوع میں جائے۔

عید کی نماز میں اگر امام سے غلطی ہوجائے تو کیا کرے؟

س...... اگر عیدالفطر یا عیدالاضحیٰ کی نماز پڑھاتے ہوئے امام سے کوئی غلطی ہوجائے تو نماز دوبارہ لوٹائی جائے گی یا سجدۂ سہو کیا جائے گا؟

ج...... اگر غلطی ایسی ہو کہ جس سے نماز فاسد نہیں ہوتی تو نماز لوٹانے کی ضرورت نہیں، اور فقہاء نے لکھا ہے کہ عیدین میں اگر مجمع زیادہ ہو تو سجدۂ سہو نہ کیا جائے کہ اس سے نماز میں گڑبڑ ہوگی۔

اگر عیدین میں تکبیریں بھول جائیں تو؟

س...... عیدین کی نماز میں اگر امام نے چھ تکبیریں بھول کر اس سے زیادہ یا کم تکبیریں کہیں اور اس کا بعد میں احساس ہوا تو کیا نماز توڑ دینی چاہئے یا جاری رکھنی چاہئے؟

ج...... نماز کے آخر میں سجدۂ سہو کرلیا جائے، بشرطیکہ پیچھے مقتدیوں کو معلوم ہوسکے کہ سجدۂ سہو ہو رہا ہے، اور اگر مجمع زیادہ ہونے کی وجہ سے گڑبڑ کا اندیشہ ہو تو سجدۂ سہو بھی چھوڑ دیا جائے۔

خطبہ کے بغیر عید کا کیا حکم ہے؟

س...... اگر کوئی امام عید کی نماز کے بعد خطبہ پڑھنا بھول جائے یا نہ پڑھے تو کیا عید کی نماز ہوجائے گی؟ اگر ہوجائے گی تو خطبہ چھوڑنے کے متعلق کیا حکم ہے؟

ج...... عید کا خطبہ سنت ہے، اس لئے عید خلافِ سنت ہوئی۔

نمازِ عید پر خطبہ، دُعا اور معانقہ

س...... کیا عید پر گلے ملنا سنت ہے؟

ج...... یہ سنت نہیں، محض لوگوں کی بنائی ہوئی ایک رسم ہے، اس کو دین کی بات سمجھنا، اور نہ کرنے والے کو لائقِ ملامت سمجھنا بدعت ہے۔

س...... خطبہ عید سے پہلے پڑھا جاتا ہے یا نماز کے بعد؟ دُعا نماز کے بعد یا خطبہ کے بعد کرنی چاہئے؟

ج...... عید کا خطبہ نماز کے بعد ہوتا ہے، دُعا بعض حضرات نماز کے بعد کرتے ہیں اور بعض خطبہ کے بعد، دونوں کی گنجائش ہے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم، صحابہ کرامؓ اور فقہائے اُمت سے اس سلسلے میں کچھ منقول نہیں۔

عیدین کی جماعت سے رہ جانے والا شخص کیا کرے؟

س...... اگر کوئی عیدالفطر یا عیدالاضحیٰ کی نماز باجماعت نہ پڑھ سکے تو کیا وہ شخص گھر میں یہ نماز ادا کرسکتا ہے؟ یا اس نماز کے بدلے میں کسی شخص کو کھانا وغیرہ کھلا دیا جائے تو کیا نماز پوری ہوجائے گی یا نہیں؟

ج...... عید کی نماز کی قضا نہیں، نہ اس کا کوئی کفارہ ادا کیا جاسکتا ہے، صرف اِستغفار کیا جائے۔

بقرعید کے دنوں میں تکبیراتِ تشریق کا حکم

س...... تکبیراتِ تشریق کب پڑھی جائیں؟

ج...... ذی الحجہ کی نویں تاریخ کی صبح سے تیرہویں تاریخ کی عصر تک ہر نماز فرض کے بعد ہر بالغ مرد اور عورت پر تکبیراتِ تشریق واجب ہیں، تکبیرِ تشریق یہ ہے کہ ہلکی بلند آواز سے یہ کلمات پڑھے: ”اللہ اکبر، اللہ اکبر، اللہ اکبر، لا الٰہ الا اللہ واللہ اکبر، اللہ اکبر وللہ الحمد۔“

کیا جمعہ کی عید مسلمانوں پر بھاری ہوتی ہے؟

س...... گزشتہ چند روز سے یہ مسئلہ زیرِ بحث تھا کہ جمعہ کی عید حاکم پر یا عوام پر بھاری گزرتی ہے۔

ج…… قرآن وحدیث یا اکابر کے ارشادات سے اس خیال کی کوئی سند نہیں ملتی، اس لئے یہ خیال محض غلط اور توہم پرستی ہے، جمعہ بجائے خود عید ہے، اور اگر جمعہ کے دن عید بھی ہو تو گویا ''عید میں عید'' ہوگئی، خدا نہ کرے کہ کبھی عید بھی مسلمانوں کے لئے بھاری ہونے لگے۔

عید میں غیرمسلم سے عید ملنا کیسا ہے؟

س…… عید میں اگر ایک خاص غیرمسلم فرقے کے افراد عید ملنے کے لئے ہماری طرف بڑھیں تو کیا ان سے عید مل سکتے ہیں؟

ج…… عید ملنا علامت ہے دوستی کی، اور دوستی اللہ کے دُشمنوں سے حرام ہے، کیونکہ دُشمن کا دوست بھی دُشمن ہوتا ہے۔

عیدی کی رسم

س…… عید کے دن عیدی کی رسم جائز ہے یا نہیں؟ اور کیا دینے والے کو گناہ تو نہیں ہوگا؟

ج…… عید کے روز اگر عیدی کو اسلامی عبادت یا سنت نہیں سمجھا جاتا، محض خوشی کے اظہار کے لئے ایسا کیا جاتا ہے تو کوئی حرج نہیں۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

”آپ کے مسائل اوران کا حل“

مقبول عام اور گراں قدر تصنیف

ہمارے دادا جان شہیدِ اسلام حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی نوراللہ مرقدہ کواللہ رب العزت نے اپنے فضل واحسان سے خوب نوازا تھا، آپ نے اپنے اکابرین کے مسلک ومشرب پر سختی سے کاربند رہتے ہوئے دین متین کی اشاعت وترویج، درس وتدریس، تصنیف وتالیف، تقاریر وتحریر، فقہی واصلاحی خدمات، سلوک واحسان، ردِفرق باطلہ، قادیانیت کا تعاقب، مدارس دینیہ کی سرپرستی، اندرون وبیرون ملک ختم نبوت کانفرنسوں میں شرکت، اصلاح معاشرہ ایسے میدانوں میں گراں قدر خدمات سرانجام دی ہیں۔

آپؒ کی شہرۂ آفاق کتاب ”آپ کے مسائل اوران کا حل“ بلاشبہ اردوادب کا شاہکار ہونے کے ساتھ ساتھ علمی وصحافتی دنیا میں آپ کی تبحرِ علمی، قلم کی روانی وسلاست، تبلیغی واصلاحی اندازِ تحریر جیسی خداداد صلاحیتوں اور محاسن وکمالات کا منہ بولتا ثبوت ہے۔

حضرت شہیدِ اسلام نوراللہ مرقدہ روزنامہ جنگ کراچی کے اسلامی صفحہ اقرأ میں ۲۲ سال تک دینی وفقہی مسائل پر مشتمل کالم ”آپ کے مسائل اوران کا حل“ کے ذریعہ مسلمانوں کی رہنمائی فرماتے رہے۔ یہ سلسلہ آپؒ کی شہادت تک چلتا رہا۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کے اخلاص وللّٰہیت کی برکت سے عوام الناس میں اس کالم کو بڑی مقبولیت عطا فرمائی۔ بلامبالغہ لاکھوں مسلمان اس چشمہ فیض سے مستفید ہوئے۔ دس ہزار سے زائد سوالات وجوابات کوفقہی ترتیب کے مطابق چار ہزار صفحات پر مشتمل دس جلدوں میں شائع کیا گیا ہے۔

عرصہ دراز سے ہمارے دوست واحباب، معزز قارئین اور ہمارے بعض کرم فرماؤں کا شدت سے تقاضا تھا کہ حضرت شہیدِ اسلامؒ کی تصانیف آن لائن پڑھنے

فہرست

اور استفادہ کے لئے دستیاب ہوں۔ چنانچہ اکابرین کی توجہات، دعاؤں اور مخلص ماہرین و معاونین کی مسلسل جدوجہد اور شبانہ روز تگ و دو کا ثمرہ ہے کہ ان کتب کو نہایت خوبصورت اور جدید انداز میں تیار کیا گیا ہے، چنانچہ آپ مطالعہ کے لئے فہرست سے ہی اپنے پسندیدہ اور مطلوبہ موضوع پر ''کلک'' کرنے سے اس تک رسائی حاصل کر سکتے ہیں۔

''شہیدِ اسلام ڈاٹ کام'' کے پلیٹ فارم سے حضرت شہیدِ اسلام نور اللہ مرقدہ کی تصانیف کو انٹرنیٹ کی دنیا میں متعارف کرانے کی سعادت حاصل کرنے پر ہم اللہ تعالیٰ کی بارگاہ عالی میں سربسجود ہیں۔ اللہ تعالیٰ اس کے ذریعے ہمارے اکابرین کے علوم و معارف کا فیض عام فرمائے۔

جن حضرات کی دعاؤں اور توجہات سے اس اہم کام کی تکمیل ہو پائی، میں ان کا بے حد مشکور ہوں خصوصاً میرے والد ماجد مولانا محمد سعید لدھیانوی دامت برکاتہم اور میرے چچا جان صاحبزادہ مولانا محمد طیب لدھیانوی مدظلہ (مدیر دار العلوم یوسفیة، گلزار ہجری کراچی) اور شیخ ڈاکٹر ولی خان المظفر حفظہ اللہ جن کی بھرپور سرپرستی حاصل رہی۔ اللہ تعالیٰ ان کے علم و عمر میں برکت عطا فرمائے اور صحت و عافیت کے ساتھ اپنے حفظ و امان میں رکھے۔ اسی طرح حافظ محمد طلحہ طاہر، جناب امجد رحیم چوہدری، جناب عمیر ادریس، جناب نعمان احمد (ریسرچ اسکالر، جامعہ کراچی) جناب شہود احمد سمیت تمام معاونین کہ جن کا کسی بھی طرح تعاون حاصل رہا تہہ دل سے شکر گزار ہوں۔ اللہ سبحانہ وتعالیٰ ہم سب کو اپنی رضا و رضوان سے نوازے۔ آمین۔

محمد الیاس لدھیانوی
بانی و منتظم ''شہیدِ اسلام'' ویب پورٹل
www.shaheedeislam.com
info@shaheedeislam.com
0321-9264592

قانونی مشیر اعزازی: منظور احمد میو ایڈووکیٹ ہائی کورٹ

اشاعت: اکتوبر ۱۹۹۵ء

قیمت:

ناشر: مکتبہ لدھیانوی

18-سلام کتب مارکیٹ

بنوری ٹاؤن کراچی

برائے رابطہ: جامع مسجد باب رحمت

پرانی نمائش، ایم اے جناح روڈ، کراچی

فون: 021-32780337 - 021-32780340

www.shaheedeislam.com

روز نامہ ''جنگ'' میں ''آپ کے مسائل اور ان کا حل'' کے زیرِ عنوان دینی مسائل کا جواب دیا جاتا ہے، اور یہ سلسلہ مئی ۱۹۷۸ء سے جاری ہے، ان تمام مسائل کو نظرِ ثانی کے بعد کتابی شکل میں پیش کیا جارہا ہے، جس کی دُوسری جلد آپ کے ہاتھوں میں ہے۔

نوٹ: Mobile اور IPad وغیرہ میں بہتر طور پر دیکھنے کے لیے "Adobe Acrobat" کو "PDF Reader" کے طور پر استعمال کریں۔

آپ کے مسائل اور اُن کا حل ایک نظر میں
جلد اوّل
عقائد، اجتہاد
محاسنِ اسلام
غیر مسلم سے تعلقات
غلط عقائد رکھنے والے فرقے
جنت و دوزخ
توہم پرستی
جلد دوم
وضو کے مسائل
غسل و تیمم مسائل
پاکی سے متعلق عورتوں کے مسائل
نماز کے مسائل
جمعہ و عیدین
کے مسائل
جلد سوم
نماز تراویح نفل نمازیں
میت کے احکام
قبروں کی زیارت
ایصالِ ثواب
قرآن کریم، روزے کے مسائل
زکوٰۃ کے مسائل
منت و صدقہ
جلد چہارم
حج و عمرہ کے مسائل
زیارت روضۂ اطہر
مسجد نبوی مدینہ منورہ
قربانی، حلال اور حرام جانور
قسم کھانے کے مسائل
جلد پنجم
شادی بیاہ کے مسائل
طلاق و خلع
عدت، نان و نفقہ
پرورش کا حق
عائلی قوانین وغیرہ
جلد ششم
تجارت یعنی خرید و فروخت
محنت و اُجرت کے مسائل
قسطوں کا کاروبار
قرض کے مسائل
وراثت اور وصیت
جلد ہفتم
نام، تصویر، داڑھی، جسمانی وضع قطع لباس
کھانے پینے کے شرعی احکام
والدین، اولاد اور پڑوسیوں
کے حقوق، تبلیغ، دین
کھیل کود، موسیقی، ڈانس
خاندانی منصوبہ بندی تصوف
جلد ہشتم
پردہ، اخلاقیات
رسومات، معاملات
سیاست، تعلیم اور وظائف
جائز و ناجائز
جہاد اور شہید کے احکام
جلد نہم
ڈارون کا نظریہ اور اسلام
اعضا کی پیوند کاری، خودکشی سے
بچانے کے لیے تین طلاق کا حکم
کنٹیکٹ لینز کی صورت میں
وضو کا حکم، القرآن ریسرچ سینٹر
کا شرعی حکم وغیرہ
جلد دہم
معجزہ شق قمر کچھ مفاہیم
کے بارے میں
مدارس و مساجد کی رجسٹریشن کا حکم
فلمی دُنیا سے معاشرتی بگاڑ
مسئلہ حیات النبی صلی اللہ علیہ وسلم
مکتبہ لدھیانوی
18 سلام کتب مارکیٹ بنوری ٹاؤن کراچی
دفتر ختم نبوت پرانی نمائش ایم اے جناح روڈ کراچی
Tel: 021-2780337
Cell:0321-2115502, 0321-2115595, 0321-2115311